من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

بہشتی زیور مکمل ومدلل

محشی بحاشیہ جدیدہ مفیدہ

عربی عبارتوں حوالوں اور قدیم وجدید ضمیموں کا بے مثل مجموعہ

از حکیم الامت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ

جس میں تمام مسئلوں کے صحیح ماخذوں، ترتیب کی دلنشینی، مشکل عبارتوں کی تسہیل

اور صحت کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے

ناشر

منیجر کتب خانہ امدادیہ دیوبند ضلع سہارنپور

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین
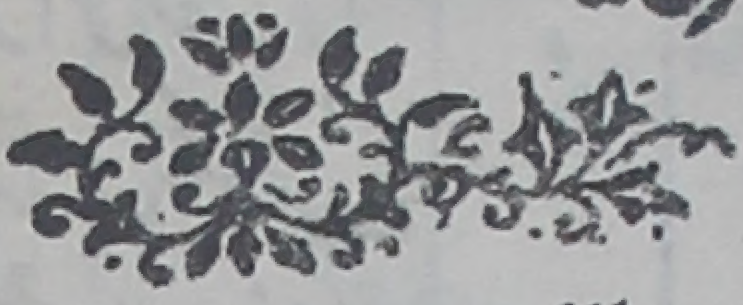
اشرفیہ
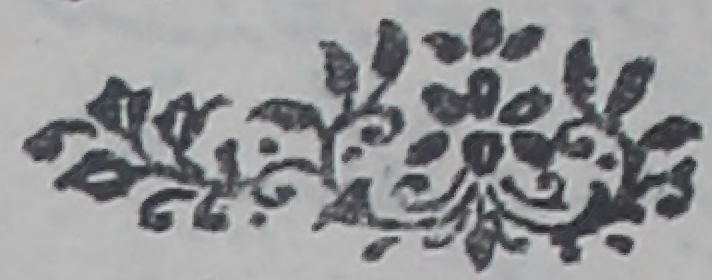
بہشتی زیور مکمل مدلل

محشی بحاشیہ جدیدہ

عربی عبارتوں حوالوں اور قدیم و جدید ضمیموں کا مکمل مجموعہ

از حکیم الامت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ

جس کا علماء دیوبند کی ایک ذمہ دار جماعت سے جدید تحشیہ بڑے اہتمام سے کرایا گیا ہے۔ اور جس میں تمام مسائل کے صحیح ماخذ ترتیب کی دل نشینی مشکل عبارتوں کی تسہیل اور صحت کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے نیز اردو حواشی کے ضروری اضافہ کے ساتھ حضرت مولف مدظلہ العالی کی بعض نہایت ہی اہم ترمیموں اضافوں اور فوائد کو خصوصیت سے شامل کیا گیا ہے

کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی۔ انڈیا

نیشنل پرنٹنگ پریس دیوبند

فہرست مضامین بہشتی زیور حصہ ششم

اجمالی حالت و دستور العمل حصہ ہذا (۱) اس حصہ میں شادی و غمی و دیگر امور کے متعلق رسوم مروجہ کا بیان ہے۔ (۲) اگر تیسرے حصہ کے ختم کے بعد لڑکی میں چوتھے یا پانچویں حصہ کے سمجھنے کی استعداد نہ معلوم ہو تو یہ حصہ پڑھا دیا جائے۔ (۳) اس کا خیال رکھا جائے کہ جب کسی کو ان رسموں کی کرنے میں پریشانی یا ندامت یا نقصان اٹھاتا ہوا دیکھا جائے فوراً لڑکی کو جتلا دیا جاوے کہ دیکھو ان رسموں میں یہ خرابی ہے تاکہ اس کو اول سے ان امور سے نفرت ہو جائے۔ (۴) اکثر لڑکیوں کی عادت ہے کہ گڑیا کھیلتی ہیں ان رسموں کو فرضی طور پر برتا کرتی ہیں اس کا بھی انسداد ضرور کرنا ہے۔ تاکہ عادت نہ ہونے پاوے اور ان کے خیال میں جمنے نہ پاوے (۵) لکھنا اگر خلاف مصلحت نہ سمجھا جاوے تو لڑکی کو کہا جاوے کہ اس حصہ کو بھی اول سے آخر تک لکھ جاوے تاکہ خط بھی صاف ہو اور نیز لکھنے سے مضمون بھی ذہن میں زیادہ جم جاتا ہے۔ (۶) لڑکیوں کو تاکید کرو کہ ان مضامین کا آپس میں چرچا رکھیں اور ایک دوسرے سے کہتی سنتی رہا کریں تاکہ خوب یاد رہے۔ (۷) اور بھی ان پڑھ عورتیں جو محلہ میں ہوں ان کو بھی یہ باتیں سمجھا سمجھا کر سنایا کریں تاکہ ان کو بھی ہدایت ہو۔

بہشتی زیور کا چھٹا حصہ
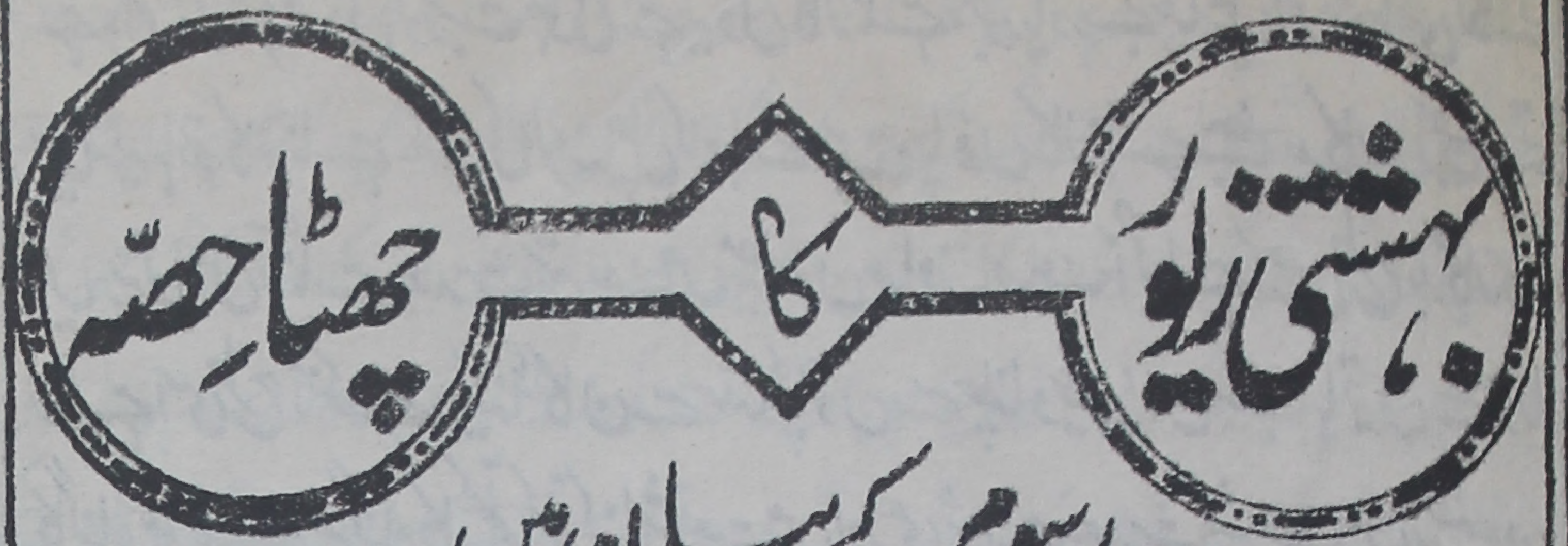
رسوم کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بُری رسموں کا بیان

اور اُن میں کئی باب ہیں

پہلا باب اُن رسموں[1] کے بیان میں جن کو کرنے والے بھی گناہ سمجھتے ہیں مگر ہلکا جانتے ہیں۔

اس میں کئی باتوں کا بیان ہے۔ بیاہ شادی میں ناچ باجے کا ہونا۔ آتشبازی چھوڑنا۔ چونکی یا بری رکھنا۔ تصویر رکھنا۔ کتا پالنا۔ ہم ہر ایک رسم کو الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

ناچ کا بیان

شادیوں میں دو طرح پر ناچ ہوتا ہے۔ ایک تو رنڈی وغیرہ کا ناچ جو مردانے میں کرایا جاتا ہے۔ دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی میراسن وغیرہ ناچتی ہے اور کولا کمر وغیرہ مٹکا چمکا کر تماشا کرتی ہے۔ یہ دونوں حرام اور ناجائز ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں اُن کو سب جانتے ہیں۔ نامحرم عورتوں کو سب مرد دیکھتے ہیں یہ آنکھ کا زنا ہے اس کے بولنے اور گانے کی آواز سنتے ہیں۔ یہ کان کا زنا ہے اُس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا

[1] یہ رسم کی جمع ہے اور رسم ورواج کو کہتے ہیں یعنی جسکا ثبوت شریعت مطہرہ میں نہیں ہے اور جسکا مفصل بیان کتاب اصلاح الرسوم مؤلفہ حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں موجود ہے اور رسم سے خلاف شرع باتیں مراد ہیں جنکے کرنے سے انسان یقیناً گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے ۱۲ [2] عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی للعالمین وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلیب وامر الجاھلیۃ رواہ احمد (مشکوۃ شریف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناچ گانا طبلہ سارنگی ڈھولک وغیرہ سب حرام ہے۔ و عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھو رجل فقال یا ام المؤمنین حدثینا عن الزلزلۃ فقالت اذا استباحوا الزنا وشربوا الخمور وضربوا بالمعازف الحدیث ۱۲ ... [illegible]

ہے۔ اُس کی طرف دل کو رغبت ہوتی ہے یہ دل کا زنا ہے۔ جو زیادہ بے حیا ہیں اس کو ہاتھ بھی لگاتے ہیں۔ یہ ہاتھ کا زنا ہے۔ اُس کی طرف چل کر جاتے ہیں یہ پاؤں کا زنا ہے بعضے بدکاری بھی کرتے ہیں۔ یہ تو اصل زنا ہے۔[1] حدیث شریف میں یہ مضمون صاف صاف آگیا ہے کہ جس طرح بدکاری زنا ہے اسی طرح آنکھ سے دیکھنا، کان سے سننا، پاؤں سے چلنا وغیرہ، ان سب باتوں سے زنا کا گناہ ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا کھلم کھلا کرنا شریعت میں اور بھی بُرا ہے۔ حدیث[2] شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ جب کبھی کسی قوم میں بے حیائی اور فحش اتنا پھیل جائے کہ لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں تو ضرور اُن میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل پڑتی ہیں کہ اُن کے بزرگوں میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اب سمجھو کہ جب یہ ناچ ایسی بُری چیز ہے تو بعضے آدمی جو شادی کے موقع پر اُس کا سامان کرتے ہیں یا دوسری طرف والوں پر تقاضا کرتے ہیں یہ لوگ کس قدر گنہگار ہوتے ہیں بلکہ یہ محفل کرانے والا جتنے آدمیوں کو گناہ کی طرف بلاتا ہے جس قدر جدا جدا سب کو گناہ ہوتا ہے وہ سب ملا کر اس اکیلے کو اتنا ہی گناہ[3] ہوگا۔ مثلاً فرض کرو کہ مجلس میں سو آدمی آئے تو جتنا گناہ ہر ہر آدمی کو ہوا وہ سب اس اکیلے کو ہوا۔ یعنی مجلس کرانے والے کو پورے سو آدمیوں کا گناہ ہوا بلکہ اس کی دیکھا دیکھی جو کوئی جب کبھی ایسا جلسہ کرے گا اُس کا گناہ بھی اُس کو ہوگا۔ بلکہ اُس کے مرنے کے بعد بھی جب تک اُس کی بنیاد ڈالا ہوا سلسلہ چلے گا اُس وقت تک برابر اُس کے نامۂ اعمال میں گناہ بڑھتا رہے گا۔ پھر اُس محفل میں باجہ گاجہ بھی بیدھڑک بجایا جاتا ہے جیسے طبلہ سارنگی وغیرہ، یہ بھی ایک گناہ ہوا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ان باجوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جس کے مٹانے کیلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں اُس کے رونق دینے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانا اور دنیا کا نقصان اس میں عورتوں کے لئے یہ ہے کہ بعض دفعہ اُن کے شوہر کی یا دولہا کی طبیعت ناچنے والی پر آجاتی ہے اور اپنی بی بی سے دل ہٹ جاتا ہے یہ ساری عمر روتی ہیں پھر غضب یہ کہ اُس کو ناموری اور آبرو کا سبب جانتی ہیں اور اُس کے نہ ہونے کو ذلت اور شادی کی

[1] قال اللہ تعالیٰ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا۔ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان کالظلۃ فاذا انقلع منھا رجع الیہ الایمان وقال صلی اللہ علیہ وسلم من زنی اوشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ ۱۲ نزہۃ القرآن صفحہ ۱۹۳

[2] عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ظھرت المعاصی فی امتی عمھم اللہ بعذاب من عندہ فقلت یا رسول اللہ اما فیھم یومئذ اناس صالحون قال بلی قالت فکیف یصنع باولئک قال یصیبھم ما اصاب الناس ثم یصیرون الی مغفرۃ من اللہ ورضوان ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱۵۳

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱۰

عن منذر بن جریر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ حسنۃ فعمل بھا کان لہ اجرھا ومثل اجر من عمل بھا لا ینقص من اجورھم شیئا ومن سن سنۃ سیئۃ فعمل بھا کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا لا ینقص من اوزارھم شیئا ۱۲ سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۸

بے رونقی جانتی ہیں اور گناہ پر فخر کرنا اور گناہ نہ کرنے کو بے عزتی سمجھنا اس سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے
تو دیکھو یہ کتنا بڑا گناہ ہوا بعضے لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی والا نہیں مانتا بہت مجبور کرتا ہے۔ ان سے پوچھنا
چاہئے کہ لڑکی والا اگر یہ زور ڈالے کہ پشواز پہن کر تم خود ناچو۔ تو کیا لڑکی لینے کے واسطے تم ناچو گے یا
غصہ میں درہم برہم ہو کر مرنے مارنے کو تیار ہو جاؤ گے اور لڑکی نہ ملنے کی کچھ پرواہ نہ کرو گے۔ پس مسلمانوں
کو فرض ہے کہ شریعت نے جس کو حرام کیا ہے اُس سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہئے جتنی اپنی طبیعت کے
خلاف کاموں سے ہوتی ہے۔ تو جیسے اُس میں شادی ہونے نہ ہونے کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی اسی طرح
خلاف شرع کاموں میں صاف جواب دیدینا چاہئے کہ چاہے شادی کرو یا نہ کرو ہم ہرگز ناچ نہ ہونے
دیں گے۔ اسی طرح اُس میں شریک بھی نہ ہونا چاہئے۔ اب رہ گیا وہ ناچ جو عورتوں میں ہوتا ہے اُس کو
بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔ خواہ اُس میں ڈھول وغیرہ کسی قسم کا باجہ ہو یا نہ ہو ہر طرح ناجائز ہے۔ کتابوں
میں بندروں کے ناچ تماشہ تک کو منع لکھا ہے تو آدمیوں کو نچانا کس طرح بُرا نہ ہوگا پھر یہ کہ کبھی گھر
کے مردوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور اُس میں وہی خرابیاں ہوتی ہیں جن کا ابھی بیان ہوا کبھی یہ ناچنے
والی گاتی بھی ہے اور گھر سے باہر مردوں میں آواز پہونچتی ہے۔ جب مردوں کو عورت کا گانا سننا گناہ
ہے تو جو عورت اس گناہ کی باعث بنی وہ بھی گنہگار ہوگی بعض عورتیں اس ناچنے والی کے سر پر
ٹوپی رکھدیتی ہیں اور مردوں کی شکل یا وضع بنانا عورتوں کو حرام ہے تو اس گناہ کی تجویز کرنیوالی
بھی گنہگار ہوگی اور اگر باجہ بھی اس کے ساتھ ہو تو باجہ کی بُرائی ابھی ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح گانا
چونکہ اکثر گانیوالی جوان خوش آواز عشقیہ مضمون یاد رکھنے والی تلاش کی جاتی ہے اور اکثر اس کی
آواز غیر مردوں کے کان میں پہنچتی ہے اور اس گناہ کا سبب گھر کی عورتیں ہوتی ہیں اور کبھی کبھی ایسے
مضمونوں کے شعروں سے بعضی عورتوں کے دل بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ پھر رات رات بھر یہ شغل
رہتا ہے بہت عورتوں کی نمازیں صبح کی غارت ہو جاتی ہیں اس لئے یہ بھی منع ہے۔ غرض کہ ہر قسم
کا ناچ اور راگ باجہ جو آج کل ہوا کرتا ہے سب گناہ ہے۔

ف ۵ واظهار الذنب بان یفعله مجاهرا و یتحدث به ویفتخر به وتیمدح فی ذلك زیادة جراءة وعدم حرمة وابطال نعمة فان من نعم الله تعالی اظهار الجمیل وستر القبیح وفیه تحریك داعیة من علم بذنبه الی الوقوع فی مثله وفی الخبر کل الناس معافی الا المجاهرون وقال بعضهم لا تذنب فان اذنبت فلا ترغب غیرك فتکسب ذنبین قال الله تعالی المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض یأمرون بالمنکر وینهون عن المعروف وقال بعض السلف ما انتهك المؤمن من اخیه حرمة اسلم من ان یساعده علی معصیة ۱۲ ترجمہ صفحہ ۱۸۱

کتا پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان

حضرت[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے رحمت کے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔ اور فرمایا[۲] ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ عذاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانیوالے کو ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بجز ان تین غرضوں کے کسی اور طرح کتا پالے یعنی مواشی کی حفاظت، کھیت کی حفاظت اور شکار[۳] کے سوائے اور کسی فائدہ کیلئے کتا پالے اُس کے ثواب میں سے ہر روز ایک ایک قیراط[۴] گھٹتا رہیگا۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ میاں کے یہاں کا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ان حدیثوں سے تصویر بنانا تصویر رکھنا۔ کتا پالنا سب کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان باتوں سے بہت بچنا چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی لڑکیاں یا عورتیں جو تصویر دار گڑیاں بناتی ہیں یا ایسی گڑیاں بازار سے منگاتی ہیں اور کھلونے مٹی کے یا مٹھائی کے بچوں کے لئے منگا دیتی ہیں یہ سب منع ہیں۔ اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہیئے اور ایسے کھلونے توڑ دینا چاہیئے اور ایسی گڑیاں جلا دینی چاہئیں۔ اسی طرح بعضے لڑکے کتوں کے بچے پالا کرتے ہیں۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ ان کو روکیں نہ مانیں تو سختی کریں۔

آتشبازی کا بیان

شب برات میں یا شادی میں انار پٹاخے یا اور آتشبازی چھڑانے میں کئی گناہ ہیں اوّل مال فضول برباد جاتا ہے قرآن شریف میں مال کے فضول اڑانیوالوں کو شیطان کا بھائی فرمایا ہے۔ اور ایک آیت میں فرمایا ہے کہ مال فضول اُڑانیوالوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے یعنی ان سے بیزار ہیں۔ دوسرے ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف۔ اور اپنی جان یا مال کو ایسی ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا خود شرع میں برا ہے[۵]۔ تیسرے اکثر لکھے ہوئے کاغذ آتشبازی کے کام میں لاتے ہیں، خود حروف بھی ادب کی چیز ہیں۔ اس طرح کے کاموں میں ان کو لانا منع ہے بلکہ بعض بعض کاغذوں پر

[۱] وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام ان یاتیہ فراث علیہ حتی اشتد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فلقیہ جبرئیل علیہ السلام فشکا الیہ فقال انا لا ندخل بیتاً فیہ کلب ولا صورۃ رواہ البخاری ۱۲ الترغیب والترہیب صفحہ ۵۵ ج ۲ وفی روایۃ لمسلم لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب ولا تماثیل ۱۲ الترغیب والترہیب

[۲] صفحہ ۳ ج ۴ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الذین یصنعون ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لہم احیوا ما خلقتم۔ ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱۱۹

[۳] وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم ۱۲ الترغیب والترہیب صفحہ ۵۳۵

[۴] وعن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال انی لممن یرفع اغصان الشجرۃ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب فقال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا کل اسود بہیم وما من اہل بیت یرتبطون کلباً الا نقص من عملہم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم رواہ الترمذی

[۵] قرآن شریف میں ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو ۲ البقرہ

قرآن کی آیتیں یا حدیثیں یا نبیوں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ بتلاؤ تو سہی اُن کے ساتھ بے ادبی کرنے کا کتنا بڑا وبال ہے۔ تم اپنے بچوں کو ان کاموں کیواسطے کبھی پیسے مت دو۔

شطرنج۔ تاش گنجفہ چوسر۔ کنکوے وغیرہ کا بیان

حدیثوں میں شطرنج کی بہت ممانعت ہے[۵۱] اور تاش گنجفہ چوسر وغیرہ بھی مثل شطرنج کے ہیں اسلئے سب منع ہیں اور پھر ان میں دل اس قدر لگتا ہے کہ ان کا کھیلنے والا کسی اور کام کا نہیں رہتا اور ایسے شخص کے دین اور دنیا کے بہت سے کاموں میں خلل پڑتا ہے تو جو کام ایسا ہو وہ برا کیوں نہ ہوگا یہی حال کنکوے کا سمجھو کہ یہی خرابیاں اس میں بھی ہیں بلکہ بعضے لڑکے اس کے پیچھے چھتوں سے گر کر مر گئے ہیں۔ غرض تم کو خوب مضبوط رہنا چاہیئے۔ اور ہرگز اپنے بچوں کو ایسے کھیل مت کھیلنے دو۔

بچوں کی بابری رکھانیکا یعنی بیچ میں سے سر کھلوانیکا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع[۵۲] سے اور قزع کے معنی عربی میں یہ ہیں کہ کہیں سے سر منڈائے اور کہیں سے چھوڑ دے۔

دُوسرا باب اُن رسموں کے بیان میں جنکو لوگ جائز سمجھتے ہیں

جتنی رسمیں دنیا میں آنیکے وقت سے مرتے دم تک کیجاتی ہیں اس میں سے اکثر بلکہ تمام رسمیں اسی قسم سے ہیں جو بڑے بڑے سمجھدار اور عقلمند لوگوں میں طوفان عام کی طرح پھیل رہی ہیں جن کی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسمیں گناہ کی کونسی بات ہے مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں کچھ کھانا پلانا ہوتا ہے کچھ دینا دلانا ہوتا ہے۔ کوئی ناچ نہیں رنگ نہیں، راگ باجہ نہیں۔ پھر اس میں شرع کے خلاف ہونیکی کیا بات ہے۔ جس سے روکا جائے۔ اس غلط گمان کیوجہ صرف یہ ہوئی کہ

[۵۱] عن محمد بن کعب عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقلب کعباتها احد ینتظر ما تاتی به الا عصی اللہ ورسوله واختلفوا فی اللعب بالشطرنج وذهب جماعة من العلماء الی تحریمه ذای الشطرنج کالنرد وقد ورد ذکر الشطرنج فی الاحادیث لا اعلم للشیئ منها اسنادا صحیحا ولا حسنا واللہ اعلم ۱۲ الترغیب والترهیب

[۵۲] ویکره القزع وهو ان یحلق بعض الشعر ویترک بعضه لما روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه نهی عنه القزع ۱۲ غنیة الطالبین صفحہ ۲۷ ج ۱

عام دستور و رواج ہو جانیکی وجہ سے عقل پر پردے پڑ گئے۔ اس لئے ان رسموں کے اندر جو خرابیاں اور باریک برائیاں ہیں وہاں تک عقل کو رسائی نہیں ہوئی جیسے کوئی نادان بچہ مٹھائی کا مزہ اور رنگ دیکھکر سمجھتا ہے کہ یہ تو بڑی اچھی چیز ہے اور اس نقصان اور خرابیوں پر نظر نہیں کرتا جو اُس کے کھانے سے پیدا ہونگی جن کو ماں باپ سمجھتے ہیں اور اُسی کی وجہ سے اُس کو روکتے ہیں اور وہ بچہ اُن خیرخواہوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے حالانکہ اُن رسموں میں جو خرابیاں ہیں وہ ایسی زیادہ باریک اور پوشیدہ بھی نہیں بلکہ ہر شخص اُن رسموں کی وجہ سے پریشان اور تنگ ہے اور ہر شخص چاہتا ہے اگر یہ رسمیں نہ ہوتیں تو بڑا اچھا ہوتا لیکن دستور پڑ جانے کی وجہ سے سب خوشی خوشی کرتے ہیں اور یہ کسی کی بھی ہمت نہیں ہوتی کہ سب کو ایک دم سے چھوڑ دیں بلکہ طرّہ یہ کہ سمجھاؤ تو اُلٹے ناخوش ہوتے[1] ہیں۔ غرضکہ ہم ہر ہر رسم کی خرابیاں تمھیں سمجھائے دیتے ہیں تاکہ ان خرافات کا گناہ ہونا سمجھ میں آجائے اور ہندوستان کی یہ بلا دُور ہو کر کافور ہو جائے ہر مسلمان مرد عورت کو لازم ہے کہ ان سب بیہودہ رسموں کے مٹانے پر ہمت باندھے اور دل و جان سے کوشش کرے کہ ایک رسم بھی باقی نہ رہے اور جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بالکل سادگی سے سیدھے سادے طور پر کام ہوا کرتے تھے اُسکے موافق اب پھر ہونے لگیں جو بیبیاں اور جو مرد یہ کوشش کریں گے ان کو بڑا ثواب ملیگا[2]۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سنت کا طریقہ مٹ جانیکے بعد جو کوئی زندہ کر دیتا ہے اُس کو سَو شہیدوں[3] کا ثواب ملتا ہے چونکہ ساری رسمیں تمہارے ہی متعلق ہیں اس لئے تم اگر ذرا بھی کوشش کرو گی تو بڑی جلدی اثر ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان

۱۔ یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جہانتک ہوسکے پہلا بچہ باپ ہی کے گھر ہونا چاہئیے جس سے بعض وقت قریب زمانۂ تولد میں بھیجنے کی پابندی میں یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ یہ سفر کے قابل ہے یا نہیں جس سے بعض اوقات کوئی بیماری ہو جاتی ہے حمل کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ مزاج میں ایسا تغیر اور تکان ہو جاتا ہے

---

[1] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا اخطاء خطیئۃ نکتت فی قلبہ نکتۃ سوداء فان ہو نزع واستغفر صقلت فان عاد زید فیہا حتی تعلو قلبہ فہو الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون رواہ الترمذی ۱۲ الترغیب والترہیب صفحہ ۴

[2] وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احیٰی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱ وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مأۃ شہید ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱

[3] یعنی سنت کا طریقہ مٹ جانیکے بعد جس شخص نے اس کو پھر دوبارہ رائج کیا تو گویا اس نے اسے زندہ کر دیا مراد اس سے یہ ہے کہ اس نے دین کا بہت بڑا رکن ادا کیا جس کی جزا قیامت کے دن اس کو یہ ملیگی کہ وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ جس کا مرتبہ اہل دانش کے نزدیک سو شہیدوں سے کہیں بڑھکر ہے ۱۲

کہ اُس کو اور بچہ کو بہت تک بھگتنا پڑتا ہے بلکہ تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ اکثر بیماریاں بچوں کو زمانۂ حمل کی بے احتیاطیوں سے ہوتی ہیں غرضکہ دو[۲] جانوں کا نقصان اسمیں پیش آتا ہے پھر یہ کہ ایک غیر ضروری بات کی اس قدر پابندی کہ کسی طرح ٹلنے ہی نہ پائے اپنی طرف سے ایک نئی[۱] شریعت بنانا ہے خصوصاً جبکہ اُس کے ساتھ یہ بھی عقیدہ ہو کہ اس کے خلاف کرنے سے کوئی نحوست ہوگی یا ہماری بدنامی ہوگی۔ نحوست کا عقیدہ تو بالکل ہی شرک ہے کیونکہ نفع نقصان کا پہونچانیوالا تو فقط اللہ ہے تو جب کسی چیز کو منحوس سمجھا اور یہ جانا کہ اس سے نقصان ہوگا تو یہ شرک ہوگیا اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونی[۲] کوئی چیز نہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ٹوٹنا ٹوٹکا شرک ہے اور بدنامی کا اندیشہ کرنا تکبر کیوجہ سے ہوتا ہے اور تکبر کا حرام[۳] ہونا صاف صاف قرآن مجید اور حدیث شریف میں مذکور ہے اور اکثر خرابیاں اور پریشانیاں اسی ننگ و ناموس[۴] ہی کی بدولت گلے کا ہار ہوگئی ہیں۔

۲۔ بعض جگہ پیدا ہونے سے پہلے چھاج یعنی سوپ اور چھلنی میں کچھ اناج اور سوا بیسہ مشکل کشا کے نام کا رکھا جاتا ہے۔ یہ کھلا ہوا شرک ہے اور بعضی جگہ یہ دستور ہے کہ جب عورت پہلی پہل حاملہ ہوتی ہے کبھی پانچویں مہینے کبھی ساتویں مہینے کبھی نویں مہینے گود بھری جاتی ہے یعنی سات قسم کے میوے ایک پوٹلی میں باندھ کر حاملہ عورت کی گود میں رکھتی ہیں اور پنجیری اور گلگلے پکا کر رتجگا کرتی ہیں اور جس کا پہلا بچہ ضائع ہوجاتا ہے اس کے لئے یہ رسم نہیں ہوتی یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی اور شگون ہے جسکی برائی جا بجا پڑھ چکی ہو اور بعضی جگہ زچہ کے پاس تلوار یا چھری حفاظت بلیات کے واسطے رکھدیتی ہیں یہ بھی محض ٹوٹکا اور شرک کی بات ہے[۱] پیدا ہونیکے بعد گھر والوں کے ساتھ کنبی کی عورتیں بھی بطور نیوتے کے کچھ جمع کر کے دائی کو دیتی ہیں اور ہاتھ میں نہیں دیتیں بلکہ ٹھیکرے میں ڈالتی ہیں۔ بھلا یہ دینے کا کونسا معقول طریقہ ہے کہ ہاتھ کو چھوڑ کر ٹھیکرے میں ڈالا جائے اور اگر ٹھیکرے میں ڈالیں ہاتھ ہی میں دیں تب بھی غور کرنے کی بات ہے کہ ان دینے والیوں کا مقصود اور نیت کیا ہے جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی اس وقت کی تو خبر نہیں کہ کیا مصلحت ہو۔ شاید خوشی کی وجہ سے ہو کہ سب عزیزوں کا دل خوش ہوا بطور انعام کے کچھ دیدیا۔ مگر اب تو یقینی بات ہے کہ خوشی ہو نہ ہو دل چاہے نہ چاہے دینا پڑتا ہے کنبے کی بعض

[۱] عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد رواہ البخاری وابو داؤد ولفظ من صنع امرا علی غیر امرنا فہو رد و ابن ماجہ وفی روایۃ لمسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد ۱۲ الترغیب والترہیب صفحہ ۵۲
[۲] وعن قطن ابی قبیصۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ وقال ابو داؤد الطرق الزجر والعیافۃ الخط وعن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن ینال الدرجات العلا من تکہن او استقسم او رجع من سفر تطیرا رواہ الطبرانی والبیہقی واحد اسنادی الطبرانی ثقات الترغیب والترہیب صفحہ ۱۵۵ عند ذکر المحدثون لفظا الطیرۃ شرک رواہ فی صحیح ابن حبان والبخاری فی صحیحہ ۱۲
[۳] وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والکبر فان الکبر یکون فی الرجل وان علیہ العباءۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواتہ ثقات ترغیب والترہیب صفحہ ۴۲۳ ج ۳

[۴] تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ بزندان لعنت گرفتار کرد ۔ [illegible]

عورتیں نہایت مفلس اور غریب ہوتی ہیں اُن کو بھی بلاوے پر بُلاوا بھیجکر بلایا جاتا ہے ۔ اگر نہ جائیں تو تمام عمر شکایت رہے، اگر جائیں تو اٹھنی چونی کا انتظام کر کے لیجائیں نہیں تو بیبیوں میں سخت ذلّت اور شرمندگی ہو ۔ غرض جاؤ اور جبراً قہراً دیکر آؤ ۔ یہ کیسا اندھیر ہے کہ گھر بلا کر لُوٹا جاتا ہے، خوشی کی جگہ بعضوں کو تو پورا جبر گذرتا ہے خود ہی انصاف کرو کہ یہ کیسا ہے اور اس طرح مال کا خرچ کرنا اور لینے والی کو یا گھر والوں کو اس لینے دینے کا سبب بننا کہاں جائز ہے کیونکہ دینے والی کی نیت تو محض اپنی بڑائی اور نیک نامی ہے جس کی نسبت حدیث شریف[۱] میں آیا ہے کہ جو کوئی شہرت کا کپڑا پہنے، قیامت میں اللہ تعالیٰ اُس کو ذلّت کا لباس پہنائیں گے ۔ یعنی جو کپڑا خاص شہرت و ناموری کے لئے پہنا جائے اُس پر یہ عذاب ہوگا تو معلوم ہوا کہ شہرت و ناموری کے لئے کوئی کام کرنا جائز نہیں یہاں تو خاص یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ فلانی نے اتنا دیا ۔ ورنہ مطعون کرینگے نام رکھیں گے کہ فلانی ایسی کنجوس ہے جس سے ایک ٹکا بھی نہ دیا گیا خالی خولی آکے ٹھونٹھ سی بیٹھ گئی ۔ ایسے آنے ہی کی کیا ضرورت تھی دینے والی کو تو یہ گناہ ہوئے ۔ اب لینے والی کو سنئے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے مسلمان کا مال بدوں اُس کی دلی خوشی کے حلال نہیں ۔ سو جب کسی نے جبراً کراہت سے دیا تو لینے والی کو لینے کا گناہ ہوا اگر دینے والی کھاتی پیتی اور مالدار ہے اور اس پر جبر بھی نہیں گذرا مگر غرض تو اُس کی بھی وہی شیخی اور فخر کرنا ہے جسکی نسبت حدیث شریف[۲] میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں، غرضکہ ایسے کا کھانا کھانا یا اس کی چیز لینا بھی منع ہے غرضکہ لینے والی بھی گناہ سے نہ بچی ۔ اب گھر والوں کو دیکھو وہی لوگ بلا بلا کر ان گناہوں کے سبب ہوئے تو وہ بھی گنہگار ہوتے غرضکہ اچھا نیوتہ ہوا کہ سب کو گناہ میں نیوت دیا اور اس نیوتے کی رسم میں جو اکثر تقریبوں میں ادا کی جاتی ہے ان خرابیوں کے سوا ایک اور بھی خرابی ہے وہ یہ کہ جو کچھ نیوتا آتا ہے وہ سب اپنے ذمّہ قرض ہو جاتا ہے اور قرض[۳] بلا ضرورت لینا منع ہے ۔ پھر قرض کا حکم یہ ہے کہ جب کبھی اپنے

[۱] عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس ثوب شہرۃ اعرض اللہ عنہ حتی یضعہ متی وضعہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما رفعہ قال من لبس شہرۃ ألبسہ اللہ ایاہ یوم القیامۃ ثم الہب فیہ النار ومن تشبہ بقوم فہو منہم ذکرہ رزین فی جامعہ (ترغیب ترہیب صفحہ ۴۴)

[۲] وعن عکرمۃ قال کان ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن طعام المتباریین ان یوکل رواہ ابوداؤد (ترغیب ترہیب صفحہ ۹۰)

[۳] والاحادیث الواردۃ فی سنن ابن ماجۃ ہذا والمستقرض لا یستقرض الا من حاجۃ الحدیث ۲۹۷ زجاجۃ صفحہ ۱۷۶ وعن ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الروح الجسد وہو بریء من ثلاث دخل الجنۃ الغلول والدین والکبر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ وعن ابی امامۃ مرفوعاً من تداین بدین وفی نفسہ وفاؤہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ وارضی غریمہ بما شاء ومن تداین بدین ولیس فی نفسہ وفاؤہ ثم مات اقتص اللہ تعالٰی لغریمہ یوم القیامۃ وقال من اولی دینا وہو ینوی ان یؤدیہ اداہ اللہ عنہ یوم القیامۃ ومن استدان دینا وہو لا ینوی ان یؤدیہ فمات قال اللہ عز وجل یوم القیامۃ ظننت انی لا اخذ لعبدی بحقہ فیوخذ من حسناتہ فیجعل فی حسنات الآخر فان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات الآخر فجعل علیہ

پاس ہوا ادا کر دینا ضروری ہے اور یہاں یہ انتظار کرنا پڑتا ہے کہ اس کے یہاں بھی جب کبھی کوئی کام ہو تب ادا کیا جائے اور اگر کوئی شخص نیوتے کا بدلہ ایک ہی آدھ دن کے بعد دینے لگے تو ہرگز کوئی قبول نہ کرے یہ دوسرا گناہ ہوا اور قرض کا حکم یہ ہے کہ گنجائش ہو تو ادا کر دو نہ پاس ہو نہ دو جب ہو گا دیدیا جائیگا۔ یہاں یہ حال ہے کہ پاس ہو یا نہ ہو قرض دام لے کر گروی رکھ کر ہزار فکر کرکے لاؤ اور ضرور دو بس تینوں حکموں میں شریعت کی مخالفت ہوئی اس لئے نیوتے کی رسم جس کا آجکل دستور ہے جائز نہیں ہے نہ کسی کا کچھ لو اور نہ دو دیکھو تو کہ اس میں خدا اور رسول کی خوشنودی کے سوا راحت و آرام کتنی بڑی ہے اسی طرح بچے کے کان میں اذان دینے کے وقت گڑ یا بتاشے کی تقسیم کا پابند ہو جانا بالکل شرع کی حد سے نکلنا ہے۔

۴۔ پھر نائن گود میں کچھ اناج ڈال کر سارے کنبے میں بچے کا سلام کہنے جاتی ہے اور وہاں سب عورتیں اس کو اناج دیتی ہیں اسمیں بھی وہی خیالات اور نیتیں ہیں جو ابھی اوپر بیان ہوئیں اس لئے اس کو چھوڑنا چاہیئے۔

۵۔ گھر پر سب کمینوں کو حق دیا جاتا ہے جنکو چھتیس تھانہ کہتے ہیں ان میں بعض لوگ خدمت گذار ہیں انکو تو حق سمجھکر یا انعام سمجھکر دیا جائے تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اپنے مقدور کا لحاظ رکھے نہ یہ کرے کہ خواہی نخواہی قرض لے چاہے سودی ملے مگر قرض ضرور لے یا اپنی زمین یا باغ کو بیچنا پڑے یا کچھ گروی رکھے اگر ایسا کریگی تو نام و نمود کی نیت ہونے یا بلا ضرورت قرض لینے اور سود دینے کی وجہ سے جو کہ گناہ میں سود لینے کے برابر ہے یا تکبر اور فخر کی نیت ہونے کی وجہ سے ضرور گنہگار ہوگی خیر یہ تو خدمتگذاروں کے انعام میں گفتگو تھی بعضے وہ کمین ہیں جو کسی مصرف کے نہیں نہ وہ کوئی خدمت کریں نہ کسی کام آئیں نہ ان سے کوئی ضرورت پڑے مگر قرض خواہوں سے بڑھکر تقاضا کرنے کو موجود اور خواہی نخواہی ان کا دینا ضرور اسمیں بھی جو جو خرابیاں اور جو جو گناہ دینے لینے والوں کے حق میں ہیں ان کا بیان اوپر آچکا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں پھر جب ان کا کوئی حق نہیں تو ان کو دینا محض احسان اور انعام ہے اور احسان میں ایسی

زبردستی کرنا حرام ہے کہ جی چاہے نہ چاہے بدنامی کے خیال سے دینا پڑے اور اس رسم کو جاری رکھنے میں اس
حرام بات کو قوت ہوتی ہے اور حرام بات کو قوت دینا اور رواج دینا بھی حرام ہے اس کو بھی بالکل روکنا چاہیئے
۶۔ جو دہیانیوں کو دودھ دھلائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے اسمیں بھی وہی ضروری سمجھنا اور جبرًا قہرًا
دینا اگر خوشی سے دیا تو ناموری اور سرخروئی کے لئے دینا یہ سب خرابیاں موجود ہیں اور چونکہ یہ رسم
ہندوؤں کی ہے اس لئے اس میں جو کافروں کی مشابہت ہے وہ جدا اس لئے یہ بھی جائز نہیں غرضکہ
یہ عام قاعدہ سمجھ لو کہ جو رسم اتنی ضروری ہو جائے کہ خواہی نخواہی جبرًا قہرًا کرنا پڑے اور نہ دینے میں
ننگ و ناموس کا خیال ہو یا محض اپنی بڑائی اور فخر کی راہ سے کی جائے وہ بات حرام ہے۔ اتنی
بات سمجھ لینے سے بہت سی باتیں تم کو خود بخود معلوم ہو جائیں گی۔

۷۔ اچھوانی پھر کونڈہ پنجیری سارے کنبے اور برادری میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس میں بھی وہی نام و نمود
وغیرہ خراب نیت اور نماز روزہ سے بڑھکر ضروری سمجھنے کی علت موجود ہے اور پنجیری میں تو اناج
کی ایسی بیقدری ہوتی ہے کہ الٰہی توبہ۔ تقریب والے کی تو اچھی خاصی لاگت لگ جاتی ہے اور وہ
کسی کے منہ تک بھی نہیں جاتی پھر بھلا اناج کی ایسی بیقدری کہاں جائز ہے۔

۸۔ پھر نائی خط لیکر بہو کے میکے یا سسرال میں خبر کرنے جاتا ہے اور وہاں اس کو انعام دیا جاتا ہے
خیال کرنے کی بات ہے کہ جو کام ڈیڑھ پیسہ کے پوسٹ کارڈ میں نکل سکے اس کے لئے ایک خاص آدمی
کا جانا کونسی عقل کی بات ہے۔ پھر وہاں کھانا بھیجنا یہ نائی صاحب کا قرض جو نعوذ باللہ خدا
کے قرض سے بڑھکر سمجھا جاتا ہے ادا کرنا ضرور اور وہی ناموری کی نیت جبرًا قہرًا دینے وغیرہ کی
خرابیاں یہاں بھی ہیں اس لئے یہ بھی جائز نہیں۔

۹۔ سوا مہینے کا چلہ نہانے کے وقت پھر سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور کھانا وہیں کھاتی ہیں اور رات
کو کنبے یا برادری میں دودھ چاول تقسیم ہوتے ہیں۔ بھلا صاحب یہ زبردستی کھانے کی تیغ لگانی
کیا وجہ ہر قدم پر تو کھانا یہاں کھائیں یہاں وہی مثل ہے کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان ان
کی طرف سے تو یہ زبردستی اور گھروالوں کی نیت وہی ناموری اور طعن و تشنیع سے بچنے کی یہ دونوں وجہیں

ملف ان تمام جاہلانہ طریقوں
اور باطلانہ رسموں کو جو زیادہ تر
کافروں کے رسم و رواج
سے مشابہت رکھتی ہیں ایسی
باتیں کرنے والوں کے حق میں
کلام اللہ کیا خبر دے رہا ہے
مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس آیت
قرآنی کو غور سے پڑھیں اور اس کا صحیح
[illegible]
اس کا مطلب پوچھیں [illegible]
لوگوں نے ان باتوں کو [illegible] اپنے
دین کو کھیل [illegible] بنا لیا ان
کے لئے کیسی وعید ہے آیت
شریفہ وذر الذین اتخذوا
دینہم لعبا ولہوا وغرتہم
الحیوۃ الدنیا وذکر بہ ان
تبسل نفس بما کسبت لیس
لہا من دون اللہ ولی ولا
شفیع وان تعدل کل عدل
لا یؤخذ منہا اولئک الذین
ابسلوا بما کسبوا لہم شراب
من حمیم وعذاب الیم بما
کانوا یکفرون پارہ ساتواں
رکوع الانعام سورۃ
ہود میں ہے ولا ترکنوا الی
الذین ظلموا فتمسکم النار کہ
ظالموں کی طرف مائل مت ہو
ورنہ تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے
گی ۱۴۰

اس کے منع ہونیکے لئے کافی ہیں اسی طرح دودھ چاول کی تقسیم یہ بھی محض لغو ہے ایک بچّے کے ساتھ تمام بڑے بوڑھوں کو بھی دودھ پیتا بنانا کیا ضرور ہے پھر اس میں بھی نماز روزے سے زیادہ پابندی اور ناموری اور نکرنے سے ننگ و ناموس کا زہر ملا ہوا ہے اس لئے یہ بھی درست نہیں ۔

۱۰۔ اس سوا مہینے تک زچہ کو ہرگز نماز کی توفیق نہیں ہوتی بڑی بڑی پابند نماز بھی بے پرواہی کرجاتی ہیں حالانکہ شرع سے یہ حکم ہے کہ جب خون بند ہوجائے فوراً غسل کرے اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کرے بغیر عذر کے ایک وقت کی بھی فرض نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی[ا] وہ ایمان سے نکل گیا اور حدیث شریف میں ہے کہ ایسا شخص فرعون ۔ ہامان ۔ قارون کے ساتھ دوزخ میں ہوگا ۔

۱۱۔ پھر باپ کے گھر سے سسرال آنے کیلئے چھوچھک تیار ہوتی ہے جس میں حسب مقدور سب سسرال والوں کے جوڑے اور برادری کے لئے پچھیری اور لڑکی کے لئے زیور برتن جوڑے وغیرہ ہوتے ہیں جب یہ چھوچھک لے کر سسرال میں آئی وہاں سب عورتیں چھوچھک دیکھنے آتی ہیں اور ایک وقت کھانا کھا کر چلی جاتی ہیں ان سب باتوں میں جو اتنی پابندی ہے کہ فرض واجب سے بڑھکر سمجھی جاتی ہے اور وہی نام و نمود اور ناموری کی نیت جو کچھ ہے سب ظاہر ہے کھلا جس میں تکبر اور فخر وغیرہ اتنی خرابیاں ہوں وہ کیسے جائز ہوگی اسی طرح بعضی جگہ یہ دستور ہے کہ بچہ کی ننہیال سے کچھ کھچڑی مرغی اور بکری کپڑے وغیرہ چھٹی کے نام سے آتے ہیں اس میں بھی وہی ناموری اور خواہ مخواہ کی پابندی اور کچھ شگون بھی ہے اس لئے یہ بھی منع ہے ۔

۱۲۔ زچہ کے کپڑے بچھونا جوتیاں وغیرہ سب دائی کا حق سمجھا جاتا ہے بعض وقت اس پابندی کیوجہ سے تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے کہ وہی پرانی جوتی گھسیٹتی سٹر سٹر کرتی رہو ۔ اچھا آرام کا بچھونا کیسے بچھے کہ چار دن میں چھن جائیگا ۔ اسمیں بھی وہی خرابیاں جو بیان ہوئیں موجود ہیں ۔

۱۳۔ زچہ کو بالکل نجس اور چھوت سمجھنا اس سے الگ بیٹھنا اس کا جھوٹا کھالینا تو کیا معنی جس برتن کو چھولیوے اس میں بے دھوئے مانجھے پانی نہ پینا غرضکہ بالکل بھنگن ہی سمجھنا یہ بھی محض لغو اور بیہودہ ہے

[ا] وعن بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰة فمن ترکھا فقد کفر رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی ۔ ۱۲ الترغیب والترہیب صفہ ۱۱۹
وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حافظ علی الصلوٰة کانت لہ نوراً وبرھاناً ونجاة یوم القیٰمة ومن لم یحافظ علیھا لم یکن لہ نور ولا برھان ولا نجاة وکان یوم القیٰمة مع قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف رواہ احمد ۔ ۱۲ از نزہة صفحہ ۲۲
ورواہ ابن ماجہ عن یزید الرقاشی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بین العبد والشرک الا ترکہ الصلوٰة فاذا ترکھا فقد اشرک ترغیب ترہیب صفہ ۱۶۴

۱۴۔ یہ بھی ایک دستور ہے کہ پاک ہونے تک یا کم از کم چھٹی نہانے تک زچہ کے شوہر کو اس کے پاس نہیں آنے دیتیں بلکہ اس کو عیب اور نہایت برا سمجھتی ہیں، اس پابندی کی وجہ سے بعض وقت بہت دقت اور حرج ہوتا ہے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر کیا مجال جو وہاں تک رسائی ہو جائے یہ کونسی عقل کی بات ہے۔ کبھی کوئی ضروری بات کہنے کی ہوئی اور کسی اور سے کہنے کے قابل نہ ہوئی یا کچھ کام نہ سہی تب بھی شاید اُس کا دل اپنے بچے کو دیکھنے کیلئے چاہتا ہی سارا جہان تو دیکھے مگر وہ نہ دیکھنے پائے۔ یہ کیا لغو حرکت ہے۔ اچھے صاحبزادے تشریف لائے کہ میاں بیوی میں جدائی پڑ گئی۔ اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔

۱۵۔ بعضی جگہ بچہ کو چھاج یعنی سوپ میں بٹھاتی ہیں یا زندگی کے لئے کسی ڈگری میں رکھ کر گھسیٹتی ہیں۔ یہ تو بالکل ہی شگون ناجائز[1] ہے۔

۱۶۔ بعضی جگہ چھٹی[2] کے دن تارے دکھائے جاتے ہیں زچہ کو نہلا کر عمدہ قیمتی لباس پہنا کر آنکھیں بند کر کے رات کو صحن مکان میں لاتی ہیں، اور کسی تخت پر کھڑا کر کے آنکھیں کھولدیتی ہیں کہ اول نگاہ آسمان کے ستاروں پر پڑے کسی اور کو نہ دیکھے یہ بھی محض خرافات اور بیہودہ رسمیں ہیں بھلا خواہ مخواہ اچھے آدمی کو اندھا بنا دینا کیسی بے عقلی ہے اور شگون لینے کا جو گناہ ہے وہ الگ اور بعضی جگہ تارے گنوانے کے بعد زچہ کو مع سات سہاگنوں کے تھال کھلایا جاتا ہے جس میں ہر قسم کا کھانا ہوتا ہے تاکہ کوئی کھانا بچہ کو نقصان نہ کرے یہ بھی منع ہے۔

۱۷۔ چھٹی کے دن لڑکے والی زچہ کے شوہر کو ایک جوڑا کپڑا دیتے ہیں اسمیں بھی اسی قدر پابندی کر لینا جس کا منع ہونا اوپر بیان ہو چکا ہے برا ہے۔

۱۸۔ زچہ کو تین مرتبہ نہلانے کو ضروری جانتی ہیں چھٹی کے دن اور چھوٹا چلہ اور بڑا چلہ شریعت[3] سے تو صرف یہ حکم تھا کہ جب خون[4] بند ہو جائے تو نہا لیوے چاہے پورے چالیس دن پر خون بند ہو جائے چاہے دو ہی چار دنمیں بند ہو جائے اور یہاں یہ تین غسل واجب سمجھے جاتے ہیں یہ شریعت کا پورا مقابلہ ہوا یا نہیں بعضے لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ بغیر نہائے ہوئے طبیعت گھن کیا کرتی ہے

[1] ایسا کرنا حرام تو کیا بلکہ شرک ہے ۱۲ ع

[2] بچہ کی پیدائش سے چھٹے روز کو کہتے ہیں ۱۲ ع

[3] واقل النفاس لا حد لہ واکثرہ اربعون یوما والزائد علیہ استحاضۃ وان جاوز الدم الاربعین وقد کانت ولدت قبل ذلک ولہا عادۃ فی النفاس ردت الی ایام عادتہا وان لم تکن لہا عادۃ فنفاسہا اربعون یوما۔ ۱۲ کنز

[4] واذا انقطع دم الحیض ولو لم تغتسل ومضی علیہا ادنی وقت الصلوۃ بقدر ان تقدر علی الاغتسال والتحریمۃ حل وطؤہا لان الصلوۃ صارت دینا علیہا فصارت من الطاہرات حکما لان الشرع اذا حکم علیہا بوجوب الصلوۃ ولا تجب حال کونہا حائضا فانہ حکم بطہارتہا وکذا الحکم فی النفساء۔ ۱۲ فتح القدیر

اس لئے زچہ کو نہلا دیتی ہیں کہ طبیعت صاف ہو جائے اور میل کچیل صاف ہو جائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عذر بالکل غلط ہے اگر صرف یہی وجہ ہے تو زچہ کا جب دل چاہے نہالیوے یہ وقتوں کی پابندی کیسی کہ پانچویں ہی دن ہو اور پھر دسویں یا پندرھویں ہی دن ہو اس کے کیا معنی اب تو محض رسم ہی رسم ہے کوئی بھی وجہ نہیں بالکل یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب اس کا دل چاہتا ہے اسوقت نہیں نہلاتیں یا نہلانے سے کبھی کبھی زچہ اور بچہ دونوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے سب سے بڑھکر طرہ یہ کہ جب نفاس[ا] بند ہوتا ہے اسوقت ہرگز نہیں نہلاتیں جب تک نہلانے کا وقت نہ ہو خود بتلاؤ یہ صریح گناہ ہے یا نہیں لڑکا پیدا ہونے کے وقت یہ باتیں سنت ہیں کہ اس کو نہلا دھلا کر داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہہ دی جائے اور کسی دیندار بزرگ سے تھوڑا چھوارا چبوا کر اسکے تالو میں لگا دیا جائے اس کے سوا باقی سب رسمیں اور اذان دینے والے کی مٹھائی وغیرہ پابندی کے ساتھ یہ سب فضول اور خلاف عقل اور منع ہیں۔

عقیقے[۲] کی رسموں کا بیان

اس روز لڑکے کیلئے دو[۳] بکری اور لڑکی کیلئے ایک ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بالوں کے برابر چاندی[۴] وزن کر کے خیرات کر دینا اور سر مونڈنے کے بعد زعفران سر میں لگا دینا بس یہ باتیں تو ثواب کی ہیں باقی جو فضولیات اس میں نکالی گئی ہیں وہ دیکھنے کے قابل ہیں۔

(۱) برادری اور کنبے کے لوگ جمع ہو کر سر مونڈنے کے بعد کٹوری میں اور بعض سوپ میں جس کے اندر کچھ اناج بھی رکھا جاتا ہے کچھ نقد ڈالتے ہیں جو نائی کا حق سمجھا جاتا ہے اور یہ اس گھر والے کے ذمہ قرض سمجھا جاتا ہے کہ ان دینے والوں کے یہاں کوئی کام پڑے تب[۵] ادا کیا جائے اس کی خرابیاں تو تم اوپر سمجھ چکی ہو۔

(۲) دہیانیاں یعنی بہن وغیرہ یہاں بھی وہی اپنا حق جو سچ پوچھو تو ناحق ہی لیتی ہیں جس میں کافروں کی مشابہت[۶] کے سوا اور کتنی خرابیاں ہیں۔ مثلاً دینے والے کی نیت خراب ہونا کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ بعض وقت گنجائش

[۱] النفاس ہو الدم الخارج عقیب الولادة والدم الذی تراه الحامل ابتداء او حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة ۱۲ کنز

[۲] عن سلیمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقة فاہریقوا عنه دما واميطوا عنه الاذی رواه البخاری مشکوٰة باب العقیقة صفحہ ۳۶۲

[۳] عن ام کرز قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتہا قالت وسمعته یقول عن الغلام شاتان وعن الجاریة شاة ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی من قوله یقول عن الغلام الی آخره وقال الترمذی ہذا حدیث صحیح ۱۲ مشکوٰة صفحہ ۳۶۳

[۴] وعن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاة وقال یا فاطمہ احلقی راسه وتصدقی بزنة شعره فضة فوزناه فکان وزنه درہما او بعض درہم رواه الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب واسناده لیس بمتصل لان محمد بن علی بن حسین لم یدرک علی بن ابی طالب ۱۲ مشکوٰة صفحہ ۳۶۳

[۵] اس سے مراد وہی قرض ہے جو بلا حاجت ہو خواہ مخواہ بے ضرورت مقروض ہونا بلاشک مرضی شارع علیہ السلام کے خلاف ہے پھر ایک شخص ایک حق واجب سے سبکدوش ہونا چاہتا ہے

نہیں ہوتی اور دینا گراں گذرتا ہے مگر صرف اس وجہ سے کہ نہ دینے میں شرمندگی ہوگی لوگ مطعون کرینگے مجبور ہو کر دینا پڑتا ہے اسی کو ریا و نمود کہتے ہیں اور شہرت و نمود کیلئے مال خرچ کرنا حرام ہے اور خود اپنے دل میں سوچو کہ اتنا مجبور ہو جانا جس سے تکلیف پہنچے کونسی عقل کی بات ہے اسی طرح لینے والے کی یہ خرابی کہ یہ دینا فقط انعام و احسان ہے اور احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے اور یہ بھی زبردستی ہے کہ اگر نہ دے تو مطعون اور بدنام ہو خاندان بھر میں نکو بنے اور اگر کوئی خوشی سے دے تب بھی شہرت اور ناموری کی نیت ہونا یقینی ہے جس کی ممانعت قرآن و حدیث میں صاف صاف موجود ہے۔

(۳) پنجیری کی تقسیم کا فضیحتا یہاں بھی ہوتا ہے جس کا خلاف عقل ہونا اوپر بیان ہو چکا اور شہرت اور نام بھی مقصود ہوتا ہے جو حرام ہے۔

(۴) ان رسموں کی پابندی کی مصیبت میں کبھی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ موقوف رکھنا پڑتا ہے اور مستحب کے خلاف کیا جاتا ہے بلکہ بعضی جگہ تو کئی کئی برسوں کے بعد ہوتا ہے۔

(۵) ایک یہ بھی رسم ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر اُسترا رکھا جائے فوراً اسی وقت بکرا ذبح ہو یہ بھی محض لغو ہے۔ شرع سے چاہے سر مونڈنے کے کچھ دیر بعد ذبح کرے یا ذبح کر کے سر منڈائے سب درست ہے غرضکہ اس دن یہ دونوں کام ہو جانے چاہئیں۔

(۶) سر نائی کو اور ران دائی کو دینا ضروری سمجھنا بھی لغو ہے چاہے دو یا نہ دو دونوں اختیار ہیں۔ پھر اپنی من گھڑت جُدی شریعت بنانے سے کیا فائدہ۔ ران نہ دو اُس کی جگہ گوشت دیدو تو اس میں کیا نقصان ہے۔

(۷) بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ عقیقہ کی ہڈیاں توڑنے کو بُرا جانتے ہیں دفن کر دینے کو ضروری جانتے ہیں۔ یہ بھی محض بے اصل بات ہے یہی خرابیاں اس رسم میں ہیں جو دانت نکلنے کے وقت ہوتی ہے کہ کلنے میں گھونگنیاں تقسیم ہوتی ہیں اور اُن کا ناغہ ہونا فرض و واجب کے ناغہ سے بڑھکر برا اور عیب سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کھیر چٹائی کی رسم کہ چھٹے مہینے بچے کو کھیر چٹاتی ہیں اور اس روز سے غذا شروع ہوتی ہے۔ یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی ہے جس کی برائی معلوم کر چکی ہو۔ اسی طرح وہ رسم جس

کا دودھ چھڑانے کے وقت رواج ہے مبارک باد کیلئے عورتوں کا جمع ہونا اور خواہی نہ خواہی ان کی دعوت ضروری ہونا۔ کھجوروں کا برادری میں تقسیم ہونا غرض ان سب کا ایک ہی حکم ہے اور بعض جگہ کھجوروں کے ساتھ ایک اور خرافات ہے کہ ایک کورے گھڑے میں پانی بھر کر اس پر بعدد طاق[1] کھجوریں رکھ کر لڑکے کے ہاتھ سے اٹھواتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ لڑکا جے کھجوریں اٹھائیگا اتنے ہی دن ضد کریگا اس میں بھی شگون اور علم غیب کا دعوی ہے جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔ اسی طرح سال گرہ کی رسم میں پیدائش کی تاریخ پر ہر سال جمع ہو کر کھانا پکانا اور ناڑے میں ایک چھلا باندھنا خواہ مخواہ کی پابندی ہے۔ اسی طرح سبیل کا کونڈا یعنی لڑکے کے سبزہ آغاز ہوتا ہے تب مونچھوں میں روپے سے صندل لگایا جاتا ہے اور سویاں پکاتی ہیں تاکہ سویوں کی طرح لمبے لمبے بال ہو جائیں یہ سب شگون ہے جس کی برائی جان چکی ہو۔

ختنہ کی رسموں کا بیان

اس میں بھی خرافات رسمیں لوگوں نے نکال لی ہیں جو بالکل خلاف عقل اور لغو ہیں۔

۱۔ لوگوں کو آدمی اور خط بھیجکر بلانا اور جمع کرنا یہ سنت کے بالکل خلاف ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی[2] کو کسی نے ختنہ میں بلایا آپ نے تشریف لیجانے سے انکار کر دیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ نہ کبھی ختنہ میں جاتے تھے نہ اس کے لئے بلائے جاتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا مشہور[3] کرنا ضروری نہو اس کے لئے لوگوں کو جمع کرنا بلانا سنت کے خلاف ہے اسمیں بہت سی رسمیں آگئیں جنکے لئے بڑے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں۔

۲۔ بعض جگہ ان رسموں کی بدولت ختنہ میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ لڑکا سیانا[4] ہو جاتا ہے جسمیں اتنی دیر ہو جانیکے سوا یہ بھی خرابی ہوتی ہے کہ سب لوگ اس کا بدن دیکھتے ہیں حالانکہ بجز ختنہ کرنیوالے کے اوروں کو اس کا بدن دیکھنا حرام ہے اور یہ گناہ اس بلانے ہی کی بدولت ہوا۔

[1] یہ جوڑ ہد دکو کہتے ہیں ۱۲
[2] مسند احمد میں حسن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن العاص کو کسی نے ختنہ میں بلایا تھا۔ الخ ان کا یہ قصہ کتاب میں مذکور ہے۔ ۱۲
[3] یعنی شریعت میں جس امر کا اعلان ضروری نہیں اس کے لئے لوگوں کو جمع کرنا خلاف سنت ہے ۱۲
[4] ہوشیار یعنی قریب البلوغ جس کو عربی میں مراہق کہتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ گٹھوڑے میں نیوتا پڑنے کا یہاں بھی وہی فضیحتا ہے جس کی خرابیاں مذکور ہو چکیں۔

۴۔ بچے کے ننھیال سے کچھ نقد اور کپڑے لائے جاتے ہیں جسکو عرف میں بھات کہتے ہیں جس کی اصل وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندو باپ کے مرجانے پر اس کے مال میں سے لڑکیوں کو کچھ حصہ نہیں دیتے تھے جاہل مسلمانوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی یہی وطیرہ اختیار کیا اور اچھا ان کی دیکھا دیکھی نہ سہی ہم نے مانا کہ یہ رسم خود ہی نکالی تب بھی ہے تو بری ہے جس حقدار کا حق اللہ اور رسول نے مقرر فرمایا ہے اس کو نہ دینا خود دبا بیٹھنا[ف۱] کہاں تک درست ہے غرضکہ جب لڑکی کو میراث سے محروم رکھا تو اس کی تسلی کے لئے یہ تجویز کیا کہ مختلف موقعوں اور تقریبوں میں اس کو کچھ دیدیا جائے اس طرح دے کر[ف۲] اپنی من سمجھوتی کر لی کہ ہمارے ذمہ اب اس کا کچھ حق نہیں رہا غرضکہ اس رسم نکالنے کی وجہ یا تو کافروں کی پیروی ہے یا ظلم اور یہ دونوں حرام ہیں یہ دونوں خرابیاں تو یہ ہوئیں تیسری خرابی وہی بیجا پابندی کہ ننھیال والوں کے پاس چاہے ہو چاہے نہ ہو ہزار جتن کرو سودی قرض لو کوئی چیز گرو رکھو جس میں آجکل یا تو نقد سود دینا پڑتا ہے یا نقد سود تو نہ دینا پڑا لیکن جو جائداد رہن رکھی ہے اس کی پیداوار وہی لیوے گا جس کے پاس رہن رکھی یہ بھی سود ہے اور سود کا دینا لینا دونوں حرام ہیں[ف۵] غرض کچھ ہو مگر یہاں سامان ضرور ہو خود ہی بتلاؤ جب ایک غیر ضروری بلکہ گناہ کا اس زور شور سے اہتمام ہوا کہ فرض و واجب کا بھی اتنا اہتمام نہیں ہوتا تو شریعت سے باہر قدم رکھنا ہوا یا نہیں چوتھی خرابی وہی شہرت اور بڑائی ناموری فخر جن کا حرام ہونا اوپر بیان ہو چکا بعضے کہتے ہیں اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا تو عبادت و ثواب ہے پھر اسمیں گناہ کیوں ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگر سلوک و احسان منظور ہوتا تو بغیر پابندی کے جب اپنے میں وسعت ہوتی اور ان کو حاجت ہوتی دیدیا کرتے یہاں پر تو عزیزوں پر فاقے گذر جائیں خبر بھی نہیں لیتے رسمیں کرتے وقت نام و نمود کیلئے سلوک و احسان نام رکھ لیا۔

۵۔ بعض شہروں میں یہ آفت ہے کہ ختنوں میں یا غسل صحت کے روز خوب راگ باجا ناچ رنگ ہوتا ہے کہیں ڈومنیاں گاتی بجاتی ہیں جن کا ناجائز ہونا اوپر لکھا گیا اور اس کی خرابیاں اور برائیاں اللہ نے چاہا تو آگے بیان کی جائیں گی۔ غرض ان سارے خرافات اور گناہوں کو

ف۱ بغیر رضامندی ذی حق کے اس سے متمتع ہونا عقلاً و شرعاً ہر طرح برا ہے

ف۲ سو ظاہر ہے کہ اس طرح دینے سے اصلی حصہ ہرگز ان کا حق ادا نہیں ہوا کیونکہ ادائے حق کی شرعاً دو صورتیں ہیں یا تو عین وہ حق پہنچے جیسے کسی کا ایک روپیہ چاہتا ہو وہ روپیہ ہی دیدیا یا ایک من غلہ چاہیے تھا غلہ دیدیا یا دوسری شق یہ ہے کہ عین حق کے عوض دوسری شئے ادا کی گئی سو یہ معاوضہ ہے اسمیں معاوضہ کے تمام شرائط کی رعایت شرعاً واجب ہے موجود ہونا ضروری ہے جو کہ کتب فقہ کے کتاب البیوع میں مذکور ہیں اگر وہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو اصلی حق ذمہ رہتا ہے مثلاً کسی شخص کے ذمہ کسی کا روپیہ آتا ہو اور وہ اس کی دعوت کرکے اسمیں ایک روپیہ کی شیرینی یا طعام کھلا دے تو ہر شخص جانتا ہے کہ اس سے وہ روپیہ ادا نہ ہوگا بلکہ بدستور ذمہ رہیگا سو ظاہر ہے کہ بھات میں جو دیا جاتا ہے وہ نہ عین حق ہوتا ہے اور نہ اسمیں معاوضہ کی شرائط جمع ہیں یوں اپنی من سمجھوتی ہے

ف۵ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ باقی صفحہ ۱۹

موقوف کرنا چاہئے جب بچے میں برداشت کی قوت دیکھیں چپکے سے نائی کو بلا کر ختنہ کرا دیں جب اچھا ہو جائے غسل کرا دیں، اگر گنجائش ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت و نمود اور طعن و بدنامی کا بھی خیال نہ ہو تو دو چار یار دوست یا دو چار غریبوں کو جو میسر ہو کھلا دے۔ اللہ اللہ خیر صلاح لیکن بار بار ایسا بھی نہ کرے ورنہ پھر وہی رسم پڑ جائے گی۔

مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان

ان رسموں میں سے ایک بسم اللہ کی رسم ہے جو بڑے اہتمام اور پابندی کے ساتھ لوگوں میں جاری ہے اس میں یہ خرابیاں ہیں (۱) چار برس چار مہینے چار دن کا ہونا اپنی طرف سے مقرر کر لیا ہے جو محض بے اصل ہے اور لغو ہے پھر اس کی اتنی پابندی کرتا ہے جو کچھ ہو اس کے خلاف نہ ہونے پائے اور ان پڑھ لوگ تو اس کو شریعت ہی کی بات سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے عقیدہ میں خرابی اور شریعت کے حکم میں ایک پچر لگانا لازم آتا ہے (۲) دوسری خرابی مٹھائی بانٹنے کی بیجا پابندی کہ چاہے جیسے جبراً قہراً ضرور کرو، نہ کرو تو بدنام ہو جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ پھر شہرت اور نمود اور لوگوں کے دکھانے اور واہ واہ سننے کیلئے کرنا یہ الگ رہا (۳) بعض مقدور والے چاندی کے قلم دوات سے چاندی کی تختی پر لکھا کر بچے کو اس میں پڑھواتے ہیں چاندی کی چیزوں کو برتنا اور کام میں لانا حرام ہے اس لئے اسمیں لکھوانا بھی حرام ہوا اور ایسی پڑھوائی بھی (۴) بعض لوگ بچے کو اس وقت خلاف شرع لباس پہناتے ہیں ریشمی یا زری یا کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یہ بھی گناہ ہے (۵) کمینوں اور دہیانیوں کا اس میں بھی فرض سے بڑھ کر حق سمجھا جاتا ہے جسکی برائی اوپر بیان ہو چکی۔ یہ بھی موقوف کرنے کے قابل ہیں۔ جب لڑکا بولنے لگے اسے کلمہ سکھاؤ۔ پھر کسی دیندار بزرگ متبرک کی خدمت میں لے جا کر بسم اللہ کہلا دو اور اس نعمت کے شکریہ میں اگر دل چاہے بلا پابندی کے جو توفیق ہو چھپا کر خدا کی راہ میں خیرات کر دو۔ لوگوں کو دکھلا کر ہرگز مت دو۔ باقی اور سب کھکھیڑیں ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب بچے

بقیہ صفحہ ۱۸
علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ رواہ مسلم زاد الترمذی وغیرہ وشاہدیہ وکاتبہ وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ لا یقبل اللہ صلوٰۃ امرئ وفی جوفہ حرام ۔۱۲ نزہۃ

وصفحہ ۱۹
حاشیہ جیسا جمیع البحار اور شرعۃ الاسلام اور ابن السنی میں منقول ہے ماخذ شرح شرعۃ الاسلام میں لکھا ہے آخیر روز کی تلقین کو زیادہ کیا ہے۔ فتعالی اللہ الملک الحق سے سورہ مومنون کے آخر تک ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو آخر سورہ حشر اور ایک روایت میں اس کی تعلیم آئی ہے وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا ۔ ابن السنی نے اس کا حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات شریفہ سے ہونا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۲

کی زبان کھلنے لگتی ہے تو گھر والے ابا اماں بابا وغیرہ کہلاتے ہیں اس کی جگہ اللہ اللہ سکھلاؤ تو کیسا اچھا ہو اور اسی کے قریب قریب قرآن ختم ہونیکے بعد رسمیں ہوتی ہیں ان میں بھی بہت سی غیر ضروری باتوں کی بہت پابندی کی جاتی ہے۔ اور بہت سی باتیں ناموری کیلئے کی جاتی ہیں جیسے مہمانوں کو جمع کرنا کسی کسی کو جوڑے دینا ان کی برائیاں اوپر معلوم ہو چکی ہیں۔

تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع ہونے کا بیان

برادری کی عورتیں کئی تقریبوں میں جمع ہوتی ہیں جنمیں سے کچھ تو اوپر بیان ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے یہ سب ناجائز ہے۔ تقریبوں کے علاوہ یوں بھی جب کبھی جی چاہا کہ فلانی کو بہت دن ہوئے نہیں دیکھا بس جھٹ ڈولی منگائی اور روانہ ہوگئیں یا کوئی بیمار ہوا اس کو دیکھنے گئیں کہیں خوشی ہوئی وہاں مبارکباد دینے جا پہنچیں بعض ایسی آزاد ہوتی ہیں کہ بے ڈولی منگائے بھی رات کو چلدیتی ہیں بس رات ہوئی اور سیر کی سوجھی۔ یہ تو اور بھی برا ہے اور اگر چاندنی رات ہوئی تو اور بھی بے حیائی ہے غرض کہ عورتوں کو اپنے گھر سے نکلنا اور کہیں آنا جانا بوجہ بہت سی خرابیوں کے کسی طرح درست نہیں۔ بس اتنی اجازت ہے کہ کبھی کبھی اپنے ماں باپ کو دیکھنے چلی جایا کریں اسی طرح ماں باپ کے سوا اور اپنے محرم رشتہ داروں کو دیکھنے جانا بھی درست ہے مگر سال بھر میں فقط ایک آدھ دفعہ بس اس کے سوا اور کہیں بے احتیاطی سے جانا جس طرح دستور ہے جائز نہیں نہ رشتہ دار کے یہاں نہ کسی اور کے یہاں نہ بیاہ شادی میں نہ غمی میں نہ بیمار پرسی میں نہ مبارکباد دینے کو نہ بری برات کے موقع پر بلکہ بیاہ برات وغیرہ میں جب کسی تقریب کیوجہ سے محفل اور مجمع ہو تو اپنے محرم رشتہ دار کے گھر جانا بھی درست نہیں اگر شوہر کی اجازت سے گئی تو وہ بھی گنہگار ہوا اور یہ بھی گنہگار ہوئی۔ افسوس کہ اس حکم پر ہندوستان بھر میں کہیں عمل نہیں بلکہ اس کو تو ناجائز ہی نہیں سمجھتے بالکل جائز ہی خیال کر رکھا ہے حالانکہ اسی کی بدولت یہ ساری خرابیاں ہیں۔ غرضکہ اب معلوم ہو جانیکے بعد بالکل چھوڑ دینا چاہیئے اور توبہ کرنا چاہیئے یہ تو

ف۱ فلا تخرج الا لحق لها او علیها او لزیارة ابویها کل جمعة مرة او المحارم کل سنة او لکونها قابلة او غاسلة لا فیما عدا ذلک وان اذن کان عاصیین والمعقود جواز الحمام بلا تزین اشباه در شرح التنویر صفحہ ۲۰۷ طبع مجتبائی

ف۲ اگر بمقام دعوت وجلسہ نکاح وغیرہ میں امور غیر مشروع ہوں تو وہاں جانا درست نہیں ہے اور نہ عورتوں کو بھیجنا درست ہے ۱۲ مجموعۃ الفتاوی صفحہ ۳۸۱/۲

ف۳ اگر قطع تعلق کا یقین ہو تو پردہ کی احتیاط کیساتھ اتنی دیر کیلئے چھوڑ دے کہ شکایت اپنے محرم رشتہ دار کی باقی نہ رہے اور عورتوں کے پردے میں بہت مبالغہ کرے یہاں تک کہ ان کی اور اسکے زیور کی آواز اور جھنکار بھی کوئی نامحرم نہ سننے پائے ۱۲ ف۴ از عبارات کتب فقہ واضح است کہ ممانعت از رفتن زناں بمجالس ولائم برائے احتراز از فتنہ است بسبب اجتماع در چنیں مجالس چنانچہ در ردالمحتار زیر قول صاحب درمختار ومنعهن من زیارة الاجانب وعیادتهم والولیمة الخ می نویسد ظاہرہ ولو کانت عند المحارم لانها تشتمل علی جمع فلا تخلو من الفساد عادة انتہی پس ہرگاہ در مجلس زنان مداخلت غیر بے پردگی وطلع شر دیگر نباشد درینصورت ممانعت را وجہی نیست البتہ ضرورت اذن شوہر خواہد بود۔ و در صحیح بخاری از انس رضی اللہ عنہ مروی است ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم نساءً وصبیاناً مقبلین من عرس فقام ممتنا فقال اللہم انتم احب الناس الی انتہی۔ قسطلانی در شرح گفتہ میتواند

شریعت کا حکم تھا اب اُس کی برائیاں اور بیان سُنو۔ جب برادری میں خبر مشہور ہوئی کہ فلاں گھر فلانی تقریب ہے، تو ہر بی بی کو نئے اور قیمتی جوڑے کی فکر ہوتی ہے کبھی خاوند سے فرمائش ہوتی ہے کبھی خود بزاز کو دروازے پر بلا کر اس سے اُدھار کیا جاتا ہے یا سودی قرض لیکر خریدا جاتا ہے شوہر کو اگر وسعت نہیں ہوتی تب بھی اُس کا عذر قبول نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ یہ جوڑا محض فخر اور دکھانے کے لئے بنتا ہے جس کیلئے حدیث میں آیا ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا۔ ایک گناہ تو یہ ہوا پھر اس غرض سے مال کا خرچ کرنا فضول خرچی ہے جس کی برائی پہلے باب میں آچکی ہے یہ دوسرا گناہ ہوا خاوند سے اس کی وسعت سے زائد بلا ضرورت فرمائش کرنا اس کو ایذا پہنچانا ہے۔ یہ تیسرا گناہ ہوا۔ بزاز کو بلا کر بلا ضرورت اُس نامحرم سے باتیں کرنا بلکہ اکثر تھان لینے دینے کے واسطے آدھا آدھا ہاتھ جس میں چوڑی مینڈھی سب ہی کچھ ہوتا ہے باہر نکال دینا کس قدر غیرت اور عفت کے خلاف ہے یہ چوتھا گناہ ہوا پھر اگر سودی لیا تو سود دینا پڑا یہ پانچواں گناہ ہوا۔ اگر خاوند کی نیت ان بیجا فرمائشوں سے بگڑ گئی اور حرام آمدنی پر اس کی نظر پہنچی، کسی کی حق تلفی کی رشوت لی اور یہ فرمائشیں پوری کر دیں اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ حلال آمدنی سے یہ فرمائشیں پوری نہیں ہوتیں تو یہ گناہ اس بیوی کی وجہ سے ہوا اور گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے یہ چھٹا گناہ ہوا۔ اکثر جوڑے کے لئے گوٹا ٹھپّا مصالحہ بھی لیا جاتا ہے اور بے علمی یا بے پرواہی کیوجہ سے اس کے خریدنے میں اکثر سود لازم آجاتا ہے کیونکہ چاندی سونے اور اس کی چیزوں کے خریدنے کے مسئلے بہت نازک اور باریک ہیں جیسا کہ اکثر خرید و فروخت کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں یہ ساتواں گناہ ہوا۔ پھر غضب یہ ہے کہ ایک شادی کے لئے جو جوڑا بنا وہ دوسری شادی کے لئے کافی نہیں اُس کے لئے پھر دوسرا جوڑا چاہیئے ورنہ عورتیں نام رکھیں گی کہ اس کے پاس بس یہی ایک ہے اسی کو بار بار پہن کر آتی ہے اس لئے اتنے ہی گناہ پھر دوبارہ جمع ہونگے۔ گناہ کو بار بار کرتے رہنا بھی برا اور گناہ ہے یہ آٹھواں گناہ ہوا۔ یہ تو پوشاک کی تیاری تھی اب زیور کی فکر ہوئی اگر اپنے پاس نہیں ہوتا تو مانگا تانگا پہنا جاتا ہے اور اس کا مانگے کا ہونا ظاہر نہیں کیا جاتا

بلکہ چھپاتی ہیں اور اپنی ہی ملکیت ظاہر کرتی ہیں یہ ایک قسم کا فریب اور جھوٹ ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ایسی چیز کا اپنا ہونا ظاہر کرے جو سچ مچ اس کی نہیں اس کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے دو کپڑے جھوٹ اور فریب کے پہن لئے یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹ ہی جھوٹ لپیٹ لیا یہ نواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر زیور بھی ایسا پہنا جاتا ہے جس کی جھنکار دور تک جائے تاکہ محفل میں جاتے ہی سب کی نگاہیں انھیں کے نظارہ میں مشغول ہو جائے بجنا زیور پہننا خود ممنوع ہے حدیث شریف میں ہے کہ ہر باجے کے ساتھ شیطان ہے یہ دسواں گناہ ہوا۔ اب سواری کا وقت آیا تو نوکر کو ڈولی لانے کا حکم ہوا یا جس کے گھر کام تھا اس کے یہاں سے ڈولی آگئی تو بی بی کو غسل کی فکر پڑی کچھ کچھ پانی کی تیاری میں دیر ہوئی کچھ غسل کی نیت باندھنے میں دیر لگی غرض اس دیر میں نماز جاتی رہی تب کچھ پرواہ نہیں یا اور کوئی ضروری کام میں حرج ہو جائے تب کوئی مضائقہ نہیں اور اکثر ان بی بی صاحبوں کے غسل کے بعد ہی مصیبت پیش آتی ہے۔ بہرحال اگر نماز قضا ہو گئی یا مکروہ وقت ہو گیا تو یہ گیارھواں گناہ ہوا۔ اب کہار دروازے پر کھڑے ہیں اور بی بی اندر سے ان کو گالیاں اور کوسنے سنا رہی ہیں۔ بلا وجہ کسی غریب کو دق کرنا یا گالی کوسنے دینا ظلم اور گناہ ہے۔ یہ بارھواں گناہ ہوا۔ اب خدا خدا کر کے بی بی تیار ہوئیں اور کہاروں کو ہٹا کر سوار ہوئیں۔ بعضی ایسی بے احتیاط ہوتی ہیں کہ ڈولی کے اندر سے پلہ یعنی آنچل لٹک رہا ہے یا کسی طرف سے پردہ کھل رہا ہے یا عطر پھلیل اس قدر بھرا ہے کہ راستے میں خوشبو مہکتی جاتی ہے یہ نامحرموں کے سامنے اپنا سنگار ظاہر کرنا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عورت گھر سے عطر لگا کر نکلے یعنی اس طرح کہ دوسروں کو بھی خوشبو پہنچے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بڑی بری ہے۔ یہ تیرھواں گناہ ہوا۔ اب منزل مقصود پر پہنچیں۔ کہار ڈولی رکھ الگ ہوئے اور یہ بیدھڑک اتر گھر میں داخل ہو گئیں۔ یہ خیال ہی نہیں کہ شاید کوئی نامحرم مرد گھر میں ہو اور بارہا ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے کہ ایسے موقع پر نامحرم کا سامنا اور چار آنکھیں ہو جاتی ہیں مگر عورتوں کو تمیز ہی نہیں کہ اول گھر میں تحقیق کر لیا کریں۔ تو ہی شبہ کے موقع پر تحقیق نہ کرنا یہ چودھواں گناہ ہوا۔ اب گھر میں

ف۹ قال اللہ تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم قال قتادۃ ای لا تقل رأیت ولم تره وسمعت ولم تسمعه وعلمت ولم تعلمه وقال صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع وقال صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ۱۲ از مشکوۃ صفحہ ۲۸

ف۱۰ قال اللہ تعالیٰ ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن (سورۃ نور) ترجمہ۔ اور زور سے پاؤں نہ رکھا کریں کہ کبھی ان کا چھپا ہوا سنگار معلوم نہ ہو جاوے ۔ ۱۲

ف۱۱ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون بالزامر والمستمع ومن سمع المطربات فی الدنیا لا یسمع مطربات الجنۃ ابداً الا ان یتوب الحدیث ذکرہ العیون ومفرح القلب [illegible] الجامع مصر

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجدوا ریحها فہی زانیۃ رواہ الحاکم ... وقال صحیح الاسناد ترغیب ترہیب صفحہ ۲۸۵

پہنچیں تو وہاں کی بیبیوں کو سلام کیا خوب ہوا۔ بعضوں نے تو زبان کو تکلیف ہی نہیں دی فقط ماتھے پر ہاتھ رکھ دیا بس سلام ہو گیا۔ اس طرح سلام کرنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے بعض نے سلام کا لفظ کہا بھی تو صرف سلام یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ السّلام علیکم[1] کہنا چاہیے اب جواب ملاحظہ فرمائیے ٹھنڈی رہو۔ جیتی رہو۔ سہاگن رہو۔ عمر دراز۔ دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو۔ بھائی جیئے۔ میاں جیئے بچے جیئے۔ غرض کنبہ بھر کے نام گنانا آسان اور وعلیکم السّلام جس کے اندر سب دعائیں پائی جاتی ہیں مشکل۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ سنت کی مخالفت کرنا پندرھواں گناہ ہوا۔ اب مجلس جمی تو بڑا شغل یہ ہوا کہ گپیں شروع ہوئیں۔ اس کی شکایت اسکی غیبت[2] اسکی چغلی اس پر بہتان جو بالکل حرام اور سخت گناہ ہے یہ سولھواں گناہ ہوا۔ باتوں کے درمیان میں ہر بی بی اس کوشش میں ہے کہ میری پوشاک اور زیور پر سب کی نظر پڑنا چاہیے۔ ہاتھ پاؤں سے زبان سے غرض تمام بدن سے اس کا اظہار ہوتا ہے یہ صاف ریا ہے جس کا حرام ہونا قرآن وحدیث میں صاف صاف آیا ہے یہ سترھواں گناہ ہوا اور جس طرح ہر ہر بی بی دوسروں کو اپنا سامان فخر دکھلاتی ہے اسی طرح ہر ایک دوسروں کے کل حالات دیکھنے کی بھی کوشش کرتی ہے پھر اگر کسی کو اپنے سے کم پایا تو اُس کو حقیر اور ذلیل اور اپنے کو بڑا سمجھا۔ بعضی مغرور پٹی تو ایسی ہوتی ہیں کہ سیدھی طرح منہ سے بات بھی نہیں کرتیں یہ صریح تکبر اور گناہ ہے یہ اٹھارھواں گناہ ہوا۔ اور اگر دوسروں کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھا تو حسد[3] اور ناشکری اور حرص اختیار کی یہ انیسواں بیسواں اکیسواں گناہ ہوا۔ اکثر اس طوفان اور بیہودہ مشغولی میں نمازیں اڑ جاتی ہیں ورنہ وقت تو ضرور ہی تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ بائیسواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر ایک دوسرے کو دیکھ کر یا ایک دوسرے سے سنکر یہ خرافات رسمیں بھی سیکھتی ہیں۔ گناہ کا سیکھنا سکھانا دونوں گناہ ہیں یہ تئیسواں گناہ ہوا۔

یہ بھی ایک دستور ہے کہ ایسے وقت جو سقا پانی لاتا ہے اس سے پردہ کرنے کے لئے بند مکان نہیں نہیں جاتیں بلکہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ تو منہ پر نقاب ڈالکر چلا آ اور کسی کو دیکھنا مت اب آگے اس کا دین وایمان جانے چاہے کن انکھیوں سے تمام مجمع کو دیکھ لے تو بھی کسی کو غیرت اور حیا

[1] وعن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ فجلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرد علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال ثلثون حسنۃ المشکوٰۃ ۱۲ از نہیۃ صفحہ ۶۳

[2] قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ نمام۔ وقال یحیی بن کثیر یفسد النمام فی ساعۃ ما لا یفسد الساحر فی شہر ۱۲ از نہیۃ صفحہ

[3] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب رواہ ابوداؤد و مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۵

نہیں اور ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ جو کپڑا وہ منہ پر ڈالتا ہے اُس سے سب دکھائی دیتا ہے ورنہ سیدھا گھڑے ٹیکے کے پاس جاکر پانی کیسے بھرتا ہے ایسی جگہ قصداً بیٹھے رہنا کہ نامحرم دیکھ سکے حرام ہے یہ چوبیسواں گناہ ہوا۔ بعضی بیبیوں کے سیانے لڑکے دس دس بارہ برس کی عمر کے اندر گھسے چلے آتے ہیں اور مروّت میں اُن سے کچھ نہیں کہا جاتا سامنے آنا پڑتا ہے۔ یہ پچیسواں گناہ ہوا۔ کیونکہ شریعت کے مقابلہ میں کسی کی مروّت کرنا گناہ ہے اور لڑکا جب سیانا ہو جایا کرے تو اُس سے پردہ کرنیکا حکم ہے۔ اب کھانیکے وقت اس قدر طوفان مچتا ہے کہ . . . ایک ایک بی بی چار طفیلیوں کو ساتھ لائی ہیں اور اُن کو خوب بھر بھر دیتی ہیں اور گھر والے کے مال یا آبرو کی کچھ پرواہ نہیں کرتیں یہ چھبیسواں[۲۶] گناہ ہوا۔ اب فراغت کرنے کے بعد جب گھر جانیکو ہوتی ہیں کہاروں کی آواز سنکر یاجوج ماجوج کی طرح دوڑتی ہیں کہ ایک پر دوسری دوسری پر تیسری غرض سب دروازے میں جا پٹتی ہیں کہ پہلے میں ہی سوار ہوں، اکثر اوقات کہار ابھی ہٹنے بھی نہیں پاتے اچھی طرح سامنا ہو جاتا ہے یہ ستائیسواں گناہ ہوا۔ کبھی کبھی ایک ایک ڈولی پر دو دو لد گئیں اور کہاروں کو نہیں بتایا کہ ایک پیسہ بھی اور نہ دینا پڑے۔ یہ اٹھائیسواں گناہ ہوا۔ پھر کبھی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو بلا دلیل کسی کو تہمت[۱] لگانا بلکہ کبھی کبھی اُس پر سختی کرنا کہ اکثر شادیوں میں ہوتا ہی یہ اُنتیسواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر تقریب والے گھر کے مرد بے احتیاطی اور جلدی میں محض جھانکنے اور تانکنے کیلئے بالکل دروازے میں گھر کے روبرو آکھڑے ہوتے ہیں اور بہتوں پر نگاہ ڈالتے ہیں ان کو دیکھ کر کسی نے منہ پھیر لیا کوئی کسی کی آڑ میں ہو گئی کسی نے ذرا سر نیچا کر لیا۔ بس یہ پردہ ہو گیا اچھی خاصی سامنے بیٹھی رہتی ہیں یہ تیسواں گناہ ہوا۔ پھر دولہا کی زیارت[۲] اور بارات کے تماشے کو دیکھنا فرض اور تبرک سمجھتی ہیں۔ جس طرح عورت کو اپنا بدن غیر مردوں کو دکھلانا جائز نہیں اسی طرح بلا ضرورت غیر مرد کو دیکھنا بھی منع[۳] ہے یہ اکتیسواں گناہ ہوا۔ پھر گھر لوٹ آنے کے بعد کئی کئی روز تک آنے والی بیبیوں میں اور تقریب والے کی کارروائیوں میں جو عیب نکالے

---

[۱] وقال صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکہ بالزنا یقام علیہ الحد یوم القیٰمۃ الا ان یکون کما قال رواہ البخاری ومسلم ۱۲ نزہۃ صفحہ ۲۰۔

[۲] اور حدیث میں ہے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اور جس کی طرف دیکھا جاوے اس سے بے پردگی کی مذمت و حرمت ثابت ہوئی ۱۲

[۳] قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن الیٰ قولہ ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ ترجمہ آپ مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی آبرو کی حفاظت کیا کریں اور حسن و جمال نہ دکھایا کریں مگر جو چیز کھلی ہی رہتی ہے تو خیر اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ آگے چل کر فرمایا اور دھماکے سے پاؤں نہ رکھا کریں کبھی ان کا چھپا ہوا سنگار معلوم نہ ہو جائے پارہ اٹھارہ سورۂ نور رکوع ۱۲

جلتے اور کپڑے ڈالے جاتے ہیں یہ تیئیسواں گناہ ہوا اسی طرح اور بہت سی خرابیاں اور گناہ کی باتیں عورتوں کے جمع ہونے میں ہیں خود خیال کرو کہ جسمیں اتنی بے انتہا خرابیاں ہوں وہ امر کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس رسم کا بند کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

منگنی کی رسموں کا بیان

منگنی میں بھی طوفان بے تمیزی کی طرح بہت سی رسمیں کی جاتی ہیں اس میں سے بعض ہم بیان کرتے ہیں

۱۔ جب منگنی ہوتی ہے تو خط لیکر نائی آتا ہے تو لڑکی والے کی طرف سے شکرانہ بنا کر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اس میں بھی وہی بیجا پابندی کہ فرض واجب چاہے ٹل جائے مگر یہ نہ ٹلے ممکن ہے کہ کسی گھر میں اسوقت دال روٹی ہو مگر جہاں سے بنے شکرانہ کرو ورنہ منگنی ہی نہ ہوگی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ایک خرابی تو یہ ہوئی پھر اس بیہودہ بات کے لئے اگر سامان موجود نہ ہو تو قرض لینا پڑتا ہے حالانکہ بغیر ضرورت قرض لینا منع ہے حدیث شریف میں ایسے قرض لینے پر بڑی دھمکی آئی ہے۔ دوسرا گناہ یہ ہوا۔

۲۔ وہ نائی کھانا کھاکر نقد روپے یا جس قدر لڑکی والے نے دیئے ہوں خوان میں ڈال دیتا ہے لڑکے والا اسمیں سے ایک یا دو اٹھاکر باقی پھیر دیتا ہے اور یہ روپے اپنے کمینوں کو تقسیم کر دیتا ہے بھلا سوچنے کی بات ہے جب ایک ہی دو روپے کا دینا لینا منظور ہے تو خواہ مخواہ زیادہ دینے کو کیوں تکلیف دی۔ اور اس رسم کو پورا کرنے کے واسطے بعض وقت بلکہ اکثر سودی[1] قرض لینا پڑتا ہے جس کے لئے حدیث میں لعنت[2] آئی ہے اور اگر قرض بھی نہ لیا تو بجز فخر اور اپنی بڑائی جتانے کے اسمیں اور کونسی عقلی مصلحت ہے اور جب سب کو معلوم ہے کہ ایک دو سے زیادہ نہ لیا جائیگا تو سو کیا ہزار روپے میں بھی کوئی بڑی شان نہیں رہی۔ بڑائی تو جب ہوتی جب دیکھنے والے سمجھتے کہ تمام روپیہ نذر کر دیا۔ اب تو فقط مسخراپن اور بچوں کا سا کھیل ہی رہ گیا اور کچھ نہیں مگر لوگ کرتے ہیں اسی فخر اور شان و شوکت کے لئے اور افسوس کہ بڑے بڑے عقلمند جو اوروں کو عقل سکھاتے

---

[1] اس کو قیامت صغرا کہنا زیبا ہے کیونکہ یہ تمہید ہے قیامت کبریٰ یعنی شادی کی جیساکہ حضرت مولانا نے اپنی کتاب اصلاح الرسوم میں بیان فرمایا ہے ۱۲

[2] ابو سعید و ابو ہریرۃ مرفوعاً یقول اللہ تعالیٰ العز ازاری والکبریاء ردائی فمن نازعنی شیئاً منہما ادخلتہ ... مسلم و ابی داؤد عن ابی ہریرۃ ۱۲

[3] جمع الفوائد صفحہ ۲۷۱ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ رواہ مسلم زاد الترمذی وغیرہ و شاہدیہ وکاتبہ ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱۲۹

ہیں وہ بھی اس خلاف عقل رسم میں مبتلا ہیں۔ غرض اسمیں بھی اصل ایجاد کے اعتبار سے تو ریا[1] کا گناہ ہے اور اب چونکہ محض لغو اور بیہودہ فعل ہو گیا جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ لہذا یہ بھی برا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔ غرض لایعنی اور لغویات بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہے اور اگر سودی روپیہ لیا گیا تو اس کا گناہ ہونا تو سب جانتے ہیں غرض اتنی خرابیاں اس رسم میں موجود ہیں۔

۳۔ پھر لڑکی والا نائی کو ایک جوڑا مع کچھ نقد روپئے کے دیتا ہے اور یہاں بھی وہی دل لگی ہوتی ہے کہ دینا منظور ہے ایک دو اور دکھلائے جاتے ہیں سنو واقعی رواج بھی عجیب چیز ہے کہ کیسی ہی عقل کے خلاف کوئی بات ہو مگر عقلمند بھی اس کے کرنے میں نہیں شرماتے اُس کی خرابیاں ابھی بیان ہو چکیں۔

۴۔ نائی کے لوٹنے سے پہلے سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور ڈومنیاں گاتی ہیں عورتوں کے جمع ہونے کی خرابیاں بیان ہو چکیں اور گانے کی خرابیاں بیاہ کی رسموں میں بیان ہونگی غرضکہ یہ بھی ناجائز ہے

۵۔ جب نائی پہنچتا ہے اپنا جوڑا روپیوں سمیت گھر میں بھیجدیتا ہے وہ جوڑا تمام برادری میں گھر گھر دکھلا کر نائی کو دیدیا جاتا ہے خود غور کرو جہاں ہر ہر بات کے دکھلانے کی پخ لگی ہو کہاں تک نیت درست رہ سکتی ہے یقیناً جوڑا بنانے کے وقت یہی نیت ہوتی ہے کہ ایسا بناؤ کہ کوئی نام نہ رکھے غرض ریا بھی ہوئی اور لغو خرچ بھی جس کا حرام ہونا قرآن و حدیث میں صاف صاف آگیا ہے اور مصیبت یہ ہی کہ بعض مرتبہ اس اہتمام پر بھی دیکھنے والوں کو پسند نہیں آتا۔ وہی مثل ہے چڑیا اپنی جان سے گئی کھانیکے والے کو مزہ نہ ملا۔ بعض غرور پیٹی اس میں خوب عیب نکالتی ہیں اور بدنام کرتی ہیں۔ غرض ریا نضول خرچی[2] غیبت سب ہی کچھ اس رسم کی بدولت ہوتا ہے۔

۶۔ کچھ عرصہ کے بعد لڑکی والے کی طرف سے کچھ مٹھائی اور انگوٹھی اور رومال اور کسی قدر روپئے جس کو نشانی کہتے ہیں بھیجی جاتی ہے اور یہ روپیہ بطور نیوتے کے جمع کرکے بھیجا جاتا ہے یہاں بھی ریا اور بیہودہ اور لغو خرچ کی علت موجود ہے اور نیوتے کی خرابیاں اوپر آچکیں۔

[1] وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ عملا فیہ مثقال ذرۃ من ریاء ۱۲ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان ناسا قالوا لہ انا ندخل علی امرائنا فنقول لہم بخلاف ما نتکلم اذا خرجنا من عندہم قال ابن عمر رضی اللہ عنہما کنا نعد ہذا نفاقا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ومسلم ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱۷

[2] وکلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین اللہ تعالیٰ اسراف کرنیوالوں کو کھانے پینے میں اور پہننے اوڑھنے میں یا مال اڑانے میں دوست نہیں رکھتا یہ وعید و تہدید ہے حق میں مسرفین کے کیونکہ اللہ کی دوستی عبارت ہے اسکی رضامندی سے بندہ سے راضی ہو کر ثواب دیتا ہے سو جب اللہ محب اہل اسراف کا نہوا تو معلوم ہوا کہ اس بندہ سے ناراض ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسرفین کو طعام و شراب یعنی کھانے پینے میں دوست نہیں گنا

۷۔ جو نائی اور کہار یہ مٹھائی لیکر آتے ہیں نائی کو جوڑا اور کہاروں کو پگڑیاں اور کچھ نقد دیکر رخصت کر دیا جاتا ہے اس مٹھائی کو کنبے کی بڑی بوڑھی عورتیں برادری میں گھر گھر تقسیم کرتی ہیں اور اسی کے گھر کھاتی ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ان کہاروں کی کچھ مزدوری مقرر نہیں کی جاتی۔ نہ اس کا لحاظ ہوتا ہے کہ یہ خوشی سے جاتے ہیں یا ان پر جبر ہو رہا ہے اکثر اوقات وہ لوگ اپنے کسی کاروبار یا اپنی بیماری یا کسی بیوی بچے کی بیماری کا عذر پیش کرتے ہیں مگر یہ بھیجنے والے اگر کچھ قابو دار ہوئے تو خود ورنہ کسی دوسرے قابو دار بھائی سے جوتے لگوا کر خوب گندی کرا کر جبراً قہراً بھیجتے ہیں اور اس موقع پر کیا اکثر ان لوگوں سے جبراً کام ... لیا جاتا ہے جو بالکل ظلم اور گناہ ہے اور ظلم کا وبال[۵۰] دنیا میں بھی اکثر پڑتا ہے اور آخرت کا گناہ تو ہے ہی پھر مزدوری کا طے نہ کرنا یہ دوسری بات خلاف شرع ہوئی یہ تو ان کی روانگی کے پھل پھول ہیں اور تقسیم کرنے میں ریا کا ہونا کس کو نہیں معلوم پھر تقسیم میں اتنی مشغولی ہوتی ہے کہ اکثر بانٹنے والیوں کی نمازیں اڑ جاتی ہیں اور وقت کا تنگ ہونا تو ضروری بات ہے ایک بات خلاف شرع یہ ہوئی۔ جن کے گھر حصے جاتے ہیں ان کے نخرے بات بات پر حصہ پھیر دینا الگ اٹھانا پڑتا ہے بلکہ قبول کرنا بھی اس رسم ریائی کو رونق دینا اور رواج ڈالنا ہے۔ اس لئے شرع سے یہ بھی ٹھیک نہیں غرض ان سب خرافات کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ بس ایک پوسٹ کارڈ یا زبانی گفتگو سے پیغام نکاح ادا ہو سکتا ہے جانب ثانی اپنے طور پر ضروری باتوں کی تحقیق کر کے ایک پوسٹ کارڈ سے یا فقط زبانی وعدہ کر لے لیجئے منگنی ہو گئی۔ اگر پکی پوری بات کرنے کے لئے یہ رسمیں برتی جاتی ہیں تو اول تو کسی مصلحت کے لئے گناہ کرنا درست نہیں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ان فضولیات کے بھی جہاں مرضی نہیں ہوتی جواب دیتے ہیں کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

۸۔ بعض جگہ منگنی کے وقت یہ رسم ہوتی ہیں کہ سسرال والے چند لوگ آتے ہیں اور دلہن کی گود بھری جاتی ہے جسکی صورت یہ ہے کہ لڑکے کا سرپرست اندر بلایا جاتا ہے وہ دلہن کی گود میں میوا اور پیڑے بتاشے وغیرہ رکھتا اور ہاتھ پر ایک روپیہ روپے کا رکھتا ہے اسکے بعد اب لڑکی والے ان کو اسکا بدلہ

[۵۰] قال صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ظلم قید شبر من الارض طوقہ من سبع ارضین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ۱۲ نزہۃ صفحہ ۱۵۴

اور جتنی توفیق ہو اُتنے روپے دیدیتے ہیں اسمیں بھی کئی برائیاں ہیں ایک تو اجنبی مرد کو گھر میں بلانا اور اُس سے گود بھروانا اگرچہ پردہ کی آڑ سے ہو لیکن پھر بھی برا ہے۔ دُوسرے گود بھرنے میں وہی شگون جو شرعاً ناجائز ہے۔ تیسرے ناریل کے سڑے اور اچھا نکلنے سے لڑکی کی بھلائی یا بُرائی کی فال لیتے ہیں اسکا شرک اور قبیح ہونا بیان ہو چکا ہے چوتھے اس میں اسقدر پابندی جسکا بُرا ہونا تم سمجھ چکی ہو اور شہرت اور ناموری بھی ضرور ہے۔ غرض کوئی رسم ایسی نہیں جسمیں گناہ[1] نہ ہوا ہو۔

بیاہ[2] کی رسموں کا بیان

سب سے بڑی تقریب جسمیں خوب دل کھول کر حوصلے نکالے جاتے ہیں اور بے انتہا رسمیں ادا کیجاتی ہیں وہ بیاہ شادی کی تقریب ہے جسکو واقع میں بربادی کہنا لائق ہے اور بربادی بھی کیسی دین کی بھی اور دنیا کی بھی اسمیں جو رسمیں کیجاتی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے برادری کے مرد جمع ہو کر لڑکی والیکی طرف سے تعین تاریخ کا خط لکھ کر نائی کو دیکر رخصت کرتے ہیں۔ یہ رسم ایسی ضروری ہے کہ چاہے برسات ہو راہ میں ندی نالے پڑتے ہوں جسمیں نائی صاحب کے بالکل ہی رخصت ہو جانیکا احتمال ہو غرض کچھ ہی ہو یہ ممکن نہیں کہ ڈاک کے خط پر کفایت کریں یا نائی سے زیادہ معتبر آدمی جاتا ہو اُس کے ہاتھ بھیجدیں۔ شریعت نے جس چیز کو ضروری نہیں ٹھیرایا اُس کو اس قدر ضروری سمجھنا کہ شریعت کے ضروری بتلائے ہوئے کاموں سے زیادہ اس کا اہتمام کرنا۔ خود انصاف کرو کہ شریعت کا مقابلہ[3] ہے یا نہیں اور جب مقابلہ ہے تو چھوڑ دینا واجب ہے یا نہیں۔ اسی طرح مردوں کے اجتماع کا ضروری ہونا۔ اسمیں بھی خرابی ہے۔ اگر کہو کہ مشورے کیلئے جمع ہوتے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے وہ بیچارے تو خود پوچھتے ہیں کہ کون تاریخ لکھیں جو پہلے سے گھر میں خاص مشورہ کر کے مقرر کر چکے ہیں وہی بتلا دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ لکھ دیتے ہیں۔ اور اگر مشورہ ہی کرنا ہے تو جس طرح اور کاموں میں مشورہ ہوتا ہے کہ ایک دو عقلمند لوگوں سے رائے لیلی۔ بس کفایت ہو گئی۔ گو گھر کے آدمیوں کو بھی ہونا کیا ضرور ہے پھر اکثر لوگ جو نہیں آسکتے اپنے چھوٹے

[1] کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ نیز مسلمان کو جو کوئی کام دین میں ایسا کرنا چاہئے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت نہو حدیث شریف میں آیا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد (متفق علیہ) ۱۲

[2] منجملہ ان رسوم کے قیامت کبریٰ کی رسم ہے جس کو عرف میں شادی کہتے ہیں گویا اس کا لقب قیامت کبریٰ رکھا گیا اس کے ہولناک واقعات ذکر کئے جاتے ہیں ۱۲۔

[3] ایک امر غیر ضروری بلکہ معصیت کا اہتمام ایسے زور شور سے کہ فرائض و واجبات کا بھی وہ اہتمام نہو تو یہ تعدی حدود شرعیہ سے ہے ۱۲

چھوٹے بچوں کو اپنی جگہ بھیج دیتے ہیں بھلا وہ مشورہ میں کیا تیر چلائیں گے کچھ بھی نہیں سب من سمجھوتیاں ہیں سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ صاحب یونہی رواج چلا آتا ہے بس اسی رواج کی برائی اور اس کے چھوڑنے کا واجب ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ غرض اس رسم کے سب اجزاء خلاف شرع ہیں پھر اسمیں یہ بھی ایک ضروری بات ہے کہ سرخ ہی خط ہو اور اس پر گوٹہ بھی لپٹا ہو یہ بھی اسی بیجا پابندی کے اندر داخل ہے جسکی برائی اور خلاف شرع ہونا اوپر کئی دفعہ بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ گھر میں برادری کنبے کی عورتیں جمع ہو کر لڑکی کو ایک کونہ میں قید کر دیتی ہیں۔ جسکو مائیوں بٹھلانا اور مانجھے بٹھلانا کہتے ہیں اس کے آداب یہ ہیں کہ اس کو چوکی پر بٹھلا کر اس کے داہنے ہاتھ پر کچھ بٹنا رکھتی ہیں اور گود میں کچھ کھیلیں بتاشے بھرتی ہیں اور کچھ کھیلیں بتاشے حاضرین میں تقسیم ہوتے ہیں اور اسی تاریخ سے برابر لڑکی کے بٹنا ملا جاتا ہے اور بہت سی پلیٹیاں برادری میں تقسیم ہوتی ہیں یہ رسم بھی چند خرافات باتیں ملا کر بنائی گئی ہے۔

اوّل۔ اس کے علیحدہ بٹھانے کو ضروری سمجھنا خواہ گرمی ہو۔ حبس ہو۔ دنیا بھر کے طبیب بھی کہیں کہ اس کو کچھ بیماری ہو جائیگی کچھ ہی ہو مگر یہ فرض قضا نہ ہونے پائے۔ اس میں بھی وہی بیجا پابندی کی برائی موجود ہے اور اگر اس کے بیمار ہو جانیکا اندیشہ ہو تو دوسرا گناہ ایک مسلمان کو ضرر پہنچانے کا ہوگا جسمیں ماشاء اللہ ساری برادری بھی شریک ہے۔ **دوسری** بلا ضرورت چوکی پر بٹھلانا اسکی کیا ضرورت ہے۔ کیا فرش پر اگر بٹنا ملا جائیگا تو بدن میں صفائی نہ آئے گی۔ اسمیں بھی وہی بیجا پابندی جسکا خلاف شرع ہونا کئی دفعہ معلوم ہو چکا ہے **تیسری** داہنے ہاتھ پر بٹنا رکھنا اور گود میں کھیل بتاشے بھرنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ٹوٹکا اور شگون ہے۔ اگر ایسا ہے تب تو شرک ہے[۱] اور شرک کا خلاف شرع ہونا کون مسلمان نہیں جانتا ورنہ وہی پابندی تو ضرور ہے[۲] اسی طرح کھیل بتاشوں کی تقسیم کی پابندی یہ سب بیجا پابندی اور ریا و افتخار ہے جیسا کہ ظاہر ہے **چوتھی** عورتوں کا جمع ہونا جو ان سارے فسادوں کی جڑ ہے جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے بعض جگہ یہ بھی قید ہے کہ سات سہاگنیں جمع ہو کر اس کے ہاتھ پر بٹنا رکھتی ہیں یہ ایک شگون ہے جس کا شرک

[۱] کبیری میں ہے کل مباح یؤدی الی ذلک فمکروہ ۱۲۔ [۲] وعن قطن بن قبیصۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۲ وعن عبداللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیر شرک قال ثلثا وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل رواہ ابوداؤد والترمذی قال سمعت محمد بن اسمعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی ہذا الحدیث وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل ہذا عندی قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۲ [۳] قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ دوسری جگہ ارشاد ہے ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثماً عظیماً۔ پارہ ۵ والمحصنٰت۔ ۱۲

ہونا اُوپر سُن چکی ہو۔ اگر بدن کی صفائی اور نرمی کی مصلحت سے بٹنا ملا جائے تو اس کا مضائقہ نہیں۔ مگر معمولی طور سے بلا قید کسی رسم کے مل دو جس فراغت ہوئی اس کا اسی قدر طومار کیوں باندھا جائے بعضی عورتیں اس رسم کی پیچ میں کچھ وجہیں تراشتی ہیں بعضی یہ کہتی ہیں کہ سسرال جاکر کچھ دن لڑکی کو سر جھکائے ایک ہی جگہ بیٹھنا ہوگا اس لئے عادت ڈالنے کی مصلحت سے مانجھے بٹھاتے ہیں کہ وہاں زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور بعضی صاحبہ یہ فرماتی ہیں کہ ابٹنا ملنے سے بدن صاف اور خوشبودار رہتا ہے۔ اس لئے اِدھر اُدھر نکلنے میں کچھ آسیب کے خلل ہونے کا ڈر ہے یہ سب شیطانی[1] خیالات اور من سمجھوتیاں ہیں۔ اگر صرف یہی بات ہے تو برادری کی عورتوں کا جمع ہونا۔ ہاتھ پہ بٹنار کھنا گود بھرنا وغیرہ اور خرافات کیوں ہوتے ہیں اتنا مطلب تو بغیر ان بکھیڑوں کے بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں جاکر بالکل مردہ ہو کر رہنا بھی تو برا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے لہٰذا اس کی مدد اور برقرار رکھنے کیواسطے جو کام کیا جائے وہ بھی ناجائز ہوگا اور یہ بھی نہ سہی تو ہم کہتے ہیں کہ آدمی پر جیسی پڑتی ہے سب جھیل لیتا ہے۔ خود سمجھو کہ پہلے گھر بھر میں چلتی پھرتی تھی اب دفعتہً ایک کونے میں کیسے بیٹھ گئی ایسے ہی وہاں بھی وہ ایک دن بیٹھ لیگی۔ بلکہ وہاں کی تو ایک آدھ دن کی مصیبت ہے اور یہاں تو دس۱۰ بارہ۱۲ بارہ۱۲ دن قید کی مصیبت ڈالی جاتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر آسیب کے ڈر سے نہیں نکلنے پاتی تو بہت سے بہت صحن میں اور کوٹھے پر نہ جانے دو یہ کیا کہ ایک ہی کونے میں پڑی گھٹا کرے کھانے پانی کے لئے بھی وہاں سے نہ ٹلے۔ اس لئے یہ سب من گھڑت بہلانے اور واہیات باتیں ہیں۔

۴۔ جب نائی خط لیکر دولہا کے گھر گیا تو وہاں برادری کی عورتیں جمع ہو کر دو خوان شکرانے کے بناتی ہیں جس میں ایک نائی کا ہوتا ہے دوسرا ڈومنیوں کا۔ نائی کا خوان باہر بھیجا جاتا ہے اور ساری برادری کے مرد جمع ہو کر نائی کو شکرانہ کھلاتے ہیں یعنی اُس کھاتے کا منہ تکا کرتے ہیں اور ڈومنیاں دروازے میں بیٹھ کر گالیاں[2] گاتی ہیں اسمیں بھی وہی بیجا پابندی کی برائی۔ دوسری خرابی اسمیں یہ ہے کہ ڈومنیوں کو گانے کی اُجرت دینا حرام ہے پھر گانا بھی گالیاں جو خود گناہ ہے اور

[1] سنن اور واجبات کی طرح رسومات کا التزام اور اصرار کرنا بدعت اور ناجائز ہونے کو اور بھی مستحکم بناتا ہے طیبی میں ہے من اصر علی امر مندوب و جعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعۃ وامر مکروہ ۱۲

[2] قال اللہ تعالیٰ والذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المومن فسوق وقتالہ کفر رواہ البخاری ومسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانہم قد افضوا الی ما قدموا رواہ البخاری وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ رواہ البخاری ومسلم ۱۲ نزہتہ صفحہ ۲۰۳

حدیث شریف میں اسکو منافق ہونیکی نشانی فرمایا ہے۔ یہ تیسرا گناہ ہوا جس میں سب سننے والے شریک ہیں کیونکہ جو شخص گناہ کے مجمع میں شریک ہو وہ بھی گنہگار ہوتا ہے چوتھے مردوں کے اجتماع کو ضروری سمجھنا جو بیجا پابندی میں داخل ہے۔ معلوم نہیں نائی کے شکرانہ کھانے میں اتنے بزرگوں کو کیا مدد کرنی پڑتی ہے۔ پانچویں عورتوں کا جمع ہونا جس کا گناہ ہونا معلوم ہو چکا۔

۴۔ نائی شکرانہ کھاکر مطابق ہدایت اپنے آقا کے ایک یا دو روپئے خوان میں ڈال دیتا ہے اور یہ روپئے دولہا کے نائی اور ڈومنیوں میں آدھوں آدھ تقسیم ہوتے ہیں۔ دوسرا خوان شکرانہ کا بجلسہ ڈومنیاں اپنے گھر لیجاتی ہیں۔ پھر برادری کی عورتوں کے لئے شکرانہ بناکر تقسیم کیا جاتا ہے اس میں بھی وہی ریاؤ شہرت و بیجا پابندی موجود ہے۔ اس لئے بالکل شرع کے خلاف ہے۔

۵۔ صبح کو برادری کے مرد جمع ہو کر خط کا جواب لکھتے ہیں اور ایک جوڑا نائی کو نہایت عمدہ بیش قیمت مع ایک بڑی رقم یعنی سَو یا دو سَو روپئے کے دیتے ہیں۔ وہی مضر اپنے جو اوّل ہوا تھا وہ یہاں بھی ہوتا ہے کہ دکھلائے جاتے ہیں سَو اور لئے جاتے ہیں ایک دلو پھر اس ریا اور لایعنی حرکت کے علاوہ بعض وقت اس رسم کے پوری کرنے کو سودی[1] قرض کی ضرورت پڑنا یہ جدا گناہ ہے۔ جس کا ذکر اچھی طرح اوپر آچکا ہے۔

۶۔ اب نائی رخصت ہو کر دلہن والوں کے گھر پہنچتا ہے وہاں برادری کی عورتیں پہلے سے جمع ہوتی ہیں۔ نائی اپنا جوڑا گھر میں دکھلانے کے لئے دیتا ہے۔ اور پھر ساری برادری میں گھر گھر دکھایا جاتا ہے اسمیں بھی وہی عورتوں کی جمعیۃ اور جوڑا دکھانے میں ریا و نمود کی خرابی ظاہر ہے

۷۔ اس تاریخ سے دولہا کے بٹنا ملا جاتا ہے اور شادی کی تاریخ تک کھلنے کی عورتیں جمع ہو کر دولہا کے گھر بری کی تیاری اور دلہن کے گھر جہیز کی تیاری کرتی ہیں اور اس درمیان میں جو مہمان دونوں میں سے کسی کے گھر آتے ہیں اگرچہ انکو بلایا نہو ان کے آنے کا کرایہ دیا جاتا ہے اس میں وہی عورتوں کی جمعیت اور بیجا پابندی تو ہے ہی اور کرایہ کا اپنے پاس سے دینا خواہ دل چاہے یا نہ چاہے[2] محض نمود اور شان و شوکت کے لئے یہ اور ظلم۔ اسی طرح آنے والوں کا یہ سمجھنا

[1] حدیث شریف میں ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور دینے والے پر اور قرض کے باب میں جو تہدید آئی ہیں وہ مشہور و معروف ہیں وہ بلا ضرورت قرض لینے سے روکنے کے لئے کافی ہیں۔

[2] حدیث شریف میں ہے کہ کسی شخص کا مال حلال نہیں ہے بدوں اس کی خوشدلی کے اس سے معلوم ہوا کہ تبرعات میں جبر حرام ہے۔ ۱۲۔

کہ یہ ان کے ذمے واجب ہے یہ ایک قسم کا جبر ہے ریا و جبر دونوں کا خلاف شرع ہونا ظاہر
ہے اور اس سے بڑھ کر قصہ بری اور جہیز کا ہے جو شادی کے بڑے بھاری رکن ہیں اور ہر چند
یہ دونوں امر اصل میں جائز بلکہ بہتر و مستحسن تھے کیونکہ بری یا ساچق حقیقت میں دولہا یا دولہا
والوں کی طرف سے دلہن یا دلہن والوں کو ہدیہ ہے اور جہیز حقیقت میں اپنی اولاد کے ساتھ
سلوک و احسان ہے مگر جس طور سے اسکا رواج ہے اسمیں طرح طرح کی خرابیاں ہوگئی ہیں
جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اب نہ ہدیہ مقصود رہا نہ سلوک و احسان محض شہرت و ناموری اور پابندی
رسم کی نیت سے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بری اور جہیز دونوں کا اعلان ہوتا ہے یعنی دکھلا کر
شہرت دیکر دیتے ہیں بری بھی بڑی دھوم دھام اور تکلف سے جاتی ہے اور اس کی چیزیں بھی
خاص مقرر ہیں۔ برتن بھی خاص طرح کے ضروری سمجھے جاتے ہیں اس کا عام طور پر نظارہ بھی
ہوتا ہے موقع بھی معین ہوتا ہے۔ اگر ہدیہ مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جب میسر آتا اور جو میسر آتا بلا
پابندی کسی رسم کے اور بلا اعلان کے محض محبت سے بھیجدیا کرتے اسی طرح جہیز کا اسباب بھی
خاص خاص مقرر ہے کہ فلاں فلاں چیز ضرور ہو اور تمام برادری اور بعض جگہ صرف اپنا کنبہ اور
گھر والے اس کو دیکھیں اور دن بھی وہی خاص ہو اگر صلۂ رحمی یعنی سلوک و احسان مقصود
ہوتا تو معمولی طور پر جو میسر آتا اور جب میسر آتا دیدیتے اسی طرح ہدیہ اور صلۂ رحمی کے لئے
کوئی شخص قرض کا بار نہیں اٹھاتا۔ لیکن ان دونوں رسموں کے پوری کرنے کو اکثر اوقات
قرضدار بھی ہوتے ہیں گو سود ہی دینا پڑے اور گو حویلی اور باغ فروخت یا گروی ہو جائے
پس اسمیں بھی وہی پابندی اور نمائش و شہرت اور فضول خرچی وغیرہ سب خرابیاں موجود
ہیں اس لئے یہ بھی ناجائز باتوں میں شامل ہوگیا ۸۔ برات سے ایک دن قبل دولہا والوں کا
نائی مہندی لے کر اور دلہن والوں کا نائی نوشہ کا جوڑا لے کر اپنے اپنے مقام سے چلتے ہیں
اور یہ منڈھے کا دن کہلاتا ہے۔ دولہا کے یہاں اس تاریخ پر برادری کی عورتیں جمع
ہوکر دلہن کا جوڑا تیار کرتی ہیں اور ان کو سلائی میں کھلیں اور بتاشے دیئے جاتے ہیں اور تمام کنبوں

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسراف مت کرو بیشک اللہ جل شانہ پسند نہیں کرتے اسراف کرنے والوں کو اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ بیہودہ اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے کلام شریف میں ارشاد فرمایا ہے اِنَّ المُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطَانُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا۔ ۱۲ حدیث شریف میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھلاوے کا کوئی کام کرے دکھلاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو یعنی اس کی رسوائی کو اور جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے سناوے گا اللہ تعالیٰ اسکو یعنی اسکے عیب قیامت کے روز۔

کو ایک ایک کام پر ایک ایک مہورت دیا جاتا ہے اسمیں بھی وہی بیجا پابندی اور عورتوں کی جمعیت ہے جس سے بیشمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۹۔ جوڑا لانیوالے نائی کو جوڑا پہنانیکے وقت کچھ انعام دیتے ہیں اور پھر یہ جوڑا لیکر نائن ساری برادری میں گھر گھر دکھانے جاتی ہے اور اس رات کو برادری کی عورتیں جمع ہو کر کھانا کھاتی ہیں ظاہر ہے کہ جوڑا دکھلانے کا منشا بجز ریا کے اور کچھ بھی نہیں اور عورتوں کے جمع ہونے کے برکات معلوم ہی ہو چکے غرض اس موقعہ پر بھی گناہوں کا خوب اجتماع ہوتا ہے۔

۱۰۔ صبح تڑکے دولہا کو غسل دیکر شاہانہ جوڑا پہناتے ہیں اور پورا جوڑا مع جوتے کے حجام کو دیا جاتا ہے اور چوٹی سہرے کا حق کمینوں کو دیا جاتا ہے۔ اکثر اس جوڑے میں خلاف شرع لباس بھی ہوتا ہے اور سہرا چونکہ کافروں کی رسم ہے اس لئے اس حق کا نام چوٹی سہرے سے مقرر کرنا بیشک بُرا اور کافروں کی رسم کی موافقت ہے اس لئے یہ بھی خلاف شرع ہوا۔

۱۱۔ اب نوشہ کو گھر میں بلا کر چوکی پر کھڑا کر کے دھیانیاں سہرا باندھ کر اپنا حق لیتی ہیں اور کنبے کی عورتیں کچھ ٹکے نوشہ کے سر پر پھیر کر کمینوں کو دیتی ہیں نوشہ کے گھر میں جانیکے وقت بالکل احتیاط نہیں رہتی۔ بڑے بڑے گھر کی پردہ والیاں بناؤ سنگار کئے ہوئے اُس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ یہ تو اس کے شرم کا وقت ہے یہ کسی کو نہ دیکھے گا۔ بھلا یہ غضب کی بات ہے یا نہیں۔ اول یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ نہ دیکھے گا مختلف طبیعت کے لڑکے ہوتے ہیں جسمیں آجکل تو اکثر شریر ہی ہیں پھر اگر اس نے نہ دیکھا تو تم کیوں اسکو دیکھ رہی ہو۔ حدیث شریف[1] میں ہے لعنت کرے اللہ دیکھنے والی پر اور جس کو دیکھے اُس پر بھی غرض اس موقع پر دولہا اور عورتیں سب گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔ پھر سہرا باندھنا یہ دوسری بات خلاف شرع ہوئی کیونکہ یہ کافروں کی رسم ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو مشابہت کرے کسی قوم کے ساتھ وہ ان ہی میں سے ہے پھر جھگڑ کر اپنا حق لینا۔ اول تو ویسے بھی کسی پر جبر کرنا حرام ہے خاص کر ایک گناہ کر کے اس پر کچھ لینا بالکل گند در گند ہے اور نوشہ کے سر پر سے پیسوں کا اتارنا یہ بھی ایک

[1] عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس ہو اعمیٰ لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ۔ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد در مشکوٰۃ دیکھئے باوجودیکہ اس مقام پر کوئی قریب احتمال بھی خرابی کا نہ تھا کیونکہ ایک طرف تو ازواج مطہرات جو مسلمانوں کی مائیں ہیں دوسری طرف ایک نیک صحابی پھر وہ بھی نابینا اور پھر موجودگی سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم لیکن اسپر بھی مزید احتیاط کیلئے یا تعلیم امت کے لئے آپ نے بیبیوں کو پردہ کرا دیا تو جہاں ایسے مواقع بھی نہ ہوں وہاں پر کیوں نہ قابل اہتمام ہوگا۔

ایک ٹوٹکا ہے جس کی نسبت حدیث میں ہے کہ ٹوٹکا شرک ہی۔ غرض یہ بھی سرتاسر خلاف شرع باتوں کا مجموعہ ہی۔

۱۲۔ اب برات روانہ ہوتی ہی۔ یہ برات بھی شادی کا بہت بڑا رکن سمجھا جاتا ہے اور اس کے لئے کبھی دولہا والے کبھی دلہن والے بڑے اصرار اور تکرار کرتے ہیں۔ غرض اصلی اس سے محض ناموری و تفاخر ہوا اور کچھ نہیں عجب نہیں کہ کسی وقت جب کہ راہوں میں امن نہ تھا اکثر قزاقوں اور ڈاکوؤں سے دوچار ہونا پڑتا تھا دولہا دلہن اور اسباب زیور وغیرہ کی حفاظت کیلئے یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی اسی وجہ سے گھر پیچھے ایک ایک آدمی ضرور جاتا تھا مگر اب تو نہ وہ ضرورت باقی رہی نہ کوئی مصلحت صرف افتخار و اشتہار باقی رہ گیا ہے پھر اکثر اسمیں ایسا بھی کرتے ہیں کہ بلائے پچاس اور جا پہنچے سو۔ اوّل تو بے بلائے اس طرح کسی کے گھر جانا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دعوت میں بے بلائے جائے وہ گیا تو چور ہو کر اور وہاں سے نکلا لٹیرا ہو کر یعنی ایسا گناہ ہوتا ہے جیسے چوری اور لوٹ مار کا۔ پھر دوسرے شخص کی بے آبروئی بھی ہو جاتی ہے۔ کسی کم مرسوا کرنا یہ دوسرا گناہ ہی پھر ان باتوں کی وجہ سے اکثر جانبین سے ایسی ضدا ضدی اور بے لطفی ہوتی ہے کہ عمر بھر اس کا اثر دلوں میں باقی رہتا ہے چونکہ نا اتفاقی حرام ہے اس لئے جن باتوں سے نا اتفاقی پڑے وہ بھی حرام ہوں گی اس لئے یہ فضول رسوم ہرگز جائز نہیں راہ میں جو گاڑیبانوں پر جہالت سوار ہوتی ہے اور گاڑیوں کو بے سدھ بلا ضرورت بھگانا شروع کرتے ہیں اس میں سینکڑوں خطرناک واردات ہو جاتی ہیں ظاہر ہے کہ ایسے خطرہ میں پھنسنا بلا ضرورت کسی طرح جائز نہیں۔

۱۳۔ دولہا اس شہر کے کسی مشہور متبرک مزار پر جا کر کچھ نقد چڑھا کر برات میں شامل ہو جاتا ہی اس میں جو عقیدہ جاہلوں کا ہے وہ یقینی شرک تک پہنچا ہوا ہے اگر کوئی سمجھدار اس برے عقیدے سے پاک بھی ہو تب بھی اس سے چونکہ جاہلوں کے فعل کو قوت اور رواج ہوتا ہے اس لئے سب کو بچنا چاہیئے

۱۴ الحدیث جس سے طواف غیر اللہ تعالیٰ کو شرک کرنا شرک ثابت ہوتا ہے اور اجماع امت کا یہی ہے کہ عبادت خاصة حق تعالیٰ کا ہے غیر کو جائز نہیں اور حضرت ملا علی قاری شرح مناسک میں لکھتے ہیں ولا یطوف ای لا یدور حول البقعة الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء انتہی پس اصول اربعہ سے شرک ہونا طواف غیر کا ثابت ہوتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ طواف تعظیم ہی اور تعظیم اولیاء کی جائز ہے

سلہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان فی الجنة غرفا یری ظاہرہا من باطنہا و باطنہا من ظاہرہا اعدہا لمن الان الکلام واطعم الطعام وصلی باللیل والناس نیام ولا ینبغی ان یمشی الی الطعام الذی لم یدع الیہ فنفی الجزا من مشی الی الطعام لم یدع الیہ مشی فاستحکم احرالا الحدیث

۱۱ انہ ہیتہ صعب المسلم بہت سے نادان عورتیں اور لوگ شہر کے متبرک مزارات پر جا کر علاوہ نقد چڑھانے کے اس مزار کے چاروں طرف پھرتے ہیں جسکو طواف کہتے ہیں یہ بھی شرک ہے کقولہ تعالیٰ واذ بوأنا لابراہیم مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا وطہر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود تو اس آیت میں حق تعالیٰ نے تو شرک کو مطلقا ارشاد فرمایا کہ کوئی فرد شرک کی نہ ہونی چاہیئے۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ولیطوفوا بالبیت العتیق اور امران لا تعبدوا الا ایاہ۔ ان آیات کی تفسیر دیکھنے سے معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ طواف مثل سجود کے عبادت ہوا والعبادۃ لا یکون الا للہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ الطواف لا یکون الا للہ معہذا حدیث فخر عالم علیہ السلام کی کہ لا تقوم الساعة حتی تضرب

شو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ تعظیم اولیاء کی وہ جائز ہے کہ مخصوص حق سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ حد عبادت کو نہ پہونچے اور جو تعظیم کہ عبادت ہو وہ ہرگز غیر کو جائز نہیں لقولہ تعالیٰ امران

۱۴- مہندی لانیوالے نائی کو اتنی مقدار انعام دیا جاتا ہی جس سے دُولہا والا اس خرچ کا اندازہ کرلیتا ہی جو کمینوں کو دینا پڑیگا۔ یعنی کمینوں کا خرچ اس انعام سے آٹھ حصہ زیادہ ہوتا ہے یہ بھی زبردستی کا جرمانہ ہی کہ پہلے ہی سے خبر کردی کہ ہم تم سے اتنا روپیہ دلوائیں گے اس طرح جبراً دلوانا حرام ہی لہذا اس کا یہ ذریعہ بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ گناہ کا قصد بھی گناہ ہے۔

۱۵- کچھ مہندی دلہن کے لگائی جاتی ہے اور باقی تقسیم ہو جاتی ہے یہ دونوں باتیں بھی بیحد پابندی میں داخل ہیں کیونکہ اس کے خلاف کو عیب سمجھتی ہیں اس لئے یہ بھی شرع کی حد سے آگے بڑھنا ہی۔

۱۶- برات آنیکے دن دلہن کے گھر عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ اس مجمع کی قباحتیں و نحوستیں اوپر معلوم ہو چکیں

۱۷- ہر کام پر پردت یعنی نیگ تقسیم ہوتے ہیں مثلاً نائی نے دیگ کیلئے چولہا کھود کر پردت مانگا تو اس کو ایک خوان میں اناج اس پر ایک بھیلی گڑ کی رکھ کر دیا جاتا ہے اسی طرح ہر ہر ذرا ذرا سے کام پر یہی جرمانہ ہی۔ گو خدمتگذاروں کو دینا بہت اچھی بات ہی مگر اس ڈھونگ کی کون ضرورت ہی اس کا جو کچھ حق الخدمت سمجھو ایک دفعہ دیدو اس بار بار دینے کی بنا بھی وہی شہرت ہے علاوہ اس کے یہ دینا یا تو انعام ہی یا مزدوری اگر انعام و احسان ہے تو اس کو اس طرح زبردستی کرکے لینا حرام ہے اور جس کا لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ اور اگر اس کو مزدوری کہو تو مزدوری کاٹھ کر لینا پہلے سے مقدار بتا دینا ضروری ہے اُس کے مجہول رکھنے سے اجارہ فاسد ہوا اور اجارہ فاسد بھی حرام ہی

۱۸- برات پہنچنے پر گاڑیوں کو گھاس دانہ اور رانگنے کی گاڑیوں کو گھی اور گڑ بھی دیا جاتا ہے اس موقع پر اکثر گاڑی بان ایسا طوفان برپا کرتے ہیں کہ گھر والا بے آبرو ہو جاتا ہی اور اس بے آبروئی کا سبب وہی برات لانیوالا ہوا۔ ظاہر ہے کہ بری بات کا سبب بننا بھی بُرا ہے۔

۱۹- برات ایک جگہ ٹھیرتی ہی دونوں طرف کی برادری کے سامنے بَری کھولی جاتی ہے۔ اب وقت آیا ریا و افتخار کے ظہور کا جو اصلی مقصود ہے اور اسی سبب سے یہ رسم منع ہے۔

۲۰- اس بری میں بعض چیزیں بہت ضروری ہیں۔ شاہانہ جوڑا۔ انگوٹھی پاؤں کا زیور۔ سہاگ پُڑا عطر تیل مسّی۔ سُرمہ دانی کنگھی۔ پان۔ کھیلیں۔ اور باقی غیر ضروری جس قدر جوڑے بری میں

ہوتے ہیں۔ اُتنی ہی ٹھگیاں ہوتی ہیں۔ ان سب خرافات کا بیحد پابندی میں داخل ہونا ظاہر ہے جسکا خلاف شرع ہونا کئی مرتبہ بیان ہوچکا اور اب ریا و نمود تو سب رسموں کی جان ہے اسکو تو کہنے کی حاجت ہی نہیں ہے۔

۲۱۔ اس بری کو لیجانے کیواسطے دلہن کی طرف سے کمین خوان لے کر آتے ہیں اور ایک ایک آدمی ایک ایک چیز سر پر لیجاتے ہیں دیکھو اس ریا کا اور اچھی طرح ظہور ہوا اگرچہ وہ ایک ہی آدمی کے لیجانیکا بوجھ ہو۔ مگر لیجانے اس کو ایک قافلہ تاکہ دُور تک سلسلہ معلوم ہو یہ کھلا ہوا فخر اور شیخی بگھارنا ہے۔

۲۲۔ کنبے کے تمام مرد بری کے ساتھ جاتے ہیں اور بری زنانے مکان میں پہنچا دی جاتی ہے اس موقع پر اکثر بے احتیاطی ہوتی ہے کہ مرد بھی گھر میں چلے جاتے ہیں اور عورتوں کا بے حجاب سامنا ہوتا ہے۔ نہیں معلوم اس روز تمام گناہ اور بے غیرتی کس طرح حلال اور تمیز داری ہو جاتی ہے۔

۲۳۔ اس بری میں شاہانہ جوڑا اور بعض چیزیں رکھکر باقی سب چیزیں پھیر دی جاتی ہیں جس کو دولہا والا بجنسہ صندوق میں رکھ لیتا ہے جب واپس لینا تھا تو خواہ مخواہ بھیجنے کی کیوں تکلیف کی بس وہی نمود و شہرت پھر جب واپس آنا یقینی ہے تب تو عقلمندوں کے نزدیک کوئی شان و شوکت کی بات بھی نہیں کہ شاید کسی کی مانگ لایا ہو پھر گھر واپس کر دیگا اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے غرض تمام لغویات شرع کے بھی خلاف اور عقل کے بھی خلاف پھر بھی لوگ ان پر غش ہیں۔

۲۴۔ بری کے خوان میں دلہن والوں کی طرف سے ایک یا سوا روپیہ ڈالا جاتا ہے جس کو بری کی چنگیر کہتے ہیں اور وہ دولہا کے نائی کا حق ہوتا ہے اس کے بعد ایک ڈومنی ایک ڈوری لیکر دولہا کے پاس جاتی ہے اور ایک ہلکا انعام دو آنے یا چار آنے دیا جاتا ہے اسمیں بھی وہی بیحد پابندی اور انعام کا زبردستی لینا اور معلوم نہیں کہ ڈومنی صاحبہ کا کیا استحقاق ہے اور یہ ڈوری کیا واہیات ہے۔

۲۵۔ برات والے نکاح کے لئے گھر بلائے جاتے ہیں۔ خیر غنیمت ہے۔ خطا معاف تو ہوئی۔ ان خرافات میں اکثر اس قدر دیر لگتی ہے کہ اکثر تو تمام رات اسکی نذر ہو جاتی ہے پھر بدخوابی سے کوئی بیمار ہو گیا کسی کو بدہضمی ہو گئی کوئی نیند کے غلبے میں ایسا سویا کہ صبح کی نماز غائب ہو گئی ایک گناہ ہو تو رویا جاوے یہاں تو سر سے پاؤں تک گناہ ہی گناہ بھرا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔

ط۵ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا وما الشرک الاصغر یا رسول اللہ قال الریاء یقول اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ اذا جازی العباد باعمالہم اذہبوا الی الذین کنتم تراءون فی الدنیا فانظروا ہل تجدون عندہم الجزاء۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ عملا فیہ مثقال ذرۃ من ریاء۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان المرائی ینادی علیہ یوم القیامۃ یا فاجر یا غادر یا مرائی ضل عملک وحبط اجرک اذہب فخذ اجرک ممن کنت تعمل لہم ۱۲ ترغیب صفحہ ۱۹۰ ج ۲

۲۶۔ سب سے پہلے سقا پانی لیکر آتا ہے اسکو سوا روپیہ بیر گھڑی کے نام سے دیا جاتا ہے اگرچہ دل چاہے نہ چاہے۔ مگر زکوٰۃ سے بڑھکر فرض ہے کیسے نہ دیا جائے۔ غضب ہی اوّل تو انعام میں جبر جو محض حرام ہے اور جبر کے یہی معنی نہیں کہ لاٹھی ڈنڈا مار کر کسی سے کچھ لیلیا جائے بلکہ یہ بھی جبر ہے کہ اگر نہ دیں گے تو بدنام ہوں گے پھر لینے والے خوب مانگ تانگ کر جھگڑ جھگڑ کر لیتے ہیں اور وہ بیچارہ اپنے ننگ و ناموس کیلئے دیتا ہے یہ سب جبر حرام ہے پھر یہ بیر گھڑی تو ہندوانہ لفظ ہے[۱] معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے یہ رسم سیکھی ہے یہ دوسری ظلمت ہوئی۔

۲۷۔ اس کے بعد ڈوم شربت گھولنے کے واسطے آتا ہے جس کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے اور شکر شربت کی دلہن کے یہاں سے آتی ہے یہاں بھی وہی انعام میں زبردستی کی ظلمت لگی ہوئی ہے پھر یہ ڈوم صاحب کس مصرف کے ہیں بیشک شربت گھولنے کیلئے بہت ہی موزوں مناسب ہیں کیونکہ باجا بجاتے بجاتے ہاتھوں میں سرود کا مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ تو شربت پینے والوں کو زیادہ سرور ہوگا پھر طرہ یہ کہ کیسی ہی سردی پڑتی ہو چاہے زکام ہو جائے مگر شربت ضرور پلایا جائے اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔

۲۸۔ پھر قاضی صاحب کو بلا کر نکاح پڑھواتے ہیں۔ بس یہ ایک بات ہی جو تمام خرافات میں اچھی اور شریعت کے موافق ہے۔ مگر اسمیں بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جگہ حضرات قاضی صاحبان نکاح کے مسائل سے محض ناواقف ہوتے ہیں کہ بعض جگہ یقیناً نکاح بھی درست نہیں ہوتا تمام عمر بدکاری ہوا کرتی ہے اور بعض تو ایسے حریص اور لالچی ہیں کہ روپیہ سوا روپیہ کے لالچ سے جسطرح فرمائش کیجائے کر گذرتے ہیں خواہ نکاح ہو یا نہو۔ مرد و بہشت میں جائے چاہے دوزخ میں اپنے حلوے مانڈے سے کام اس لئے اسمیں بہت اہتمام کرنا چاہیئے کہ نکاح پڑھنے والا خود عالم ہو یا کسی عالم سے تحقیق کر کے نکاح پڑھے اور بعضی جگہ نکاح کے قبل دولہا کو گھر میں بلا کر دلہن کا ہاتھ پردے سے نکالکر اُسکی ہتھیلی پر کچھ تل وغیرہ رکھکر دولہا کو کھلاتے ہیں۔ خیال کرنا چاہیئے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا اور لڑکی کا ہاتھ دولہا کے سامنے بلا ضرورت کر دیا۔ کتنی بڑی بیحیائی ہے۔ اللہ بچائے۔

[۱] ان رسموں میں بعض کفر کی رسمیں ہیں کہ لوگوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا باندھنا اور بعضی رسمیں بغضبہ حرام ہیں کہ جو ان کو اچھا جانے اور ان سے خوش ہو تو اس سے زیادہ اور گیا فسق و فجور ہو گا خدا تعالیٰ رحم فرمائے اسی طرح مرد کا گھر میں بیگانی عورتوں میں جانا کہ وہ ان عورتوں کو دیکھتا ہے اور وہ عورتیں اسکو دیکھتی ہیں پھر ان عورتوں کے ساتھ کھیلنا یہ حرام ہے اور اسی طرح بہت سے کام خلاف سنت کرتے ہیں جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا اور آرائش وغیرہ اور دیگر فضولیات میں خرچ کرتے ہیں جنکے متعلق قرآن کریم میں صاف صاف فرمایا ہے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔ یہ تمام رسوم خلاف قرآن و حدیث ہیں ۱۲۔

و اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مئونۃ ۱۲ تقویۃ الایمان۔

۲۹۔ اس کے بعد اگر دولہا والے چھوارے لگنے ہوں تو وہ لٹا دیتے ہیں یا تقسیم کر دیتے ہیں ورنہ وہی شربت خواہ گرمی ہو یا سردی اس شربت میں علاوہ بیجد پابندی کے بیمار ڈالنے کا سامان کرنا ہی جیسا کہ بعض فصلوں میں واقع ہوتا ہے۔ یہ کہاں جائز ہے

۳۰۔ اب دُلہن کیطرف کا نائی ہاتھ دھلاتا ہے اُسکو سوا روپیہ ہاتھ دھلائی دیا جاتا ہے یہ دینا اصل میں انعام و احسان ہے مگر اب اسکو دینے والے اور لینے والے حق واجب اور ننگ سمجھتے ہیں اسطرح سے دینا لینا حرام ہے کیونکہ احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے جیسا کہ اُوپر گذر چکا اور اگر اسے خدمتگذاری کا حق کہو تو خدمتگذار تو دُلہن والوں کا ہے اُنکے ذمے ہونا چاہیئے۔ دولہا والوں سے کیا واسطہ یہ تو مہمان ہیں علاوہ خلاف شرع ہونے کے خلاف عقل بھی کسقدر ہے کہ مہمانوں سے اپنے نوکروں کی تنخواہ مزدوری دلائی جائے۔

۳۱۔ دولہا کیلئے گھر سے شکرانہ بن کر آتا ہے جو خالی رکابیوں میں سب براتیوں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس میں اُس بیجد پابندی[۱] کے علاوہ عقیدے کی بھی خرابی ہے یعنی اگر شکرانہ نہ بنایا جائے تو نامبارک کا باعث سمجھتی ہیں بلکہ اکثر رسوم میں یہی عقیدہ ہے۔ یہ خود شرک کی بات ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونی اور نامبارکی کی کچھ اصل نہیں شریعت جسکو بے اصل بتائے اور لوگ اس پر پل بنا کر کھڑا کریں یہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں۔

۳۲۔ اس کے بعد سب براتی کھانا کھا کر چلے جاتے ہیں۔ لڑکی والے کے گھر سے نوشہ کیلئے پلنگ بچھا کر بھیجا جاتا ہے اور کیسے اچھے وقت بھیجا جاتا ہے جب تمام رات زمین پر پڑے پڑے چور ہو چکے اب مرہم آیا ہے واقعی حقدار تو اب ہی ہوا اس سے پہلے تو اجنبی اور غیر تھا۔ بھلے مانسو! اگر وہ داماد نہ تھا تو بلایا ہوا مہمان تو تھا آخر مہمان کی خاطر مدارات کا بھی شرع اور عقل میں حکم ہے یا نہیں اور دوسرے براتی اب بھی فضول رہے۔ انکی اب بھی کسی نے بات نہ پوچھی صاحب وہ بھی تو مہمان ہیں

۳۳۔ پلنگ لانیوالے نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے بس معلوم ہوا یہ چارپائی اس علت کیلئے آئی تھی استغفر اللہ اس میں بھی وہی انعام میں جبر ہونا ظاہر ہے۔

لہ اخرج احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لایجابان ولا یوکل طعامہما یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کہ مدعے برابر نام کے لئے کھانا کریں تو ان کا کھانا قبول نہ کیجئے اور نہ وہ ان کا کھانا کھائیے ۱۲ تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان

۲ہ نوشہ کے لئے عمدہ فرش بچھانا مسہری لگانا سر پر چادر کھڑا کرنا نوشہ کو سواری پر چڑھا کر گشت کرانا ناچ باجہ وغیرہ کرانا وغیرہ وغیرہ کے متعلق نصاب الاحتساب میں .... ناجائز ہونے کو صاف لکھا ہے الاول احضار المغنین واظہار الغناء فانہ حرام والثانی احضار المعازف والملاہی وانہ حرام والثالث اظہار اللعب اللعابین وانہ حرام والرابع ستر حیطان البیت بالثیاب الجمیلۃ تزیینا وانہ مکروہ عندنا والخامس رکوب الخیول والطواف بالبلد من غیر حاجۃ فی جمیع الناس انتہی ۱۲ مجموعہ الفتاویٰ صفحہ ۶۱ ج ۲

۳۴۔ پچھلی رات کو ایک خوان میں شکرانہ بھیجا جاتا ہے۔ اس کو برات کے سب لڑکے مل کر کھاتے ہیں چاہے ان کمبختی ماروں کو بدہضمی ہو جائے مگر شادی والوں کو اپنی رسمیں پوری کرنیسے کام پہلے جہاں شکرانہ بنانے کا ذکر آیا ہے وہاں بیان ہو چکا ہے کہ یہ بھی خلاف شرع ہے۔

۳۵۔ اس خوان لانیوالے نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیوں نہ دیا جائے ان نائی صاحب کے بزرگوں نے اس بیچارے براتی کے باپ دادا کو روپیہ قرض دے رکھا تھا وہ بیچارہ اس کو ادا کر رہا ہے ورنہ اس کے باپ دادا جنّت میں جانے سے اٹکے رہیں گے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

۳۶۔ صبح کو برات کے بھنگی دلہن والوں کے گھور دف بجاتے ہیں۔ یہ دف برات کے کیساتھ آتے تھے اور دف اصل میں جائز بھی تھے مگر اسمیں شریعت نے یہ مصلحت رکھی ہے کہ اس سے نکاح کی خوب شہرت ہو جائے لیکن اب یقینی بات ہے کہ شان و شوکت دکھلانے اور تفاخر کے لئے بجایا جاتا ہی اس لئے ناجائز اور موقوف کرنیکے قابل ہے۔ اعلان و شہرت کے اور ہزاروں طریقے ہیں اپنے ہر کام میں مجمع ہوتا ہے خود ہی ساری بستی میں چرچا ہو جاتا ہے۔ بس یہی شہرت کافی ہے اور اگر دف کے ساتھ شہنائی بھی ہو تو کسی حال میں جائز نہیں حدیث شریف میں صاف برائی و ممانعت آئی ہی

۳۷۔ دلہن والوں کی طرف کا بھنگی برات کے گھوڑوں کی لید اٹھاتا ہے اور دونوں طرف کے بھنگیوں کو لید اٹھائی اور صفائی کا نیگ[1] برابر ملتا ہے۔ بھلا اس بکھیڑے بدلائی سے کیا فائدہ دونوں کو جب برابر ملتا ہے تو اپنے اپنے کمینوں کو دیدیا ہوتا خواہ مخواہ دوسرے سے دلاکر جبر کا گناہ لازم کیا

۳۸۔ دلہن والوں کی ڈومنی دولہا کو پان کھلانے کے واسطے آتی ہے اور دستور کے موافق اپنا پروت لیکر جاتی ہے اس کو بھی انعام دینا پڑتا ہے۔ بیچارے کو آج ہی لوٹ لو کچھ بچا کر لیجانے نہ پائے بلکہ اور قرضدار ہو کر جائے۔ یہاں بھی اسی جبر کو یاد کر لو۔

۳۹۔ اس کے بعد نائن دلہن کا سر گوندھکر کنگھی کو ایک کٹورے میں رکھکر لیجاتی ہی اور اسکو سر بندھائی اور پوڑے بسائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہی۔ کیوں نہ دیا جائے یہ بیچارہ سب کا قرضدار بھی ہی۔ یہاں بھی وہی جبر ہے

۴۰۔ اسکے بعد کمینوں کے انعام کی فرد دلہن والوں کی طرف سے تیار ہو کر دولہا والوں کو دیجاتی ہی وہ خرا

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین ۱۲

اس کو تقسیم کر دے یا یکمشت دلہن والوں کو دیدے اسمیں بھی وہی جبر لازم آتا ہے جس کا حرام ہونا کئی بار بیان ہو چکا ہی. بعض لوگ کہتے ہیں. صاحب یہ لوگ ایسے ہی موقع کی اُمید پر عمر بھر خدمت کرتے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہی کہ جنکی خدمت کی ہی اُنکی سے خدمت کا بدلہ بھی لینا چاہیئے یہ کیا لغو حرکت ہے کہ خدمت کریں ان کی اور بدلہ دیں وہ۔

۴۱۔ نوشہ گھر میں بلایا جاتا ہی اور اس وقت پوری بے پردگی ہوتی ہے اور بعضی باتیں بیحیائی کی اس سے پوچھی جاتی ہیں، جسکا گناہ اور بے غیرتی ہونا ظاہر ہے بیان کی حاجت نہیں بعضی جگہ دُلہا سے فرمائش ہوتی ہی کہ دلہن سے کہے کہ میں تمھارا غلام ہوں اور تم شیر ہو اور میں بھیڑ ہوں۔ الٰہی توبہ اللہ تعالیٰ تو خاوند کو سردار فرمائیں، اور یہ اُس کو غلام اور تابعدار بنائیں۔ بتلاؤ قرآن کے خلاف رسم ہی یا نہیں۔

۴۲۔ اگر بہت غیرت سے کام لیا گیا تو اس کا رومال گھر میں منگایا جاتا ہی اور اسوقت سلامی کا جو روپیہ نیوتے میں آتا ہی جمع کر کے دولہا کو دیا جاتا ہی اس نیوتے کا گناہ ہونا اوپر بیان ہو چکا ہے۔

۴۳۔ اس سے ڈومنی اور نائن کا حق بقدر آٹھ آنے نکالا جاتا ہے۔ اللہ میاں کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اتنا فرض نہیں۔ کھیت کا دسواں حصہ واجب نہیں مگر انکا حصہ نکالنا سب فرضوں سے بڑھکر فرض ہے یہ بیجا پابندی[ل] کسقدر لغو ہی۔ پھر یہ کہ نائن تو خدمتی بھی ہے بھلا یہ ڈومنی کس مصرف کی ہے جو ہر جگہ اس کا ساجھا اور حق رکھا ہوا ہی۔ بقول شخصے بیاہ میں بیچ کا لیکھا۔ شاید گانے بجانے کا حق الخدمت ہو گا سو جب گانا بجانا[ع] حرام ہے جیسا کہ پہلے باب میں بیان ہو چکا ہی تو اسپر کچھ مزدوری اور انعام دینا دلانا کس طرح جائز ہو گا اور مزدوری بھی کس طرح کی کہ گھر والا تو اس لئے دیتا ہی کہ اس نے بلایا اس کے یہاں تقریب ہی۔ بھلا اور آنیوالوں کی کیا کمبختی کہ اُن سے بھی جبراً وصول کیا جاتا ہی اور جو نہ دے اُسکی ذلت اور تحقیر اور اُسپر طعن و ملامت کیجاتی ہے بس ایسے گانے اور ایسے حق کو کیونکر حرام نہ کہا جاویگا۔ گانے بجانے میں بعضوں کو یہ شبہ ہوتا ہی کہ بیاہ شادی میں گیت درست ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ اب جو خرابیاں اسمیں مل گئی ہیں اُن سے درست نہیں رہا۔ وہ خرابیاں یہ ہیں کہ ڈومنیاں سے گاتی ہیں ہمارے مذہب میں یہ منع ہے اور ان کی آواز غیر مردوں کے کان میں

[ل] اگر این جملہ امور را سنت فہمد و غیر مسنون را مسنون گمان سازد گناہ لازم خواہد شد و این بر تقدیریست کہ ثبوت این امور بوجہ من الوجوہ از زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و تبع تابعین نبود پس بدین تقدیر صرف نبودن این امور از قسم عبادات نیستند ۱۲۔

[ع] قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

پہنچتی ہے نامحرم کو ایسی آواز سُنانا بھی گناہ ہے اور اکثر ڈومنیاں جوان بھی ہوتی ہیں ان کی آواز سے اور بھی خرابی کا ڈر ہے۔ کیونکہ سُننے والوں کے دل پاک نہیں رہتے گانا سننے سے اور نا پاکی بڑھ جاتی ہے کہیں کہیں ڈھولک بھی ہوتی ہے۔ یہ کھلا ہوا گناہ ہے پھر زیادہ رات اسی دھندے میں گذرتی ہے صبح کی نمازیں اکثر قضا ہو جاتی ہیں مضمون بھی بعض دفعہ خلاف شرع ہوتا ہے ایسا گانا گوانا کب درست ہے۔

۴۴۔ کھانے سے فراغت کے بعد جہیز کی تمام چیزیں مجمع عام میں لائی جاتی ہیں اور ایک ایک چیز سب کو دکھلائی جاتی ہے۔ اور زیور کی فہرست پڑھ کر سب کو سنائی جاتی ہے۔ خود کہو کہ پوری پوری ریا و نمائش ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے زنانے کپڑوں کا مردوں کو دکھلانا کس قدر غیرت کے خلاف ہے اور بعضے لوگ اپنے نزدیک بڑی دینداری کرتے ہیں جہیز دکھلاتے نہیں مقفل صندوق اور اسباب کی فہرست دیتے ہیں لیکن اسمیں بھی دکھلاوا ضرور ہے براتی وغیرہ صندوق ملتے ہوتے دیکھتے ہیں۔ بعضے فہرست بھی مانگ کر پڑھنے لگتے ہیں۔ دوسرے دولہا کے گھر جو مہمان جمع ہیں انھیں کھولکر بھی دکھلایا جاتا ہے اسکا بچاؤ تو یہی ہے کہ جہیز ہمراہ نہ بھیجا جائے۔ پھر اطمینان کے وقت سب چیزیں اپنی لڑکی کو دکھلا کر سپرد کر دیجائیں۔ وہ جب چاہے لیجائے چاہے ایک دفعہ چاہے کئی دفعہ کر کے۔

۴۵۔ سوا روپیہ کیفیوں کا ٹیک جہیز کے خوان میں ڈالا جاتا ہے وہی الغام میں زبردستی یہاں بھی یاد کر لو۔

۴۶۔ اب لڑکی کے رخصت ہونے کا دن آیا میانہ یا پالکی دروازہ میں رکھکر دلہن کے باپ بھائی وغیرہ اُس کے سر پر ہاتھ دھرنے کو گھر میں بلائے جاتے ہیں اس وقت بھی اکثر مردوں عورتوں کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے جس کا بُرا ہونا ظاہر ہے۔

۴۷۔ پھر لڑکی کو رخصت کر کے ڈولے میں بٹھلاتے ہیں اور عقل کے خلاف سب میں رونا پیٹنا مچتا ہے ممکن ہے کہ بعض کو جدائی کا قلق ہو مگر اکثر تو رسم ہی پورا کرنیکو روتی ہیں کہ کوئی یوں کہیگا کہ ان پر لڑکی بھاری تھی اُسکو دفع کر کے خوش ہوئے۔ اور یہ جھوٹا رونا حق کا فریب ہے جو کہ عقل اور شرع دونوں کے خلاف اور گناہ ہے۔

سلہ اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔ اخرج احمد رحمہ اللہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین و ہدی للعالمین وامرنی ربی عزوجل بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلب وامر الجاہلیۃ اخرج البخاری رحمہ اللہ عن ابی عامر وابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر والخمر والمعازف۔ تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان

۴۸ - بعض جگہ دولہا کو حکم ہوتا ہی کہ گود میں لیکر ڈولے میں رکھدے اُن کی یہ فرمائش سب کے روبرو پوری کیجاتی ہی اگر کمزور ہوا تو بہنیں وغیرہ سہارا لگاتی ہیں۔ اسمیں علاوہ بے غیرتی اور بیحیائی کے اکثر عورتوں کا بالکل سامنا ہو جاتا ہی کیونکہ یہی تماشا دیکھنے کے لئے تو یہ فرمائش ہوتی ہی پھر کبھی دلہن زیادہ بھاری ہوئی نہ سنبھل سکی تو چھوٹ پڑتی ہے اور چوٹ لگتی ہے اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔

۴۹ - دلہن کے دوپٹے کے ایک پلّو میں کچھ نقد دوسرے میں ہلدی کی گرہ تیسرے میں جا نفل چوتھے میں چاول اور گھاس کی پتّی باندھتی ہیں یہ شگون اور ٹوٹکا ہی جو علاوہ خلاف عقل ہونیکے شرک کی بات ہے۔

۵۰ - اور ڈولے میں مٹھائی کی چنگیر رکھدیتی ہیں جس کے خرچ کا موقعہ آگے چل کر معلوم ہوگا اسی سے اس کا بیہودہ اور منع ہونا بھی ظاہر ہو جائے گا۔

۵۱ - اول ڈولہ دلہن کی طرف کے کہار اٹھاتے ہیں اور دولہا والے اُسپر سے بکھیر شروع کرتے ہیں اگر اسمیں کوئی اثر شگونی بھی سمجھتے ہیں کہ اس کے سر سے آفتیں اُتر گئیں تب تو عقیدے کی خرابی ہی ورنہ نام و نمود و شہرت کی نیت ہونا ظاہر ہی۔ غرض ہر حال میں بُرا ہے۔ پھر لینے والے اس بکھیر کے بھنگی ہوتے ہیں جس سے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ صدقہ خیرات کرنا مقصود ہی ورنہ غریبوں محتاجوں کو دیتے پس ایک طرح کا فضول و بیجا خرچ بھی ہے کہ مستحقین کو چھوڑ کر غیر مستحقین کو دیا پھر اسمیں بعض کے چوٹ لگ جاتی ہی کسی کے بھیڑ کیوجہ سے اور کسی کے خود روپیہ پیسہ لگ جاتا ہے۔ یہ خرابی الگ رہی۔

۵۲ - اس بکھیر میں ایک مٹھی ان کہاروں کو دیجاتی ہے اور وہ سب کمینوں کا حق ہوتا ہی۔ وہی جبر کا ناجائز ہونا یہاں بھی یاد کرلو۔

۵۳ - جب بکھیر کرتے ہوئے شہر کے باہر پہنچتے ہیں تو یہ کہار ڈولہ کسی باغ میں رکھ کر اپنا نیگ سوا روپیہ لیکر چلے جاتے ہیں وہی انعام لینے میں زبردستی یہاں بھی ہے۔

۵۴ - اور دلہن کے عزیز و اقارب جو اس وقت تک ڈولے کیساتھ ہوتے ہیں رخصت کر کے چلے جاتے ہیں اور وہاں پر وہ چنگیر مٹھائی کی نکالکر براتیوں میں بھاگ دوڑ چھینا جھپٹی شروع ہوتی ہے اسمیں

سلہ اسی تماشہ کے سلسلہ میں اجنبی عورتیں دولہا سے مذاق اور ہنسی کرتی ہیں۔ بے حجاب سامنے آکر جس کیلئے شرعی مسئلہ یہ ہے۔ مسئلہ نامحرم مرد و عورت میں باہم کلام بھی بلا ضرورت شرعی ممنوع ہے اور ضرورت میں بھی فضول باتیں نہ کرے نہ ہنسے نہ مذاق کی کوئی بات کرے نہ اپنے لہجہ کو کم کر کے باتیں کریں۔ ۱۲ اصلاح الرسوم مسئلہ فقہاء نے نامحرم جوان عورت کو سلام کرنے یا اس کا سلام لینے سے منع کیا ہے چہ جائیکہ اُن سے گھل مل کر اس طرح مذاق کیا جائے۔ ۱۲ اصلاح الرسوم۔

علاوہ اس بیجا پابندی کے اکثر یہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ اجنبی مرد ڈولے میں اندھا دھند ہاتھ ڈالکر وہ چنگیریں لیتے ہیں اس کی پرواہ نہیں کہ پردہ کھل جائیگا یا دلہن کو ہاتھ لگ جائیگا اور بعض غیرتمند دولہا یا دلہن کے رشتہ دار اسپر جوش میں آکر برا بھلا کہتے ہیں جسمیں بعض وقت بات بہت بڑھ جاتی ہے مگر اس منحوس رسم کو کوئی نہیں چھوڑتا تمام تھکا فضیحتی منظور مگر اس کا ترک کرنا منظور نہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۵۵۔ راستے میں جو اوّل ندی ملتی ہے تو کہار لوگ اس ندی پر پہنچکر ڈولہ رکھدیتے ہیں کہ ہمارا حق دو تب ہم پار جائیں اور یہ حق کم از کم ایک روپیہ ہوتا ہے جس کو دریا اترائی کہتے ہیں یہ وہی انعام میں زبردستی ہے

۵۶۔ جب مکان پر ڈولہ پہنچتا ہے تو کہار ڈولہ نہیں رکھتے جب تک ان کو سوا روپیہ انعام نہ دیا جائے اگر یہ انعام ہے تو جبر کیا۔ اور اگر مزدوری ہے تو مزدوری کی طرح ہونا چاہیئے[1] کہ جب کسی کے پاس ہوا دیدیا اسی کا وقت مقرر کرکے مجبور کرنا بجز رسم ادا کرنے کے اور کچھ نہیں جسکو بیجا پابندی کہنا چاہیے۔

۵۷۔ بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ دولہا کا کوئی رشتہ دار لڑکا آکر ڈولہ روک لیتا ہے کہ جب تک ہمارا حق نہ ملے ڈولے کو گھر میں نہ جانے دیں گے اس کو بھی اسی بیجا پابندی میں داخل سمجھو۔

۵۸۔ ڈولہ آنیسے پہلے ہی بیچ صحن میں تھوڑی جگہ لیپ رکھتی ہیں اس میں آٹے سے گھروندے کی طرح بناتی ہیں۔ ڈولہ اوّل وہیں رکھا جاتا ہے دلہن کا انگوٹھا اسمیں ٹکالیتی ہیں تب اندر لیجاتی ہیں۔ اس میں علاوہ بیجا پابندی کے سراسر شگون بھرا ہوا ہے اور کافروں کی موافقت پھر اناج کی بیقدری اسلئے یہ بھی ناجائز ہے

۵۹۔ جب کہار ڈولہ رکھکر چلے جاتے ہیں تو ڈومنیاں بہو کو ڈولے میں سے نہیں آتارنے دیتیں جب تک انکو ان کا حق نہ دیا جاتے بلکہ اکثر دروازہ بند کرلیتی ہیں جسکے یہ معنی ہیں کہ جبتک ہم کو نیگ یا جرمانہ نہ دیا جائیگا تب تک ہم دلہن کو گھر میں نہ گھسنے دیں گے یہ بھی انعام میں زبردستی ہے۔

۶۰۔ اسکے بعد نوشہ کو بلا کر ڈولے کے پاس کھڑا کیا جاتا ہے اسکی نہایت پابندی ہے اور یہ ایک قسم کا شگون ہے جس سے عقیدہ کی خرابی معلوم ہوتی ہے۔ اور اکثر اس وقت پردہ دار عورتیں بھی بے تمیزی سے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں۔

۶۱۔ عورتیں صندلی اور مہندی پیس کر لیجاتی ہیں اور دلہن کے داہنے پاؤں اور گھٹنے کو ایک ایک ٹیکا

[1] اگر مزدوری ہے تو اس کو پہلے ٹھیرا لینا چاہیئے تاکہ جھگڑا نہ ہو اور اگر احسان اور انعام ہے تو دینے والے کو اختیار ہے چاہے دیدے یا نہ دیوے اس کو جبر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے ۱۲ محشی عفرلہ

لگاتی ہیں۔ یہ کھلا ہوا ٹوٹکا[1] اور شرک ہے۔

۶۲۔ تیل اور ماش صدقہ کر کے بھنگن کو دیا جاتا ہے اور میانے کے چاروں پایوں پر تیل چھڑکا جاتا ہے وہی عقیدے کی خرابی کا روگ اس لغو حرکت کا بھی منشا ہے۔

۶۳۔ اور اس وقت ایک بکرا گڈریہ سے منگا کر نوشہ اور دولہن کے اوپر سے صدقہ کر کے اسی گڈریہ کو مع کچھ نیگ کے جس کی مقدار دو آنے یا چار آنے قیمت کچھ دیدیا جاتا ہے۔ دیکھو یہ کیا لغو حرکت ہے اگر بکرا خریدا ہے تو اسکی قیمت کہاں دی۔ اگر یہی ہے تو بھلا دیسے تو مفت کو خرید لو اور اگر خریدا نہیں تو وہ اس گڈریہ کا مال ہے تو یہ پرائے مال کے صدقہ کرنے کے کیا معنی۔ یہ تو وہی مثل ہے حلوائی کی دوکان پر نانا جی کی فاتحہ۔ پھر صدقہ کا مصرف گڈریہ بہت موزوں ہے۔ غرض سر تا پا لغو حرکت ہے اور بالکل اصول شریعت کے خلاف ہے۔

۶۴۔ اس کے بعد بہو کو اتار کر گھر میں لاتی ہیں اور ایک بوریے پر قبلہ رخ بٹھاتی ہیں اور سات سہاگنیں مل کر تھوڑی تھوڑی کھیر بہو کے دونوں ہاتھ پر رکھتی ہیں پھر اس کھیر کو انہیں سے ایک سہاگن منہ سے چاٹ لیتی ہے یہ رسم بالکل شگون اور فالوں سے مل کر بنی ہے جس کا منشا عقیدے کی خرابی ہے اور قبلہ رخ بٹھانا بیشک برکت کی بات ہے لیکن یہ مسئلہ بس انھی خرافات پر عمل کرنے کے لئے رہ گیا اور کبھی عمر بھر چاہے نماز کی بھی توفیق نہ ہوئی ہو اور جب اس کی پابندی فرض سے بڑھکر ہونے لگے اور ایسا نہ کرنے کو بدشگونی سمجھا جائے تو یہ بھی شرع کی حد سے بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ٹھیک نہیں۔ بعض جگہ یہاں بھی نوشہ گود میں لے کر دولہن کو اتارتا ہے۔ اس کی قباحتیں اوپر بیان ہو چکیں

۶۵۔ یہ کھیر دو طباقوں میں اتاری جاتی ہے ایک انہیں سے ڈومنی کو شاباش ری ڈومنی تیرا تو سب جگہ ظہور ہے اور ایک نائن کو مع کچھ انعام کے جس کی مقدار کم سے کم پانچ ٹکے ہیں دیا جاتا ہے یہ سب محض رسوم کی پابندی اور خرافات ہے۔

۶۶۔ اسکے بعد ایک یا دو من کی کھیر برادری میں تقسیم کیجاتی ہے جسمیں علاوہ پابندی کے بجز تفاخر اور کچھ نہیں۔

۶۷۔ اس کے بعد بہو کا منہ کھولا جاتا ہے اور سب سے پہلے ساس یا سب سے بڑی عورت خاندان کی۔

حاشیہ: [1] حدیث شریف میں وارد ہے من کثر سواد قوم فھو منھم اور خزانۃ الروایات میں ہے والموافقۃ معھم فیما یفعلونہ فی ذالک الیوم من المسلمین کفر ۱۲ اخرج مسلم عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم و شر الامور محدثاتھا و کل بدعۃ ضلالۃ۔ اخرج البخاری رحمہ اللہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیھریق دمہ ۱۲ تقویۃ الایمان۔ و اخرج الشیخان رحمھما اللہ تعالی عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب و من شرب لم یظما ابدا لیردن علی اقوام اعرفھم و یعرفونی ثم یحال بینی و بینھم فاقول انھم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی

[illegible]

بہو کا منہ دیکھتی ہے - اور کچھ منہ دکھلائی دیتی ہے - جو ساتھ والی کے پاس جمع ہوتا رہتا ہے اس کی ایسی سخت پابندی ہے کہ جس کے پاس منہ دکھلائی نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منہ نہیں دیکھ سکتی کیونکہ لعنت وملامت کا اتنا بھاری بوجھ اس پر رکھا جائے جس کو کسی طرح اٹھا نہ سکے غرض اس کو واجبات سے قرار دیا ہے جو صاف شرعی حد سے بڑھ جانا ہے - پھر اس کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ اُس کے ذمہ منہ پر ہاتھ رکھنا بلکہ ہاتھوں پر منہ رکھنا یہ کیوں فرض کیا گیا ہے اور فرض بھی ایسا کہ اگر کوئی نہ کرے تو تمام برادری میں بےحیا بے شرم - بے غیرت مشہور ہوجائے بلکہ ایسا تعجب کریں کہ جیسے کوئی مسلمان کافر ہوجائے پھر خود ہی کہو اسمیں بھی شریعت کی حد سے باہر ہوجانا ہے یا نہیں - اس شرم میں اکثر بلکہ ساری دلہنیں نماز قضا کر ڈالتی ہیں - اگر ساتھ والی نے موقع پاکر پڑھوا دی تو خیر ورنہ عورتوں کے مذہب میں اسکو اجازت نہیں کہ خود اُٹھکر یا کسی مہمان سے کہہ سُنکر نماز کا بندوبست کرے اسکو ذرا ادھر اُدھر ہلنا بولنا چالنا - کھانا پینا اگر کھجلی بدن میں اُٹھے تو کھجلانا - اگر جمائی یا انگڑائی کا غلبہ ہو جمائی انگڑائی لینا یا نیند آنے لگے تو لیٹ رہنا - پیشاب پاخانہ خطا ہونے لگے تو اُس کی اطلاع تک کرنا بھی ان عورتوں کے مذہب میں حرام بلکہ کفر ہی اس خیال کی وجہ سے دلہن دو چار دن پہلے سے بالکل دانا پانی چھوڑ دیتی ہیں کہ کہیں پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو کر سب میں بدنامی ہوجائے - خدا جانے اس بیچاری نے کیا جرم کیا تھا جو ایسی سخت کال کوٹھری میں یہ مظلومہ قیدی کی گئی - خود سوچو کہ اسمیں بلا وجہ ایک مسلمان کو تکلیف دینا ہی یا نہیں - پھر کیونکر اجازت ہوسکتی ہے - اور یاد رہے کہ نمازوں کے قضا پڑھنیکا گناہ اسکو تو ہوتا ہی ہے لیکن اور سب عورتوں کو بھی اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جنکی بدولت یہ رسمیں قائم ہیں اس لئے ان خرافات کو موقوف کرنا چاہیئے اور بعض شہروں میں یہ بیہودگی ہے کہ کنبے کے سارے مرد بھی دلہن کا منہ دیکھتے[1] ہیں - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ -

۶۸ - یہ سب عورتیں منہ دیکھتی ہیں اسکے بعد کسی کا بچہ بہو کی گود میں بٹھاتی ہیں اور کچھ مٹھائی دے کر اُٹھا لیتی ہیں - وہی خرافات شگون - مگر کیا ہوتا ہے اس پر بھی بعضوں کی تمام عمر اولاد نہیں ہوتی توبہ توبہ کیا برے خیالات ہیں -

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل عین زانیۃ الحدیث دیکھنے محض دیکھنے کو بھی زنا فرمایا ہے - اب ظاہر بات ہے کہ جب مرد دلہن کا منہ دیکھنے آتے ہیں تو مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو دیکھتی ہیں گویا دونوں اس گناہ میں مبتلا ہوئے جسکے متعلق ماقبل کا فی [illegible] لکھا گیا ہے اسی رسم کو تو [illegible] معصیت ہی معصیت ہو سمجھ کے ساتھ عورتوں کو روکنا چاہیئے - ۱۲

۶۹۔ اس کے بعد بہو کو اٹھا کر چارپائی پر بٹھاتی ہیں پھر نائن دلہن کے دائیں پیر کا انگوٹھا دھوتی ہے اور وہ روپیہ یا اٹھنی وغیرہ جو بہو کے ایک پلو میں بندھا ہوتا ہے انگوٹھا دھلائی میں نائن کو دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک شگون ہے۔

۷۰۔ دلہن کے آنے کے بعد شکرانہ کے ڈولطاق ایک اس کے لئے دوسرا نائن کے لئے جو بہو کے ساتھ آتی ہے بنائے جاتے ہیں اسوقت بھی وہی سہاگنیں مل کر کچھ دانے بہو کے منہ کو اس بیچاری کے للچانے کیلئے لگا کر آپس میں سب مل کر کھا لیتی ہیں (شاباش شاباش) یہ سب شگون معلوم ہوتا ہے۔

۷۱۔ پھر دولہا والوں کی نائن دلہن والوں کی نائن کا ہاتھ دھلواتی ہے اور یہ نائن موافق تعلیم اپنے آقا کے کچھ نقد ہاتھ دھلوائی دیتی ہے اور کھانا شروع کر دیتی ہے اس میں بھی کچھ وہی بیجا پابندی اور انعام میں جبر کی خرابی ہے۔

۷۲۔ کھانا کھاتے وقت ڈومنیاں گالیاں گاتی ہیں (کمبختوں پر خدا کی مار) اور اس نائن سے نیگ لیتی ہیں ماشاء اللہ گالیاں کی گالیاں کھاؤ اور اوپر سے انعام دو اس جہالت کی کوئی حد ہے خدا کی پناہ۔

۷۳۔ جب جہیز کھولا جاتا ہے تو ایک جوڑا ساتھ والی نائن کو دیا جاتا ہے اور ایک ایک جوڑا سب دھیانیاں آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں واہ کیا اچھی زبردستی ہے مان نہ مان میں ترا مہمان اگر کوئی کہے یہ زبردستی نہیں اس کو تو سب مانے ہوئے ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ جب جانتی ہیں کہ نہ ماننے سے نکو بنائی جائیں گی تو اس زبردستی کے ماننے کا کیا اعتبار ہے۔ زبردستی کا ماننا تو وہ بھی مان لیتا ہے جسکی چوری ہو جاتی ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہتا ہے یا کوئی ظالم مال چھین لیتا ہے اور یہ ڈر کے مارے نہیں بولتا۔ ایسے ماننے سے کسی کا مال حلال نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ جہیز میں جوڑے اور کمربند اور تلیدانیاں ہوتی ہیں وہ سب دھیانیاں آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں اور حصہ رسد بہو کو بھی دیتی ہیں۔

۷۴۔ رات کا وقت تنہائی کے لئے ہوتا ہے جس میں بعض بیحیا عورتیں جھانکتی تاکتی ہیں اور موافق

وقال صلی اللہ علیہ وسلم من اکبر الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ رواہ البخاری ومسلم ۱۲ ترجمہ صفحہ: ۲

مضمون حدیث کے لعنت میں داخل ہوتی ہیں۔

۷۵۔ صبح کو یہ بیحیائی ہوتی ہے کہ رات کا بستر چادر وغیرہ دیکھی جاتی ہے[1] اس سے بڑھکر بعض جگہ یہ غضب ہے کہ تمام کنبے میں نائن کے ہاتھ پھرایا جاتا ہے کسی کا راز معلوم کرنا مطلقاً حرام ہے خصوصاً ایسی حیا کی بات کی شہرت سب جانتے ہیں کہ کس قدر بے غیرتی کی بات ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر کسی کو ناگوار نہیں معلوم ہوتا۔ اللہ بچالے۔

۷۶۔ عصر مغرب کے درمیان میں بہو کا سر کھولا جاتا ہے اور اس وقت ڈومنیاں گائی جاتی ہیں اور انکو سوا روپیہ اور پانچ ٹکے مانگ بھرائی اور سر کھلائی کے نام سے دیئے جاتے ہیں۔ اسمیں بھی وہی بیجا پابندی اور مزدوری دینے کی خرابی موجود ہے۔

۷۷۔ بہو کے آنے سے اگلے دن اُس کے عزیز زیب دو چار گاڑیاں اور مٹھائی وغیرہ لیکر آتے ہیں اس آمد کا نام چوتھی ہے۔ اسمیں بھی وہی بیجا پابندی کی علت لگی ہوئی ہے علاوہ اس کے یہ رسم کا فروں کی ہے اور کافروں کی موافقت منع ہے۔

۷۸۔ بہو کے بھائی وغیرہ گھر میں بلائے جاتے ہیں اور بہو کے پاس علیحدہ مکان میں بیٹھتے ہیں اکثر اوقات یہ لوگ شرعاً نامحرم بھی ہوتے ہیں مگر اس کی کچھ تمیز نہیں ہوتی کہ نامحرم کے پاس تنہا مکان میں بیٹھنا خصوصاً زیب و زینت کے ساتھ کسقدر گناہ اور بے غیرتی ہے اور وہ بہو کو کچھ نقد دیتے ہیں اور کچھ مٹھائی کھلاتے ہیں۔ اور چوتھی کا جوڑا مع تیل و عطر اور کمینوں کے خرچ کے گھر میں بھیجدیتے یہ سب اُسی بیجا پابندی میں داخل ہے۔

۷۹۔ جب نائی ہاتھ دھلانے آتا ہے تو وہ اپنا نیگ جو زیادہ سے زیادہ سوا روپیہ اور کم سے کم چار آنے ہیں لے کر ہاتھ دھلواتا ہے اس فرضیت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ جتنے حقوق خدا کے اور بندوں کے ہیں سب میں توقف ہو جائے مگر اس من گھڑت حق میں جو سچ پوچھو تو ناحق ہے کیا مجال کہ ذرا فرق ہو جائے بلکہ پیشگی وصول کیا جائے پہلے اس کا قرض ادا کرو تب کھانا نصیب ہو استغفر اللہ[2] مہمانوں سے دام لے کر کھانا کھلانا یہ ان ہی عقل کے دشمنوں کا کام ہے۔ یہ بھی بیجا پابندی اور شرعی حد سے آگے

[1] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر فنادیٰ بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فان من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ عورتہ ومن تتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ ۱۲ (معاویہ) رفعہ انک ان اتبعت عورات الناس افسدتہم او کدت ان تفسدہم ۱۲ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) رفعہ لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستر اللہ یوم القیامۃ۔ وفی روایۃ انہ لا یستر اللہ علی عبد فی الدنیا الا ستر اللہ یوم القیامۃ لمسلم ۱۲ جمع الفوائد صفحہ ۱۹۱ ج ۲

بڑھنا اور انعام میں جبر کرنا ہے۔

۸۰ - کھانا کھانے کے وقت چوتھی والوں کی ڈومنیاں دروازے پر بیٹھ کر اور گالیاں گا کر اپنا نیگ لیتی ہیں - خدا ان کو سمجھے - ایسے ہی لینے والے اور ایسے ہی دینے والے محتاجمندوں کو خوشامد اور دعا پر بھی پھوٹی کوڑی نہ دیں اور ان بدذاتوں کو گالیاں کھا کر روپے بخشیں - واہ رے رواج تو بھی کیسا زبردست ہے خدا تجھے ہمارے ملک سے غارت کرے

۸۱ - دوسرے روز چوتھی کا جوڑا پہنا کر مع اس مٹھائی کے جو بہو کے گھر سے آئی تھی رخصت کرتے ہیں ماشاء اللہ بھلا اس مٹھائی کے بھیجنے اور پھر واپس لیجانے سے کیا حاصل ہوا شاید اس مبارک گھر سے مٹھائی میں برکت آجانے کے لئے بھیجی ہوگی خیال تو کرو رسم کی پابندی میں عقل بھی جاتی رہتی ہے۔ اور بیجا پابندی کا گناہ والزام الگ رہا۔

۸۲ - اور پھر کیساتھ نوشہ بھی جاتا ہے اور رخصت کرتے وقت وہی چاروں چیزیں پلوؤں میں باندھی جاتی ہیں جو رخصت کے وقت وہاں سے بندھ کر آئی تھیں یہ بھی خرافات دشگون[1] ہے۔

۸۳ - وہاں جا کر جب دلہن اتاری جاتی ہے تو اس کا داہنا انگوٹھا وہاں کی نائن دھو کر وہ اٹھنی یا روپیہ جو بہو کے پلو میں بندھا ہوا ہے لیتی[2] ہے وہی شگون یہاں بھی ہے۔

۸۴ - جب دولہا گھر میں جاتا ہے تو سالیاں اس کا جوتا چھپا کر جوتا چھپائی کے نام سے کم از کم ایک روپیہ لیتی ہیں دشاباش ایک تو چوری کریں اور الٹا انعام پائیں، اول تو ایسی ہنسی کہ کسی کی چیز اٹھائی چھپادی - حدیث میں اسکی ممانعت آئی ہے - پھر یہ کہ ہنسی دل لگی کا خاصہ ہے کہ اس سے بے تکلفی بڑھتی ہے اجنبی اور غیر مرد سے ایسا علاقہ اور ربط پیدا کرنا یہ خود شرع کے خلاف[3] ہے پھر اس انعام کو حق لازمی سمجھنا یہ بھی زبردستی کر کے لینا اور شرعی حد سے نکلجانا ہے۔

بعض جگہ جوتہ چھپائی کی رسم نہیں مگر اس کا انعام باقی ہے کیا واہیات بات ہے۔

۸۵ - اس سے بدتر چوتھی کھیلنا ہے جو بعض شہروں میں رائج ہے اس میں اس درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہے کہ اس کا کچھ پوچھنا نہیں پھر جن کی عورتیں اس چوتھی کھیلنے میں شریک ہوتی ہیں ان کے

[1] اخرج ابو داؤد رحمہ اللہ عن قبیصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت - وایضاً ابو داؤد رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک ۱۲ تقویۃ الایمان

[2] اگر ان رسوم کے چھوڑنے کے لئے کوئی سمجھا دے تو اب بھی جواب ملتا ہے جو اگلے کافر کہتے تھے قال اللہ تعالیٰ وتبارک واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤہم لا یعقلون شیئاً ولا یہتدون ۱۲

[3] وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ ۱۲

شوہر باوجود معلوم ہونے کے اس کا انتظام اور منع نہ کرنے کی وجہ سے دیوث[ف] بنتے ہیں اور کافروں کی مشابہت ان سب کے علاوہ اور بعض وقت ایسی ایسی چوٹیں لگ جاتی ہیں کہ آدمی تلملا جاتا ہے۔ اس کا گناہ الگ۔

۸۶۔ جب دولہا آتا ہے تو وہاں کا نائی اُس کے داہنے پیر کا انگوٹھا دھو کر اپنا حق لیتا ہے جو ایک روپیہ کے قریب ہوتا ہے اور باقی کمینوں کا خرچ گھر میں دیتے ہیں یہ سب شگون اور بیہودہ پابندی میں داخل ہے ان سب موقعوں میں نائی کا حق سب سے زیادہ سمجھا جاتا ہے یہ ہندوؤں کی رسم ہے اُنکے رواج میں نائی کے اختیارات چونکہ بہت زیادہ ہیں اس لئے اُس کی بڑی قدر ہے۔ بے علم مسلمانوں نے اختیارات تو اُن سے لے لئے مگر تنخواہ وہی رکھی جو اکثر جگہ محض ناحق کا لینا دینا ہے جہاں کوئی شرعی وجہ بھی نہیں نکل سکتی۔

۸۷۔ اب کھانے کا وقت آیا تو دولہا صاحب روٹھے بیٹھے ہیں ہزاروں منتیں کرو خوشامد کرو مگر ان کا ہاتھ ہی نہیں اٹھتا کہ جب تک ہم کو نہ دوگے ہم نہ کھائیں گے جب حق ملجائے گا تب کھائیں گے سبحان اللہ کیا عقل کی بات ہے کہ کھانے کا کھانا کھائیں اوپر سے دانت گھسائی مانگیں اس طوفان بے تمیزی میں حیا۔ شرم عقل۔ تہذیب سب طاق پر رکھدیئے جاتے ہیں۔ اسمیں بھی احسان میں زبردستی کی اور دینے میں ریا و نمائش کی علت موجود اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔

۸۸۔ دو چار دن کے بعد پھر دولہا والے دلہن کو لیجاتے ہیں اس کو بہوڑھ کہتے ہیں اور اسمیں بھی وہی سب رسمیں ہوتی ہیں جو چوتھی میں ہوئی تھیں جو برائیاں اور گناہ اسمیں تھے وہی یہاں بھی سمجھ لو۔[ف]

۸۹۔ اس کے بعد بہو کے میکے سے کچھ عورتیں اس کو لینے آتی ہیں اور اپنے ساتھ کھجوریں لاتی ہیں وہی بیہودہ پابندی۔ ۹۰۔ یہ کھجوریں ساری برادری میں تقسیم ہوتی ہیں۔ وہی ریا و نمود

۹۱۔ پھر جب یہاں سے رخصت ہوتی ہے تو نئی کھجوریں ساتھ لیجاتی ہیں۔ وہی بیہودہ پابندی۔

۹۲۔ اور وہ باپ کے گھر جاکر برادری میں تقسیم ہوتی ہیں وہی فخر و ریا یہاں بھی۔

[ف] وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث ورجلۃ النساء ۱۲ فرہنگ صفحہ ۱۲۹

[ف] شکل چوتھی کے یہ بھی ہندوانی رسم ہے جس کی مذمت تمکو کافی سے زائد خوب اچھی طرح قرآن و احادیث سے معلوم ہو چکی ایسی رسوم کرنیوالے کی اس سے زیادہ اور کیا بدنصیبی ہو گی کہ اللہ ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہنما ہے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بنا رکھے۔ ۱۲ [ف] اخرج الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد ۱۲

۹۳۔ اس کے بعد اگر شب برات یا محرم ہو تو باپ کے گھر ہوگا۔ یہ پابندی کونسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے۔ وجہ اسکی صرف جاہلیت کا ایک خیال ہے کہ محرم یا شب برات کو نعوذ باللہ نامبارک سمجھتی ہیں اس لئے دولہا کے گھر ہونا نامناسب جانتی ہیں۔

۹۴۔ اور رمضان بھی وہیں ہوتا ہے قریب عید سواری بھیجکر بہو کو بلاتی ہیں۔ غرض یہ کہ جو تہوار غم اور بھوک اور سوزش کے ہیں جیسے محرم کہ یہ غم و رنج کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ رمضان میں بھوک پیاس کا ہونا ظاہر ہے۔ شب برات کو عام لوگ جلتا بلتا کہتے ہیں غرض یہ سب باپ کے حصے میں اور عید جو خوشی کا تہوار ہے وہ گھر ہونا چاہیئے۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

۹۵۔ اور وہاں سے دو تین خوان جنس مثل سویاں۔ آٹا۔ میوہ وغیرہ بھیجا جاتا ہے اور دولہا دلہن کو جوڑا مع کچھ نقدی گھی کے نام سے اور کچھ شیرینی دیجاتی ہے۔ بس یہ ایسا ضروری فرض ہے کہ گو سودی قرض لینا پڑے مگر یہ قضا نہ ہو ظاہر ہے کہ شرعی حد سے بڑھ جاتا ہے۔

۹۶۔ بعد نکاح کے سال دو سال تک بہو کی روانگی کے وقت کچھ مٹھائی اور نقد اور جوڑے وغیرہ دونوں طرف سے بہو کے ہمراہ کر دیئے جاتے ہیں اور عزیزوں میں بھی خوب دعوتیں ہوتی ہیں مگر وہی جرمانہ کی دعوت کہ بدنامی سے بچنے کو یا ناموری و سرخروئی حاصل کرنے کو سارا بکھیڑا ہوتا ہے۔ پھر اس کے بدلے اور برابری کا بھی پورا لحاظ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات خود شکایت و تقاضا کر کے دعوت کھاتے ہیں۔ غرض تھوڑے دنوں تک یہ آؤ بھگت سچی یا جھوٹی ہوتی رہتی ہے پھر اس کے بعد کوئی کسی کو نہیں پوچھتا سب خوشیاں منانے والے اور جھوٹی خاطرداری کرنے والے الگ ہوئے اب جو مصیبت پڑے بھگتو۔ کاش جسقدر روپیہ بیہودہ اڑایا ہے اگر ان دونوں کے لئے اس سے کوئی جائداد خرید دیجاتی یا تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا تو کسقدر راحت ہوتی۔ ساری خرابی ان رسوم کی پابندی سے ہی ہے۔

۹۷۔ دونوں طرف کی شیرینی دولہا کی برادری میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ جس کا منشا وہی ریا ہے اور اگر وہ شیرینی سب کو نہ پہنچے تو اپنے گھر سے منگا کر بلاؤ یہ بھی جرمانہ ہے۔

۹۸۔ بعض جگہ کنگنا باندھنے کا بھی دستور ہے جو کافروں کی رسم ہونیکی وجہ سے منع ہے

ملہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا انہ لایحب المسرفین اخرج احمد والنسائی وابن ماجۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا مالم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ ۱۲ التذکیر بالاخوان مع تقویۃ الایمان

۹۹۔ بعضی جگہ آرسی مصحف کی بھی رسم ہے اس میں بھی طرح طرح کی رسوائیاں اور فضیحتیاں ہیں۔ جو بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہیں۔

۱۰۰۔ بعض جگہ آرائش اور آتشبازی کا سامان ہوتا ہے جو سراسر افتخار اور مال کا بیہودہ اڑانا ہے جس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۱۰۱۔ بعضی جگہ ہندوستانی یا انگریزی باجے ہوتے ہیں ان کا حرام ہونا حدیث میں موجود ہے۔ اور کہیں ناچ بھی ہوتا ہے جس کا حرام ہونا پہلے باب میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۱۰۲۔ بعض تاریخوں اور مہینوں اور سالوں کو مثلاً اٹھارہ سال کو منحوس سمجھتے ہیں اور اسمیں شادی نہیں کرتے یہ اعتقاد بھی بالکل عقل کے خلاف ہے۔

۱۰۳۔ بعض جگہ جہیز کے پلنگ میں چاندی کے پائے چاندی کی سرمہ دانی۔ سلائی کٹورے وغیرہ دیئے جاتے ہیں جس کا استعمال کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں صاف صاف ممانعت آئی ہے لہٰذا اس کا دینا بھی حرام ہے۔ کیونکہ ایک حرام بات میں مدد دینا اور اسکی موافقت کرنا ہے یہ سب واقعے سنو سے اوپر ہیں جنمیں سے کسی میں ایک گناہ کسی میں دو۔ کسی میں چار یا پانچ اور بعض میں بتیس[۲] تک جمع ہیں۔ اگر ہر واقعے پیچھے تین تین گناہ کا اوسط رکھو تو یہ شادی تین سنو سے کچھ زائد گناہوں کا مجموعہ ہے۔ جس نکاح میں تین سنو سے زائد حکم شرعی کی مخالفت ہوئی تو اسمیں بھلا خیر و برکت کا کیا ذکر۔ غرض یہ سب واقعے ان گناہوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ۱۔ مال کا بیہودہ اڑانا ۲۔ بیجا افتخار یعنی نمود اور شان۔ ۳۔ بیجا پابندی۔ ۴۔ کافروں کی مشابہت[۱]۔ ۵۔ سودی قرض یا بلا ضرورت قرض لینا۔ ۶۔ انعام و احسان کو زبردستی سے لینا۔ ۷۔ بے پردگی۔ ۸۔ شرک اور عقیدے کی خرابی۔ ۹۔ نمازوں کا قضا ہونا یا مکروہ وقت میں پڑھنا۔ ۱۰۔ گناہ میں مدد دینا۔ ۱۱۔ گناہ پر قائم و برقرار رہنا اور اُس کو اچھا جاننا جنکی مذمت قرآن و حدیث میں صاف صاف مذکور ہے چنانچہ کچھ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بیہودہ مت اڑاؤ بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے بیہودہ اڑانے والوں کو اور دوسری جگہ فرمایا ہے بیہودہ[۲] اڑانے والے شیطان کے

[۱] من تشبہ بقوم فہو منہم۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون۔ دیکھئے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے والے اور انکے پیچھے عمل کرنے والوں کے لیے قرآن کریم میں کیا فرمایا گیا ہے۔ مسلمانوں کو ڈرنا چاہیے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا چاہیئے اور ان بدعات خرافات جنمیں کافروں کی مشابہت ہے ترک کرنا چاہیئے آخرت کا عذاب بہت سخت ہے۔ اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرۃ سبحنک فقنا عذاب النار خدائے تعالیٰ جمیع مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں اخرج مالک عن مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنت رسولہ ۱۲

[۲] سورہ بنی اسرائیل ع ۳۔ ۱۲

بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اور حدیث میں ہے فرمایا[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص دکھلانے کیلئے کوئی کام کرے دکھائیگا اللہ تعالیٰ اس کو یعنی اس کی رسوائی . . . . کو
اور جو شخص سنانے کیلئے کوئی کام کرے سنائیگا اللہ تعالیٰ اس کے عیب قیامت کے روز۔ قرآن
میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں[2] سے آگے نہ بڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شے شرع میں ضروری
نہیں اس کو ضروری سمجھنا اور اس کی بیحد پابندی کرنا برا ہے کیونکہ اسمیں خدائی حد سے آگے بڑھنا
ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت[3] فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے
اور سود دینے والے کو۔ اور فرمایا ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں اور قرض لینے کے بارہ میں
بھی حدیث میں بہت دھمکیاں اور ممانعت آئی ہے اس لئے بے ضرورت وہ بھی گناہ ہے۔ اور
حدیث شریف میں ہے کسی کا مال حلال نہیں ہے بغیر اسکی خوشدلی کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی
قسم کی زبردستی کرکے مجبور کرکے دباؤ ڈال کر لینا حرام ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت
کرے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اور جسکی طرف دیکھا جائے اس سے بے پردگی کی برائی اور اس
کا حرام ہونا ثابت ہوا کہ دیکھنے والے پر بھی لعنت ہے اور جو سامنے آجائے احتیاط سے پردہ نہ
کرے اس پر بھی لعنت ہے۔ اور مرد کا غیر عورت کو دیکھنا اور عورت کا غیر مرد کو دیکھنا بھی دونوں
گناہ ہیں شرک کی برائی کون نہیں جانتا۔ اور حدیث[4] میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے بجز نماز کے۔ دیکھو اس سے نماز قضا کرنیکی کتنی برائی
نکلی کہ آدمی کا ایمان ہی صحیح اور ٹھیک نہیں رہتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی مدد
مت کرو گناہ اور ظلم میں۔ اور حدیث[5] میں ہے کہ جب نیکی کرنے سے تیرا جی خوش ہوا اور برا کام
کرنے سے جی برا ہوا پس تو مومن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کو اچھا جاننا اور اس پر قائم و
برقرار رہنا ایمان کا ویران کرنے والا ہے۔ اور حدیث میں خاصکر ان رسوم جہالت کے بارے
میں بہت سخت دھمکیاں آئی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ بغض
اللہ تعالیٰ کو تین شخصوں کے ساتھ ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اسلام میں آکر

[1] وقال صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن رائی رائی اللہ بہ رواہ البخاری ومسلم۔ ۱۲
[2] تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا ومن یتعد حدود اللہ فاولٰئک ہم الظلمون۔ ۱۲
[3] وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربٰو وموکلہ۔ رواہ مسلم وزاد الترمذی وغیرہ وشاہدیہ وکاتبہ۔ ۱۲ زبدۃ صفحہ ۱۴۹
[4] وعن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العہد الذی بیننا وبینہم الصلوٰۃ فمن ترکہا فقد کفر رواہ احمد وابو داؤد والنسائی والترمذی ۱۲ الترغیب والترہیب صفحہ ۱۱۱
[5] رواہ فی المشکوٰۃ فی کتاب الایمان ۱۲

جاہلیت کی رسمیں برتنا چاہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں ہیں۔ ہم زیادہ بیان نہیں
کرتے۔ پس مسلمان پر فرض و واجب اور ایمان و عقل کی بات یہ ہے کہ ان رسموں کی برائی جب عقل و
شرع سے معلوم ہوگئی تو ہمت کرکے سب کو خیرباد کہے اور نام و بدنامی پر نظر نہ کرے۔ بلکہ اس کا تجربہ
ہوچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زیادہ عزت و نیکنامی ہوتی ہے اور ان رسموں کی موقوفی کے
دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ سب برادری متفق ہوکر یہ سب بکھیڑے موقوف کردے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے
کہ اگر کوئی اس کا ساتھ نہ دے تو خود ہی شروع کرے دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے لگیں گے
کیونکہ ان خرافات سے سب کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں عام اثر
پھیل جائے گا اور ابتدا کرنیکا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا[۱] مرنے کے بعد بھی ملیگا۔ بعض لوگ کہتے
ہیں کہ صاحب جس کو گنجائش ہو وہ کرے جس کو نہ ہو وہ نہ کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو گنجائش
والوں کو بھی گناہ کرنا جائز نہیں۔ جب ان رسموں کا گناہ ہونا ثابت ہوگیا پھر گنجائش سے اجازت
کب ہوسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جب گنجائش والے کریں گے تو انکی برادری کے غریب آدمی بھی
اپنی حفظ آبرو کیلئے ضرور کریں گے اس لئے ضروری اور انتظام کی بات یہی ہے کہ سب ہی چھوڑ دیں
بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ رسوم موقوف ہوجائیں پھر میل ملاپ کی کوئی صورت ہی نہیں اسکا
جواب یہ ہے کہ اول تو میل ملاپ کی مصلحت سے گناہ کی بات کسی طرح جائز نہیں ہوسکتی پھر یہ کہ
میل ملاپ اس پر موقوف نہیں بلا پابندی رسوم اگر ایک دوسرے کے گھر جائے یا اس کو بلاتے اس
کو کھلائے پلائے کچھ امداد و سلوک کرے جیسا یار دوستوں میں بلا رسم جاری ہے تو کیا یہ ممکن نہیں
بلکہ اب تو ان رسموں کی بدولت بجائے محبت و الفت کے جو کہ میل ملاپ سے اصلی مقصود ہے اکثر
رنج و تکرار و شکایت اور پرانے کینوں کا تازہ کرنا اور تقریب والے کی عیب جوئی[۲] اس کو ذلیل
کرنے کے درپے ہونا اسی طرح کی اور دوسری خرابیاں دیکھی جاتی ہیں اور چونکہ ایسا لینا دینا کھلانا
پلانا دستور کیوجہ سے لازم ہوگیا ہے اس لئے کچھ خوشی و مسرت بھی نہیں ہوتی نہ دینے والے کو کہ وہ
ایک بیگار سی اتارتا ہے نہ لینے والے کو وہ اپنا حق ضروری سمجھتا ہے پھر لطف کہاں رہا۔ اس لئے ان

[۱] وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ تعالیٰ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا ۱۲ ترمذی

[۲] بعض کھانے میں عیب نکالکر اسکو ذلیل کرتے ہیں جسکی ممانعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا دیکھو حدیث لیا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ وان کرہہ ترکہ رواہ البخاری ۱۲

ساری خرافات کا موقوف کر دینا واجب ہے۔ منگنی میں زبانی وعدہ کافی ہے نہ حجام کی ضرورت نہ جوڑا اور نشانی اور شیرینی کی حاجت۔ جب دونوں نکاح کے قابل ہوجائیں زبانی یا بذریعہ خط وکتابت کوئی وقت ٹھیرا کر دولہا کو بلائیں۔ ایک اُسکا سرپرست اور ایک اسکا خدمتگذار اُس کے ساتھ آنا کافی ہے۔ نہ بری کی ضرورت نہ برات کی بےضرورت نکاح کرکے فوراً یا ایک آدھ روز مہمان رکھکر اُس کو رخصت کردیں اور اپنی گنجائش کے موافق جو ضروری اور کام کی چیزیں جہیز میں دینا منظور ہوں بلا اوروں کو دکھلائے اور شہرت دیئے اُس کے گھر بھیجدیں یا اپنے گھر ہی اُس کے سپرد کردیں۔ نہ سسرال کے جوڑے کی ضرورت نہ چوتھی بھوڑے کی حاجت پھر جب چاہیں دُلہن والے بلالیں اور جب موقع ہو دولہا والے بلالیں اپنے اپنے کمینوں کو گنجائش کے موافق خود ہی دیدیں نہ یہ اُن سے دلائیں نہ وہ اُن سے منہ پر ہاتھ رکھنا بھی کچھ ضرور نہیں بکھیر بھی فضول ہے۔ اگر توفیق ہو شکریہ میں حاجتمندوں کو دیدو۔ کسی کام کیلئے قرض مت لو۔ البتہ ولیمہ مسنون ہے وہ بھی خلوص نیت و اختصار کیساتھ نہ کہ فخر و اشتہار کیساتھ۔ ورنہ ایسا ولیمہ بھی جائز نہیں۔ حدیث میں ایسے ولیمہ کو شرُّ الطعام فرمایا گیا ہے۔ یعنی یہ بڑا ہی بُرا کھانا ہے اس لئے نہ ایسا ولیمہ جائز نہ اس کا قبول کرنا جائز اس سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ اکثر کھانے جو برادری کو کھلائے جاتے ہیں اس کا کھانا اور کھلانا کچھ بھی جائز نہیں دیندار کو چاہیئے کہ نہ خود ان رسموں کو کرے اور جس تقریب میں یہ رسمیں ہوں ہرگز وہاں شریک نہ ہو بلکہ صاف انکار کردے۔ برادری کُنبے کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے روبرو کچھ کام نہ آویگی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔

مہر زیادہ بڑھانے کا بیان

الخمی رسوم میں سے مہر زیادہ ٹھیرانے کی رسم ہی جو خلاف سنت ہے حدیث[2] میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خبردار مہر بڑھا کر مت ٹھیراؤ اس لئے کہ اگر یہ عزت کی بات ہوتی دنیا میں اور تقوی کی بات ہوتی اللہ کے نزدیک تو تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے مجھکو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ

[1] وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتشکلفوا للضیف فتبغضوه فانہ من ابغض الضیف فقد ابغض اللہ ومن ابغض اللہ ابغضہ اللہ ۱۲ از مسند صفحہ ۱۳۷

[2] اخرج احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانہا لو كانت مكرمة فی الدنیا وتقوی عند اللہ لكان اولكم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعلمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نكح شيئا من نسائہ ولا انكح شيئا من بناتہ علی اكثر من اثنتی عشرة اوقیہ ۱۲ تذکیر الاخوان صفحہ ۱۸۸

اوقیہ سے زائد پر اور بعضی روایتوں میں ساڑھے بارہ اوقیہ[۱] آئے ہیں یہ ہمارے حساب سے تقریباً ایک سو سینتیس[۱۳۷]
روپئے ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بڑا مہر اس لئے مقرر کرتے ہیں تاکہ شوہر چھوڑ نہ سکے۔ یہ عذر بالکل لغو
ہے۔ اول تو جنکو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ ہی دیتے ہیں مہر جو کچھ بھی ہو۔ اور جو مہر کے تقاضے کے خوف سے نہیں
چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہیں۔ یعنی نہ طلاق دیتے ہیں نہ پاس رکھتے ہیں بیچ ادھر میں ڈال
رکھا نہ ادھر کی نہ اُدھر کی۔ انکا کوئی کیا کر لیتا ہے یہ سب فضول عذر ہیں اصل یہ ہے کہ افتخار کیلئے ایسا
کرتے ہیں کہ خوب شان ظاہر ہو۔ سو فخر کیلئے کوئی کام کرنا گو اصل میں جائز ہو حرام ہو جاتا ہے تو بھلا اُس کا
کیا کہنا جو خود بھی سنت کے خلاف اور مکروہ ہو وہ تو اور بھی منع اور برا ہو جائیگا۔ سنت تو یہی ہے
کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں اور صاحبزادیوں کا مہر[۲] ٹھہرائے اور خیر اگر ایسا ہی زیادہ
باندھنے کا شوق ہے تو ہر شخص کی حیثیت کیموافق مقرر کریں اُس سے زیادہ نہ کریں۔

نبی علیہ السلام کی بیبیوں اور بیٹیوں کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

اول تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور
صلعم سے اس دولت عظمیٰ[۲] کی درخواست کی آپ نے کم عمر ہونیکا عذر فرما دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے شرماتے[۳] ہوئے خود حاضر ہو کر زبانی عرض کیا آپ پر فوراً حکم الٰہی آیا اور آپ نے اُن کی عرض
کو قبول کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ منگنی میں یہ تمام بکھیڑے جن کا آجکل رواج ہے سب لغو اور سنت
کے خلاف ہیں بس زبانی پیغام اور زبانی جواب کافی ہے۔ اسوقت عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی ساڑھے پندرہ سال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکیس برس کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس
عمر کے بعد نکاح میں توقف کرنا اچھا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا دلہن کی عمر میں جوڑ ہونیکا لحاظ بھی
رکھنا مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دولہا عمر میں کسی قدر دلہن سے بڑا ہو۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ

---

[۱] اخرج مسلم رحمہ اللہ عن ابی سلمۃ قال سالت عائشہ رضی اللہ عنہا کم کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش قالت اتدری ما النش قال لا قالت نصف اوقیۃ فتلک خمسمائۃ درہم۔ ۱۲

[۲] اس دولت عظمیٰ سے مراد حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کرنا ہے ۱۲

[۳] اپنے اہل خواص کے اصرار سے اور بحسب بعض روایات حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی ترغیب سے شرماتے ہوئے خود عرض کیا۔ ۱۲

انسؓ جاؤ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ) تو اس سے معلوم
ہوا کہ نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں بلانا کچھ مضائقہ نہیں اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ نکاح کی
شہرت ہو جائے جو کہ مقصود ہے مگر اس اجتماع میں اہتمام و کوشش نہ ہو وقت پر بلا تکلف جو دو چار
آدمی قریب نزدیک کے ہوں جمع ہو جائیں) یہ سب صاحب حاضر ہو گئے اور آپ نے ایک خطبہ پڑھکر [1]
نکاح کر دیا (اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چُھپے چُھپے پھرنا یہ بھی خلاف سنّت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ باپ
خود اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے [2]) اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا جسکی مقدار کا تخمینہ اوپر آچکا
ہے [2] اس سے معلوم ہوا کہ مہر لمبا چوڑا مقرر کرنا بھی خلاف سنّت ہے بس مہر فاطمی کافی اور برکت کا باعث
ہے۔ اگر کسی کو وسعت نہ ہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے) پھر آپ نے ایک طبق میں خرمے [3] لیکر
حاضرین کو پہنچا دیئے پھر حضورؐ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت امّ ایمن کے ہمراہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر بھیجدیا (بہنو دیکھو یہ دونوں جہان کی شہزادی کی رخصتی ہے جسمیں
نہ دھوم نہ میانہ نہ پالکی نہ بکھیر۔ نہ آپ نے حضرت علی سے کمینوں کا خرچ دلوایا نہ کنبہ برادری کا کھانا
کیا۔ ہم لوگوں کو بھی لازم ہے کہ اپنے پیغمبرؐ دونوں جہان کے سردار کی پیروی کریں اور اپنی عزت کو
حضورؐ کی عزت سے بڑھکر نہ سمجھیں (نعوذ باللہ منہ) پھر حضورؐ پر نور ان کے گھر تشریف لائے اور
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانی منگایا وہ ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی لائیں (اس سے
معلوم ہوا کہ نئی دلہنوں کو شرم میں اس قدر زیادتی کرنا کہ چلنا پھرنا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا عیب
سمجھا جائے یہ بھی سنت کے خلاف ہے) حضرتؐ نے اپنی کلّی اس میں ڈالدی اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا
کہ ادھر منہ کرو اور ان کے سینہ مبارک اور سر مبارک پر تھوڑا پانی چھڑکا اور دعا کی کہ الٰہی ان دونوں
کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ادھر پیٹھ کرو اور آپ نے ان کے
شانوں کے درمیان پانی چھڑکا اور پھر وہی دعا کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی منگایا
اور یہی عمل ان کے ساتھ بھی کیا مگر پیٹھ کی طرف پانی نہیں چھڑکا (مناسب ہے کہ دولہا دلہن کو جمع
کرکے یہ عمل کیا کریں کہ برکت کا سبب ہے۔ ہندوستان میں ایسی بُری رسم ہے کہ باوجود نکاح ہو جانے

[1] ایک بلیغ خطبہ پڑھکر ایجاب و قبول کرا دیا یہ خطبہ الخطب الماثورہ میں نقل ہے ۱۲

[2] کیونکہ یہ ولی ہے دوسرا وکیل ولی کو بہرحال وکیل سے ترجیح ہے ۱۲

[2] چار سو مثقال چاندی جسکی مقدار اسوقت انگریزی سکہ سے ۱۲ ماشہ کے روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ ہوتے ہیں۔ کذا فی تحفۃ الزوجین وغیرہا عن الرسائل

[3] بعض روایات میں بجائے پہنچا دینے کے بکھیرنا بھی آیا ہے مگر اس روایت بکھیر کو ذہبی وغیرہ محدثین نے ضعیف کہا ہے اور روایات مافی الباب سنت اگرچہ ہو مگر قاعدہ شرعیہ ہے کہ جہاں امر مباح یا مستحب میں استعمال بھی مفسدہ کا ہو جائے اس کو ترک کر دینا مصلحت ہے اور اس معمول میں آجکل اکثر رنج و تکرار کی نوبت آجاتی ہے اس لئے تقسیم پر کفایت کریں

کے بھی دولہا دُلہن میں پردہ رہتا ہے[۱]، ارشاد ہوا کہ بسم اللہ برکت کے ساتھ اپنے گھر جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نکاح کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشاء حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے اور برتن میں پانی لیکر اسمیں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ اور قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آگے پیچھے حکم فرمایا کہ اسکو پئیں اور وضو کریں۔ پھر دونوں صاحبوں کے لئے طہارت اور آپس میں محبت رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور خوش نصیبی کی دعا فرمائی اور فرمایا جاؤ آرام کرو۔ اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا بھی باعثِ برکت ہے۔ اور جہیز حضرت سیدۃ النسا کا یہ تھا دو چادریں یمانی جو سوسی کے طور پر ہوتی تھیں۔ دو نہالی جن میں السی کی چھال بھری تھی اور چار گدے دو بازو بند چاندی کے اور تکیہ اور ایک کملی اور ایک پیالہ اور ایک چکی اور ایک خشکیزہ اور پانی رکھنے کا برتن یعنی گھڑا اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے[۲] دیکھو! جہیز میں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اوّل اختصار کہ گنجائش سے زیادہ تردد نہ کرو۔ دوسرے ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزوں کی سردست ضرورت ہو وہ دینا چاہیئے تیسرے اعلان و اظہار نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے دوسروں کو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو ابھی بیان ہوا تینوں باتیں ثابت ہیں) اور حضور نے کام اس طرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ اور گھر کا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمہ نہیں معلوم ہندوستان کی شریف زادیوں میں گھر کے کاروبار سے کیوں عار کیجاتی ہے؟ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولیمہ کیا جسمیں یہ سامان تھا۔ کئی صاع جو ان کی روٹی پکی ہوگی اور کچھ خرمے اور کچھ مالیدہ (ایک صاع نمبری سیر سے ایک چھٹانک اوپر ساڑھے تین سیر ہوتا ہے پس ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جسقدر میسر ہو اپنے خاص لوگوں کو کھلا دے[۳]۔

حضرت کی بیبیوں کا نکاح

حضرت خدیجہ کا مہر پانسو درم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابو طالب نے اپنے ذمے رکھے اور حضرت

[۱] اور ایک دوسرا عمل جو مشہور ہے کہ دلہن کے پاؤں دھو کر گھر میں جابجا پانی چھڑکا جاتا ہے تذکرۃ الموضوعات میں اسکو موضوع قرار دیا ہے ۱۲ [۲] ازالۃ الخفا۔ [۳] باقی تکلفات و اسرافات وغیرہا سب ہمارے سردار دو جہاں کے طریقہ محبوبہ مرضیہ مقبولہ کے خلاف ہے ۱۲۔ [۴] ایک درم تخمیناً سوا چار آنہ کا ہوتا ہے اور ایک دینار دس درم کا اس سے معلوم ہو جاویگا کہ حضور کا مہر کس قدر ہلکا تھا اور کوئی شخص ناداری کی تاویل نہیں کر سکتا حضور اگر چاہتے تو دنیا بھر کے خزانے آپ کے پائے مبارک پر تصدق کر دیئے جاتے اور چار سو دینار صرف ایک بی بی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ہوا سو وہ بھی ایک بادشاہ نے اپنے ذمہ لے لیا تھا اسپر بھی وہ ہمارے ملک کے رواج سے پھر بھی بہت کم ہے اہل اسلام پر لازم ہے کہ اس طریقہ سے اپنا معمول مقرر کریں ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہونگے ۱۲ منہ

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی برتنے کی چیز تھی جو دس درم کی تھی۔ اور حضرت جویریہ رضؓ کا مہر چار سو درہم تھے اور حضرت اُمّ حبیبہ رضؓ کا مہر چار سو دینار تھے جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمّے رکھے۔ اور حضرت سودہ رضؓ کا مہر چار سو درہم تھے اور ولیمہ حضرت اُمّ سلمہ کا کچھ جو کا کھانا تھا اور حضرت زینب رضؓ بنت جحش کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور گوشت روٹی لوگوں کو کھلایا گیا۔ اور حضرت صفیہ رضؓ کی دفعہ جو جو کچھ صحابہ کے پاس حاضر تھا سب جمع کر لیا گیا یہی ولیمہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہ خود فرماتی ہیں کہ نہ اونٹ ذبح ہوا نہ بکری سعد بن عبادہ رضؓ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ کا آیا تھا بس وہی ولیمہ تھا۔[۱]

شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ

یہ قصہ اس غرض سے لکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ رسموں کی برائی سنکر پوچھتے ہیں کہ جب یہ رسمیں نہ ہوں تو کس طریقہ سے شادی کریں۔ اس کا جواب مہر زیادہ بڑھانے کے بیان سے ذرا پہلے گذر چکا ہے کہ کس طرح شادی کریں اور پھر ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور بیبیوں کی شادی کا قصہ بھی ابھی لکھدیا ہے سمجھدار آدمی کے واسطے کافی ہے مگر پھر بھی بعض سمجھنے لگتے ہیں کہ صاحب اس زمانہ کی بات اور تھی آجکل کر کے دکھلاؤ تو دیکھیں اور نرے زبانی طریقے بتلانے سے کیا ہوتا ہے اس قصے سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ آجکل بھی اس طرح شادی ہو سکتی ہے پھر یہ کہ یہ قصہ نہ مولویوں اور درویشوں کے خاندان کا ہے اور نہ کسی غریب آدمی کا ہے نہ کسی چھوٹی قوم کا ہے دونوں طرف ماشاء اللہ خوب کھاتے پیتے ہیں دنیاداری[۲] برتنے والے شریف آبرودار گھرانہ کا ہے۔ اس واسطے کوئی یوں بھی نہیں کہہ سکتا کہ مولوی درویش لوگوں کی اور بات ہے یا یہ کہ ان کے پاس تھا ہی نہیں اس مجبوری کو شرع کے موافق کر لیا۔ اس قصے سے سارے شبہ جاتے رہیں گے اسی سال کی بات ہے کہ ضلع مظفر نگر کے دو قصبوں میں ایک قصبہ میں دولہا والے ایک قصبہ میں دلہن والے تھے مقدور سے دونوں طرف والوں میں بڑے بڑے حوصلے تھے۔ لیکن عین وقت

[۱] اور مفصل حالات نکاح بنات مقدسہ اور ازواج مطہرات کے کتب سیر میں مذکور ہیں۔ ۱۲ محشی

[۲] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ مبغوض اللہ تعالیٰ کو تین شخص ہیں کہ ان میں سے ایک یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اسلام میں آکر جاہلیت کی رسمیں برتنا چاہے اور بہت احادیث مضامین مذکورہ کے متعلق موجود ہیں چونکہ ان خرابیوں کی برائی بدیہی ہے اس لئے زیادہ دلائل قائم کرنے کی حاجت نہیں: اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ پس مسلمانوں کو فرض و واجب و مقتضائے ایمان و عقل یہ ہے کہ ان خرابیوں کی برائی جب عقلاً و نقلاً ثابت ہو گئی ہمت کر کے سب کو خیر باد کہیں اور نام و بدنامی پر نظر نہ کریں بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زیادہ عزت و نیکنامی ہوتی ہے ۱۲ اصلاح الرسوم قال اللہ عزوجل وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ۲۸ سورۃ منافقون

برخلاف اس کے خدائے تعالیٰ نے دونوں کو ہدایت کی کہ شرع کا حکم سنکر اپنے سب خیالات کو دل سے نکالکر خدا اور رسول کے حکم کے موافق تیار ہو گئے نہ شادی کی تاریخ مقرر کرنے کو یا مہندی لیجانے کو یا جوڑا لیجانے کو نائی بھیجا گیا۔ نہ اس کے متعلق کوئی رسم برتی گئی۔ نہ دُلہن کے اُبٹنا ملنے کے واسطے بیبیاں جمع کی گئیں۔ خود ہی گھر والوں نے مل دیا۔ نہ دُولہا یا دُلہن والے گھروں میں کسی کو مہمان بلایا نہ کسی عزیز و قریب کو اطلاع کی شادی سے پانچ چھ روز پہلے خط کے ذریعہ سے شادی کا دن ٹھیر گیا۔ دولہا اور دولہا کے ساتھ اس کا ایک بڑا بھائی تھا۔ دُلہن کے ولی شرعی نے اس بڑے بھائی کو رقعہ کے ذریعہ سے نکاح کی اجازت دی تھی اور ایک ملازم کار و خدمت کیلئے تھا اور ایک کم عمر بھتیجا اس مصلحت سے ساتھ لے لیا کہ شاید کوئی ضروری بات گھر میں کہلا بھیجنے کی ضرورت ہو تو یہ بچہ پردے کے قابل نہیں ہے بے تکلف گھر میں جا کر کہہ دیگا بس کل اتنے آدمی تھے جو کرایہ کی ایک بہلی میں بیٹھ کر جمعہ کے دن دُلہن کے گھر پہنچ گئے۔ دُلہن کا جوڑا اُن ہی لوگوں کے ساتھ تھا اور دولہا اپنے گھر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ وہاں پہنچکر ملنے والوں کو کہلا بھیجا گیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد نکاح ہوگا نماز جمعہ کے قریب دُولہا کا جوڑا گھر میں سے آگیا اُس کو پہنکر جامع مسجد میں چلے گئے۔ بعد نماز جمعہ اول مختصر سا وعظ ہوا۔ جسمیں رسموں کی خرابیوں کا بیان تھا۔ اس وعظ میں جتنے آدمی تھے خوب سمجھ گئے بعد وعظ کے نکاح پڑھا گیا اور چھوارے باہر اور گھر میں تقسیم ہوئے جو لوگ نہ آسکے تھے اُنکے گھر بھی بھیجدیئے عصر سے پہلے سب کام پورا ہو گیا بعد مغرب کے دولہا والوں کو ہمیشہ کیوقت پر نفیس کھانا کھلایا گیا۔ اور عشاء کے بعد عورتوں کو ویسا ہی وعظ سنایا گیا ان پر بھی خوب اثر ہوا اور وقت پر چین سے سو رہے۔ اگلے روز تھوڑا ہی دن چڑھا تھا کہ دلہن کو ایک بہلی میں بٹھا کر رخصت کیا گیا۔ ہمراہی میں ایک رشتہ دار بی بی اور خدمت کے لئے ایک نائن تھی۔ یہ بہلی دلہن کے جہیز میں ملی تھی اور پالکی یا میانہ وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں کی گئی اور جہیز بھی ساتھ نہیں کیا گیا دلہن والوں نے اپنے کمینوں کو اپنے پاس سے انعام دیا۔ اور دولہا والوں نے سلامی کا روپیہ بھی نہیں لیا۔ بجائے بکھیر کے جو کہ دُلہن کے سر پر ہوتی ہے بعض مسجدوں میں اور غریب غرباء کے گھروں میں

روپئے اور پیسے بھیجد یئے گئے۔ ظہر کے وقت دولہا کے گھر آپہنچے۔ دلہن کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی جو بیبیاں دُلہن کو دیکھنے آئیں اُن سے منہ دکھائی نہیں لی گئی۔ اگلے دن ولیمہ کے لئے کچھ تو بازار سے عمدہ مٹھائی منگا کر اور کچھ کھانا دو طرح کا گھر میں پکوا کر مناسب مناسب جگہوں میں اپنے دوستوں اور ملنے والوں اور غریب غربا اور نیک بخت اور طالب علموں کے لئے بھیجدیا گیا گھر پر کسی کو نہیں بلایا گیا۔ دُلہن والوں کی طرف سے چوتھی کی رسم کے لئے کوئی نہیں آیا۔ تیسرے دن دُولہا اور دُلہن اس کے میکے چلے گئے اور ایک ہفتہ بھر رہکر پھر دولہا کے گھر آگئے اس وقت کچھ اسباب جہیز بھی ساتھ لے آئے اور کچھ پھر بھی دوسرے وقت پر لانے کے لئے وہاں ہی چھوڑ آئے۔ اس وقت دُلہن اتفاق سے میانہ میں سوار تھی۔ دولہا کے کمینوں کو جو کچھ رسم کے موافق ملتا اس سے زیادہ انعام اُن کو تقسیم کر دیا گیا۔ غرض ایسی چین امن سے شادی ہوگئی کہ کسی کو نہ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی طوفان ہوا۔ میں بھی اول سے آخر تک اس شادی میں شریک رہا۔ ہائے کس قدر حلاوت اور رونق تھی کہ بیان میں نہیں آتی خدا کے فضل سے سب دیکھنے والے خوش ہوئے اور بہت لوگ تیار ہوگئے کہ ہم بھی یوں ہی کریں گے۔ چنانچہ اس کے بعد دُلہن کے خاندان میں ایک شادی اور ہوئی وہ اس سے بھی سادی تھی۔ اگر زیادہ سادگی نہ ہو سکے تو اسی طرح کر لیا کرو جیسا اس قصہ میں تم نے پڑھا ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔ آمین یا رب العٰلمین ۵

بیوہ کے نکاح کا بیان

ان ہی بیہودہ رسموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت کے نکاح کو بُرا اور عار سمجھتے ہیں خاص کر شریف لوگ اسمیں زیادہ مبتلا ہیں۔ شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح ویسا دوسرا دونوں میں فرق سمجھنا محض بے وجہ اور بیوقوفی ہے۔ صرف ہندوؤں کے میل جول اور کچھ جائیداد کی محبت سے[۱] یہ خیال جم گیا ہے۔ ایمان اور عقل کی بات یہ ہے کہ جس طرح پہلے نکاح کو بے روک ٹوک کر دیتے ہیں اسی طرح دوسرا نکاح بھی کر دیا کریں اگر دوسرے نکاح سے دل تنگ ہو،

[۱] جائیداد کی محبت سے یہ مراد ہے کہ کہیں ہماری جائیداد اس رانڈ کی شادی کر کے غیر کو نہ پہنچ جائے ۱۲

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جب عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت اگر عدت کے بعد کسی سے شرعی دستور کے موافق نکاح کرنا چاہے تو اس کے والیوں کو حکم ہے کہ اس کو دوسرے نکاح سے نہ روکیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کئی طرح سے دوسرے نکاح کا تقید کیا اول یہ کہ والی وارثوں کو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکیں تو والیوں کو چاہئے کہ اس کو ترغیب دلاویں دوسرے یہ فرمایا کہ یہ نصیحت ہے اس کے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس نصیحت کو نہ مانے اور برا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر یقین نہیں رکھتا یعنی مسلمان ہی نہیں تیسرے یہ فرمایا کہ اسمیں ستھرائی ہے جو شخص اسکو عیب جانے وہ گویا گندہ ناپاک ہے کہ ستھرائی چھوڑ کر ناپاکی کی طرف جاتا ہے چوتھے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے تو جو شخص یوں جانے کہ دوسرے نکاح کرنے میں بڑی بڑی قباحتیں ہیں تو وہ شخص گویا آپ کو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہے

ہے تو پہلے نکاح سے کیوں نہیں ہوتا۔ عورتوں کی ایسی بُری عادت ہے کہ خود کرنا اور رغبت دلانا تو درکنار اگر کوئی خدا کی بندی خدا اور رسول کا حکم سر آنکھوں پر رکھ کر بھی لے تو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں بات بات پر طعنہ دیتی ہیں۔ ہنستی ہیں ذلیل کرتی ہیں غرض کہ کسی بات میں بے چوٹ کئے نہیں رہتیں یہ بڑا گناہ ہے بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے کیونکہ شریعت کے حکم کو عیب سمجھنا اس کے کرنے والے کو حقیر و ذلیل جاننا کفر ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں حضرت عائشہؓ کے سوا کوئی بھی کنواری نہ تھیں ایک ایک دو دو نکاح پہلے ہو چکے تھے تو کیا نعوذ باللہ نعوذ باللہ ان کو بھی بُرا کہو گی کیا توبہ توبہ تمہاری شرافت ان سے بھی بڑھ گئی کہ جو کام انھوں نے کیا خدا اور رسول نے جس کا حکم کیا اُس کے کرنے سے تمہاری عزت گھٹ جائے گی۔ آبرو میں بٹہ لگ جائیگا۔ ناک کٹ جائے گی تو یوں کہو کہ مسلمان ہونا ہی تمہارے نزدیک بے عزتی کی بات ہے خوب یاد رکھو کہ جبتک اس خیال کو اپنے دل سے نہ دور کرو گی اور پہلے اور دوسرے نکاح کو یکساں نہ سمجھو گی تب تک ہرگز تمہارا ایمان درست اور ٹھیک نہ ہوگا اس لئے اس خیال کے مٹانے میں بڑی کوشش کرنی چاہیئے اور سوائے اس کے اور کوئی کوشش کارگر نہیں ہو سکتی کہ ننگ و ناموس کو دل سے نکال کر رسم و رواج کو طاق پر رکھ کر اللہ و رسولؐ کو راضی اور خوش کرنے کے لئے فوراً بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیا کرو۔ انکار کرے تو اس کو رغبت دلاؤ۔ کوشش کرو۔ دباؤ ڈالو۔ غرض جس طرح بن پڑے نکاح کر دو۔ اور خوب سمجھ لو کہ یہ انکار سب کا ظاہری انکار ہے جو فقط رواج کی وجہ سے ہوتا ہے رواج نہ ہو تو کوئی انکار نہ کرے۔ جبتک ایسا نہ کرو گی اور عام طور پر اس کا رواج نہ پھیلے گا ہرگز دل کا چور نہ نکلے گا۔ حدیث میں ہے کہ جو کوئی میرے چھوٹے ہوئے طریقہ کو پھر پھیلانے اور جاری کرے اُس کو سَو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اس لئے بیوہ عورتوں کے نکاح میں جو کوئی کوشش کرے گا اور اس کا رواج پھیلائے گا اور جو بیوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے اور رواج پڑنے کے لئے اپنا نکاح کرے گی وہ سو شہیدوں

سلہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم (سورہ نور) دیکھئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالیٰ دوسرا نکاح کرنے سے غنی کردیگا تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت پسند ہے کہ اس کے سبب اللہ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے کہ محتاج عورت غنی ہو جاتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنے والے پر خاص رحمت نازل ہوتی ہے اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیوہ کے دوسرے نکاح کی ترغیب دی ہے۔ اخرج الترمذی رحمہ اللہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم وجہہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی ثلث لا تؤخرھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہو جاوے اور کوئی اس کے میل سے موافق مرد نکاح

کے واسطے ملے تو ایمان دار آدمی کو چاہیئے کہ اس کے نکاح کر دینے میں ہرگز ہرگز دیر نہ کرے۔ ۱۲ تذکیر الاخوان

کا ثواب پائے گی۔ کیا تم کو اُن پر ترس نہیں آتا اُن کا حال دیکھ دیکھ کر تمھارا دل نہیں کڑھتا کہ ان کی عمر برباد اور وہ مٹی میں ملجاتی ہیں۔

تیسرا باب (۳)

اُن رسموں کے بیان میں جن کو لوگ ثواب اور دین کی بات سمجھکر کرتے ہیں

فاتحہ کا بیان

پہلے یہ سمجھو کہ فاتحہ یعنی مردے کو ثواب پہنچانیکا طریقہ کیا ہے؟ سو اسکی حقیقت شرع میں فقط اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا اسپر جو کچھ ثواب اس کو ملا اُس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دیدیا کہ یا اللہ میرا یہ ثواب فلاں کو دیدیجئے اور پہنچا دیجئے۔ مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کچھ اس کا ثواب مجھے ملا ہے وہ فلاں کو پہنچا دیجئے یا ایک آدھ پارہ قرآن مجید یا ایک آدھ سورت پڑھی اور اس کا ثواب بخشدیا چاہے وہ نیک کام آج ہی کیا ہو، یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے۔ اتنا تو شرع سے ثابت ہے۔ اب دیکھو جاہلوں نے اسمیں کیا کیا بکھیڑے شامل کئے ہیں۔ اوّل تھوڑی سی جگہ لیپتے ہیں اسمیں کھانا رکھتے ہیں۔ بعض بعض کھانیکے ساتھ پانی اور پان بھی رکھتے ہیں۔ پھر ایک شخص کھانیکے سامنے کھڑا ہو کر کچھ سورتیں پڑھتا ہے اور نام بنام سب مُردوں کو بخشتا ہے۔ اس من گھڑت طریقہ[1] میں یہ خرابیاں ہیں (۱) بڑی خرابی اسمیں یہ ہے کہ سارے جاہلوں کا اسمیں یہ عقیدہ ہے کہ بغیر اس طرح پہنچائے ثواب ہی نہیں پہنچتا۔ چنانچہ ایک ایک کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جبتک کوئی اُس طرح فاتحہ نہ کردے۔ تب تک وہ کھانا کسی کو نہیں دیا جاتا کیونکہ ابتک ثواب تو پہنچا ہی نہیں پھر کسی کو کیونکر دیا جائے بعض وقت غیر محرم کو گھر میں ملاکر فاتحہ دلاتی ہیں جو

[1] قال اللہ تبارک و تعالیٰ قل یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل گو یا سب دونوں میں یہ ثابت ہے کہ دین کے کام میں جسقدر خدا اور رسول کا حکم ہو اسقدر وہ کام کیجئے اپنی طرف سے کچھ اور اسمیں زیادہ بڑھا کر نہ کیجئے نہ گھٹیئے اور نہ گھٹنے کہ زیادہ بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہیں رہتا اور دین کی راہ سے علیٰحدہ ہو جاتا ہے پھر جو کوئی اس کام کو کرے وہ گمراہ ہو جاتا ہے ۱۲

شرعاً ناجائز ہے[1]۔ خود میں نے دیکھا ہے کہ جب بہت سے مُردوں کو دلانا مقصود ہوتا ہے جن کے نام بتلا دینے سے یاد نہیں رہ سکتے وہاں فاتحہ دینے والے کو حکم ہوتا ہے کہ جب تو سب پڑھ چکے تو ہوں کر دینا بس ہوں کرنے کے وقت ایک ایک نام بتلا کر اس سے کہلایا جاتا ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ اسوقت جس کا نام یہ لیگا اسی کو ثواب ملیگا اور جس کا نام یہ نہ لیگا اس کو نہ ملے گا۔ حالانکہ ثواب بخشنے کا اختیار کھانے کے مالک کو ہے نہ اس پڑھنے والے کو۔ اس کے نام لینے سے کچھ نہیں ہوتا خود یہ جس کو چاہے بخشے جس کو چاہے نہ بخشے یہ سب عقیدہ کی خرابی ہے بعض کم علم یوں کہتے ہیں کہ ثواب تو بغیر اس کے بھی پہنچ جاتا ہے لیکن اسوقت سورتیں اس لئے پڑھ لیتے ہیں کہ دوہرا ثواب ہو جاتا ہے۔ ایک کھانیکا دوسرا قرآن کا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر یہی مطلب ہے تو خاص اسوقت پڑھنے کی کیا وجہ جو قرآن تم نے صبح کو تلاوت کیا ہے بس اسی کو اس کے ساتھ بخشدیا ہوتا۔ اگر کوئی شخص اسوقت نہ پڑھے پہلے کا پڑھا ہوا ایک آدھ پارہ یا پورا قرآن بخشدے یا یوں کہے اچھا مٹھائی تقسیم کردو میں پھر پڑھکے بخشدوں گا تو کبھی کوئی نہ مانے گا یا کوئی اس کھانے یا مٹھائی کے پاس نہ آوے وہیں دور بیٹھا بیٹھا پڑھدے تب بھی کوئی نہیں مانتا۔ پھر اس صورت میں دوسرے سے فاتحہ کرانے کے کوئی معنی ہی نہیں کیونکہ قرآن پڑھنے کا ثواب اسی پڑھنے والے کو ہوگا تو تمہاری طرف سے تو بہرحال فقط مٹھائی کا ثواب پہنچا یہ اچھی زبردستی ہے کہ جب ہم ثواب بخشیں تو کچھ نہ کچھ وہ بھی بخشے۔ (۲) لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صرف اس طرح پڑھکر بخشدینے سے ثواب پہنچ جاتا ہے کھانا خیرات کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور کسی بزرگ کا فاتحہ دلا کر خود کھا جاتے ہیں۔ گیارہویں وغیرہ کی مٹھائی اگر تقسیم کیجاتی ہے تو کس کو فلانے نواب صاحب۔ تحصیلدار صاحب پیشکار صاحب۔ تھانہ دار صاحب وغیرہ یار دوستوں کو بھیجی جاتی ہے۔ ہم نے کہیں نہیں سنا نہ دیکھا کہ سب شیرینی فقراء اور مسکینوں کو خیرات کر دی گئی ہو پس معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ ہے کہ اس طرح پڑھ کر بخشدینے سے اس کا ثواب پہنچ جاتا ہے سو یہ اعتقاد خود غلط اور گناہ ہے۔ اس لئے

[1] قرأة الکافرون الی الآخر مع الجمع مکروہۃ لانہا بدعۃ لم تنقل عن الصحابۃ ولا عن التابعین۔ کذا فی المحیط (فتاوی عالمگیری) البتہ ہر شخص کو بجائے خود اجازت ہے کہ وہ میت کیلئے جسقدر چاہے اور جس وقت چاہے بغیر التزام مالا یلزم فرداً فرداً دعا کرے استغفار کرے قرآن قرآن وغیرہ کا ثواب پہنچائے۔ واللہ اعلم بالصواب

کہ خود وہ چیز تو پہنچتی ہی نہیں البتہ اس کا ثواب پہنچتا ہے تو جنکو بخشا اُن کو بھی نہیں پہنچا۔ البتہ دو ایک سورت جو پڑھی ہے صرف اُسی کا ثواب پہنچا۔ سو اگر ان ہی کا ثواب بخشنا تھا تو اس مٹھائی یا کھانیکا بکھیڑا ناحق کیا خواہ مخواہ روپیہ دو روپیہ کا مفت احسان رکھا۔ اگر کہو کہ نہیں صاحب فقیروں کو بھی اسمیں سے دیدیتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ فقیروں کو بہت سے بہت دس یا پانچ کو دیا تو اس سے کیا ہوتا ہے مقصود تو پورے روپئے کی مٹھائی کا ثواب بخشنا ہے۔ اگر فقط اتنی ہی جلیبیوں کا ثواب بخشنا تھا تو روپیہ کا نام کیوں کیا۔ اور جنکو دیا جاتا ہے اُن کو خیرات کے نام سے ہرگز نہیں دیا جاتا بلکہ تبرک اور ہدیہ سمجھکر دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر ان کو کچھ خیرات دو تو ہرگز نہ لیں بلکہ بُرا مانیں۔ لہذا آجکل کے رواج کے اعتبار سے یہ فعل بالکل لغو اور بے معنی ہے (۳) اچھا ہم نے مانا کہ فاتحہ کے بعد وہ کھانا محتاج ہی کو دیدیا تو ہم کہتے ہیں کہ محتاج کو دینے اور کھلانے سے پہلے ثواب بخشنے کا کیا مطلب تمکو ثواب اسی وقت ملیگا۔ جب فقیر کو دیدو یا کھلادو۔ ابھی تم ہی کو ثواب نہیں ملا تو اس بیچارے مردے کو کیا بخشا۔ غرض اس فعل کی کوئی بات ٹھکانے کی نہیں۔ (۴) بعض کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خود وہ چیز پہنچ جاتی ہے چنانچہ کھانے کے ساتھ پانی اور پان اور بعضے حقہ بھی اسی واسطے رکھتے ہیں کھانا کھا کر پانی کہاں پائیں گے۔ پھر منہ بدمزہ ہوگا اس لئے پان کی ضرورت پڑیگی۔ خدا کی پناہ جہالت کی بھی حد ہوگئی۔ یہ بھی خیال رکھتی ہیں کہ جو چیز اس کو زندگی میں پسند تھی۔ اُس پر فاتحہ ہو۔ چھوٹے بچے کی دودھ پہ فاتحہ ہو مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ شب برات کی فاتحہ پر ایک بڑھیا نے کچھ پھلجھڑیاں رکھدی تھیں۔ اور کہا تھا کہ اُن کو آتشبازی کا بڑا شوق تھا۔ خود کہو یہ عقیدے کی خرابی ہے یا نہیں (۵) یہ بھی خیال ہے کہ اسوقت اسکی روح آتی ہے چنانچہ لوبان وغیرہ خوشبو سلگانے کا بھی منشا ہے گو سب کا یہ خیال نہو (۶) پھر جمعرات[1] کی قید اپنی طبیعت سے لگالی۔ جب شریعت سے سب دن برابر ہیں تو خاص جمعرات ہی کو فاتحہ کا دن سمجھنا شرعی حکم کو بدلنا ہے یا نہیں پھر اس قید سے ایک یہ بھی خرابی پیدا ہوگئی ہے کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ مردوں کی روحیں[2] جمعرات کو اپنے اپنے گھر آتی ہیں اگر کچھ ثواب ملیگا تو خیر نہیں تو خالی ہاتھ لوٹ جاتی ہیں یہ محض غلط خیال ہے اور بلا دلیل ایسا عقیدہ

سوال اس میں دو امر قابل تحقیق ہیں ایک تو یہ ثواب پہنچانے کی حقیقت کیا ہے سو ظاہر ہے کہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ ایک شخص نے کوئی کام نیک کیا اور اس کو کچھ ثواب ملنے کی توقع ہوئی جو کچھ اس کو ثواب ملا اس نے اپنی طرف سے دوسرے کو دیدیا دوسرا امر قابل تحقیق یہ ہے کہ ثواب کس چیز کا ملتا ہے آیا نفس طعام کا یا اس کے کھلانے اور دینے کا تو ظاہر ہے کہ خود کھانے کی ذات تو کوئی ثواب کی چیز نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہرگز نہیں پہنچتا اللہ تعالی کے پاس قربانی کا گوشت اور نہ اس کا خون لیکن تمہارا تقوی وہاں پہنچتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ نفس کا ثواب نہیں پہنچتا بلکہ عمل کا پہنچتا ہے مزید تفصیل اسکی اصلاح الرسوم میں دیکھ لی جائے۔ ۱۲ سوال علماء میں سے ایصال ثواب کا کوئی بھی منکر نہیں جب کبھی جسوقت ہو بلا قید کے جائز ہے البتہ تخصیص بلا نص کے منکر ہیں خصوصیت کسی دن کی اگر نص سے ثابت ہو جائے تو وہ اعتبار کرتے ہیں ورنہ سب ایام برابر جانتے ہیں اور تخصیص کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ سوال

[2] شکوٰۃ میں نسائی اور احمد سے منقول ہے کہ جب میت کی روح عالم برزخ میں جاتی ہے تو ارواح جمع ہو کر اپنے اقارب کا حال پوچھتی ہیں تو وہ جو پہلے مر گیا تھا اس کو کہتا ہے کہ وہ تو

رکھنا گناہ ہے اسی طرح کوئی تاریخ مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ اسمیں زیادہ ثواب ملیگا محض گناہ کا عقیدہ ہی (۷) اکثر عوام کی عادت ہی کہ بہت کھانے میں سے تھوڑا سا کھانا کسی طباق یا خوان میں رکھکر اُس کو سامنے رکھہ کر فاتحہ دیتے ہیں۔ اس میں اُن خرابیوں کے علاوہ ایک یہ بات پوچھنا ہے کہ فقط اتنے ہی کھانیکا ثواب بخشنا ہی یا سارے کھانیکا۔ فقط اتنے ہی کھانیکا ثواب بخشنا تو یقیناً منظور نہیں بس ضرور یہ کہوگی کہ سب کا ثواب پہنچانا منظور ہی۔ پس ہم کہتے ہیں کہ پھر فقط اتنے پہ کیوں فاتحہ دلائی۔ اس سے تو تمہارے قاعدہ کیموافق صرف اُس طباق کا ثواب پہنچنا چاہیئے باقی تمام کھانا ضائع گیا اور فضول رہا۔ اگر یوں کہو اُس کا سامنے رکھنا کچھ ضروری نہیں صرف نیت کافی ہے۔ تو پھر اس طباق کے رکھنے کی کیا ضرورت ہوئی اس میں بھی نیت کافی تھی۔ یہ توبہ توبہ حق تعالیٰ کو نمونہ دکھلانا ہے کہ دیکھئے اس قسم کا کھانا دیگ میں ہے اس کا ثواب بخشدیجئے نعوذ باللّٰہ منہ (۸) پھر اگر ثواب پہنچانے کے لئے اس کا سامنے رکھکر پڑھنا ضروری ہے تو اگر روپیہ پیسہ یا کپڑا غلہ وغیرہ ثواب بخشنے کیلئے دیا جائے اس پر فاتحہ کیوں نہیں پڑھتی ہو اور اگر یہ ضروری نہیں تو کھانے اور مٹھائی میں کیوں ایسا کرتی اور ضروری سمجھتی ہو (۹) پھر ہم پوچھتے ہیں کہ زمین لیپنے کی کیا ضرورت پڑی وہ نجس تھی یا پاک اگر ناپاک تھی تو لیپنے سے پاک نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ نجس ہوگئی کیونکہ پہلے تو خشک ہونیکی وجہ سے پیالے وغیرہ میں لگنے کا شبہ نہ تھا اب وہ برتن بھی نجس ہوجائیں گے اور اگر پاک تھی تو لیپنا محض فضول حرکت ہے یہ بھی گویا ہندوؤں کا چوکہ ہوا تو نعوذ باللہ مردوں کو چوکے میں بٹھلا کر کھانا کھلاتی ہیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اسی طرح جس فاتحہ میں زیادہ اہتمام ہوتا ہی اُسمیں چولہا وغیرہ بھی لیپا جاتا ہی۔ اسکا بھی یہی حال ہے (۱۰) بزرگوں کی فاتحہ میں ساری چیزیں اچھوتی ہوں۔ کورے گھڑے کورے برتن نکالے جائیں انہیں پانی کنوئیں سے بھر کر آئے گھر کا پانی نہ لگنے پائے اور اُس کو کوئی نہ چھوے نہ ہاتھ ڈالے نہ انہیں سے کوئی پیئے نہ پھلانگے یہانتک خوب دھوکر لگائے۔ غرض گھر کی سب چیزیں نجس ہیں یہ عجیب خلاف عقل بات ہی اگر وہ سچ مچ نجس ہیں تو انکو اپنے استعمال میں کیوں لاتی ہو ورنہ اس سارے پکھنڈ کی کیا ضرورت شرعی حکم فقط اتنا ہے کہ

ملّٰہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں ولو شبہ نفسہ بالیہود والنصاری صورۃ او سیرۃ علی طریق المزاح والہزال ای حتی علی ہذا المنوال کفر وفی خلاصۃ من وضع قلنسوۃ المجوس علی راسہ قال بعضہم یکفر الخ غرضکہ یہ قصد تشبہ کفار کا کیا اگرچہ ہزلاً ہو تو قصد ونیت تشبہ کفار سے لاریب کافر ہوگا اور معصیت ہونیکو قصد فعل کا چاہیئے کہ جسمیں مشابہت ہوتی گو بقصد مشابہ نہو بلکہ خود خبر بھی نہو کہ یہ شعار کفار کا ہی اور پھر خبر اور بعد خبر کے از نہ کرے تاہم عاصی ہوویگا بہرحال احادیث کثیرہ سے ثابت ہی کہ بلا قصد بھی تشبہ ممنوع حاصل ہوتا ہے ۱۲ ایسا ہی قاطع سفہ ۱۲

جس چیز کا خود کھانا جائز اُسے فقیر کو دینا بھی جائز اور جب فقیر کو دیا تو اب ثواب بخشدینا
جائز پھر یہ ساری باتیں لغو اور خلاف عقل ہوئیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ صاحب وہ بڑی درگاہ
ہے بزرگ لوگ ہیں اُن کے پاس چیز احتیاط سے بھیجنا چاہیئے تو جواب یہ ہے کہ اول تو اللہ تعالیٰ
کے یہاں اس ظاہری احتیاط اور طہارت کی کچھ قدر نہیں اس کے نزدیک حلال اور طیب ہی کی
قدر ہے اگر حرام مال ہوگا تو ہزار احتیاط کرو سب اکارت ہے اور اگر حلال طیب ہے تو یہ سب فضول
ہے وہ یوں ہی معمولی طور پر دیدینے سے بھی قبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جب خود اُن کی درگاہ میں بھیجنے
کا عقیدہ ہوا تو یہ حرام اور شرک ہوگا۔ کیونکہ اس کھانیکو اللہ کی راہ میں دینا مقصود ہے نہ خود ان
کے پاس بھیجنا اور اُن کی راہ میں دینا۔ اگر ایسا عقیدہ ہو تو وہ کھانا بھی حرام ہو جائیگا۔ بس جب
اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیکر ثواب بخشنا منظور ہو تو جیسے اور چیزیں خدا کی راہ میں دیتی ہو اور اُسمیں خرافات
نہیں کرتی ہو مثلاً فقیر کو پیسہ دیا اُسکو دھوتیں نہیں! اناج غلہ دیا۔ گھر کے پکے ہوئے کھانے میں سے
روٹی وغیرہ دیتی ہو اسی طرح یہ بھی معمولی طور سے نکال کر دیدو کیونکہ یہ بھی بڑی درگاہ یعنی اللہ
تعالیٰ کے یہاں جاتا ہے وہ بھی وہیں جاتا ہے پھر دونوں میں فرق کیا۔ پھر خیال کرو تو اسمیں ایک
حساب سے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ سے بڑھا دینا ہے اور یہ دل کا چور الگ رہا کہ وہ بزرگوں کی درگاہ میں
جاتا ہے اور یہ اللہ کی درگاہ میں۔ جو کھلا ہوا شرک ہے (۱) اس سے بدتر یہ دستور ہے کہ ہر ایک کا فاتحہ
الگ الگ کر کے دلایا جاتا ہے۔ یہ اللہ میاں کا۔ یہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ یا حضرت بی بی
اس کا تو صاف یہی مطلب ہے کہ فقط اتنا اللہ میاں کو دیتی ہیں اور اتنا اتنا ان لوگوں کو تو بھلا اس
کے شرک ہونے میں کسکو شک ہو سکتا ہے۔ اَستَغفِرُ اللّٰہَ اَستَغفِرُ اللّٰہَ۔ اسکا شرک اور بُرا ہونا
کلام مجید میں صاف صاف مذکور ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے بس ساری چیز خدا کی راہ میں
دیدو پھر جتنوں کو ثواب بخشنا ہو بخش دو۔ پھر ایک لطف اور ہے کہ معمولی مُردوں کا فاتحہ تو سب
کا ایک ہی میں کرا دیتی ہیں بزرگوں اور بڑے لوگوں کا الگ الگ کراتی ہیں جسکا مطلب یہ ہوا کہ
وہ تو بیچارے غریب مسکین کمزور ہیں اس لئے ایک میں ہو جائے تب بھی کچھ حرج نہیں اور یہ بڑے لوگ

نہیں سا جھے میں ہوگا تو لڑمرینگے چھینا جھپٹی کرنے لگیں گے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (۱۲) حضرت بی بی کی فاتحہ میں یہ بھی قید ہے کہ کھانا بند کر دیا جائے کھلا نہ رہے کیونکہ وہ پردہ دار تھیں تو اُن کے کھانے کا بھی کسی غیر محرم سے سامنا نہ ہو۔ اسکا لغو ہونا خود ظاہر ہے (۱۳) حضرت بیبی کی فاتحہ اور صحنک کے کھانے میں یہ بھی قید ہے کہ مرد نہیں کھا سکتے بلاوہ کھائیں گے تو سامنا نہیں ہو جائیگا۔ اور ہر عورت بھی نہ کھائے کوئی پاک صاف نیک بخت عورت کھائے اور نہ وہ کھائے جس نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا ہو۔ یہ بھی بہت برا اور گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اسکی بھی برائی موجود ہے (۱۴) بزرگوں اور اولیاء اللہ کے فاتحہ میں ایک اور خرابی ہے وہ یہ کہ لوگ ان کو حاجت روا اور مشکل کشا[1] سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ دینا دلاتے ہیں کہ اُن سے ہمارے کام نکلیں گے۔ حاجتیں پوری ہونگی اولاد ہوگی مال اور رزق بڑھیگا اولاد کی عمر بڑھیگی۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صاف شرک ہے، خدا بچائے۔ غرض ان سب رسموں اور عادتوں کو بالکل چھوڑنا چاہیے۔ اگر کسی کو ثواب بخشنا منظور ہو تو بس جس طرح شریعت کی تعلیم ہے اُس طرح سیدھے سادے طور پر بخش دینا چاہیے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور ان سب لغویات کو چھوڑ دینا چاہیے۔ بس بلا پابندی رواج جو کچھ توفیق اور میسر ہو پہلے محتاج کو دیدے پھر اس کا ثواب بخشدے۔ ہمارے اس بیان سے گیارہویں، سہمنی، توشہ وغیرہ سب کا حکم نکل آیا اور سمجھ میں آگیا ہوگا بعضے لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں یہ تو بالکل حرام ہے اور اس چڑھاوے کا کھانا بھی درست نہیں نہ خود کھاوے نہ کسی کو دے کیونکہ جس کا کھانا درست نہیں دینا بھی درست نہیں (۱۵) بعضے آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں اور اس کی منت مانتے ہیں۔ چادریں چڑھانا منع[2] ہے اور جس عقیدہ سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہے اور دوسرے خیرات صدقہ میں بھی جاہلوں نے بہت سے بے شرع رواج نکال رکھے ہیں چنانچہ ایک رواج اکثر جاہلوں میں یہ ہے کہ بیماری کا اتار سمجھ کر بکرے وغیرہ کا گوشت بانٹتے ہیں چونکہ اکثر یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ بیماری اسی گوشت میں لپٹ کر چلی گئی اور اسی لئے وہ گوشت آدمی کھانے کے قابل نہیں سمجھتے اور ایسے اعتقاد کی شرع میں کوئی سند نہیں اس لئے یہ بھی شرع سے بالکل خلاف ہے

[1] قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ دیکھئے اس آیت میں کسی بزرگ کو یا ولی و شہید و نبی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنے کے متعلق صاف طور سے فرما دیا گیا کہ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ ان کی سفارش بھی اگر ہو تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے پھر جس عقیدے کے ساتھ لوگ انکو مانتے ہیں اور خدا سے بھی بڑھا دیتے ہیں نعوذ باللہ اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا۔

[2] اخرج مالک عن عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد دوسری حدیث میں ہے اخرج الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ تیسری حدیث اخرج احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ زوارات القبور چوتھی حدیث اخرج مسلم عن جندب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد [illegible]

ہے ایک رواج یہ ہے کہ جانور بازار سے مول منگوا کر چھوڑتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اللہ کے واسطے ایک جان کو آزاد کیا ہے اللہ میاں ہمارے بیمار کی جان کو مصیبت سے آزاد کر دیں گے سو یہ اعتقاد کرنا کہ جان کا بدلہ جان ہوتا ہے شرع میں اسکی بھی کوئی سند نہیں ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے ایک رواج اس سے بڑھکر غضب کا یہ ہے کہ کوئی چیز کھانے پینے کی جو دلہے پر رکھ دیتے ہیں یہ بالکل کافروں کی رسم ہے برتاؤ میں کافروں کا طریقہ ویسے بھی منع ہے اور جو اس کے ساتھ عقیدہ بھی خراب ہو تو اسمیں شرک اور کفر کا بھی ڈر ہے۔ اس کام کے کرنیوالے یہی سمجھتے ہیں کہ اسپر کسی جن یا بھوت یا پیر یا شہید کا دباؤ یا سایہ ہو گیا ہے ان کے نام بھینٹ دینے سے وہ خوش ہو جائیں گے اور یہ بیماری یا مصیبت جاتی رہے گی سو یہ بالکل مخلوق کی پوجا ہے جس کا شرک ہونا صاف ظاہر ہے اور اسمیں جو رزق کی بے ادبی اور راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس کا گناہ الگ رہا ایک رواج یہ بھی گھڑ رکھا ہے کہ بعضے موقعوں میں صدقہ کے لئے بعضی چیزوں کو خاص کر رکھا ہے جیسے ماش اور تیل وہ بھی خاص بھنگی کو دیا جاتا ہے اول تو ایسے خاص کرنے کی شرع میں کوئی سند نہیں اور بے سند خاص کرنا گناہ ہے پھر مسلمان محتاج کو چھوڑ کر بھنگی کو دینا یہ بھی شرع کا مقابلہ ہے کیونکہ شرع میں مسلمان کا حق زیادہ اور مقدم ہے پھر اسمیں یہ اعتقاد بھی ہوتا ہے کہ اس صدقہ میں بیماری لپٹی ہوئی ہے اس واسطے گندے ناپاک لوگوں کو دینا چاہیئے کہ وہ سب الابلا کھا جائیں گے سو یہ اعتقاد بھی بے سند ہے اور ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے اس واسطے خیرات کے ان طریقوں کو چھوڑ کر سیدھا طریقہ یہ اختیار کرنا چاہیئے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے میسر کیا خواہ کوئی چیز ہو چپکے سے کسی محتاج کو یہ سمجھکر دیدیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہونگے اور اس کی برکت سے بلا اور مصیبت کو دفع کریں گے اس سے زیادہ سب پکھنڈ بلکہ گناہ ہیں۔ ایک رواج یہ نکال رکھا ہے کہ گلگلے وغیرہ پکا کر عورتیں مسجد میں لیجا کر خاص محراب یا منبر پر رکھتی ہیں اور بعضی جگہ باجا بھی ساتھ ہوتا ہے باجے کا ہونا تو ظاہر ہے جیسا کچھ برا ہے باقی اور قیدیں بھی واہیات ہیں بلکہ خود عورتوں کا مسجد میں جانا ہی منع ہے جب نماز کیواسطے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کیا ہے تو یہ کام تو

اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے بعضی اُن میں جوان ہوتی ہیں۔ بعضی زیور پہنے ہوتی ہیں۔
بعضی چراغ ہاتھ میں لئے ہوتی ہیں کہ ہمارا منہ بھی دیکھ لو۔ اسی طرح بعضی عورتیں منت ماننے
کو یا دعا کرنیکو یا سلام کرنیکو مسجد میں جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں خلاف شرع ہیں۔ سب سے
توبہ کرنی چاہیئے۔ جو کچھ دینا دلانا ہو یا دعا کرنا ہو اپنے گھر میں بیٹھ کر کر لو۔

اُن رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں کی جاتی ہیں

اوّل۔ غسل اور کفن کے سامان میں بڑی دیر کرتی ہیں کسی طرح دل ہی نہیں چاہتا کہ مردہ
گھر سے نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جنازہ میں ہرگز دیر مت کرو[۱] دوسرے
جنازے کیساتھ کچھ اناج[۲] یا پیسے وغیرہ بھیجتی ہیں کہ قبر پر خیرات کر دیا جائے اسمیں زیادہ نیت ناموری
کی ہوتی ہے جسمیں کچھ بھی ثواب نہیں ملتا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ غریب محتاج رہ جاتے ہیں اور جن کا
پیشہ ہی ہے وہ لیجاتے ہیں ثواب کیلئے جو کچھ دینا ہو سب سے چھپا کر ایسے لوگوں کو دو جو بہت
محتاج یا اپاہج یا آبرودار غریب دیندار اور نیک بخت ہوں تیسرے اکثر عادت ہے کہ مرنے کے
بعد مُردے کے کپڑے جوڑے یا قرآن شریف وغیرہ نکال کر اللہ واسطے دیدیتی ہیں۔ خوب سمجھ لو
کہ جب کوئی مر جاتا ہے شرع سے جتنے آدمیوں کو اس کی میراث کا حصہ پہنچتا ہے وہ سب آدمی
اس مُردے کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے مالک ہو جاتے اور وہ سب چیزیں ان سب کے ساجھے کی
ہو جاتی ہیں پھر ایک یا دو شخصوں کو کب درست ہوگا کہ ساجھے کی چیز کسی کو دیدیں اور اگر سب
ساجھی اجازت بھی دیدیں لیکن کوئی ان میں نابالغ ہو تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں اور
اس اجازت کا اعتبار نہیں اسی طرح اگر سب ساجھی بالغ ہوں لیکن شرماشرمی اجازت دیدیں
تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں اس لئے جہاں ایسا موقع ہو تو اول وہ سب چیزیں کسی
عالم سے ہر ایک کا حصہ پوچھ کر شرع کے موافق آپس میں بانٹ لیں پھر ہر شخص کو اپنے حصے
کا اختیار ہے جو چاہے کرے اور جس کو چاہے دے البتہ اگر سب وارث بالغ ہوں اور سب

[۱] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ ۱۲ مشکوٰۃ شریف

[۲] قولہ بدعتہ ای قبیحۃ کالمسمی بالکفارۃ ذکرہ ابن الحاج فی المدخل فی الجنائز قال ومن البدع القبیحۃ ما یحمل امام الجنازۃ من الخبز والخرفان ویسمون ذلک عشاء القبر فاذا وصلوا الیہ ذبحوا ذلک بعد الدفن وفرقوہ مع الخبز ذکر مثلہ المناوی فی شرح الاربعین فی حدیث من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد قال ویسمون ذلک بالکفارۃ فانہ لاشک انہ بدعۃ مذمومۃ قال ابن امیر حاج ولو تصدق بذلک فی البیت سرا لکان عملا صالحا وسلم من البدعۃ اعنی ان یتخذ ذلک سنۃ او عادۃ لانہ لم یکن من فعل من مضی یعنی السلف والخیر کلہ فی اتباعہم اھ ۱۲ طحطاوی صفحہ ۳۳۳ علی مراقی الفلاح اس عبارت میں جو علامہ سید احمد طحطاوی نے شرح مراقی الفلاح میں نقل کی ہے صاف طور پر اس رسم کا صریح رد ہے جو آجکل لوگوں میں رواج ہے

یہ بھی ہوتی ہے کہ قبرستان میں جنازے کیساتھ کھانا یا پیسے وغیرہ لیجا کر تقسیم کرتی ہیں اور اسے بدعت سمجھ مذموم بتایا ہے ۱۲ [illegible] وان اتخذ ولی المیت طعاما للفقراء [illegible]

خوشی سے اجازت دیدیں تو بدون بانٹے بھی دینا خرچ کرنا درست ہوگا چوتھے بعض مقرر تاریخوں
پر یا ان سے ذرا آگے پیچھے کچھ کھانا وغیرہ پکا کر برادری میں بانٹا جاتا ہے اور کچھ غریبوں کو کھلا دیا
جاتا ہے۔ اسکو تیجا[1]۔ دسواں چالیسواں کہتے ہیں اسمیں اوّل تو نیت ٹھیک نہیں ہوتی نام کیواسطے
یہ سب سامان کیا جاتا ہے۔ جب یہ نیت ہوئی تو ثواب کیا ہوتا اور اُلٹا گناہ اور وبال ہے۔ بعضی
جگہ قرض لے کر یہ رسمیں پوری کیجاتی ہیں اور سب جانتی ہیں کہ ایسے غیر ضروری کام کے لئے قرض لے
لینا خود بری بات ہے اور اتنی پابندی کرنا کہ شرع کے حکموں سے بھی زیادہ ہو جائے یہ بھی گناہ ہے
اور اکثر یہ رسمیں مردے کے مال سے ادا ہوتی ہیں جسمیں یتیموں کا بھی ساجھا ہوتا ہے یتیموں کا مال
ثواب کے کام میں بھی خرچ کرنا درست نہیں۔ تو گناہ کے کاموں میں تو اور زیادہ برا ہوگا۔ البتہ
اگر اپنے مال میں سے جو کچھ توفیق ہو غریبوں کو پوشیدہ کر کے دیدو ایسی خیرات خدائے تعالیٰ کے
یہاں قبول ہوتی ہے۔ بعض لوگ خاص کر کے مسجدوں میں میٹھے چاول بھی بھیجتے ہیں۔ بعضے تیل ضرور
بھیجتے ہیں بعضے بچوں کے مرنے کے بعد دودھ بھیجتے ہیں کہ وہ بچہ دودھ پیا کرتا تھا ان قیدوں کی کوئی
سند شرع میں نہیں ہے اپنی طرف سے نئے طریقے تراشنا بڑا گناہ ہے۔ ایسے گناہ کو شرع میں
بدعت کہتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] ہے کہ بدعت گمراہی کی چیز ہے اور وہ دوزخ
میں لیجانے والی ہے۔ بعضی یہ بھی سمجھتی ہیں کہ ان تاریخوں میں اور جمعرات کے دن اور شبرات
وغیرہ کے دنوں میں مردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اس بات کی بھی شرع میں کچھ اصل[3]
نہیں ان کو آنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جو کچھ ثواب مردے کو پہنچایا جاتا ہے اس کو خود
اس کے ٹھکانے پہنچ جاتا ہے پھر اسکو کون ضرورت ہے کہ مارا مارا پھرے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر مردہ
نیک اور بہشتی ہے تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑ کر کیوں آنے لگا اور اگر بد اور دوزخی ہے تو اس کو
فرشتے کیوں چھوڑ دینگے کہ عذاب سے چھوٹ کر سیر کرتا پھرے غرض یہ بات بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی
ہے۔ اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا عقیدہ مت رکھنا جس کتاب کو عالم
سند نہیں کہیں وہ بھروسہ کی نہیں ہے پانچویں۔ میت کے گھر میں عورتیں کئی بار اکٹھی[4] ہوتی ہیں اور

[1] فی البزازیۃ ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثانی والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم او لقراءۃ سورۃ الانعام او الاخلاص والحاصل ان اتخاذ الطعام عند قراءۃ القرآن لاجل الاکل یکرہ وفیہا من کتاب الاستحسان وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا الا ان یکون فی الورثۃ صغیر فلا یتخذ ذلک من الترکۃ اھ وقال فی المعراج وہذہ الافعال کلہا للسمعۃ والریا فیحترز عنہا لانہم لا یریدون بہا وجہ اللہ تعالیٰ اھ رد المحتار شامی وطحطاوی ۱۲

[2] کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ۱۲

[3] من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد چونکہ ان باتوں کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے اس لئے ایسی باتوں کو غیر مشروع اور بدعت کہا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ ۱۲

[4] فی الامداد وقال کثیر من متاخری ائمتنا یکرہ الاجتماع عند صاحب المیت

۱۲

سمجھتی ہیں کہ ہم اسکے درد شریک ہیں لیکن وہاں پہنچکر بعضی تو پان چھالیہ کھانے کے شغل میں لگ جاتی ہیں اگر پان چھالیہ میں ذرا دیر یا کمی ہو جائے تو ساری عمر گاتی پھریں کہ فلانے کے گھر پان کا ٹکڑا نصیب نہیں ہوا تھا بعضی وہاں کھانا بھی کھاتی ہیں چاہے اپنا گھر کتنا ہی نزدیک ہو لیکن خواہ مخواہ میت کے گھر جاکر پڑ رہتی ہیں اور بعضی تو ہفتے ہفتے رہتی ہیں بھلا بتاؤ یہ عورتیں درد شریک ہونے آئی تھیں یا خود اوروں پر اپنا درد ڈالنے آئی ہیں۔ ایسی بیہودہ عورتوں کیوجہ سے گھر والوں کو اسقدر تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے جسکی کوئی انتہا نہیں ایک تو اسپر مصیبت تھی ہی دوسری یہ اس سے بڑھکر مصیبت آپڑی وہی مثل ہوگئی سر پٹنا۔ گھر لٹنا۔ بعضی انہیں مردے کا نام تک نہیں لیتیں بلکہ دلو دلو چار چار جمع ہو کر بیٹھتی ہیں اور دنیا جہان کے قصے وہاں بیان کئے جاتے ہیں بلکہ ہنستی ہیں خوش ہوتی ہیں کپڑے ایسے بھڑک دار پہنکر آتی ہیں جیسے کسی شادی میں شریک ہونے چلی ہیں۔ بھلا ان بیہودیوں کے آنے سے کونسا فائدہ دین یا دنیا کا ہوا بعضی جو سچ مچ خیر خواہ کہلاتی ہیں کچھ درد میں بھی شریک ہوتی ہیں . . . . مگر جو در اصل طریقہ[1] درد شریک ہونے کا ہے کہ آکر مردے والوں کو تسلی دے۔ صبر دلائے۔ اُن کے دل کو تھامے اس طریقہ سے کوئی شریک نہیں ہوتی بلکہ اور اوپر سے گلے لگ لگ کر رونا شروع کر دیتی ہیں بعضی تو یوں ہی جھوٹ موٹ منہ بناتی ہیں آنکھ میں آنسو تک نہیں ہوتا اور بعضی اپنے گڑے مردوں کو یاد کرکے خواہ مخواہ کا احسان گھر والوں پر رکھتی ہیں اور جو صدق دل سے بھی روتی ہیں وہ بھی کہاں کی اچھی ہیں۔ کیونکہ اول تو اکثر بیان[2] کرکے روتی ہیں جس کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ممانعت فرمائی ہے بلکہ لعنت کی ہے اور دوسرے ان کے رونے سے گھر والوں کا دل اور بھر آتا ہے اور زخم پر نمک چھڑکا جاتا ہے زیادہ بیتاب ہو کر گھر ٹکر ٹکر روتی ہیں اور تھوڑا بہت جو صبر آچلا تھا وہ بھی جاتا رہتا ہے۔ تو ان عورتوں نے بجائے صبر دلانے کے اور اُلٹی بے صبری بڑھادی پھر ان کے آنے کا فائدہ کیا ہوا۔ سچ بات یہ ہے کہ غم والوں کا غم بٹانے کوئی نہیں آتا بلکہ اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو جمع ہوتی ہیں۔ بھلا

[1] لا باس بتعزیۃ اہلہ وترغیبہم فی الصبر وباتخاذ طعام لہم وبالجلوس لہا فی غیر مسجد ثلاثۃ ایام واولہا افضل وتکرہ بعدہا الا لغائب وتکرہ التعزیۃ ثانیا وعند القبر وعند باب الدار ویقول اعظم اللہ اجرک واحسن عزاءک وغفر لمیتک اھ درمختار وفی غرائب الفتاوی والجلوس للمصیبۃ ثلاثۃ ایام رخصۃ وترکہ احسن کذا فی معراج الدرایۃ عالمگیری ۱۲ وفی رد المحتار للعلامۃ الشامی ویکرہ لہ الجلوس فی بیتہ حتی یاتی الیہ من یعزی بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس باموریہم وصاحب المیت بامرہ انتہی کذا فی فتح الطحطاوی ۱۲ ومراقی الفلاح صفحہ ۳۳۹ وکبیری صفحہ ۱۰ ویکرہ الجلوس علی باب الدار للمصیبۃ فان ذلک عمل اہل الجاہلیۃ ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وتکرہ فی المسجد وتکرہ الضیافۃ من اہل المیت لانہا شرعت فی السرور لا فی الشرور وہی بدعۃ مستقبحۃ ۱۲ مراقی الفلاح بر حاشیہ طحطاوی صفحہ ۳۳۹

[2] نوحہ کرنے کے بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والے اور اس کی طرف کان لگانے والے کو روایت کیا اس کو ابو داؤد نے ۱۲

جب عورتوں کے جمع ہونے میں اتنی خرابیاں ہوں۔ ایسا جمع ہونا کب درست ہوگا ان میں بعضی دور کی آئی ہوئی مہمان ہوتی ہیں بہلیوں میں چڑھ چڑھ کر آتی ہیں اور کئی کئی روز تک رہتی ہیں اور گھاس دانہ بہلیوں کا اور اپنی آؤ بھگت کا سارا بوجھ گھر والوں پر ڈالتی ہیں چاہے مردہ والوں پر کیسی مصیبت ہو۔ چاہے اُن کے گھر کھانے کو بھی نہ ہو لیکن ان کے لئے سارے تکلّف کرنا ضرور حالانکہ حدیث میں ہے کہ مہمان کو چاہیئے کہ گھر والوں کو تنگ نہ کرے۔ اس سے زیادہ اور تنگ کرنا کیا ہوگا۔ پھر بعضوں کے ساتھ بچوں کی دھاڑ ہوتی ہے اور وہ چار چار وقت آٹھ آٹھ وقت کھانے کو کھاتے ہیں۔ کوئی گھی شکر کی فرمائش کر رہا ہے کوئی دودھ کے واسطے مچل رہا ہے اور اس سب کا بندوبست گھر والوں کو کرنا پڑتا ہے اور مدتوں تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے خاص کر عورت اگر بیوہ ہو جائے تو ایک چڑھائی تو تازہ موت کے زمانے میں ہوئی تھی دوسری ویسی ہی چڑھائی عدت گذرنے پر ہوتی ہے جس کا نام چھ ماہی رکھا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ عدّت سے نکالنے کے لئے آئی ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ عدّت کوئی کوٹھری ہے جس میں سے بیوہ کو ہاتھ پاؤں پکڑ کر نکالیں گی جب چار مہینے دس دن گذر گئے عدّت سے نکل گئی اور اگر اسکو حمل تھا جب بچہ پیدا ہو گیا عدت ختم ہو گئی اس کے لئے اس واہیات کی کون ضرورت ہو کہ سارا جہان اکٹھا ہو پھر اس سارے طوفان کا خرچ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرنے کے مال سے کیا جاتا ہے جس میں سب وارثوں کا ساجھا ہوتا ہے۔ بعضے تو ان میں پردیس میں ہوتے ہیں ان سے اجازت حاصل نہیں کیجاتی اور بعضے نابالغ ہوتے ہیں ان کی اجازت کا شرع میں اعتبار نہیں یاد رکھو کہ جس نے خرچ کیا ہے سارا اسی کے ذمہ پڑیگا اور سب وارثوں کا حق پورا پورا دینا پڑے گا اور اگر کوئی بہانہ لائے کہ میرا حصّہ ان خرچوں کے لئے کافی نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سب کا حصّہ بھی کافی نہ ہو تو کیا کروگی کیا پڑوسیوں کی چوری درست ہو جائیگی غرض اس طوفان میں خرچ کرنے والے گنہگار ہوتے ہیں۔ اور یہ خرچ ہو آنے والیوں کی بدولت اس لئے وہ بھی گنہگار ہوتی ہیں اس لئے چاہیئے کہ جو مرد وعورت پاس کے ہیں وہ کھڑے آئیں اور صبر وتسلّی دیکر چلے جائیں پھر دوبارہ آنے کی کوئی

---

۵۱ یکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام من اہل المیت لانہ شرع فی السرور لا فی الشرور وہی بدعۃ مستقبحۃ روی الامام احمد وابن ماجۃ باسناد صحیح عن جریر بن عبد اللہ کنا نعد الاجتماع الی اہل المیت وصنعھم الطعام من النیاحۃ رد المحتار نقلا عن فتح القدیر والطحطاوی صفحہ ۔

۵۲ وتستحب التعزیۃ للرجال والنساء اللاتی لایفتن لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی اخاہ بمصیبۃ کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیامۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بُردین فی الجنۃ ولا ینبغی لمن عزی مرۃ ان یعزی اخری۔ ۱۲ مراقی الفلاح۔

ضرورت نہیں اسی طرح تاریخ مقرر کرنا بھی واہیات ہے جسکا جب موقع ہوا آگیا اور جو دور کے ہیں اگر
یہ سمجھیں کہ بدوں ہمارے گئے ہوئے مصیبت زدوں کی تسلی نہ ہوگی تو آنیکا کچھ ڈر نہیں لیکن گاڑی
وغیرہ کا خرچ اپنے پاس سے کرنا چاہیئے اور اگر محض الزام اتارنے کو آتی ہیں تو ہرگز نہ آئیں خط سے
تعزیت ادا کردیں چھٹے دستور ہے کہ میت والوں کے لئے اوّل تو اُن کے نزدیک کے رشتہ دار کے گھر سے
کھانا آتا ہے یہ بات بہت اچھی ہے لیکن اسمیں بھی لوگوں نے کچھ خرابیاں کرلی ہیں اُن سے بچنا واجب
ہے اول تو اسمیں ادلے بدلے کا خیال ہونے لگا ہے کہ فلانے نے ہمارے یہاں بھیجا تھا ہم اُن کے
گھر بھیجیں۔ پھر اسکا اس قدر خیال ہے کہ اگر اپنے پاس گنجائش نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص خوشی سے
چاہے کہ میں بھیجدوں مگر یہ شخص بیڈھب ضد کریگا کہ نہیں ہمارے ہی یہاں سے جائیگا اور اسکی وجہ
صرف یہی ہے کہ ہم نہ بھیجیں گے تو ہم پر طعن ہوگا کہ کھا تو لیا تھا لیکن بدلہ نہ دیا گیا اور ایسی پابندی اوّل
تو خود منع ہے پھر اس کے لئے بھی قرض لینا پڑتا ہے اس لئے اس پابندی کو چھوڑ دیں جس رشتہ دار کو
توفیق ہوئی بھیجدیا۔ اسی طرح یہ پابندی بھی بہت بری چیز ہے کہ نزدیک کے رشتہ دار رہتے ہوئے دور کا
رشتہ دار کیوں بھیجے اسکے لئے مرتے مارتے ہیں اسکی وجہ بھی وہی بدنامی مٹانا ہے تو اس پابندی کو بھی
چھوڑدیں۔ ایک خرابی اسمیں اور کرلی ہے کہ ضرورت سے بہت زیادہ کھانا بھیجا جاتا ہے اور میت کے گھر
دور دور کے علاقہ دار کھانے کیواسطے جم کر بیٹھ جاتے ہیں یہ کھانا صرف ان لوگوں کو کھانا چاہیئے
جو غم اور مصیبت کے غلبہ میں بینا چولہا نہیں جھونک سکتے اور جن کے گھر سے کھانا پکایا ہے وہ اس
کھانے سے کیوں کھاتی ہیں اپنے گھر جاکر کھائیں یا اپنے گھر سے منگائیں۔ ایک خرابی یہ کرتی ہیں کہ بعضی
اس کھانے میں بھی تکلف کا سامان کرتی ہیں یہ بھی چھوڑ دینا چاہیئے جو وقت پر آسانی سے ہوگیا مختصر
تیار کرکے میت والوں کے واسطے بھیجدیا ساتویں بعضی عورتیں ایک یا دو حافظوں کو کچھ دیکر
قرآن پڑھواتی ہیں کہ مردے کو ثواب بخشا جائے۔ بعضی جگہ تیسرے دن چنوں پر کلمہ اور سیپاروں میں
قرآن پڑھوایا جاتا ہے چونکہ ایسے لوگ روپیہ پیسہ پانے اور کھانے کے لالچ سے قرآن پڑھتے ہیں انکو خود ہی
ثواب نہیں ملتا جب اُن ہی کو کچھ نہیں ملا تو مردے کو کیا بخشیں گے وہ سب پڑھا پڑھایا اور دیا دلایا بیکار

لہ ویستحب لجیران المیت والاباعد من اقاربہ تہیئۃ طعام لاہل المیت یشبعہم یومہم ولیلتہم لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد جاءہم ما یشغلہم ویلح علیہم فی الاکل لان الحزن یمنعہم فیضعفہم واللہ ملہم المصبر والمعوض ۱۲ مراقی الفلاح

سلہ واما ما شاع فی بلادنا الہندیۃ من الاستیجار لقراءۃ القرآن مع محدثات اخر فکرہ قطعا خلافا لمن جعل البدعات ۱۲

سلہ ودون ما اشتہر فی زماننا من جمع الطعام وقراء مغنین وطعام ثلثۃ ایام ونحو ذلک ومن فعل ذلک بدون رضا بقیۃ الورثۃ البالغین ضمنہ فی مالہ ۱۲ رد المحتار قال الشامی وبہ ظہر حال وصایا اہل زماننا فان الواحد منہم یکون فی ذمتہ صلوات کثیرۃ وغیرہا من زکوۃ واضاحی وایمان ویوصی لذلک بدراہم یسیرۃ ویجعل معظم وصیتہ لقراءۃ الختمات والتہالیل التی نص علماؤنا علی عدم صحۃ الوصیۃ بہا وان القراءۃ لشیء من الدنیا لا تجوز وان الآخذ والمعطی آثمان لان ذلک یشبہ الاستیجار علی القراءۃ ونفس الاستیجار علیہا لا یجوز فکذا ما اشبہہ کما صرح بذلک فی عدۃ کتب من مشاہیر کتب المذہب اھ رد المحتار

اور اکارت جاتا ہے۔ بعضے آدمی لالچ سے نہیں پڑھتے مگر لحاظ اور بدلا اتارنے کیلئے پڑھتے ہیں یہ بھی دنیا کی نیت سے ہوا اس کا ثواب بھی نہیں ملتا ہاں جو شخص محض خدا کیواسطے بدون لالچ اور لحاظ کے پڑھ دے نہ جگہ ٹھیرا وے نہ تاریخ ٹھیرا وے اُسکا ثواب بیشک پہنچتا ہے۔

رمضان شریف کی بعضی رسموں کا بیان

ایک یہ کہ بعضی عورتیں رمضان شریف میں حافظ کو گھر کے اندر بلا کر تراویح میں قرآن مجید سنا کرتی ہیں اگر یہ حافظ اپنا کوئی محرم مرد ہو اور گھر ہی کی عورتیں سُن لیا کریں اور یہ حافظ نماز مسجد میں پڑھکر فقط تراویح کیواسطے گھر میں آجایا کرے تو کچھ ڈر نہیں لیکن آجکل اس میں بھی بہت سی بے احتیاطیاں کر رکھی ہیں اول بعض جگہ نامحرم حافظ گھر میں بلایا جاتا ہے اور اگرچہ نام چاہے کو کپڑوں کا پردہ ہوتا ہے لیکن عورتیں چونکہ بے احتیاط زیادہ ہوتی ہیں اسواسطے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یا تو حافظ جی سے باتیں شروع کر دیتی ہیں یا آپس میں خوب پکار پکار کر بولتی ہیں اور حافظ جی سُنتے ہیں۔ بھلا بدون ناچاری کے اپنی آواز نامحرم کو سنانا کب درست ہے دوسرے جو شخص قرآن سناتا ہے جہاں تک ہوسکتا ہے خوب آواز بنا کر پڑھتا ہے۔ بعضے شخص کی لے ایسی اچھی ہوتی ہے کہ ضرور سُننے والیکا دل اسکی طرف ہوجاتا ہے تو اس صورت میں نامحرم مردوں کی لے عورتوں کے کان میں پہنچنا کتنی بری بات ہے تیسرے محلہ بھر کی عورتیں روز کے روز اکٹھی ہوتی ہیں اول تو عورت کو بدون ناچاری کے گھر سے باہر پاؤں نکالنا منع ہے اور یہ کوئی ناچاری نہیں کیونکہ ان کو شرع میں کوئی تاکید نہیں آئی کہ تراویح جماعت سے پڑھا کرو۔ پھر نکلنا بھی روز روز کا اور زیادہ بُرا ہے۔ پھر لوٹنے کا وقت ایسا بے موقع ہوتا ہے کہ رات زیادہ ہوجاتی ہے گلیاں کوچے بالکل خالی سُنسان ہوجاتی ہیں۔ ایسی حالت میں خدانہ کرے اگر مال یا آبرو کا نقصان ہوجائے تو تعجب نہیں خواہ مخواہ اپنے آپ کو خلجان میں ڈالنا عقل کے بھی خلاف ہے اور شرع کے بھی خلاف ہے۔ خاصکر بعضی عورتیں تو کڑے چھڑے وغیرہ پہن کر گلیوں میں چلتی ہیں تو اور بھی زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے

ایک دستور رمضان شریف میں یہ ہے کہ جو دھویں روزے کو خاص سامان کھانے وغیرہ کا کیا جاتا ہے اور اسکو ثواب کی بات سمجھتی ہیں شرع میں جس بات کو ثواب نہ کہا ہو اس کو ثواب سمجھنا خود گناہ ہے اس واسطے اسکو بھی چھوڑنا چاہیئے۔ ایک دستور یہ ہے کہ جب بچہ پہلا روزہ رکھتا ہے تو چاہے کوئی کیسا ہی غریب ہو۔ لیکن قرض کرکے بھیک مانگ کے روزہ کشائی کا بکھیڑا ضرور ہوگا جو بات شرع میں ضروری نہ ہو اسکو ضروری سمجھنا بھی گناہ ہے اسواسطے ایسی پابندی چھوڑ دینا چاہیئے۔

عید کی رسموں کا بیان

ایک تو سویاں پکانے کو بہت ضروری سمجھتے ہیں شرع سے یہ ضروری بات نہیں اگر دل چاہے پکا لو مگر اس میں ثواب مت سمجھو۔ دوسرے رشتہ داروں کے بچوں کو دینا لینا یا رشتہ داروں کے گھر کھانا بھیجنا پھر اس میں ادلا بدلا رکھنا اور ضرورت میں قرض لے کر کرنا یہ پابندی فضول بھی ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے اس لئے یہ سب قیدیں چھوڑ دیں۔

بقرعید کی رسموں کا بیان

دینا لینا یہاں بھی عید کا سا ہے جیسا اُسکا حکم ابھی پڑھا ہے وہی اسکا حکم بھی ہے دوسرے اس میں بہت سے آدمیوں پر قربانی واجب ہوتی ہے اور قربانی نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے تیسرے قربانی میں اپنی طرف سے یہ بات گھڑ رکھی ہے کہ سری سقے کا حق ہے اور پائے نائی کا حق ہے یہ بھی واہیات اور خلاف شرع پابندی ہے ہاں اپنی خوشی سے جسے چاہو دیدو۔

ذیقعدہ اور صفر کی رسم کا بیان

جاہل عورتیں ذیقعدہ کو خالی کا چاند کہتی ہیں اور اسمیں شادی کرنے کو منحوس سمجھتی ہیں یہ اعتقاد بھی گناہ ہے توبہ کرنا چاہیئے اور صفر کو تیرہ تیزی کہتی ہیں اس مہینے کو نامبارک جانتی ہیں۔ اور بعضی

ل اس تاریخ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف اس قدر ثابت ہے کہ چند خرما نوش فرما کر عیدگاہ تشریف لیجاتے تھے لہٰذا اگر کوئی بوجہ محبت و لذت کیلئے دودھ سویاں بھی اضافہ کرے تو مباح ہے مگر اس کا ایسا پابند نہ ہو جس سے مفاسد کو لازم آویں کبھی کبھی ناغہ بھی کردیا کرے کہ گنجائش نہ ہونے کے وقت خواہ مخواہ تردد میں نہ پڑے اور گنجائش کے وقت بھی رسوم کا اتباع نہ کرے بے تکلفی سے جو ہو جاوے اسی پر بس کرے ۱۲۔

جگہ تیرھویں تاریخ کو کچھ گھونگلیاں وغیرہ پکا کر تقسیم کرتی ہیں کہ اس کی نحوست سے حفاظت رہے۔ یہ سارے اعتقاد شرع کے خلاف اور گناہ ہیں توبہ کرو۔

ربیع الاول یا اور کسی وقت میں مولد شریف کا بیان

بعضی جگہ عورتوں میں بھی مولد شریف[1] ہوتا ہے اور جس طرح آجکل ہوتا ہے اسمیں یہ خرابیاں ہیں۔ (۱) اگر عورت پڑھنے والی ہے تو اکثر اس کی آواز باہر دروازے میں جاتی ہے نامحرموں کو آواز سنانا بھی بُرا ہے خاص کر اشعار پڑھنے کی آواز میں زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے (۲) اگر مرد پڑھنے والا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ وہ مرد سب عورتوں کا محرم نہ ہوگا بہت سی عورتوں کا نامحرم ہوگا۔ اگر اُس نے شعر اشعار خوش آوازی سے پڑھے جیسا آجکل دستور ہے تو عورتوں نے مرد کا گانا سُنا یہ بھی منع ہے (۳) روایتیں اور کتابیں مولد کے بیان کی اکثر غلط روایتوں سے بھری ہوئی ہیں اُن کا پڑھنا اور سننا سب گناہ ہے (۴) بعضے تو یوں سمجھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اُس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے بیچ میں پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو اس کا یقین کرنا گناہ ہے۔ اور بعضے یہ اعتقاد نہیں رکھتے لیکن کھڑے ہونیکو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو کھڑا نہ ہو اس کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور خود ان سے کہو کہ جب شرع میں کھڑا ہونا ضروری نہیں تو آج جو مولد ہوگا اسمیں کھڑے مت ہونا تو کبھی اُن کا دل گوارا نہ کرے اور یوں سمجھیں کہ جب کھڑے نہ ہوئے تو مولد ہی نہیں ہوا۔ جو چیز شرع میں ضروری نہ ہو اسکو ضروری سمجھنا یہ بھی گناہ ہے (۵) مٹھائی یا کھانا تقسیم کرنیکی ایسی پابندی ہے کہ کبھی ناغہ نہیں ہوتی اور ناغہ کرنے میں نامی اور حضرت کی ناخوشی سمجھتے ہیں۔ جو چیز شرع میں ضروری نہیں اسکی ایسی پابندی کرنا یہ بھی بُرا ہے (۶) اس کے سامان میں یا پڑھتے پڑھتے دیر لگ گئی یا مٹھائی بانٹنے میں اکثر نماز کا وقت تنگ ہو جاتا ہے یہ بھی گناہ ہے (۷) اگر کسی کا عقیدہ بھی خراب نہ ہو اور گناہ کی باتوں کو اس سے نکال دے

[1] مولد شریف یعنی وفات و معجزات بیان کرنا خواہ ملک ہند ہو یا سندھ و ایران ہو یا توران۔ خراسان ہو یا ملتان روم ہو یا شام جائز ہے بلکہ باعث ثواب و خیر و برکت ہے اسمیں کسی اہل اسلام کو کلام نہیں لیکن موضوع روایات اور خلاف شرع امور داخل کرنے کے ساتھ ہرگز جائز نہیں فی زمانہ یہ طریقہ مروجہ مشروع نہیں باقی قیام کرنا یہ بھی بے اصل ہے کسی ادلہ شرعیہ سے ثابت نہیں۔ قلت هذا انما كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم والخلفاء الراشدين الى انقضاء القرون المشهود لها بالخير ... ذکر مولد شریف ... اور وعظ و پند و نصائح برابر زمانہ صحابہ تابعین و تبع تابعین وائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جاری رہا کسی میں اس کا التزام نہ تھا اور اب چونکہ اس کو لازم کر لیا ہے اور ... خوان کے آگے رکھنے کو ... ذکر خیر الیا جاتا ہے ... التزام مالا یلزم خالی از کراہت نہیں ...

جب بھی ظاہری پابندی سے جاہلوں کو ضرور سند ہوگی تو جس بات سے جاہلوں کے بگڑنے کا ڈر ہو اور وہ چیز شرع[۱] میں ضرور کرنے کی نہ ہو تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس لئے رواج کیموافق اس عمل کو نہ کرے بلکہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھنے کا شوق ہو کوئی معتبر کتاب لے کر خود پڑھ لے یا بے اکٹھا کئے گھر کے دو چار آدمی یا جو ملنے ملانے آگئے ہوں اُن کو بھی سُنا دے اور اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو کسی چیز کا ثواب بخشنا منظور ہو دوسرے وقت مساکین کو دیکر یا کھلا کر بخشدے نیک کام کو کوئی منع نہیں کرتا مگر بے ڈھنگا پن برا ہے۔

رجب کی رسموں کا بیان

اس کو عام لوگ مریم روزہ کا چاند کہتے ہیں اور اسکی ستائیس تاریخ میں روزہ رکھنے کو اچھا سمجھتے ہیں کہ ایک ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے شرع میں اسکی کوئی قوی اصل نہیں اگر نفل روزہ رکھنے کو دل چاہتا ہے اختیار ہے۔ خدائے تعالیٰ جتنا چاہیں ثواب دیدیں اپنی طرف سے ہزار یا لاکھ مقرر نہ سمجھے۔ بعضی جگہ اس مہینے میں تبارک کی روٹیاں پکتی ہیں یہ بھی گھڑی ہوئی بات ہے شرع میں اسکا کوئی حکم نہیں نہ اس پر کوئی ثواب کا وعدہ ہے اس واسطے ایسے کام کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے

شب برات[۲] کا حلوا اور محرم کا کھچڑا اور شربت

شب برات کی اتنی اصل ہے کہ پندرہویں رات اور پندرہواں دن اس مہینے کا بہت بزرگی اور برکت کا ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس رات کو جاگنے اور اُس دن کو روزہ رکھنے کی رغبت دلائی ہے اور اس رات میں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قبرستان میں تشریف لیجا کر مردوں کے لئے بخشش کی دعا مانگی ہے تو اگر اس تاریخ میں مردوں کو کچھ بخش دیا کرے چاہے قرآن شریف پڑھکر چاہے کھانا کھلا کر چاہے نقد دیکر چاہے ویسے ہی دعائے بخشش کی کردے تو یہ طریقہ سنت کے موافق ہے۔ اس سے زیادہ جتنے بکھیڑے لوگ کر رہے ہیں اسمیں حلوے کی قید لگا رکھی ہے

---

[۱] اس باب میں شرعاً کوئی نص وارد نہیں نہ نفیاً نہ اثباتاً اگر پابندی رسم ضروری سمجھیگا تو یقیناً کراہت عدم ہوگی اور یہی حکم ہے تمام عبادات اور مندوبات اور ہیئات مباحہ میں منجملہ ان کے حلوا اور سہیاں وغیرہ بھی ہیں اور استنباط اس کا قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے جو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی نے روایت کیا ہے لا یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوٰتہ یری ان حقاً علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ اور سید کے حواشی مشکوٰۃ میں ہے فیہ ان من اصر علی مندوب وجعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان فکیف من اصر علی بدعۃ او منکر انتہی ۱۲ مجموعۃ الفتاوی صفحہ ۳۱ جلد ۲

[۲] بااثر حضرات مثلاً چودہری یا کسی جماعت کے سردار اور مقتدی کو تو یقیناً ترک کردینا چاہیئے چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (ترجمہ) ہر ایک شخص تم میں سے چرواہا یعنی سردار و نگہبان ہے اور ہر چرواہا یعنی نگہبان اور سردار سے قیامت کے دن اپنی رعیت کی جانب سے سوال کیا جائیگا یعنی جن کی نگرانی اس کے ذمہ ہے ... اگر وہ چودھری کسی ممنوع فعل کو کرتا ہے ... ۱۲

اور اُس طریقے سے فاتحہ دلاتے ہیں اور خوب پابندی سے یہ کام کرتے ہیں۔ یہ سب واہیات ہیں سب باتوں کی بُرائی ابھی اُوپر پڑھ چکی ہو اور یہ بھی سن چکی ہو کہ جو چیز شرع میں ضروری نہ ہو اس کو ضروری سمجھنا یا حد سے زیادہ پابند ہو جانا بُری بات ہے اسی طرح محرم کی رسموں کو سمجھو شرع میں صرف اتنی اصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ جو شخص اُس روز اپنے گھر والوں پر خوب کھانے پینے کی فراغت رکھے سال بھر تک اسکی روزی میں برکت ہوتی ہے اور جب اتنا کھانا گھر میں پکے تو اُسمیں سے اللہ کیواسطے بھی محتاجوں غریبوں کو دیدے تو کیا ڈر ہے۔ اس سے زیادہ جو کچھ کرتے ہیں اُسمیں اسی طرح کی برائیاں ہیں جیسا اوپر سُن چکی ہو۔ اس سے بڑھ کر شربت تقسیم کرنیکی رسم ہے اپنے گمان میں کربلا کے پیاسے شہیدوں کو ثواب بخشتی ہیں تو یاد رکھو کہ شہیدوں کو شربت نہیں پہنچتا بلکہ ثواب پہنچ سکتا ہے اور ثواب میں ٹھنڈا شربت اور گرم گرم کھانا سب برابر ہے پھر شربت کی پابندی میں سوا غلط عقیدے کے کہ اُن کی پیاس اس سے بجھے گی اور کیا بات ہے ایسا غلط عقیدہ خود گناہ ہے اور بعضے جاہل شب برات میں آتشبازی اور محرم میں تعزیہ کا سامان کرتے ہیں آتشبازی کی برائی پہلے باب میں لکھدی ہے اور تعزیہ[1] کی بُرائی اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ اس کے ساتھ ایسے ایسے برتاؤ کرتے ہیں کہ شرع میں بالکل شرک[2] اور گناہ ہے اسپر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اس کے سامنے سر جھکاتے[3] ہیں اسپر عرضیاں[4] لٹکاتے ہیں وہاں مرثیے پڑھتے ہیں روتے چلاتے ہیں اس کے ساتھ باجے بجاتے ہیں اس کے دفن کرنیکی جگہ کو زیارت کی جگہ سمجھتے ہیں مرد و عورت آپس میں بے پردہ ہو جاتے ہیں نمازیں برباد کرتے ہیں ان باتوں کی بُرائی کون نہیں جانتا۔ بعضی آدمی اور بکھیڑی نہیں کرتے مگر شہادت نامہ پڑھا کرتے ہیں تو یاد رکھو کہ اگر اُسمیں غلط روایتیں ہیں تب تو ظاہر ہی کہ منع ہے اور اگر صحیح روایتیں بھی ہوں جب بھی چونکہ سب کی نیت یہ ہوتی ہے کہ سن کر روئیں گے اور شرع میں مصیبت کے اندر ارادہ کر کے رونا درست نہیں اس واسطے اس طرح کا شہادت نامہ پڑھنا بھی درست نہیں اسی طرح محرم کے دنوں میں ارادہ کر کے رنگ پڑیا چھوڑ دینا اور سوگ اور ماتم کی وضع بنانا اپنے بچوں کو خاص طور کے کپڑے پہنانا یہ سب بدعت اور گناہ کی باتیں ہیں۔

[1] تعزیہ اس آیت کے مضمون میں داخل ہے اتعبدون ما تنحتون یعنی ایسی چیز کو پوجتے ہو جس کو خود تراشتے ہو۔ ۱۲

[2] اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وانا منہ برئ۔ ۱۲ تذکیر الاخوان ضعفا ودقال اللہ تعالیٰ قل لا املک لکم ضرا ولا رشدا قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا وقال اللہ تعالیٰ ویعبدون من دون اللہ ما لا یملک لھم رزقا من السموات والارض شیئا ولا یستطیعون۔ ۱۲

[3] قال اللہ تعالیٰ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون ۱۲۔

[4] اخرج الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسال احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی لیسال الملح وحتی یسئلہ شسع نعلہ اذا انقطع ۱۲۔ وقال اللہ تعالیٰ فی ذم عبدۃ الاوثان وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ۱۲۔

تبرّکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا

کہیں کہیں جبہ شریف یا موئے شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور بزرگ کا مشہور ہے اسکی زیارت کیلئے یا تو اسی کی جگہ جمع ہوتے ہیں یا اُن لوگوں کو گھروں میں بلاکر زیارت کرتے ہیں اور زیارت کرنیوالوں میں عورتیں بھی ہوتی ہیں اوّل تو ہر جگہ اُن تبرّکات کی سند نہیں اور اگر سند بھی ہو تب بھی جمع ہونے میں بہت خرابیاں ہیں۔ بعضی خرابیاں وہاں بیان کردی ہیں جہاں شادی میں عورتوں کے جمع ہونیکا ذکر لکھا ہے پھر شور غل اور بے پردگی اور کہیں کہیں زیارت والوں کا گانا جسکو سب عورتیں سنتی ہیں۔ یہ سب ہر شخص جانتا ہے کہ بُری باتیں ہیں ہاں اگر اکیلے میں زیارت کرے اور زیارت کیوقت کوئی خلاف شرع بات نہ کرے تو درست ہے اور رسموں کا پورا حال اصلاح الرسوم ایک کتاب ہے اسمیں لکھدیا ہے ہم اسجگہ تم کو ایک گُر بتلائے دیتے ہیں اُس کا خیال رکھو گی تو سب رسموں کا حال معلوم ہوجائیگا اور کبھی دھوکا نہ ہوگا۔ وہ گُر یہ ہے کہ جس بات کو شرع نے ناجائز کہا ہو اس کو جائز سمجھنا گناہ ہے اور جسکو جائز بتلایا ہو مگر ضروری نہ کہا ہو اس کو ضروری سمجھکر پابندی کرنا یا نام کمانیکو کرنا یہ بھی گناہ ہے۔ اسی طرح جس کام کو شرع نے ثواب نہیں بتلایا اسکو ثواب سمجھنا گناہ ہے اور جسکو ثواب بتلایا ہو مگر ضروری نہ کہا ہو اُس کو ضروری سمجھنا گناہ ہے اور جو ضروری نہ سمجھے مگر خلقت کے طعن کے خوف سے اُس کے چھوڑنیکو بُرا سمجھے یہ بھی گناہ ہے اسی طرح کسی چیز کو منحوس جاننا گناہ ہے۔ اسی طرح بدون شرع کی سند کے کوئی بات تراشنا اور اُس کا یقین کرلینا گناہ ہے۔ اسی طرح خدا کے سوا کسی سے دعا مانگنا یا اُن کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بچاویں۔

تمت

ف۱ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ۱۲ ف۲ بعضی جگہ زیارت کرانے پر معاوضہ لیا جاتا ہے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ ایسے امور پر معاوضہ لینا حرام اور رشوت ہے ۱۲ ف۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ گانا جماتا ہے نفاق کو قلب میں جس طرح جماتا ہے پانی زراعت کو نقل کیا اس کو بیہقی نے اس حدیث سے گانے کی مذمت معلوم ہوئی بالخصوص جہاں احتمال فتنہ کا ہو چاہیے کہ خود شعر و ترنم کا گانا ۱۲ ف۴ جو رسوم مروجہ زمانہ کہ کسی وجہ شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں ان کے عدم جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں خواہ بدرجہ مندوب و مستحسن پہنچے ہوئے ہیں اگر عوام ان کو بمنزلہ واجب موکد جاننے لگیں یا عمداً انکے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے عتاب اور ندامت لاحق ہونے لگے اور باوجود عدم وسعت کے ان کے ارتکاب کی سعی کیجائے اور تارک پر ملامت ہوتی ہو جیسا کہ اب اکثر علماء اور اکثر جہلاء میں باعتبار اکثر رسوم فساد عقیدہ جو باعث اسکا ارتکاب نادرست ہے

کے ایسے ہی مشاہد میں تو لاریب یہ التزام اور معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدہ اور خیال سے بری ہے تب بھی یہ اندیشہ فساد عقیدہ عوام اسکا ارتکاب نادرست

ضمیمۂ اولیٰ بہشتی زیور ملقبہ بہشتی جوہر حصہ چھٹا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دین میں نئی باتیں پیدا کرنیکی برائی اور جاہلیت کی رسموں کی معصیت ہونیکا بیان

حدیث[1] میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہمارے دین میں نئی بات پیدا کرے جسکا اس دین سے تعلق نہیں تو وہ بات مردود ہے (یعنی اس بات کا کچھ اعتبار نہیں) اور نئی بات سے مراد یہ ہے کہ وہ بات شریعت کی کسی دلیل سے ثابت نہ ہو اور ایسی باتوں کا دین میں داخل کرنا شریعت کی اصطلاح میں بدعت[2] کہلاتا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ جو شخص ایسا کام کرتا ہے وہ گویا حق تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے اس لئے کہ شریعت حق تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہے اسمیں کمی بیشی کا کسی کو حق حاصل نہیں۔ پس جس نے اس شریعت میں کسی ایسی بات کو شامل کیا جو اس دین سے خارج ہے تو اس نے شریعت کو ناکافی سمجھا۔ پس اوّل تو یہی بہت بڑا جرم ہے کہ حق تعالیٰ کی تجویز کی ہوئی شریعت کو ناکافی سمجھا پھر اور باتیں جو داخل کیں تو ایک نئی شریعت خود گھڑی۔ یہ دوسرا جرم ہوا سو حاصل یہ ہوا کہ بدعتی حق تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے اور اسکی برابری کا مدعی ہے لہٰذا سخت گمراہ ہے اگرچہ بظاہر اپنا مطیع اور فرمانبردار ہونا ظاہر کرتا ہے پھر چونکہ بدعت عبادت کا رنگ لئے ہوئی ہے بدعت کا مرتکب اسکو عبادت سمجھتا ہے اور ذریعۂ قرب خداوندی خیال کرتا ہے اس لئے ایسے شخص کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی کیونکہ توبہ تو گنہگار کیا کرتا ہے اور بدعتی اپنے کو گنہگار نہیں سمجھتا بلکہ وہ اپنے کو تابعدار سمجھتا ہے پھر وہ توبہ کیوں کرے۔ پس یہ گناہ نہایت بیچدار ہے حق تعالیٰ پناہ دے اور سیدھی راہ دکھلادے۔ اور گناہوں میں اتنا تو ہے کہ ان کا مرتکب اپنے کو ذلیل اور نافرمان جانتا ہے اور جب اُس کو توفیق ہوتی ہے تو فوراً توبہ بھی کرلیتا ہے۔ پس مسلمانوں کو ایسے سخت گناہ سے بہت پرہیز چاہیئے۔ اور اس گناہ کی ظاہری چمک دمک جو عبادات کا رنگ لئے ہوئے ہے اُسکی طرف ہرگز توجہ نہ کریں۔

[1] اخرج الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد ورواہ ابوداؤد ولفظہ من صنع امرا علی غیر امرنا فہو رد۔ وابن ماجۃ وفی روایۃ لمسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد ۱۲ الترغیب والترہیب صفحہ ۲۲

[2] جو چیز خواص وعوام اکثر لوگوں میں رائج ہو اور وہ لوگ اس کو برا نہ سمجھیں اگرچہ اس کا کرنا ثواب یا نہ کرنا عذاب نہ جانیں مگر اس کے کرنے والے کو کوئی انھیں مطعون نہ کرے بلکہ نہ کرنے والے کو مطعون کریں اور لوگ اسپر تعجب کریں پھر خواہ وہ کام شرع کی رو سے جائز اور مباح ہو اور خواہ مکروہ اور حرام ہو اس بات کا کچھ اسمیں لحاظ نہو صرف زمانہ کے رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہیں پھر ایسے کام کو اصل شرع کی رو سے اگرچہ جائز اور مباح ہوں مگر جب ان کاموں کو شرعی کاموں کی طرح لوگ کرنے لگیں اور کرنے والے کی تعریف اور مدح اور نہ کرنے والے کی ہجو اور مذمت ہونے لگے اور ایسے بعض کاموں میں ہوتے ہوتے آخر کو یہ نوبت پہنچے کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر اور شرک اس کام کے سبب ہونے لگیں تو ایسے سب کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام کبھی شرک کبھی کفر میں شمار ہوکر شرع کی رو سے منع ہوجاتے ہیں۔ ۱۲ تذکیر الاخوان صفحہ ۱۱۲

ایک بزرگ کی حکایت ہی. جو صاحبِ کشف تھے کہ اُن کا ایک قبرستان میں گذر ہوا اور انھوں نے دو مردوں کو عذاب میں مبتلا پایا پس انکے لئے مغفرت کی دعا کی جب اپنی جگہ جاکر وہاں سے پھر اُسی راستے سے لوٹے تو دیکھا کہ وہ دعا ایک مردے کے حق میں کافی ہوگئی اور اس کا عذاب موقوف ہوگیا اور دوسرے شخص کا عذاب موقوف نہوا حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ اسکی کیا وجہ ہوئی کہ ایک مسلمان کے حق میں میری دعا مؤثر ہوئی اور دوسرے کے حق میں غیر مؤثر۔ الہام ہوا کہ یہ شخص بدعتی ہی حق تعالیٰ سے نہایت عاجزی سے دعا کرنی چاہیئے کہ ہم سبکو اپنی اطاعت اور اتباع سنت کی توفیق دے حدیث میں ہی کہ بہت زیادہ غصہ حق تعالیٰ کا تین شخصوں پر ہوتا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا ذکر کیا جنمیں اس شخص کا بھی ذکر کیا جو اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرے یعنی جو رسمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے عرب میں برتی جاتی تھیں ان کا برتنے والا اور اسی طرح تمام واہیات رسمیں اور غیر قوموں کے طریقے اختیار کرنے والے پر حق تعالیٰ کا سخت غصہ نازل ہوتا ہے اور ظاہر ہی کہ حق تعالیٰ کے ادنیٰ غضب کی بھی تاب نہیں ہوسکتی تو اعلیٰ درجہ کا غصہ اور عذاب کون برداشت کرسکتا ہی۔ حدیث میں ہی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی اسکے کرنے کی اجازت عطا فرمائی سو ایک قوم نے اس کام کو نہیں کیا اور اسکے کرنے سے پرہیز کیا اور سمجھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گو اسکے کرنے کی اجازت دیدی ہی مگر بہتر اس کام کا نہ کرنا ہی اور خود اپنے اس فعل کو بیان جواز کیواسطے کیا ہی تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ فعل جائز ہی جسکی آپنے قولاً و فعلاً ہر طرح سے اجازت مرحمت فرمادی مگر چونکہ یہ سمجھنا محض اپنی رائے سے تھا اور کوئی شرعی دلیل اسپر قائم نہ تھی اس لئے مذموم شمار کیا گیا پس آپنے خطبہ پڑھا اور اللہ پاک کی حمد کی پھر فرمایا کیا حال ہی (یعنی برا حال ہی) ان قوموں کا جو ایسا کام کرنے سے بچتے ہیں جسکو میں خود کرتا ہوں پس واللہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے ایسا کرتے ہیں تو میں ان لوگوں سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ اور اسکے عذاب کو جانتا ہوں اور ان لوگوں سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں تو جب یہ حالت ہی تو یہ لوگ کیوں میرے خلاف کرتے ہیں یعنی عذاب کا مجھے اپنے زیادہ خوف ہی اور ان سے زیادہ

۵۱ اخرج البخاری رحمہ اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلث ملحد فی الحرام ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیہریق دمہ ۱۲ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ نقل از تذکیر الاخوان صفحہ ۵۹

اخرج مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ ۱۲۔

۵۲ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزہون عن الشیٔ اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم لہ خشیۃ متفق علیہ ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۲۷ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

اس سے بچنے کا اہتمام بھی کرتا ہوں پس مجھ سے کسی امر میں زیادتی کرنا ان کو ہرگز نہ چاہیئے صاحبو! ذرا غور کرو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات دین کی نہ تھی اس کو دین سمجھنے اور آپکی مخالفت کرنے پر کسقدر عتاب و انکار فرمایا ہے حالانکہ صحابہ رضی اللہ عنہ آپکے عاشق تھے اور آپکی سنت پر بہت بڑے عمل کرنیوالے تھے مگر چونکہ انھوں نے اس حکم کے سمجھنے میں غور سے کام نہیں لیا اسوجہ سے اُن پر یہ عتاب کیا گیا اور ہم لوگ تو کس شمار میں ہیں نہ ہم کو اُس درجہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت میسر ہے اور نہ اُس درجہ کی اطاعت حاصل ہے پھر ہم تو ایسے افعال کرنے میں اور زیادہ غصہ و عتاب کے مستحق ہونگے۔ اس لئے کہ ہماری نیت اسقدر اچھی نہیں ہوتی جیسی کہ صحابہ رضی اللہ عنہ کی نیت ہوتی تھی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماویں اور خصوصاً جبکہ ایسے کام کرنے میں کوئی دنیاوی غرض بھی ہو تب تو بدعت کا گناہ نہایت ہی سخت ہوگا اور اس زمانے میں بہت سی ایسی ہی رسمیں پھیل گئی ہیں جنکو لالچ اور طمع کیوجہ سے لوگ عبادت کے رنگ میں ادا کرتے ہیں ان سب سے بہت ہی پرہیز کرنا چاہیئے اور ان کے جاری ہونے میں جو بہت کچھ لوگوں کے منافع ہیں حق تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ان سب کو چھوڑنا چاہیے جس کی حق تعالیٰ پر نظر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ خود اسکی حاجت روائی کر دیتے ہیں غرض سمجھلو۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ہدایت کیجانب بلائے (یعنی نیک کام کی راہ بتلادے) تو اسکو ان سب لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ملیگا جو اسکے کہنے سے وہ نیک کام کریں گے اور ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ کیجائیگی (یعنی ان کے عمل کا تو جتنا ثواب ہے وہ ان کو ملے ہی گا۔ ہدایت کرنے والے کو اس ہدایت کا ثواب اسقدر ملیگا جتنا کہ ان سب عمل کرنیوالوں کے عمل کا ثواب ہے۔ ان لوگوں کے ثواب میں سے کمی کر کے ہدایت کرنے والے کو ثواب نہ دیا جائیگا بلکہ چونکہ یہ نیک کام کرنیکا باعث ہو گیا ہے اس وجہ سے اسکو جداگانہ ثواب ملیگا) اور جو گمراہی کا راستہ بتلائے تو اسپر ان سب لوگوں کے اعمال کا وبال پڑیگا جو اس شخص کے کہنے سے اور بتلانے سے برا کام کریں گے اور خود ان لوگوں کے گناہ میں کمی نہ کیجائیگی (جنھوں نے اس کے کہنے سے اور بتلانے سے گناہ کیا ہے ان کو تو اس برے کام کرنیکی پوری پوری سزا ملیگی کچھ کمی نہ ہوگی اور گمراہ کرنے والے کو ان سب گناہ کرنیوالوں کی برابر عذاب ہوگا

۱۳؎ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لاینقص ذالک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذالک من آثامہم شیئا رواہ مسلم ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۲۹ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ وعن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیران ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لایرضاہا اللہ تعالیٰ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا لاینقص ذالک من اوزارہم شیئا ۱۲ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ، مشکوٰۃ صفحہ ۳۰ وترجمہ صفحہ ۱

اس لئے کہ اس نے ہی تو گناہ کرایا اس طرح کہ یہ گناہ کا سبب ہو گیا اور گناہ کا سبب ہونا بھی گناہ ہے جس طرح کہ نیکی کا سبب ہونا نیکی ہی غور کرو کہ اپنے گناہ کا وبال اور عذاب اس قدر ہوگا کہ برداشت نہ ہو سکیگی پھر دوسرے لوگوں کے گناہ کا وبال اور خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ دوسرے لوگ کسقدر ہونگے کیونکر برداشت کریگا ایسی باتیں ہرگز نہ جاری کرنی چاہئیں اور ایسی رسموں کو کبھی نہ رواج دینا چاہیئے جن سے اپنے کرنے کا بھی گناہ ہو اپنی دیکھا دیکھی جو اور لوگ عمل کریں انکا بھی وبال بھگتنا پڑے ہاں نیک کام خود بھی کرو اور دوسرونکو بھی رغبت دلاؤ۔ اپنے کرنے کا تو ثواب ہو ہی گا دوسرے لوگوں کے رغبت دلانے کا بھی بہت بڑا ثواب ملیگا کیونکہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت تک کسقدر لوگ تمہاری دیکھا دیکھی وہ نیک کام کریں گے جسکو تم نے کیا ہی۔

حضرت. عرباض بن ساریہ سے روایت ہی کہ ایک روز ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمکو ایسی نصیحت فرمائی جس نے اثر بھی کیا یعنی بہت عمدہ طریق سے وعظ فرمایا جو موثر ہوا اور) جس سے بہت رقت ہوئی اور کثرت سے آنسو جاری ہوئے اور دلوں پر خوف طاری ہوا۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہی جیسا کہ کوئی رخصت کرنیوالا در خصت ہونیوالونکو م نصیحت کرتا ہے (ایسی حالت میں جہاں تک ہو سکتا ہی خوب اچھی طرح نصیحت کرتا ہے کہ خدا جانے اب ملنا میسر ہو یا نہو ان صاحب کو یہ خیال ہوا کہ شاید آپ عالم آخرت میں عنقریب تشریف لیجانیوالے ہیں اور اسی وجہ سے اسقدر اہتمام سے نصیحت فرماتے ہیں تو اور بھی جو مفید باتیں ہوں معلوم ہو جائیں تو اچھا ہی کیونکہ پھر تو اس مقصود کے حاصل ہونیکی امید نہیں۔ سو اسوجہ سے ان صاحب نے کہا کہ ہمکو (اور بھی کچھ) وصیت فرمائیے (جو آپ کے بعد دارین میں کام آئے کیونکہ پھر ایسا بتلانے والا کہاں میسر ہوگا) آپ نے فرمایا کہ میں تمکو وصیت کرتا ہوں اور حکم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنیکا (جو ساری نیکیوں اور فلاح دارین کی جڑ ہی) اور حکم سننے اور اطاعت کرنے خلفاء کا (یعنی جو تم پر مسلمان حاکم اور بادشاہ ہوں اُنکی اطاعت کرنا جبتک کہ شریعت کے موافق حکم کریں) اگرچہ وہ حاکم حبشی غلام ہو اور ان امور کے اہتمام کی تاکید اسلئے کرتا ہوں کہ جو شخص میرے

بعد تم میں سے زندہ رہیگا تو بہت سے اختلاف دیکھے گا (یعنی لوگوں کی حالت بدلجاویگی نئی نئی باتیں پیدا ہوجاویں گی اور فتنے برپا ہونگے تو ایسے وقت میں تقوی اور اتحاد کی نہایت ضرورت ہے کہ جب خدا تعالی کا خوف ہوگا تو ناحق پر عمل کرنے سے بچے گا اور اتحاد کیوجہ سے باہم مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑیگی اور جب بادشاہ کی مخالفت کیجاتی ہے تو باہم مسلمانوں میں اتحاد نہیں رہتا پس صورت اتحاد کی یہی ہے کہ حاکم کی اطاعت کیجائے (اب تقوی کا طریق فرماتے ہیں) پس تم لازم رکھنا اپنے اوپر میرے طریقہ کی تابعداری اور خلفاء راشدین کے طریقے کی تابعداری اور خوب مضبوط پکڑے رہنا اس طریقہ کو اور بچتے رہنا دین میں نئی باتوں کے جاری کرنے سے اسلئے کہ ہر نئی بات دین میں پیدا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ظاہر ہے کہ گمراہی شیطان کا راستہ اور دوزخ میں لیجانیوالی اور دنیا کی بھی تباہ کرنے والی چیز ہے اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت اور اختلافات سے بچانے کا اہتمام فرمایا ہے اور بچنے کا طریقہ بھی بتلا دیا ہے اور وہ آپکی اور آپکے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر کام میں خواہ دنیا کا ہو یا دین کا ہو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اختیار کریں اور رسموں کی پابندی ہرگز نہ کریں اور برادری اور کنبہ والوں کی ناراضی کی ہرگز پرواہ نہ کریں اللہ پاک کا حق سب سے زیادہ مقدم ہے اور ہر طرح کا نفع اور ضرر سب اسی کے قبضہ میں ہے لہذا جس سے وہ راضی ہوگا اسکو کسی کی حاجت نہیں اور جس سے وہ ناراض ہے اسکی کوئی دستگیری نہیں کر سکتا۔ لوگوں کے دل بھی اسکے قبضہ میں ہیں جسکو جس سے چاہے ناراض کردے اور جسکو جس سے چاہے راضی کر دے اور بڑی ذلت اور بے شرمی کی بات ہے کہ اپنے مثل ناچیز مخلوق کی تابعداری گوارا کرے اور مالک حقیقی کے حکم کی پرواہ نہ کرے۔ افسوس لوگوں میں عقل بھی نہیں رہی) امام احمد نے عمدہ سند سے روایت کی ہے کہ فرمایا[۲] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی قوم کسی بدعت کو جاری کرتی ہے تو ویسے ہی ایک سنت (پر عمل کی توفیق) جاتی رہتی ہے (اور جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ بدعت کے علاوہ اسکے گناہ ہونیکی یہ بھی نحوست ہے کہ اسکے سبب سے سنت پر عمل کرنے کی توفیق نہیں رہتی) تو معمولی سنت پر عمل کرنا بہتر ہے عظیم الشان بدعت نکالنے سے اسلئے کہ معمولی درجہ کی سنت پر عمل کرنے سے بہت بڑا ثواب ملتا ہے اور بہت بڑی بدعت بھی اگر جاری کرے تو بجز عذاب دوزخ…

ف۱ (عن العرباض بن ساریہ) قال عبد الرحمن بن عمرو السلمی وحجر بن حجر اتینا العرباض وهو ممن نزل فیه ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم وقلنا اتیناک زائرین وعائدین ومقتبسین فقال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجهه فوعظنا موعظة بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال رجل یا رسول الله کأن هذه موعظة مودع فماذا تعهد الینا قال اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان عبدا حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة للترمذی وابی داؤد بلفظه ۱۲ جمع الفوائد صفحہ ۱۲ ج ۱

ف۲ وروی عنه الطبرانی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من امة ابتدعت بعد نبیها فی دینها بدعة الا اضاعت مثلها من السنة ۱۲ ترغیب صفحہ ۱۴۲

کے اور کچھ حاصل نہیں پس سنت کا اختیار کرنا بہر حال بہتر ہے اگرچہ وہ سنت معمولی ہی درجہ کی ہو مثلاً سنت کیموافق استنجا وغیرہ کرنا۔ اور بدعت کسی حال میں نافع اور بہتر نہیں اگرچہ اُس کے اہتمام میں کیسی ہی مشقت اُٹھائی جائے اور جب عظیم الشان بدعت نکالنے میں کوئی بھلائی نہیں تو معمولی درجہ کے اہتمام بدعت میں توکیا بھلائی ہونی حاصل یہ ہے کہ چھوٹی بڑی بدعتیں سب دین دنیا کی بربادی کا باعث ہیں اور سنت پر عمل کرنا ہر حال میں ثواب کا باعث ہے حدیث میں ہے[۱] کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تعظیم کرے اہل بدعت کی وہ اسلام کے گرانے پر مدد کرتا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بدعتی چونکہ طریقہ سنت کیخلاف عملدرآمد کرتا ہے جو دین اسلام کے ضعف کا سبب ہے پس جو شخص ایسے شخص کی تعظیم کرے تو وہ بھی اسکا مددگار ہے اور گناہ کی مدد کرنا گناہ ہے سو وہ بھی گنہگار ہوا اور بدعتی کی تعظیم کرنا گناہ پر مدد کرنے میں اسلئے شمار کیا گیا کہ اگر ایسے شخص کی توہین کیجاتی اور اس سے قطع تعلق کیا جاتا تو امید تھی کہ وہ اپنی حرکت سے باز آجاتا اور اسلام کو اس سے ضرر نہ ہوتا اور جب اُسکی تعظیم کی گئی تو اس کو اسکی حالت پر برقرار رکھا گیا جو ضعف اسلام کا باعث ہے اور گناہ ہے لہذا گناہ پر مدد کرنا ثابت ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ بدعتی دشمن ہے خدا تعالیٰ کا اور خدا تعالیٰ کے دشمن کی تعظیم شریعت میں منع ہے تو جو شخص خداوند تعالیٰ کے دشمن کی تعظیم کریگا گویا اسنے اسلام کی وقعت نہیں سمجھی جب تو اُسکے حکم کی مخالفت کی اور یہ وجہ اگرچہ سب گناہوں میں جاری ہے مگر بدعت میں خصوصیت کیساتھ جاری ہے اس لئے کہ اسکا بہت بڑا گناہ ہونا اور اسکے ضرر عظیم برپا ہونا پہلے مذکور ہو چکا ہے حدیث میں ہے[۲] کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری سنت پر عمل کرے اس زمانے میں جبکہ میری اُمت میں فساد پھیلے (یعنی بدعتیں جاری ہوں اور جہالت پھیل جائے) تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملیگا۔ اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے (لہذا مسلمانوں کو ایسے عمدہ عمل سے ہر گز نہ رکنا چاہیئے تاکہ اس قدر ثواب عظیم سے محروم نہ رہیں۔ اور چونکہ اس زمانہ میں سخت مخالفت سنت کی ہو رہی ہے پس اس ثواب کو ضرور حاصل کرنا چاہیئے اسطرح کہ خود بھی سنت پر عمل کرے اور دوسروں کو بھی رغبت دلائے مگر لڑائی جھگڑے سے بہت بچنا چاہیئے جہاں کوئی فتنہ محتمل ہو وہاں فقط خود عمل کرلے اور دوسروں سے کچھ نہ کہے اور جہاں کوئی فتنہ نہ ہو دوسروں کو بھی خوب رغبت دلائے۔ تمت

[۱] وعن ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۱ اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالیٰ واہتز لہ العرش ۲۰ تذکیر الاخوان صفحہ ۱۹۴ اخرج ابوداؤد عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سیداً فانہ ان یک سیداً فقد اسخطتم ربکم۔ ۲۰ تذکیر الاخوان صفحہ ۱۹۵

[۲] وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ قال من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی

ضمیمہ ثانیہ حصہ ششم بہشتی زیور ملقبہ بہ

بہترین جہیز

دیباچہ از حضرت اقدس اشرف العلماء مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

احقر اشرف علی عفی عنہ مظہر مدعا ہی کہ جس زمانہ میں رسالہ اصلاح النساء کی ترتیب ہو رہی تھی ایک مضمون عورتوں کیلئے نہایت مفید جو حضرت مولانا عبد الحق صاحب متوطن پور قاضی وکیل ریاست ریاست رتلام و ممبر مدرسہ عالیہ دیوبند مد فیضہم کا لکھا ہوا تھا نظر سے گذرا جس کے لکھے جانیکی وجہ مولانا کے صاحبزادے نے تمہید میں ظاہر کی ہے اسکو دیکھ کر بیساختہ تمنا اس کی اشاعت کی ہوئی چنانچہ اسکی تقریظ میں بھی احقر نے اس تمنا کو ظاہر کیا ہی مولانا موصوف نے اسکی ایک نقل مع اجازت اشاعت مجھکو عطا فرمائی اس اثناء میں رسالہ اصلاح النساء طبع ہو کر شائع ہو چکا تھا مناسب ہوا کہ اُس مضمون کو رسالہ مذکورہ کا ضمیمہ بنا دیا جائے مولانا نے لقب اسکا بہترین جہیز رکھا ہی باستثناء چند خاص مواقع کے کہ خاص حالات کے اعتبار سے انمیں خاص خطاب ہی باقی سب مضامین مفید عام ہیں۔ اوّل تمہید پھر وہ مضمون اور مضمون کے آخر میں میری تقریظ ہی اللہ تعالیٰ اسکو نافع اور جہل کا دافع بنائے تحریر تاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ

تمہید از جانب نذیر الحق صاحب ابن مصنف رسالہ ہذا مولوی عبد الحق صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بعد حمد جناب الٰہی جل جلالہ و نعت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم بندۂ احقر نذیر الحق عفا اللہ عن سیئاتہ گذارش کرتا ہے کہ میرے والد ماجد جناب مولانا مولوی سیدی عبد الحق صاحب مدظلہ العالی نے میری ہمشیرہ عزیزہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے عقد نکاح کیوقت جو کہ طریق سنت پر کیا گیا تھا چند ہدایتیں بوقت رخصت

لہ ان چند ہدایتوں میں اگر ایک ہدایت لباس میں زیادہ زینت کرنے کے متعلق بھی فرما دیا جاتا تو بہتر تھا. کیونکہ موجودہ زمانہ میں عورتوں نے لباس میں اسقدر زینت اختیار کر لی ہے جو خلاف شرع ہے اور کفاروں کے لباس کے ساتھ پوری پوری مشابہت ہی جس کے متعلق حدیث شریف میں واضح طور سے ممانعت ہے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس مرتبہ اس اڈیشن میں ہم نے مختصر طور سے موافق حدیث شریف کے کچھ مضمون لکھدیا ہی جسکو ضمیمہ ثالثہ کے نام سے لکھا گیا ہے یہ ضمیمہ ثالثہ اسی بہشتی زیور کے ساتھ مخصوص ہے جو اور کسی بہشتی زیور میں آپ نہ پائیں گے محمد از محشی ا

عزیز مسطورہ کو لکھ کر دیں کہ جن پر عمل کرنیسے زندگی دنیا میں آرام اور آخرت میں نجات اور راحت دوام ہو۔ میں نے یہ خیال کرکے یہ لڑکیوں اور عورتوں کے واسطے دین اور دنیا کیلئے بہت مفید ہی عرض کی کہ اسکی چند نقلیں اپنی اور رشتہ داروں کی لڑکیوں اور مستورات میں تقسیم کردی جاویں تو بہت بہتر ہی اسکے بعد یہ تحریر حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہٗ وعم فیضہٗ کی نظر اشرف سے گذری انکی رائے عالی میں اسکی اشاعت مناسب معلوم ہوئی اس لئے جناب مخدوم نے اس کی اشاعت کی اجازت دیدی۔

میرے علم میں یہ پہلی مثال ہندوستان میں ہے جو کسی لڑکی کے جہیز کیساتھ اس قسم کی نافع تحریر دی گئی ہو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس سے مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کو دینی اور دنیاوی فائدہ پہنچا وے

کتبہ احقر نذر الحق عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بہترین جہیز

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا پیاری دختر لخت جگر أَسْعَدَكِ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ صُمْتًا وَلَا بِاسْمِلِکِ الْمَکْرُوْہِ

ابھی تک تم اپنی مادر مشفقہ اور اپنے مہربان والد کے سایۂ عاطفت میں پرورش پاتی رہی ہو تمہارے والدین تمہارے آرام و راحت کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے رہے ہیں تمہاری تعلیم و تربیت و درستیٔ اخلاق ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار تھے آج سے تم ایک نئی دنیا میں قدم رکھتی ہو جہاں تمہارے تمام اخلاق و عادات اور حرکات و سکنات کی ذمہ داری خود تم پر عائد ہوگی۔ اس لئے میں چند ہدایتیں تمکو کرتا ہوں کہ اگر تم ان پر کاربند ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی کامیابی تم کو نصیب ہوگی وہ ہدایتیں یہ ہیں۔

سب سے مقدم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے[۱] اسکا ہمیشہ دلسے خیال رکھو خداوند تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کوئی کام کہنے والا خواہ کوئی ہو اسکا کہنا ہرگز مت مانو دیکھو ماں باپ کی اطاعت کی قرآن شریف میں حد درجہ کی تاکید آئی ہے[۲] اور جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے لیکن خداوند تعالیٰ اور اُس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف

[۱] قال اللہ تبارک تعالیٰ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۔۲۔

[۲] وقضیٰ ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما ۔۱۲۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدہما او کلاہما ثم لم یدخل الجنۃ رواہ مسلم ۱۲۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۸ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب ۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۱

اگر ماں باپ بھی کہیں تو اُن کا کہنا نہ مانو۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۔ ترجمہ۔ اور اگر ماں باپ تجھ سے میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرنے پر مجبور کریں جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت اس بات میں مت کر اور دنیا میں اُنکے ساتھ سلوک سے پیش آتا رہ ۔

ہم نے جو چہل حدیث تمہارے واسطے تالیف کی ہے اور اُسے تم نے مع ترجمہ یاد بھی کر لیا ہے اسمیں یہ حدیث ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ چاہیئے پس جب تمہیں تہ دل سے اطاعت الٰہی کا خیال رہیگا تو جو احکام خداوندی ہیں تم خود بخود انکی پابند رہو گی۔ شرائع اور احکام الٰہی بہت ہیں جن کی کسی قدر تفصیل تم نے دینی رسالوں خصوصاً بہشتی زیور میں پڑھی ہے ان سب کو یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ اُنمیں جو نہایت اہم ہیں ان کا ذکر اختصار کیساتھ کیا جاتا ہے۔

بعد اعتقاد توحید الٰہی و رسالت رسالت پناہی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو چیز قرآن شریف میں نہایت اہم اور جا بجا اُسکی تاکید آئی ہے وہ نماز ہے۔ نماز اسلام کا ایسا رکن اور فرض اہم ہے کہ عاقل بالغ سے کسی وقت ساقط نہیں ہوتا۔ پس نماز پنجگانہ نہایت پابندی کیساتھ ہمیشہ وقت پر سفر و حضر میں برابر ادا کرتی رہو اکثر مستورات پابند نماز کی ہونے پر بھی سفر کی حالت میں زیادہ اہتمام نماز کا نہیں کرتیں اسکا تم خیال رکھو کہ سفر میں بھی تمہاری نماز قضا نہ ہو[۵] سفر یا ریل کا ہوتا ہے یا گاڑی بہلی کا ہوتا ہے۔ اگر گاڑی بہلی کا سفر ہے تو وہ اپنے اختیار کی سواری ہے جنگل میں ٹھیرا دو اور ایک طرف ہو کر برقع یا بڑی چادر سے نماز پڑھ لو۔ اگر وضو نہیں ہے تو وضو بھی گاڑی بہلی کی آڑ میں ہو سکتا ہے اور اگر ریل کی سواری ہے اور تم ایسی گاڑی میں سوار ہو جو مستورات کے لیئے مخصوص ہے تو اسمیں تمکو جب کہ تم نے پورا عزم نماز پڑھنے کا کر لیا ہے گو کیسی ہی کشمکش ہو نماز پڑھنے کی جگہ ملجائیگی ریل اتنی دیر اکثر اسٹیشنوں پر ٹھیرتی ہے کہ دو تین رکعت نماز پڑھ لیجاوے۔ کیونکہ سفر شرعی میں یا دو رکعت نماز فرض ہے یا تین رکعت پس اسقدر مہلت ضرور ملجاتی ہے اگر سنن[۵] و نوافل مذکورہ بالا سفر میں نہ ہو سکیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر فرض و واجب سفر کی حالت میں بھی نہ چھوڑو۔ اور اگر تم ایسی گاڑی میں سوار نہیں ہو جو عورتوں کے لئے مخصوص ہو تو ایسی حالت میں ضرور ہے کہ تمہارا شوہر یا محرم تمہارے

۵ سفر کی حالت میں نماز اگر ابتدائی وقت میں پڑھ لی جائے تو بہت مناسب ہے۔ ۱۲۔ ۵ ریل گاڑی میں مستورات کے لئے جو ڈبہ مخصوص ہوتا ہے بہتر ہے کہ عورتیں اسی ڈبہ میں نماز ادا کر لیا کریں جو گاڑی کسی اسٹیشن پر ٹھیری ہوتی ہو یا چلتی ہو مگر چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھکر نماز نہ پڑھنی چاہیئے بلکہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا چاہیئے مگر چونکہ اکثر عورتیں کمزور دل کی ہوتی ہیں چلتی گاڑی میں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتی ہیں اس لئے وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر تیار رہنا چاہیئے جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے فوراً کھڑے ہوکر نماز ادا کر لینی چاہیئے۔ ۵ سنن موکدہ خصوصاً صبح کی دو سنت کو بھی پڑھ لیا کرے۔ ۱۲

پاس بیٹھا ہوگا وہ ضرور تمہارا کفیل کار ہوگا غرض عزم بالجزم کے سامنے کوئی روک نہیں ہے جو نہایت
مضبوطی کیساتھ نماز کا پابند ہوگا خواہ عورت ہو یا مرد سفر میں بھی نماز ادا کر لیگا۔ ریل کی سواری گو
اختیاری سواری نہیں ہے مگر ترک نماز کیواسطے ہرگز عذر نہیں ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ تم نماز بہت اطمینان کیساتھ
جسمیں اچھے طور سے تعدیل ارکان ہوتی ہے ادا کرتی ہو اللہ تعالیٰ تمکو مزید توفیق حسنات عنایت فرمائے فرائض
کیساتھ سنن مؤکدہ کا التزام رکھو اور ہو سکے تو اور سنن و نوافل جو حدیث سے ثابت ہیں پڑھا کرو تہجد کی نماز
کا بہت بڑا ثواب ہے اور ہمارے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھی ہے اگر کبھی راتمیں
پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تو دنمیں اسکو پڑھا ہے۔ آپکی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی تہجد کی نماز پڑھتی تھیں
تہجد کا وقت مقبولیت دعا اور نزول رحمت کا وقت ہے کسی ایک نماز کے بعد تلاوت قرآن شریف بھی کرتی ہو صبح
کی نماز کے بعد وقت تلاوت مقرر رکھو تو اچھا ہے تمنے قرآن شریف اور قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا ہے تلاوت کیوقت
ترجمہ کا بھی خیال رکھو اور جہاں سمجھ میں نہ آئے اسے پوچھ لو۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ تم قرآن شریف پڑھنے میں حروف
کو انکے مخارج سے ادا کرتی ہو اور ان غلطیوں سے بچتی ہو جو اپنے مخارج سے ادا نہ ہونے سے ہوتی ہیں ورنہ عموماً عورتیں قرآن شریف پڑھنے
میں مخارج سے حروف ادا نہیں کرتیں جیسے حائے حطی کی جگہ ہائے ہوز اور عین کی جگہ الف یعنی ہمزہ نکالتی ہیں روزہ کی نسبت
تمہیں تاکید کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم خود علاوہ رمضان شریف کے اور نفلی روزے بھی رکھتی ہو جیسا کہ تمکو
رکھنے کی عادت ہے اور خاص اس بات میں عورتوں کی ہمت مردوں سے زیادہ ہے لیکن کہنے کی ضرورت یہ ہے کہ روزہ کو غیبت سے
صاف رکھو غیبت سے تو پرہیز ہر حالت میں ضرور ہے کیونکہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے اسکے لئے قرآن شریف اور حدیث
شریف میں سخت وعید ہے لیکن خاص کر روزہ میں تو بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ کسی کی غیبت نہ ہو غیبت سے روزہ کا
ثواب جاتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کو ایسے روزہ کی پرواہ نہیں ہے جسمیں آدمی جھوٹ و غیبت وغیرہ میں مبتلا ہو۔ زکوٰۃ فرض
ہے جیسی کہ تمنے دینی رسالوں میں پڑھا ہے اور اسکی شرائط کی تفصیل اور سونے اور چاندی کی مقدار نصاب کا
حال اور مصارف زکوٰۃ جنکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے تمکو معلوم ہے انکے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں ہے یاں
اسمیں کہنے کی یہ ہے کہ اکثر عورتوں کو زکوٰۃ کیطرف سے بے پروائی ہوتی ہے اول تو مال ایک عزیز چیز ہے بعض بھی انسان
کا دل اسے الگ کرنے کو نہیں چاہتا دوسرے سستی و لاپروائی ہے زکوٰۃ ادا نہیں کیجاتی ہے اسلئے ادا کرنیکا

سلہ اگر عورت اپنے محرم یعنی باپ بھائی شوہر چچا ماموں وغیرہ کے ساتھ ہو اور ٹرین میں سوار ہے اور نماز کا وقت ہوگیا اور وہ اسٹیشن کہ جسپر اترنا ہے وہ قریب ہے تو بہتر یہ ہے کہ اسٹیشن پر اتر کر پہلے نماز ادا کرے اور اگر اسقدر دور ہے کہ وہاں پہنچنے تک نماز کا وقت ختم ہو جائیگا تو اپنے ہمراہی سے کہدے کہ مجھکو نماز پڑھنا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے ہر شخص خواہ مسلمان ہو یا کافر سب لوگ جگہ چھوڑ دیتے ہیں ہمراہی کو چاہئے کہ لوگوں سے کہدے کہ ذرا تھوڑی دیر کیلئے ایک طرف کو ہٹ جاؤ اور خود کوئی کپڑا کھول کر پردہ کرکے کھڑا ہو جائے تاکہ ہمراہی عورت فراغت دلی سے نماز ادا کرلے ۱۲۔ سلہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ ۱۲۔ سلہ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم لا سلہ عن ابی امامۃ قال قال [illegible]

[illegible]

بہت خیال رکھنا چاہئے تمہیں جو زیور ہم نے دیا ہے وہ قدر نصاب کو پہنچگیا ہی اُسکی زکوٰۃ ہمیشہ ادا کرنی چاہئے[۱] اگر شوہر ہی کیجانب سے زکوٰۃ دیدی تو جائز ہے اگر کوئی عورت جس پر زکوٰۃ فرض ہی اپنے مال میں سے زکوٰۃ دے اور اس کا شوہر منع کرے تو اسمیں شوہر کا کہنا نہ ماننا چاہئے۔ جیساکہ اُوپر حدیث مذکور ہوئی کہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یہ مسئلہ صرف آگاہی کیواسطے لکھدیا ہی ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز ایسا موقعہ پیش نہ آویگا بلکہ اور زیادہ فرائض اور مسائل شرعیہ کی پابندی کی تاکید ہوتی رہیگی یہاں مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آسانی کیواسطے ایک نقشہ استخراج زکوٰۃ کا ایکہزار روپئے سے لیکر دس روپے تک لکھدیں اگرچہ دس بیس روپیہ کے مال پر بوجہ قدر نصاب نہ پہنچنے کے زکوٰۃ واجب نہیں ہی لیکن نصاب پورا ہونیکے بعد کسرات کا حساب نکالنے میں اس نقشہ سے سہولت ہوگی، سونے چاندی میں نصاب کے بعد جب پانچواں حصہ بڑھے تب بڑھوتری پر زکوٰۃ آویگی ورنہ نہیں

تعداد روپیہ		مقدار زکوٰۃ واجب		تعداد روپیہ		مقدار زکوٰۃ واجب	
ایک ہزار	۱۰۰۰	پچیس روپیہ	۲۵	تین سو	۳۰۰	سات روپیہ آٹھ آنہ	۷؍۸
نو سو	۹۰۰	بائیس روپیہ آٹھ آنہ	۲۲	دو سو	۲۰۰	پانچ روپیہ	۵
آٹھ سو	۸۰۰	بیس روپے	۲۰	ایک سو	۱۰۰	دو روپیہ آٹھ آنہ	۲؍۸
سات سو	۷۰۰	سترہ روپیہ آٹھ آنہ	۱۷؍۸	پچاس	۵۰	ایک روپیہ چار آنہ	۱؍۴
چھ سو	۶۰۰	پندرہ روپئے	۱۵	پچیس	۲۵	دس آنے	۱۰؍
پانچ سو	۵۰۰	بارہ روپے آٹھ آنہ	۱۲؍۸	بیس	۲۰	آٹھ آنے	۸؍
چار سو	۴۰۰	دس روپئے	۱۰	دس	۱۰	چار آنے	۴؍

درمیانی رقوم اور کسرات کا حساب اس سے بآسانی سمجھ میں آسکتا ہی مثلاً ڈیڑھ سو روپیہ کی زکوٰۃ کا حال معلوم کرنا ہی تو نقشہ میں سو روپے کی زکوٰۃ کو دیکھو اور پھر پچاس کی دونوں کو ملا لو یہ ڈیڑھ سو روپیہ کی زکوٰۃ ہوگی یا مثلاً پچھتر روپیہ کی زکوٰۃ کا دریافت کرنا مطلوب ہے تو نقشہ میں پچاس کی زکوٰۃ پھر پچیس کی زکوٰۃ دیکھو دونوں کو ملانے سے پچھتر کی زکوٰۃ ہوگئی۔ حج فرض ہی استطاعت ہونے پر اور جس شخص پر حج فرض ہوجائے اور وہ حج ادا نہ کرے تو اسکے لئے سخت وعید حدیث میں آئی ہی۔ ایسے شخص کے نامسلمان مرنیکی وعید مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہی۔ ہمیں معلوم ہی کہ

باقی صفحہ ۸۹
تلاوت قرآن پاک اور تسبیح اور تہلیل میں ہی وقت گذارنا چاہئے۔ رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کی شام سے آفتاب غروب ہونیسے کچھ پہلے اعتکاف کی جگہ داخل ہوجانا چاہئے اور عید کا چاند نظر آنے کے بعد باہر آوے۔ [۱] اور زکوٰۃ ادا کرنیکے وقت جب حساب لگایا جاوے تو چاندی کو روپیوں سے تول لیا جائے جتنے روپیہ بھر ہوں انکے حساب سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا دیا جائے۔ ۱۲

[۲] عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ۱۲ شرح السنۃ

[۳] زکوٰۃ فرض ہے اور صدقۂ فطر واجب ہی جو بغیر ادا کئے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا اور صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے عید الفطر کی صبح ہونیسے۔ اسی واسطے جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کی صبح ہونے کے پہلے تو حنفیہ کے نزدیک اسپر بھی واجب ہوگا۔ ایسے ہی جو شخص عید کی رات میں مرجائے تو حنفیہ کے نزدیک اسپر صدقۂ فطر واجب نہیں۔ اور مستحب ہی صبح ہونیکے بعد جلد ادا کردینا۔ ۱۲

تمہارے پاس جہیز زیور ہی وہ اسقدر نہیں ہے کہ حج تم پر فرض ہو عورت کیلئے علاوہ زادِ راہ کے محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے جیسا کہ تمنے دینی رسائل میں پڑھا ہی لیکن اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی مقدرت دے کہ حج[1] فرض ہوجائے تو بلا تامل و تساہل حج ادا کرنا چاہیئے

اب ہم چند باتیں تمہاری معاشرت کے متعلق ذکر کرتے ہیں

شوہر کی فرمانبرداری عورت پر واجب ہی اور حدیث میں اسکی بہت تاکید آئی ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میں کسی انسان کیلئے سجدہ کرنیکا حکم کرتا تو عورتکو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے مگر چونکہ ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیم بھی حرام ہی اسلئے آپ نے سجدہ کرنیکی کسی کو اجازت نہیں دی اس حدیث[2] سے خیال کرنا چاہئے کہ کسقدر حکم شوہر کی فرمانبرداری کا ہے اور جو عورت شوہر کی نافرمانبردار ہوا ور شوہر اس سے ناراض ہو وہ عورت[3] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہتی ہے تا وقتیکہ وہ شوہر کو رضامند نہ کرے یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ اگر کوئی شوہر فرائض کے ادا کرنیسے ناراض ہو تو اسکی پرواہ نہ کری جیساکہ مکرر حدیث لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ذکر کی گئی ہی یہاں بھی صرف آگاہی کیواسطے یہ مسئلہ ذکر کردیا ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں موقعہ پیش نہ آویگا تین صفت جس عورت میں ہوں اُس سے کبھی اُسکا شوہر ناخوش نہ ہوگا جنکو سعدی علیہ الرحمۃ نے بوستان سے اس شعر میں جمع کردیا ہے

زنِ خوب و فرماں بر و پارسا		کند مرد درویش را پادشاہ	

انمیں آخر کی دو صفتیں اختیاری ہیں اگر کسی عورتمیں پہلی صفت نہ بھی موجود ہو تو آخر کے دو وصف موجود ہونے سے زناشوئی کے تعلقات خوشگوار رہینگے اور اگر پہلی صفت موجود ہو اور دو آخر کی مفقود ہوں تو ایسی عورت دنیا میں بدنام اور آخرت میں اُس کیلئے سخت عذاب ہے جو عورت شوہر کی فرمانبردار نہو یا تند مزاج ہو بات بات میں جھگڑا پیدا کرے تو اُس کیلئے بھی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

زنِ بد در سرائے مرد نکو		ہمدریں عالم است دوزخ او	

اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ جس گھر میں زناشوئی کے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں وہ گھر مثل جہنم کے ہوجاتا ہی علاوہ اسکے کہ لوگ اُنپر ہنستے ہیں خود دونوں شوہر کی زندگی وبال جان ہوجاتی ہی چنانچہ یہ کیفیت ہمنے کہیں کہیں دیکھی ہی اور جس گھر میں زناشوئی کے تعلقات خوشگوار ہیں وہ گھر اگرچہ غریب اور افلاس کا گھر ہو لیکن وہ دولتخانہ اور بادشاہی

[1] حج فرض ہے منکر اس کا کافر ہے دلیل فرضیت قول اللہ تعالیٰ کا ہی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۔ اور عمر بھر میں ایک دفعہ فرض ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہی عورت کو بغیر محرم یا خاوند کے حج درست نہیں ۔ حج کے فرض تین ہیں اور واجب پانچ ہیں ان آٹھ کے سوا باقی سنتیں ہیں یا مستحب احرام باندھنا اور عرفات میں ٹھہرنا ۔ اور طواف زیارت کرنا ۔ یہ تین فرض ہیں ۔ اور پانچ واجب یہ ہیں مزدلفہ میں ٹھہرنا ۔ اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا اور طواف صدر کرنا واسطے آفاقی کے اور مرد کے لئے سر کا منڈوانا ۔ ۱۲

[2] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا رواہ الترمذی ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۱

[3] وعن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما امرأۃ ماتت وزوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ رواہ الترمذی ۱۲ مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۱

[4] وحق الزوج علیکم فمن ضیع علیہ ... اللہ ... فقد باء بسخط من اللہ ومأواہ جہنم وبئس المصیر ۔ او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲

[5] وعن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا تؤذی امرأۃ ...

تحمل سے بہتر بلکہ نمونہ جنت بنجاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کبھی شوہر کی خفگی ایسی بیجا سی ہو کہ جو تمہارے خیال میں بالکل بھی نہ ہو
اور ممکن ہے واقعی ایسا ہو تو اس حالت میں بھی تم نہایت تحمل اور وقار سے برداشت کیے رہو حتی کہ تمہاری بات سے تو کیا کسی شاید
اور ادا سے یہ بھی معلوم ہو کہ غصہ بیجا تھا تمہارا تحمل آخرکار خود اسکو آگاہ کریگا کہ یہ غصہ ناواجب تھا اور اسکا انجام بہت
اچھا اور نتیجہ خوش مہربانی کا سبب ہوگا جبکہ اس برتاؤ سے دشمن بھی دوست بنجاتا ہے تو شوہر تو شوہر ہی ہے اس تحمل میں اس بات
کا ضرور خیال رہے کہ آنکھ بھوں نہ چڑھے بلکہ ہشاش بشاش رہنا چاہیے اور کلام میں حرکات و سکنات میں ناراضی کا اظہار ہرگز
ہرگز نہ ہو شوہر کیساتھ گفتگو اور خطاب میں شوہر کے مرتبے کا لحاظ رکھو بات بے تکلفی میں بھی ملحوظ رہنی چاہیے خطاب میں
ایسا لفظ جس سے سوء ادبی معلوم ہو ہرگز مت استعمال کرو اگر شوہر کچھ کہے تو اول غور سے سنو پھر ادب کے ساتھ مناسب جواب دو
نہ بہت بلند آواز سے اور نہ ایسی پست آواز سے کہ سنائی نہ دے اگر کسی واقعہ کا علم شوہر کو نہ ہو یا مغالطہ ہو تو اس واقعہ کی
نسبت غلط فہمی کو بہت ادب و احترام کیساتھ رفع کرو ایسے الفاظ نہ ہوں جن سے شوہر کے کم علمی کی نسبت علم کی شیخی ظاہر ہو
اگر بمقتضائے بشریت تم سے کوئی غلطی یا فروگذاشت کسی امر میں ہوجائے تو اسکا اقرار کرکے معافی مانگ لو۔ اسکا بہت اچھا اثر
ہوگا تمہیں کوئی چیز دریافت کرنی ہو خواہ وہ مسائل دینی سے تعلق رکھتی ہو خواہ معاملات دنیا سے تو اسے بکشادہ پیشانی
دریافت کرو اور اچھی طرح سمجھ کر تسکین کرلو۔

	درطلب کردن حقیقت کار		از بہر اشترہم دارد شترہم طلباند

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں یہ عادت بہت بری ہے شوہر یا خسر کیجانب سے جو
کھانے پینے کو ملے اسکو شکر کیساتھ قبول کرنا چاہیے اور گو کتنا ہی قلیل ہو پھر بھی شکر واجب ہے لاکھوں ایسے بندے ہیں جنکو تم
جیسا کھانا نہ ملتا ہوگا اور نہ تم جیسا پہننے کو ملتا ہوگا اور نہ تم جیسا آرام ہوگا۔ کھانے پہننے میں دولتمندی میں ہرگز کسی کی
حرص مت کرو رشک و حسد سے بچو کہ اسمیں علاوہ سخت گناہ کے خود انسان عذاب میں مبتلا رہتا ہے دنیا کے اسباب
میں ہمیشہ اپنے سے کمتر پر اور دین کے کاموں میں ہمیشہ اپنے سے بالاتر پر نظر رکھو اس سے تمکو دنیا میں راحت اور نیکی کی توفیق ہوگی۔

ہدایت (۷) خسرال کے گھر والوں کیساتھ آداب معاشرت

خوشدامن کا ادب ہر امر میں مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو اور ہر حال میں انکی رضامندی کو مقدم سمجھو خواہ تمکو
تکلیف ہو یا راحت مگر انکی خلاف مرضی ایک قدم مت چلو زبان سے کوئی لفظ ایسا مت نکالو جس سے انکو کلفت ہو

ف (۱) شوہر کی اطاعت و ادب و خدمت و دلجوئی و رضاجوئی پورے طور سے بجالاوے البتہ غیر مشروع امر میں عذر کردے۔ (۲) شوہر کی گنجائش سے زیادہ اسپر فرمائش نہ کرے (۳) شوہر کا مال بلا اجازت خرچ نہ کرے (۴) شوہر کے اقارب سے سختی نہ کرے جس سے شوہر کو رنج پہنچے بالخصوص شوہر کے ماں باپ کو اپنا مخدوم اور مخدوم سمجھکر ادب و تعظیم سے پیش آوے وغیرہ وغیرہ ۱۲۔ ف۲ عن عبادة بن كثير عن عبد الله الجريري عن ميمونة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خيار الرجال من امتي خيارهم لنسائهم وخير النساء من امتي خيرهن لازواجهن يرفع لكل امرأة منهن كل يوم وليلة اجر الف شهيد قتلوا في سبيل الله صابرين محتسبين وتفضل احداهن على الحور العين كفضل محمد صلى الله تعالى عليه وسلم على ادنى رجل منكم وخير النساء من امتي من تاتي مسرة زوجها في كل شيء يهواه ما خلا معصية الله تعالى عز وجل الحديث ۱۲ غنیہ صفحہ ۴۷

اُنسے جب بات کرو اور خطاب کرو تو ایسے الفاظ سے خطاب مت کرو جیسے اپنے برابر والیوں سے خطاب کرتی ہو۔ بلکہ اُن الفاظ
سے خطاب کرو جو بزرگوں کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں چنانچہ ہم نے آداب شوہر میں اسکا بیان کردیا ہے اگر خوشدامن تمکو
کسی امر میں تنبیہ کریں تو اُنکے کہنے کو خاموشی کیساتھ سُننا چاہئے اگر بالفرض ناگوار اور تلخ بھی کہیں جسکی امید نہیں ہے تب بھی
اسکو شربت خوشگوار کے گھونٹ کی طرح پی جاؤ اور ہرگز درشتی سے جواب نہ دو اور اُنکی خدمت مثل اپنی والدہ
کے کرو اگر کسی کام کو دوسرے کو کہیں تو تم اس کو اپنی طرف سے انجام دو۔

خسر کی تعظیم و احترام مثل اپنے والد مہربان کے کرو اور جس طرح خوشدامن کے ساتھ کلام کرنے میں ادب کا بیان ہمنے کیا ہے
یہاں بھی اسی طرح لحاظ رکھو مثلاً اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ وہ کہاں گئے ہیں تو تم اسکے جواب میں کہو کہ فلاں جگہ تشریف
لیگئے ہیں اگر کوئی پوچھے کہ فلاں امر کی نسبت اُنہوں نے کیا کہا ہے تو تم جواب میں کہو کہ ایسا فرمایا ہے، اُنکو آرام پہنچانے اور
اُنکی خدمت کرنے میں جہانتک ممکن ہو سعی کرو کسی تقریب میں جانا ہو یا کسی عزیز سے ملنے جانا ہو تو اپنے خسر و شوہر سے اجازت
لو اور اگر وہ موجود نہوں تو خوشدامن سے اجازت چاہو اگر اجازت دیں تو جاؤ ورنہ مت جاؤ[1] اگر کسی تقریب میں جانیکو کہیں
تو جاؤ گو تمہارا جی نہ چاہتا ہو یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا نخواستہ وہ تمہیں ایسی جگہ جانیکو کہیں جہاں منہیات شرعیہ
ہوں جس گھر یا مجلس میں منہیات شرعیہ ہوں وہاں جانا منع ہے

اگر کوئی بیبی تمسے مرتبہ اور عمر میں بڑی ہے جیسے شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی اُسکے ساتھ گفتگو اور نشست و برخاست میں اُسکے
مرتبہ کا لحاظ رکھو اور اسکے ساتھ اسی طرح شیر و شکر ہو کر رہو کہ گویا سگی بہنیں ہیں ایک بڑی اور ایک چھوٹی تم اگر ایسا
برتاؤ رکھوگی تو ضروری ہے کہ طرف ثانی سے بھی ایسا ہی برتاؤ ہوگا اور اگر عمر و مرتبہ میں تم سے چھوٹی ہے تو اسکے ساتھ محبت اور
پیار کا برتاؤ رکھو اور اُسکو نہایت نرمی و ملایمت سے اچھی اچھی باتوں کی تعلیم دیتی رہو اور وہ کوئی کام کرے تو تم خود مدد دیکر وہ کام
کرا دو اسی طرح شوہر کی بہن بھانجی وغیرہ کے ساتھ علی قدر المراتب سلوک اور مدارات سے پیش آؤ مگر اسمیں حد اعتدال کو ضرور
ملحوظ رکھو کیونکہ حد اعتدال سے زیادہ مدارات میں نباہ مشکل ہوتا ہے گھر میں جب بیبیوں کے ساتھ بیٹھو یا کسی دوسرے گھر کسی تقریب
میں جمع ہوں تو کسی کی نسبت پس پشت ایسی بات مت کہو کہ اگر وہ سنے تو برا مانے اسی کو غیبت کہتے ہیں غیبت
کرنیکا سخت گناہ ہے اسکی نسبت اول بھی بعنوان مناسب بیان نہیں کر گیا ہے اور ایک بات قابل ذکر ہے کہ بعض دفعہ
کہا جاتا ہے کہ ہم کوئی جھوٹی بات تو نہیں کہتے یہ بات کہ فلاں شخص ایسا ہے جو سچی بات ہو وہ کہنا یہ نفس کا ایک بہت غیبت کیلئے ضرور کہتے

[1] وعلیها ان تبلیغ زوجها فی الامور الشرعیة ولو امرها ان تنقل الی من جبل وان لا تخرج من بیته الا باذنه وقال الشامی رحمه الله الذی ینبغی تحریره ان یکون له منعها عن کل عمل یؤدی الی تنقیص حقه او ضرره او الی خروجها من بیته ۱۲ واخرج الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول عن انس رضی الله تعالی عنه ان رجلا انطلق غازیا واوصی امرأته ان لا تنزل عن فوق البیت وکان والدها فی اسفل البیت فاشتکی ابوها فارسلت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم تخبره وتستامره فارسل الیها اتقی الله واطیعی زوجک ثم ان والدها توفی فارسلت الیه تستامره فارسل الیها بمثل ذلک ۔ ۱۲ وعن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینه عن المنکر رواه الترمذی ۔

کہ جو عیب کسی کا بیان کیا جائے وہ اسمیں نہ ہو بلکہ کسی واقعی عیب کا بیان کرنا غیبت ہے اور اگر وہ عیب اُس شخص میں نہیں تو دو چند گناہ ہوتا ہے۔ تہمت کا اور غیبت کا۔

گھر میں جو بچے ہیں خواہ وہ تمہارے خسر کی اولاد ہوں یا ایسے قریب رشتہ داروں کے جو اُس گھر میں رہتی ہیں اُنکے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آؤ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے ہمارے حضور اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بچوں کے ساتھ بہت محبت تھی حتی کہ ایکمرتبہ ایک بچے نے آپکی گود میں پیشاب بھی کر دیا تھا بعض عورتیں جنکو بچوں سے محبت ہوتی ہے بچہ کو اس بہانہ سے بلاتی ہیں آؤ تمہیں ہم ایک چیز دیں حالانکہ کوئی چیز دینے کا قصد نہیں ہوتا صرف بلانا مقصود ہوتا ہے لیکن ایسا کہنا ایک قسم کا جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایسا مت کرو ایک بیبی نے ایکمرتبہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچہ کو کچھ دینے کو کہکر بلایا مگر اُسنے خالی بہکایا نہ تھا بلکہ کوئی چیز اُسکو دی بھی آپنے فرمایا اگر تو اس کو یہ نہ دیتی تو جھوٹ ہو جاتا۔

گھر میں اگر خادمہ ہے تو اُس سے فوق طاقت کام نہ لو اگر کوئی کام اس پر بھاری ہو تو خود بھی اس کی مدد کر دینی چاہیے اُس سے درشتی اور سخت کلامی سے پیش نہ آؤ وہ بیمار ہو یا اُسے کوئی تکلیف ہو تو اسمیں اُسکی پوری ہمدردی کرو جیسا کہ تم نے اپنی والدہ کا برتاؤ خادمہ عورتوں کے ساتھ دیکھا ہے کہ اگر کبھی خادمہ کے سر میں درد بھی ہوا تو خود اُسکا کام کیا ہے اور ایسی حالتمیں اُسے تکلیف نہیں دی ہاں یہ نہ ہونا چاہیے کہ خادمہ بالکل آرام طلب اور کام چور ہو جائے ایسا کر دیا گویا خادمہ کے حق میں دشمنی ہے کہ پھر جہاں جائیگی آقا کی مورد عتاب ہوگی۔ کوئی اچھی تحفہ چیز کھانے پینے کی آوے تو اسمیں سے اُسکو بھی کسی قدر دینی چاہیے تمنے یہ برتاؤ بھی اپنی والدہ کا دیکھا ہے کہ گو کتنی ہی قلیل چیز ہو مگر اسمیں سے بھی وہ خادمہ کا حصہ ضرور لگاتی ہیں ہمیں اس سے کمال مسرت ہوتی ہے کہ ایثار کی صفت تم میں فطرتاً ہے۔ اس صفت میں اللہ تعالیٰ اور ترقی دے اپنے شوہر اور سب گھر کی بیبیوں کیساتھ یہ برتاؤ رکھو۔

گھر میں جو عورتیں اور باہر مرد مہمان ہوں اُنکی مہمانداری حسب مرضی شوہر بہت کشادہ دلی اور ایثار سے کرنی چاہیے مہمان کی خاطر اپنی معمولی کھانیکی نسبت تکلف بھی جائز ہے جو حد اسراف کو نہ پہنچے۔ اگر مہمان کوئی متقی خدا کے نیک بندوں میں سے ہو تو اسکی مہمانی کو موجب خیر و برکت سمجھنا چاہیے اور یوں تو کسی مہمان سے بھی دل تنگ نہ ہونا چاہیے۔ ہمارے حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کو بھی مہمان کیا ہے۔ مہمان کی مدارات اور اسکی ٹھیرانے میں بیجا کرنیکا

لہ فان کان لہ مملوک من ذکر او انثی وجب علیہ الرفق بہ ولا یکلفہ من العمل ما لا یطیق ویکسو او یطعمہ ویزوجہ ان شاء ولا یکرہہ علیٰ ذلک فان قصر فی ذلک عصیٰ و امر ببیعہ او عتقہ ان شاء او یکاتبہ ان طلب العبد ذلک وقد جاء فی الحدیث ان آخر وصیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم غنیۃ صفہ ۱۱ و ۶۹ ۱۲ ۵ ۲ ذبح شاۃ لضیفہ ذاکرا علیہا اسم اللہ تحل اکلہ لانہ سنۃ الخلیل علیہ السلام واکرام الضیف اکرام اللہ الخ فتاوی بزازیہ

مضائقہ نہیں ہی مگر نہ اسقدر اصرار کہ مہمان کیلئے موجب اضطرار ہو یہ بہت بُری بات ہی کہ مہمان کو خاص کوئی ضرورت درپیش
ہی اور وہ اسکی وجہ سے رخصت ہونا چاہتا ہی مگر میزبان صاحب ہیں کہ اصرار کر رہے ہیں اور خدا اور رسولؐ کا واسطہ دیرہے ہیں یہ
خود بھی ایک اچھی بات نہیں ہے جسمیں مہمان کا دل تنگ ہو اور اُسکا حرج بھی ہو ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ ایسے اصرار
کو ہرگز پسند نہ فرماتے تھے مہمان کیساتھ جو مدارات کیجائے اسکو ہرگز اپنی طرف سے احسان مت سمجھو بلکہ اُسنے تمپر احسان کیا اور اپنا
مقسوم رزق تمہارے یہاں کھایا اور تمکو ثواب میں داخل کیا۔ شعر بجا آر کہ مہمان تو ؛ روزی خود میخورد بر خوان تو
اسی طرح اگر کسی کیساتھ سلوک کرو تو اس پر احسان مت دھرو[1] قرآن شریف سے ثابت ہی کہ احسان دھرنے سی سلوک
کرنیکا ثواب باطل ہو جاتا ہی پس یہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے ہونا چاہئیے انتظام خانہ داری بعد حسن
معاشرت مہمان خانہ کے جسکا اوپر ذکر ہوا گھر کی بہبودی اور اسکی ترقی کیلئے ایک نہایت ضروری چیز ہی انتظام خانہ داری
عمدہ طور سے ہی تو باوجود قلت معاش کے بھی گھر پر رونق معلوم ہوتی ہی اور گھر پر ناداری معلوم نہیں ہوتی اور اگر یہ انتظام
درست نہیں ہی تو باوجود دولتمندی کے بھی گھر پر نکبت اور نحوست برستی ہی ہم نے بچشم خود بعض دولتمند گھرانوں کو دیکھا ہی کہ انتظام
خانہ داری کا مستورات میں سلیقہ نہ ہونے سے اُن کی گھر کی حالت مفلسوں کی گھروں سے بدتر ہی بہت بڑی بات اسمیں اخراجات کا اندازہ
اور انکے مواقع کا لحاظ رکھنا ہی اخراجات میں اعتدال اور انکا حسب موقع استعمال کرنا چاہئیے۔ اعتدال سے ہمارا مطلب یہ ہی کہ
آمدنی کے لحاظ سے خرچ زیادہ نہو اور نہ اسقدر کم کہ کنجوسی کی نوبت پہنچ جائے کنجوسی کرنیوالا اور حد اعتدال سے زیادہ خرچ کرنیوالا
دونوں کی مذمت قرآن شریف[2] میں آئی ہی مال اور پیسہ کی ایسی محبت کہ آدمی پیسہ پیسہ جوڑے اور ننانوے کے پھیر میں پڑا رہے علاوہ
مذموم ہونیکے اس سے زندگی وبال جان ہوجاتی ہی البتہ میانہ روی ایک ایسی چیز ہی کہ نہ تو اس سے انسان کنجوس کہلاتا ہی اور نہ مسرف اور نہ
ضرورت کیوقت اپنی حاجت سے بند رہتا ہی اخراجات کے موقع کا لحاظ خود صرف کرنیوالے انسان کا کام ہی کہ وہ خیال کرے کہ کس
موقعہ میں کسقدر خرچ کرنا چاہئیے اسکی نسبت جزئیات کا محفوظ کرنا دشوار ہی روزمرہ کے مصارف کا حساب اگر حسب مرضی شوہر لکھ لیا
کرو اور روزمرہ یا ہفتہ میں ایکبار اسکو شوہر کے ملاحظہ میں پیش کر دیا کرو تو بہت کچھ موجب اطمینان ہی حساب ایک ایسی عمدہ چیز ہی کہ
دنیا اور دین دونوں کے کار آمد ہی غلہ وغیرہ اجناس جو گھر میں آویں اسکو تول لیا کرو اور اسی طرح روپیہ پیسہ کا شمار کر لیا کرو اور اگر کسی کو قرض
دینے یا کسی سے لینے کا اتفاق ہو تو اس کو لکھ لیا کرو اور اسکے واپس آنے پر بھی اسی طرح جب کبھی کہیں کچھ چیز دینی ہو وہ بھی بغیر لکھے نہ دی جاوے
اور زیادہ تر خوبی کی بات تو یہ ہی کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو روپیہ یا غیر نقد زیور وغیرہ سب لکھا رہے کہ یہ بہت کار آمد ہی منجملہ انتظام خانہ داری

[1] مسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنسے قیامت کے دن حق تعالیٰ نہ کلام کرے گا نہ انکی طرف نظر فرمائیگا ان تین شخصوں میں سے ایک احسان جتلانے والا ہے۔ ۱۲

[2] کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین ۱۲

کے اثاث البیت کی ترتیب ہی کہ جو چیز جہاں رکھنے کی ہے اسکو اُسی جگہ رکھنا مناسب ہی۔ فرش پلنگ چوکی وغیرہ وغیرہ سب
اپنی اپنی جگہ پر رکھے جاویں اور بعض چیز کے نکالنے کی ضرورت ہو تو بعد رفع ضرورت اسکو اسی جگہ رکھنا لازم ہی اسی طرح تمام ظروف
روز مرہ کے استعمال کے اور دیگر روز مرہ کے کام کی چیزوں کا خیال رکھو ایسا نہ ہونا چاہیے کہ لوٹے ایک طرف لڑھکتے پھرتے ہیں
رکابیاں کہیں پڑی ہیں دیگچیاں بے دھوئی پڑی ہیں کہ مکھیاں بھنکتی ہیں گھڑے الگ کھلے پڑے ہیں کہ کتے اسمیں پانی پیتے اور
میٹ کرتے ہیں کپڑوں کو ہمیشہ تہ کر کے رکھو ایسا نہ ہو کہ ادہر اُدہر رکھتے پھریں اگر اونی کپڑے ہیں یا ریشمی تو انکی ہمیشہ خبرگیری
کرنی چاہیے خاصکر موسم برسات میں بہت خیال رکھو کہ انکو کرم کیڑا لگ جاتا ہے۔ اگرچہ انتظامی قوت انسان میں فطرتی ہی
لیکن کوشش اور سعی کو بھی بہت کچھ دخل ہی۔ گھر میں جو بیبی لیاقت والی اور صاحب سلیقہ ہو ہمیشہ اس سے انتظام خانہ داری
سیکھتی رہو اور بعوض اسکے انتظام کو دیکھتی رہو اور پھر اسکی پیروی کرو۔ اب ہم ان چند کلمات کو ختم کرتے ہیں اور مکرر یہ نصیحت
کرتے ہیں کہ اگر تم ان ہدایات پر عمل کرو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ تمکو دونوں جہانوں کی کامیابی نصیب ہوگی اور دنیا میں ایسی آرام
راحت سے رہو گی کہ گھر نمونہ جنت بنجائیگا اور یہ ہماری طرف سے تمہارے لئے شادی نکاح کا بہترین جہیز ہی اسکو تم ہفتہ میں دو دن یا
ایک دن دیکھ لیا کرو اور اگر دو تین بار ممکن نہ ہو تو ایک بار ضرور بالضرور پڑھ لیا کرو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں
دین اور دنیا کی برکتیں نصیب فرماوے اور ہمکو شامل کر کے یہ دعا کرتے ہیں ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار ہم تم سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ جبتک تمہارے والدین زندہ ہیں انکے لیے ایمان اور عاقبت بخیر ہونیکی دعا
کیا کرو اور بعد انتقال جب ان پر رحمت ہو گئی انکو دعا مغفرت سے یاد رکھو وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر الخلائق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۰

بندہ ناچیز عبد الحق عفا اللہ عنہ ساکن قصبہ پور قاضی ضلع مظفر نگر

تقریظ حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر اشرف علی تھانوی عرض کرتا ہی کہ آج میں نے یہ تقریر لطیف سعادت نصیب نہایت شوق سے
پڑھی حرف حرف پر انشراح بڑھتا جاتا تھا سبحان اللہ سچ ہی کہ دریا کو کوزہ میں بھرا ہی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسا ہی اثر بخشے کہ لڑکیوں
کو بیحد نفع ہوگی میری تمنا ہی کہ اس کو مستقلاً یا کسی رسالہ کیساتھ چھپا کر سب گھروں میں پہنچانیکی کوشش کیجاویگی۔
وإلى الله ترجع الامور۔ اشرف علی عفی عنہ مقام تھانہ بھون ۱۲ صفر ۱۳۲۰ھ

(حصہ ششم بہشتی زیور معہ ضمائم قدیمہ وجدیدہ ختم ہوا)

ؑ اور اسی ضمیمہ ثالثہ مسمی بہترین جہیز کے ساتھ ضمیمہ ثالثہ کا پڑھنا بھی نہایت ضروری ہے اسمیں لباس فاخرہ اور زینت وغیرہ کو لکھا گیا ہی جن سے پیار وغیرہ کا جذب میں پیدا ہونا ظاہر ہے اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ اس خطرہ اور وسوسہ سے بچی رہوگی بہتر ہو کہ بوقت دعا اگر یہ کلمات پڑھ لیا کریں۔ اللّٰہم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک سمیع قریب مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ ۱۲

(حاشیۂ متعلقہ صفحہ ۳)

۱؎ آداب جمع ادب۔ والادب ملکۃ تعصم من کانت فیہ عما یشینہ۔ والظرف۔ والآداب تطلق علی العلوم والمعارف عموماً او علی المستظرف منہا فقط ویطلقونہا علی ما یلیق بالشی او الشخص فیقال اداب الدرس و اداب القاضی الخ وعلم الادب ہو علم یحترز بہ من الخلل فی کلام العرب لفظاً وکتابۃ وہٰکذا فی کتب اللغۃ کالمنجد والاقرب ۱۲ ۲؎ اخلاق اچھی خصلتیں۔ الخُلق بضم الخاء وسکون اللام وبالضمتین السجیۃ والطبع والمروۃ والعادۃ ای العادۃ الحسنۃ وجمعہ اخلاق وعلم الاخلاق احد اقسام الحکمۃ العملیۃ ویسمونہ ایضاً الحکمۃ الخُلقیۃ (المنجد) ۱۲

۳؎ الثواب۔ الجزاء علی الاعمال خیرہا وشرہا واکثر استعمالہ فی الخیر (المنجد) ۱۲ ۴؎ العذاب۔ کل ما شق علی الانسان ومنعہ عن مرادہ (المنجد) ۱۲

۵؎ عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطہور شطر الایمان الحدیث رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ الا انہ قال اسباغ الوضوء شطر الایمان (ترغیب ترہیب صفحہ ۹۷ جلد ۱۔ وفی المشکوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم صفحہ ۴۶ جلد ۱۔ ۱۲ ٭

۶؎ قولہ الوضوء علی الوضوء نور علی نور ہذا اللفظ حدیث ذکرہ فی الاحیاء۔ رد المحتار صفحہ ۸۶ جلد ۱۔ وروی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ (ترغیب ترہیب صفحہ ۱۰۱ جلد ۱ و شامی) ص۱۱۱ ج۱ ۱۲

۷؎ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولدہ اعلمکم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروہا وامر بثلثۃ احجار ونہی عن الروث والرمۃ ونہی ان یستطیب الرجل بیمینہ رواہ ابن ماجہ والدارمی (مشکوٰۃ المصابیح) ص۴۲ ج ۱۔ ۱۲

۸؎ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامۃ عذاب القبر فی البول فاستنزہوا من البول رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر (ترغیب وترہیب ص۸۳ ج ۱) ۱۲ ۹؎ ویکرہ ان یبول فی حجر فارۃ او حیۃ او ثقب (فتاوٰی ہندیہ ص۴۹ جلد ۱) ۱۲۔

۱۰؎ وعن عبد اللہ بن مغفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبول الرجل فی مستحمہ وقال ان عامۃ الوسواس منہ (ترغیب ترہیب ص۶۹ ج۱) ۱۲

۱۱؎ الترہیب من الکلام علی الخلاء عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتناجی اثنان علی غائطہما ینظر کل واحد منہما الی عورۃ صاحبہ فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ ابوداؤد وابن ماجہ (ترغیب وترہیب ص۶۹ ج ۱) ۱۲ ٭

۱۲؎ واما اذا کان الماء سخینا لما حاراً کان کمن استنجی فی الصیف ولکن ثوابہ دون ثواب المستنجی بالماء البارد فلذلک لا یستنجی بالماء الذی سخن من حر الشمس (فتاوٰی ہندیہ بزیادہ صفحہ ۴۸ جلد ۱) ۱۲ ۱۳؎ وعن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال شعبۃ قال افضل العمل الصلوٰۃ لوقتہا (ترغیب وترہیب ص۱۲۲ ج ۱) ۱۲ ٭

۱۴؎ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع رواہ ابوداؤد وکذا فی شرح السنۃ (مشکوٰۃ ص۵۸ ج ۱) ۱۲

۱۵؎ ویکرہ للمصلی کل ما ہو من اخلاق الجبابرۃ عموماً لان الصلوٰۃ مقام التواضع والتذلل والخشوع وہو ینافی التکبر وکذا لا ینبغی لہ ان یصلی فی ثیاب منقوشۃ او دار مزخرفۃ یمیل القلب الیہا (کبیری بزیادہ ص۳۳۷) ۱۲

۱۶؎ عن سہل بن ابی حثمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی سُترۃ فلیدن منہا لا یقطع الشیطان علیہ صلوٰتہٗ (مشکوٰۃ المصابیح ص۷۴) السترۃ ما ینصب قدام المصلی لیتمیز بہ موضع سجودہ ولا یأثم المار بمرورہ ورائہ طولہ ذراع فصاعداً وغلظہ اصبع (المعات) ۱۲

۱۷؎ ولا یتطوع فی مکان الفریضۃ ولکن ینحرف یمنۃً ویسرۃً او یتأخر وان شاء رجع الی بیتہ یتطوع فیہ (فتاوٰی ہندیہ ص۷۷ ج ۱) ۱۲

۱۸؎ ویکرہ ان یلتفت یمنۃً ویسرۃً بان یحول بعض وجہہ عن القبلۃ ویکرہ ان یرفع بصرہٗ الی السماء (فتاوٰی ہندیہ ص۱۰۵ ج ۱) ۱۲

۱۹؎ ویکرہ ان یدخل فی الصلوٰۃ وہو یدافع الاخبثین وان شغلہ قطعہا وکذا الریح (فتاوٰی ہندیہ ص۱۰۵ ج ۱) ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

آداب اور اخلاق - ثواب اور عذاب کے بیان میں

عبادتوں کا سنوارنا

وضو اور پاکی کا بیان

عمل ۱ وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔ عمل ۲ تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔ عمل ۳ پائخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف مُنھ نہ کرو۔ نہ پشت کرو۔ عمل ۴ پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ اسمیں بے احتیاطی کرنے سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ عمل ۵ کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اسمیں سے کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے عمل ۶ جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔ عمل ۷ پیشاب پائخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔ عمل ۸ جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھولو۔ پانی کے اندر نہ ڈالو۔ عمل ۹ جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اسکو مت برتو اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے۔ جس سے بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں۔

نماز کا بیان

عمل ۱ نماز اچھے وقت پر پڑھو۔ رکوع سجدہ اچھی طرح کرو جی لگا کر پڑھو۔ عمل ۲ جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھواؤ۔ عمل ۳ ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کی بھول پتی میں دھیان لگ جائے۔ عمل ۴ نمازی کے آگے کوئی آڑ ہونی چاہیئے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ لو اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو۔ عمل ۵ فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو۔ عمل ۶ نماز میں اِدھر اُدھر مت دیکھو۔ اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو۔ عمل ۷ جب پیشاب پائخانہ کا دباؤ ہو تو سب سے پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز

پڑھو۔ عمل ۵ نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے۔

موت اور مصیبت کا بیان

عمل ۱ اگر پرانی مصیبت یاد آجائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھ لو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملیگا۔ عمل ۲ رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ لیا کرو ثواب ملیگا۔

زکوٰۃ اور خیرات کا بیان

عمل ۱ زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں آبرو تھامے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ عمل ۲ خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دیدو۔ عمل ۳ یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دیکر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے۔ ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی رہو۔ عمل ۴ اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دُہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنیکا۔ عمل ۵ غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔ عمل ۶ شوہر کے مال سے اتنی خیرات مت کرو کہ اُس کو ناگوار ہو۔

روزے کا بیان

عمل ۱ روزے میں بیہودہ باتیں کرنا۔ لڑنا بھڑنا بہت بری بات ہے۔ اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔ عمل ۲ نفل روزہ شوہر سے اجازت لیکر رکھو جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔ عمل ۳ جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو۔

قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل ۱ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو۔ پڑھے جاؤ ایسے شخص کو دُہرا ثواب ملتا ہے۔ عمل ۲ اگر قرآن شریف پڑھا ہو اُسکو بھلاؤ مت بلکہ ہمیشہ پڑھتی رہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔ عمل ۳ قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

دعا اور ذکر کا بیان

عمل ۱ دعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ خوب شوق سے دعا مانگو۔ گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر مت چھوڑو۔ قبول ہونے کا یقین رکھو۔ عمل ۲ غصہ میں آکر اپنے مال و اولاد و جان کو

---

۱ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا الحدیث ۱۲ (مشکوٰۃ) ص ۱۴۰ ۱۲ ۲ سب عورتوں کو چاہئے کہ وہ صدقہ اور خیرات کرتی رہیں اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے عورتوں کو دوزخ میں کثرت سے دیکھا ہے۔ حدیث شریف یہ ہے

کا پڑھنا ۱۲ ۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ) ص ۱۹۵ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول

مت کو سو۔ شاید قبولیت کی گھڑی ہو۔ عمل۲ جہاں بیٹھ کر دنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ و رسول کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو۔ نہیں تو وہ باتیں سب وبال جان ہو جائیں گی۔ عمل۳ استغفار[1] بہت پڑھا کرو۔ اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔ عمل۴ اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ۔ اگر پھر ہو جائے پھر جلدی توبہ کر لو یوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ۔ عمل۵ بعضی دعائیں خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی[2]۔ جاگتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ[3]۔ صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ[4]۔ شام کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ[5]۔ کھانا کھا کر یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَفَانَا وَاٰوَانَا[6]۔ بعد نماز صبح اور بعد نماز مغرب۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ[7] سات بار پڑھو اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ[8] تین بار پڑھو۔ سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھو سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ[9]۔ کسی کے گھر کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ[10]۔ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ[11]۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا[12]۔ جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو

---

[1] بخشش چاہنا ۱۲ [2] اے اللہ میں آپ ہی کے نام کے ساتھ مرتا اور زندہ رہتا ہوں ۱۲ [3] سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمکو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف (مر کر) دوسری بار زندہ ہونا ہے ۱۲ [4] اے اللہ ہم نے آپ ہی کی مدد سے صبح کی اور آپ ہی کی مدد سے ہم نے شام کی اور آپ ہی کی قدرت سے ہم جی رہے ہیں اور آپ ہی کی قدرت اور حکم سے ہم مرجاتے ہیں اور آپ ہی کی طرف اٹھنا ہے ۱۲ [5] ترجمہ حاشیہ نمبر ۴ میں دیکھو [6] تمام تعریفیں اُس خداوند عزاسمہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور جس نے ہم کو سیراب کیا اور جس نے ہم کو مسلمانوں میں سے کیا اور جس نے ہماری کفایت کی اور جس نے ہم کو ٹھکانا دیا ۱۲ [7] اے اللہ مجھ کو دوزخ کی آگ سے پناہ دیجئے ۱۲ [8] میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جسکے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ [9] پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے قبضہ میں کر دیا اسکو (یعنی اس سواری کو) اور حالانکہ ہم اسکو اپنے قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ [10] اے اللہ ان کے لئے اس چیز میں برکت دیجئے جو آپ نے انکو عطا فرمائی اور ان کی خطاؤں کو بخشدیجئے اور ان پر رحم کیجئے ۱۲ [11] اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان اور خیریت اور سلامتی کے ساتھ نکالنا (اے چاند) پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے ۱۲ [12] سب تعریفیں اس اللہ جل شانہ کیلئے ہیں جس نے محفوظ رکھا مجھے اس مصیبت سے کہ جسمیں تجھکو مبتلا کیا اور فضیلت دی مجھکو بہت سی مخلوقات پر کامل فضیلت ۱۲

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ[1]۔ دولہا یا دولہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اس طرح کہو۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ[2]۔ جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھا کرو۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ[3]۔ پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت یہ چیزیں پڑھ لیا کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ[4] تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[5] ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس ۳۴ بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار اور آیۃ[6] الکرسی ایک بار اور صبح کے وقت سورہ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورہ واقعہ[7] ایک بار اور عشاء کے بعد سورہ ملک ایک بار اور جمعہ کے روز سورہ کہف ایکبار پڑھ[8] لیا کرو۔ اور سوتے وقت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ[9] بھی سورۃ کے ختم تک پڑھ لیا کرو۔ اور قرآن کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں[10]۔

قسم اور مَنّت کا بیان

عمل[1] اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ جیسے اپنے بچّے کی اپنی صحت کی اپنی آنکھوں کی۔ ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے۔ اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو۔ عمل[2] اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچّی ہی بات ہو۔ عمل[3] اگر غصّہ میں ایسی قسم کھا بیٹھو جسکا پورا کرنا گناہ ہو تو اسکو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو۔ جیسے یہ قسم کھالی کہ باپ یا ماں سے نہ بولونگی یا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھالی۔

معاملوں کا یعنی برتاؤ کا سنوارنا۔ لینے دینے کا بیان

معاملہ[1]۔ روپے پیسے کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے اور جو حلال پیسہ خدا دے اسکو اڑاؤ

[1] میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری قابل حفاظت چیزوں کو اور تمہارے اعمال کے انجاموں کو ۱۲ [2] خدائے تعالیٰ برکت عطا فرمائے تم دونوں کو اور برکت اُتارے تم دونوں پر اور ملاپ رکھے تم دونوں میں بھلائی کے ساتھ ۱۲ [3] اے اللہ حی وقیوم میں آپ کی رحمت کے ساتھ فریاد چاہتا ہوں ۱۲ [4] میں اللہ جل شانہ سے مغفرت چاہتا ہوں کہ نہیں ہے سوا اسکے کوئی عبادت کے لائق وہی ہے دائمی حیات والا بہت قیام فرمانیوالا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ۱۲ [5] نہیں ہے کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا تنہا ہے وہ اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کیلئے (دونوں جہان میں) تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ [6] یعنی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے الْعَظِیْمُ تک تیسرے پارہ تلک الرسل کے شروع میں موجود ہے۔ حدیث شریف میں اسکی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے جو شخص اپنے گھر میں آیۃ الکرسی کو ایک بار بھی پڑھیگا تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا ہے علاوہ ازیں بستر پر سونے کے وقت جو شخص اسکو باطہارت پڑھیگا تو شیطانی خواب اور خیالات فاسدہ سے محفوظ رہیگا ۱۲ [7] ایسا ہی سورۃ الواقعہ کے پڑھنے سے فاقہ اور تنگدستی میں مبتلا نہیں ہوگا ۱۲

[8] جہانتک ممکن ہو ہر روز قرآن شریف کی کم از کم دس آیات کیدیکھ کی تلاوت تو کر ہی لیا کرے اتنی آیات مطہرہ کا تلاوت کرنیوالا بھی قرآن عزیز کی تلاوت کرنیوالوں میں شمار ہوتا ہے ۱۲
[9] جو سورت ابتداء قرآن مجید میں الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ سے شروع ہوتی ہے اس کا آخری رکوع اٰمن الرسول سے شروع ہوتا ہے۔ فقیر دہلوی
[10] لیکن جہانتک ہو سکے قرآن مجید کی روزانہ کی تلاوت کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔ فقیر دہلوی

نہیں۔ ہاتھ روک کر خرچ کرو۔ بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں اٹھاؤ۔ مسئلہ اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھکر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا اس کی مدد کرو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔ مسئلہ اگر تمہارا قرضدار غریب ہو اُس کو پریشان مت کرو بلکہ اسکو مہلت دو یا کچھ یا سارا معاف کردو۔ مسئلہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض چاہتا ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے۔ اسوقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ مسئلہ جہانتک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو۔ اور اگر مجبوری سے لو تو اسکے ادا کرنے کا خیال رکھو بے پرواہ مت بنجاؤ۔ اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سُنے۔ اُلٹ کر جواب مت دو ناراض مت ہو۔ مسئلہ ہنسی میں کسی کی چیز اُٹھا کر چھپا دینا جسمیں وہ پریشان ہو بہت بُری بات ہے۔ مسئلہ مزدور سے مزدوری کرا کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔ مسئلہ قحط کے دنوں میں بعضے لوگ اپنے یا پرائے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اُن کو لونڈی غلام بنانا حرام ہے۔ مسئلہ اگر کھانا پکانے کیلئے کسی کو آگ دیدی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دیدیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اُسے دیدیا۔ مسئلہ پانی پلانا بڑا ثواب ہے جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا۔ اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مردے کو زندہ کردیا۔ مسئلہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو تو یا تو دو چار آدمیوں سے اسکو ذکر کردو یا لکھوا کر رکھ لو شاید مر جاؤ تو تمہارے ذمہ کسی کا رہ نہ جائے۔

نکاح کا بیان

مسئلہ اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو خاصکر آجکل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا۔ تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہیگا۔ مسئلہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھرینگی۔ مسئلہ اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آچکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کے لئے پیغام مت بھیجو ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا

آدمی جواب دیدے تب تم کو درست ہے۔ مسئلہ[۲۷] میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا اپنی ساتھنوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دلہن اس کی پروا نہیں کرتے مسئلہ[۲۸] اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے۔ تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا برائی تم کو معلوم ہو تو اسکو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں۔ ہاں خواہ مخواہ کسی کو برا مت کہو۔ مسئلہ[۲۹] اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے تو بی بی چھپا کرے سکتی ہے مگر فضول خرچی کرنے کو یا دنیا کی رسمیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

مسئلہ[۱] جو شخص پورا حکیم نہ ہو اس کو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو۔ اگر ایسا کیا گنہگار ہوگا۔ مسئلہ[۲] دھار والی چیز سے[۱] کسی کو ڈرانا چاہے ہنسی سے ہو منع ہے شائد ہاتھ سے نکل پڑے مسئلہ[۳] چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کرکے دو یا چارپائی وغیرہ پر رکھدو دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھالے۔ مسئلہ[۴] کتے[۲] بلی کو بند رکھنا جسمیں وہ بھوکا پیاسا تڑپے بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ[۵] کسی گنہگار کو طعنہ دینا بری بات ہے۔ ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔ مسئلہ[۶] بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا کتنی بری بات ہے مسئلہ[۷] اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کر لو بے ضرورت تکلیف نہ دو۔ مسئلہ[۸] جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو نہ بہت زیادہ اسباب لادو نہ بہت دوڑاؤ۔ اور جب منزل پر پہنچو اول جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔

عادتوں کا سنوارنا

کھانے پینے کا بیان

ادب[۱] بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیزیں ہیں جیسے کئی طرح کا پھل کئی طرح کی شیرینی ہو اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اٹھالو۔ ادب[۲] انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو چکے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ ادب[۳] اگر لقمہ

[۱] خواہ کسی قسم کی ہو بعض مرتبہ ہنسی کی گل پھنسی ہو جاتی ہے ۱۲ [۲] ہر ایک جاندار حیوان کا یہی حکم ہے۔ ۱۲

ہاتھ سے چھوٹ جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لو شیخی مت کرو۔ ادب۵ خربوزے کی پھانکیں ہیں یا
کھجور و انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اٹھاؤ۔ دو دو ایک دم سے مت لو[۱]۔ ادب۶ اگر کوئی
چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بدبو نہ رہے۔ ادب۷ روز کے
خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ۔ اندھا دھند مت اٹھاؤ۔ ادب۸ کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ ادب۹
کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو۔ ادب۱۰ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ۔ ادب۱۱ مہمان کی خاطر کرو[۲]
اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت ٹھیرو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔ ادب۱۲ کھانا ملکر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔ ادب۱۳ جب
کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دستر خوان اٹھوا دو اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اور اگر اپنی ساتھ سے پہلے
کھا چکو تب بھی اسکا ساتھ دو تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تا کہ وہ شرم کے مارے بھوکی نہ رہ جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے
اٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اس سے عذر کر دو۔ ادب۱۴ مہمان کو دروازے تک پہنچانا سنت ہے۔ ادب۱۵ پانی
ایک سانس میں مت پیو تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر دو۔ اور بسم اللہ کر کے پیو اور
پی کر الحمد للہ کہو۔ ادب۱۶ جس برتن سے زیادہ پانی آ جانیکا شبہ ہو یا جس برتن کے اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ
اسمیں شاید کوئی کیڑا کانٹا ہو ایسے برتن میں منہ لگا کر پانی مت پیو۔ ادب۱۷ بے ضرورت[۳] کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔
ادب۱۸ پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے داہنی طرف ہو اسکو پہلے دو اور وہ اپنے داہنی طرف
والی کو دے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان عطر مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے۔ ادب۱۹ جس طرف
سے برتن ٹوٹا رہا ہے ادھر سے پانی مت پیو۔ ادب۲۰ شروع شام کے وقت بچوں کو باہر نہ نکلنے دو اور
شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو۔ اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کر دو
اور چولھے کی آگ بجھا دیا دبا دو۔ ادب۲۱ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کر بھیجو۔

پہننے اوڑھنے کا بیان

ادب۱ ایک جوتی پہنکر مت چلو۔ رضائی وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے

---

۱ یہ بدتمیزی ہے ۱۲　　۲ اپنی ہمت کے موافق
۳ کیونکہ سنت کے بھی خلاف ہے اور بعض مرتبہ آدمی دھنس جاتا ہے جس سے تکلیف ہو جانے کا اندیشہ ہے ۱۲

میں شکل ہو۔ ادب کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو مثلاً داہنی آستین۔ داہنا پائچہ داہنی جوتی۔ اور بائیں طرف سے نکالو۔ ادب کپڑا پہنکر یہ دعا پڑھنے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ ادب ایسا لباس مت پہنو جسمیں بے پردگی ہو۔ ادب جو امیر عورتیں بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتی ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہمخواہ دنیا کی ہوس بڑھیگی۔ ادب پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔ ادب کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیلا پہنو۔ بیچ کی راس رہو اور صفائی رکھو۔ ادب بالوں میں تیل کنگھی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی دُھن میں مت لگی رہو۔ ہاتھوں میں مہندی لگاتی رہو۔ ادب سُرمہ تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔ ادب گھر کو صاف رکھو۔

بیماری اور علاج کا بیان

ادب بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب بیماری میں بدپرہیزی مت کرو۔ ادب خلاف شرع تعویذ گنڈہ ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔ ادب اگر کسی کو نظر لگ جائے جسپر شبہ ہو کہ اس کی نظر لگی ہے اس کا مُنھ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موقع دھلوا کر پانی جمع کرکے اس شخص کے سر پر ڈالدو جسکو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی۔ ادب جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا ایسے بیمار کو چاہیئے کہ خود سب سے الگ الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

خواب دیکھنے کا بیان

ادب اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور کروٹ بدلڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ادب اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عقلمند یا تمہارا چاہنے والا ہو تاکہ بُری تعبیر نہ دے۔ ادب جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

---

[1] ایسا ہی حدیث شریف میں آیا ہے انّ اللہ یحب التیامن فی کل شیءٍ ۱۲ (مشکوٰۃ شریف) [2] تمام تعریف اور شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری محنت اور مشقت کے عرحمت فرمایا ۱۲ [3] یعنی اس قدر باریک کپڑا کہ جسمیں بدن بھی نظر آئے ۱۲ [4] اس سے تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہے ۱۲ [5] شرع کے موافق تعویذ گنڈہ جائز ہے۔ [6] آیۃ الکرسی الحمد شریف اور چاروں قل پڑھکر سونے سے پہلے اپنے اوپر دم کر لینے سے ڈراؤنا خواب انشاء اللہ نظر نہ آئیگا۔ ۱۲ مختار

سلام کرنے کا بیان

ادب[1] آپس میں سلام کیا کرو اس طرح اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور جواب اس طرح دیا کرو وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ اور سب طریقے واہیات ہیں۔ ادب[2] جو پہلے سلام کرے اُس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ادب[3] جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو۔ عَلَیْہِمْ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ ادب[4] اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہوگیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دیدیا وہ بھی سب کی طرف سے ہوگیا ہے۔

بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان

ادب[1] بن ٹھن کر اتراتی ہوئی مت چلو۔ ادب[2] الٹی مت لیٹو۔ ادب[3] ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب[4] کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔ ادب[5] اگر تم کسی لاچاری کو باہر نکلو تو سڑک کے کنارے کنارے چلو۔ بیچ میں چلنا عورت کے لئے بیشرمی ہے۔

سب میں ملکر بیٹھنے کا بیان

ادب[1] کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔ ادب[2] کوئی عورت محفل سے اٹھکر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئیگی۔ ایسی حالت میں اس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہ چاہیئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔
ادب[3] اگر دو عورتیں ارادہ کرکے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تم اُن کے بیچ میں جا کر مت بیٹھو البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھلائیں تو کچھ ڈر نہیں۔ ادب[4] جو عورت تم سے ملنے آئے۔ اس کو دیکھکر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس سے وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔ ادب[5] محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔
ادب[6] جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو۔ ادب[7] جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ اگر نہ ہوسکے تو منہ ڈھانک لو۔ ادب[8] بہت زور سے مت ہنسو۔ ادب[9] محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پھلا کر مت بیٹھو۔ عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو۔ البتہ گناہ کی بات مت کرو۔ ادب[10] محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

زبان کے بچانے کا بیان

ادب[1] بے سوچے کوئی بات مت کہو جب سوچ کر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بُری نہیں تب بولو۔

ـه کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور کینہ دور ہوتا ہے ۱۲ منہ ـه کیونکہ جناب رسول اللہ ۱۲

ـه جو شخص کسی مسلمان کو تکلیف دے یا اس کے ساتھ مکر و فریب کرے وہ ملعون ہے (ترمذی) ۱۲

ادب ۱ کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار۔ خدا کا غضب پڑے۔ دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے جس کو کہا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اس کہنے والی پر پڑتی ہے۔ ادب ۲ اگر تم کو کوئی بیجا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہوگی۔ ادب ۳ دو غلی بات منہ دیکھے کی مت کرو کہ اس کے منہ پر اس کیسی اور اسکے منہ پر اس کیسی۔ ادب ۴ چغلخوری ہرگز مت کرو نہ کسی کی چغلی سنو۔ ادب ۵ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ ادب ۶ خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔ ادب ۸ کسی کی غیبت ہرگز مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اسکو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو۔ اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اسمیں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔ ادب ۹ کسی سے بحث مت کرو اپنی بات کو اونچی مت کرو۔ ادب ۱۰ زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق جاتی رہتی ہے۔ ادب ۱۱ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس شخص کیلئے دعائے مغفرت کیا کرو امید ہو کہ قیامت میں معاف کردے۔ ادب ۱۲ جھوٹا وعدہ مت کرو۔ ادب ۱۳ ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔ ادب ۱۴ اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ۔ ادب ۱۵ شعر اشعار کا دھندا مت رکھو۔ البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو ڈر نہیں۔ ادب ۱۶ سنی سنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

متفرق باتوں کا بیان

ادب ۱ خط لکھکر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو۔ ادب ۲ زمانے کو برا مت کہو۔ ادب ۳ باتیں بہت چبا چبا کر مت کرو نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو ضرورت کے موافق بات کرو۔ ادب ۴ کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔ ادب ۵ کسی کی بری صورت یا بری بات کی نقل مت کرو۔ ادب ۶ کسی کا عیب دیکھو تو اسکو چھپاؤ گاتی مت پھرو۔ ادب ۷ جو کام کرو سوچ کر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو۔ جلدی میں کام اکثر خراب ہو جاتے ہیں۔ ادب ۸ کوئی تم سے مشورہ لے وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔ ادب ۹ غصہ کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ ادب ۱۰ لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف

ے آنحضرت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بدتر آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو غلہ ہوگا اسکے منہ پر اسکی سی بات کہے اور اسکے منہ پر اسکی سی بات کہے ۱۲ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)
ے اسلئے کہ قیامت کے روز جھوٹ بولنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہیں دیکھیگا ۱۲ (مسلم شریف)

کرا دوا درنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ اور نیک دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتی رہو۔ بُری باتوں سے منع کرتی رہو البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچاویگا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بُری بات کو بُرا سمجھتی رہو اور بدون لاچاری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

دِل کا سنوارنا

زیادہ کھانے کی حرص کی بُرائی اور اُس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پلنے سے ہوتے ہیں اسمیں کئی باتوں کا خیال رکھو مزیدار کھانے کی پابند ہو حرام روزی سے بچو۔ حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھکر کھاؤ اس میں بہت سے فائدے ہیں ایک تو دل صاف رہتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے دوسرے دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے۔ اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے نیند کم آتی ہے۔ تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی ساتویں بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے

زیادہ بولنے کی حرص کی بُرائی اور اسکا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صدہا گناہ میں پھنس جاتا ہے۔ جھوٹ اور غیبت اور کوسنا کسی کو طعنہ دینا اپنی بڑائی جتلانا خواہ مخواہ کسی سے بحث نکالنا۔ امیروں کی خوشامد کرنا۔ ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دکھے اِن سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے اور اس کے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منھ سے نکالنا سوچی ہے آتے ہی نہ کہہ ڈالے۔ بلکہ پہلے خوب سوچ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے۔ یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ اگر وہ بات ایسی ہے جسمیں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان پر نہ لاؤ اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اس کو یوں سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ

---

[۱] مگر نرمی سے سختی سے مت سمجھاؤ۔ ۱۲ [۲] پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنی اسکو غیبت کہتے ہیں ۱۲ [۳] حضرت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من سکت نجا یعنی جس نے خاموشی اختیار کی زیادہ گوئی نہ کی تو اس نے بُرائی سے نجات پائی اور دوسری روایت میں ہے من صمت سلم یعنی جس نے زیادہ گوئی سے خاموشی اختیار کی وہ بُرائی سے محفوظ رہا ۱۲

کا عذاب بہت سخت ہے اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہکر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو تھوڑے دنوں میں بُری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائیگی اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو جب تنہائی ہوگی خود ہی زبان خاموش رہیگی۔

غصے کی بُرائی اور اُس کا علاج

غصے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اس لیے زبان سے بھی جا بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اس لئے اس کو بہت روکنا چاہیے۔ اور اس کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جسپر غصہ آیا ہے اسکو اپنے روبرو سے فوراً ہٹا دے اگر وہ نہ ہٹے خود اس جگہ سے ٹل جائے پھر سوچے کہ جسقدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی خطاوار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کردیں ایسے ہی مجھکو بھی چاہیے کہ میں اس کا قصور معاف کردوں اور زبان سے اعوذ باللہ کئی بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کرے اس سے غصہ جاتا رہیگا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اس وقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینا مناسب معلوم ہو مثلاً سزا دینے میں اسی قصوروار کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اس کو سدھارنا ضرور ہے اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اس لئے سزا کی ضرورت ہے۔ تو اول خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا دینی چاہیے جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جائے تو اسی قدر سزا دیدے چندروز اس طرح غصہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آجاویگا تیزی نہ رہیگی اور کینہ بھی اسی غصہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جب غصہ کی اصلاح ہو جائیگی کینہ بھی دل سے نکل جائیگا۔

حسد کی بُرائی اور اُس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا عزت آبرو سے رہتا ہوا دیکھکر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اسکے زوال سے خوش ہونا اسکو حسد کہتے ہیں یہ بہت بُری چیز ہے اسمیں بہت گناہ بھی ہے ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گذرتی ہے غرض اسکی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اسلئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے

اور علاج اس کا یہ ہے کہ اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھ کو نقصان اور تکلیف ہے اس کا کیا نقصان ہے اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ حسد کرنیوالی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلانا شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اسکو نعمت کیوں دی تو یوں سمجھو کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا اور تکلیف ظاہر ہی ہے کہ ہمیشہ رنج وغم میں رہتی ہے۔ اور جس پر حسد کیا ہے اسکا کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہیگی بلکہ اسکا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنیوالی کی نیکیاں اسکے پاس چلی جائینگی جب ایسی ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کرکے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے روبرو اس کی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسکے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اسکو دونی دیں اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اسکی تعظیم کرے اور اسکے ساتھ عاجزی سے پیش آوے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائیگی اور حسد جاتا رہیگا۔

دنیا[1] اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اسمیں نہیں سماتی کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی ادھیڑ بن رہیگی کہ روپیہ کس طرح آوے اور کیونکر جمع ہو۔ زیور کپڑا ایسا ہونا چاہئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہئے۔ اتنے برتن ہو جائیں اتنی چیزیں بنجائیں ایسا گھر بنانا چاہئے باغ لگانا چاہئے جائداد خریدنا چاہئے۔ جب رات دن دل اسی میں رہا پھر خدائے تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملیگی۔ ایک برائی اسمیں یہ ہے کہ جب دنیا سے محبت جم جاتی ہے تو مر کر خدا کے پاس جانا اسکو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہیگا اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔ ایک برائی اسمیں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اسکو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا نہ اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے نہ جھوٹ اور دغا کی پروا ہوتی ہے۔ بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آوے لیکر بھر لو اسی واسطے

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت، تمام خطاؤں کی سردار ہے (ابوداؤد) اور حدیث شریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الدنیا سجن المومن و جنۃ الکافر یعنی دنیا ایماندار کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کیواسطے بمنزلہ جنت کے ہے کیونکہ کافر کا دار آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا اور ایمان والوں کیلئے ہر قسم کی نعمتیں جنت میں ملیں گی

حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت ساری گناہوں کی جڑ ہے۔ جب یہ ایسی بُری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے سو علاج اسکا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے۔ پھر اس میں جی لگانا کیا فائدہ بلکہ جسقدر زیادہ جی لگیگا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔ دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لینا دینا نہ بڑھائے ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائداد جمع نہ کرے۔ کاروبار روزگار تجارت حد سے زیادہ نہ پھیلائے ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے۔ غرض سب سامان مختصر رکھے تیسرے فضول خرچی نہ کرے کیونکہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چوتھے موٹے کھانے کپڑے کی عادت رکھے۔ پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے۔ امیروں سے بہت کم ملے۔ کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑدی ہے انکے قصے حکایتیں دیکھا کرے۔ ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اسکو خیرات کردے۔ یا بیچ ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان تدبیروں سے دنیا کی محبت دل سے نکل جائیگی اور دل میں جو دور دور کی امنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یوں جمع کریں یوں سامان خریدیں یوں اولاد کے لئے مکان اور گاؤں چھوڑ جائیں جب دنیا کی محبت جاتی رہیگی یہ امنگیں خود دفع ہوجائینگی۔

کنجوسی کی بُرائی اور اس کا علاج

بہت سے حق جنکا ادا کرنا فرض اور واجب ہے جیسے زکوٰۃ۔ قربانی۔ کسی محتاج کی مدد کرنا۔ اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا۔ کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے اسکا گناہ ہوتا ہے۔ یہ تو دین کا نقصان ہے اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے۔ اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی علاج اسکا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے جب اسکی محبت نہ رہیگی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اسکو کسی کو دے ڈالا کرے اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کرکے اس تکلیف کو سہارے جب تک کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے یونہی کیا کرے۔

نام اور تعریف چاہنے کی بُرائی اور اسکا علاج

جب آدمی کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہوا اسکی

بُرائی اور بُری چکی ہو اور دوسرے شخص کی بُرائی اور ذلت سنکر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا بُرا چاہے اور اسمیں یہ بھی بُرائی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کیواسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا فضول خرچی کی اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا کبھی سودی قرض لیا اور یہ ساری گناہ اس نام کی بدولت ہوتے ہیں اور دنیا کا نقصان اسمیں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اسکو ذلیل اور بدنام کرنے اور اسکو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ علاج اسکا ایک تو یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے نہ میں رہونگی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے تو خلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے۔ مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی۔

غرور اور شیخی کی بُرائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اُسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپکو علم میں یا عبادت میں یا دیانتداری دینداری میں یا حسب و نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائیگا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اسکے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اسمیں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ بُرا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنیوالے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے اسوقت اپنی بڑائی نظر میں نہ آئیگی اور جسکو اپنے سے حقیر سمجھتا ہو اسکے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اسکی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائیگی اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اتنی ہی پابندی کرے کہ جب کوئی چھوٹے درجہ کا آدمی ملے اسکو پہلے خود سلام کر لیا کرے انشاءاللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائیگی

اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھی یا کپڑا زیور پہنکر اترائی اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ سمجھی یہ بات بھی بُری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہو کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اُسکو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئینگی۔ علاج اسکا یہ ہو کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں اور سوچکر اللہ تعالےٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ یا اللہ اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

نیک کام دکھلاوے کے لئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہمنے اتنا قرآن پڑھا ہم رات کو اُٹھے تھے۔ کبھی اور باتوں میں ملا ہوتا ہے مثلاً کہیں ڈاکوؤں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ نہیں صاحب یہ سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا تو اب بات تو ہوئی اور کچھ لیکن اسی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انھوں نے حج کیا ہے۔ کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کی روبرو تسبیح لیکر بیٹھ گئی۔ یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہو کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا۔ کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جسمیں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہیں ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبی ہیں رات کو بہت جاگی ہیں۔ نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دکھلاوا اور بھی کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت برا ہے۔ قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کیلئے کئے ہوں ثواب کے بدلے اُلٹا عذاب دوزخ کا ہوگا۔ علاج اس کا وہی ہے جو کہ نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کیونکہ دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو اور میری تعریف ہو۔

ضروری بتلانے کے قابل بات

ان بری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام نہیں چلتا اور یہ برائیاں نہیں دور ہوتیں مثلاً غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں

۱۲ ع ۵ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کپڑے وغیرہ پہنکر اترائیگا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھیگا ۱۲

نہ آوے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علاجوں کو برتے اور جب غفلت ہو جاوے افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے مدتوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہیگی۔

ایک اور ضروری کام کی بات

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں انکے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہو کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جاوے اسکو کچھ سزا دیا کرے اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آنہ دو آنے روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جرمانہ کے طور پر ٹھیرا لے جب کبھی کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے۔ اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے۔ دوسری سزا یہ ہو کہ ایک وقت یا دو وقت کھانا نہ کھایا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب برائیاں چھوٹ جائیں آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنورتا ہے۔

توبہ اور اُسکا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کریگا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھیگا۔ طریقہ اسکے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھیگا اُس وقت چاہئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کو قضا بھی کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کرالے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں اُن پر خوب گڑگڑا اور رونے کی شکل بنا کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اُسکا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اس کی بدولت گناہوں سے بچتا ہے طریقہ اسکا وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اُسکا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کام دل

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم استغفار کرو [illegible] آسمان تک پہنچ جائیں [illegible] ... کی گرفت بہت سخت ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۱۲ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ اس کو کہ آیت کریمہ میں ہے اِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ یعنی خداوند تعالیٰ کی رحمت سے بیشک کافر ہی لوگ ناامید ہوتے ہیں۔ ہر ایک مومن کی شان اس کی رحمت سے ناامید ہونا نہیں ہے ۱۲

کیلئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

صبر اور اُس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اسکو صبر کہتے ہیں اور اس کے کئی موقعے ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو۔ خدائے تعالیٰ نے صحت دی ہو۔ مال و دولت عزت آبرو نوکر چاکر آل اولاد گھر بار ساز و سامان دیا ہو ایسے وقت کا صبر یہ ہو کہ دماغ خراب نہ ہو۔ خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے۔ غریبوں کو حقیر نہ سمجھے انکے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے۔ دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اسوقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں یا نفس کنجوسی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے۔ اللہ ہی کیواسطے وہ کام کرے۔ نفس کی کوئی غرض نہ ہو دوسرے عبادت کے وقت کہ کم ہمتی نہ ہو جسطرح اس عبادت کا حق ہے اسطرح ادا کرے۔ تیسرے عبادت کے بعد کہ اسکو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے۔ تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے اس وقت کا صبر یہ ہو کہ نفس کو گناہ سے روکے۔ چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے برا بھلا کہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے۔ پانچواں موقع مصیبت اور بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز و قریب کے مرجانیکا ہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے بیان کرکے نہ روئے۔ طریقہ سب قسم کے صبروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں۔ ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے۔

شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہوکر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے یہ خلاصہ ہے شکر کا یہ ظاہر ہے کہ بندہ پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں

[1] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین۔ یعنی خداوند تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے یعنی ہر کام میں انکی مدد فرماتا ہے ۱۲

[2] خداوند تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنیکا ایک طریقہ و علامت یہ ہے کہ جس شخص کے ذریعہ سے اللہ جل شانہ کوئی نعمت عطا فرمائے تو اُس شخص کا بھی شکریہ ادا کرے اور اسکا احسانمند ہو کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یعنی جو لوگوں کا شکر گذار نہیں وہ خدائے پاک کا شکر گذار نہیں ہو سکتا ۱۲

بھی بندہ کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت ہے جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہئے کہ کبھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے بجالانے میں کمی نہ کرنی چاہئے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

خدائے تعالےٰ پر بھروسہ رکھنا اور اُس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدون خدائے تعالےٰ کے ارادہ کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان پہنچ سکتا ہے اسواسطے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے۔ نظر خدائے تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے نہ کسی سے زیادہ ڈرے یہ سمجھ لے کہ بدون خدائے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا اسکو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں۔ طریقہ اسکا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونیکو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

خدائے تعالےٰ سے محبت کرنا اور اُس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالےٰ کی باتوں کو سنکر اور ان کے کاموں کو دیکھکر دل کو مزہ آنا یہ محبت ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے اور ان کی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور ان کو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اس کو سوچا کرے۔

خدائے تعالےٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اسکا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر بات پر راضی رہنا چاہئے نہ گھبراوے نہ شکایت حکایت کرے طریقہ اسکا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اسمیں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہو نہ تو دکھلاوا ہو نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اسنے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزہ کا روزہ ہو جائیگا۔ اور پیٹ ہلکا ہو جائیگا۔ یا نماز کے وقت سے پہلے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے اس لئے وضو تازہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائیگا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے یا کسی سائل کو دیا کہ اس کے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلا ٹلی یہ سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے اگر کسی ایسی بات کا اسمیں میل پاوے اس سے دل کو صاف کرلے

---

۵ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔ وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون یعنی بھروسہ کرنیوالوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی ۲ جو شخص خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو خدائے پاک اس کی مدد کرنے کو کافی ہوتا ہے ۱۲

مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر بُرا کام ہوگا یا بُرا خیال لایا جائیگا شاید اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں۔ دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں اچھی طرح بجالانا چاہیے طریقہ اسکا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اسکا دھیان بندھ جائیگا پھر انشاء اللہ تعالے اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو تو اس وقت جہانتک ہوسکتا ہے خوب بنا سنوار کر سنبھال کر پڑھتی ہو۔ اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو۔ اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالے خود سُن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالے کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال کر پڑھنا چاہیئے یہ سب باتیں سوچکر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر اُدھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کے سوچنے کو پھر تازہ کرلو انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقہ سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائیگا اور دل بھی متوجہ رہیگا۔ اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھوگی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگیگا۔

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہکر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِكَ کہہ رہی ہوں پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ منہ سے نکل رہا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو۔ پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کو سوچ سوچ کر کہو غرض منہ سے جو نکلے اور دھیان بھی ادھر رکھو ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹیگا پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگیگا اور نماز میں

مزہ آئیگا

پیری مریدی کا بیان

مریدؔ بننے میں کئی فائدے ہیں ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعضی دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے۔ ایک تو اس کی برکت ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی پیر سے شرمندگی ہوگی۔ تیسرا فائدہ یہ کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے۔ اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا۔ پھر اس نصیحت پر عمل کرنیکی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور اور بھی بعضے فائدے ہیں جنپر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے وہ معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جسمیں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہو۔ ایکؔ یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرےؔ یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں دو جگہ پر پڑھے ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ تیسرےؔ کمانے کھانے کے لئے پیری نہ کرتا ہو۔ چوتھےؔ کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جسکو اکثر اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں پانچویں اس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہتے ہوں۔ چھٹے اس کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے یہ بات اس کے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے۔ اور ایک آدھ مرید کے برے ہونے سے شبہ مت کرو۔ اور تم نے جو سنا ہوگا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے اور دوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے۔ وہ ایک دو چھو کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی

ا؎ جب مرید ہونیکا ارادہ ہو تو پہلے جس کو پیر بنانا ہو اس کو خوب پرکھ لے کہ کوئی بات اسکی اللہ اور اللہ کے رسول کے خلاف تو نہیں ہے نماز باجماعت روزہ اور دیگر امور شرعیہ کا پابند بھی ہے یا نہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عامل بھی ہے یا نہیں اگر تمام باتیں اسکی شریعت کے موافق ہوں تو اس سے مرید ہو جائے ورنہ مرید ہونا کوئی امر ضروری نہیں۔ ۱۲ احقر محمد عتیق دیوبندی

کے موافق ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا
ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرتا ہو بیجا بات سے روک دیتا
ہو جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھکر اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے
پوچھکر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنیکی نیت سے مرید ہو جاؤ۔ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت
نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مرید مت ہو۔ البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو۔

اب پیری مریدی کے متعلق بعضی باتوں کی تعلیم کیجاتی ہے

تعلیم پیر کا خوب ادب رکھے۔ اللہ کا نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کرے اس کی نسبت یوں
اعتقاد رکھے کہ مجھکو جتنا فائدہ دل کے درست ہونیکا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانہ کے کسی بزرگ سے نہیں پہنچ
سکتا۔ تعلیم اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی
سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔ تعلیم کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھکر اپنی عقل سے کچھ نہ
کرے پیر سے پوچھے اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت
کرے۔ تعلیم پیر سے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے کے وقت اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے رومال یا کسی اور کپڑے
سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے۔ تعلیم اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ
شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی ہلکی سی
بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں اس سے غلطی ہو گئی جو توبہ سے معاف
ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے۔ البتہ اگر وہ اس بیجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے
تعلیم پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اسکو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔ تعلیم فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ انکا
ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے اسی طرح جو شعر اشعار خلاف شرع ہیں انکو کبھی زبان سے
نہ پڑھے۔ تعلیم بعضے فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ انکو جھوٹا سمجھنا
فرض ہے۔ تعلیم اگر پیر کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اس سے مریدی

توڑ دے۔ تعلیم۹۔ اگر اللہ کا نام لینے کی برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے نہ کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔ تعلیم۱۱ اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اس کا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہو تو اس سے تنگ دل یا پیر سے بداعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہوا کرے مجھکو ہونیوالی باتیں معلوم ہو جایا کریں مجھکو خوب رونا آیا کرے مجھ کو عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائے تو خدا تعالےٰ کا شکر بجالائے اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے البتہ خدانکرے اگر شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں یہ بات البتہ غم کی ہے جلدی ہمت کرکے اپنی حالت درست کرے اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو باتیں بتلائیں ان پر عمل کرے تعلیم۱۲ دوسرے بزرگوں کی یا دوسرے خاندان کی شان میں گستاخی نہ کرے نہ اور جگہ کے مریدوں سے یوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھکر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے تعلیم۱۳ اگر اپنی کسی پیر بہن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اسکو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اسپر حسد نہ کرے

مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیئے،

(۱) ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پاچھکر (۲) سب گناہوں سے بچے (۳) اگر گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے (۴) کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے کسی کی برائی نکرے (۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر کرے (۶) اگر اسکی خطا پر کوئی ٹوکے اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرلے (۷) بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا (۸) بہت نہ ہنسے بہت نہ بولے خاصکر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے (۹) کسی سے جھگڑا تکرار نکرے (۱۰) شرع کا ہر وقت خیال رکھے (۱۱) عبادت میں سستی نکرے (۱۲) زیادہ وقت

تنہائی میں رہے (۱۳) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے سب کی خدمت کرے بڑائی نہ جتلائے
(۱۴) اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے (۱۵) بددین آدمی سے دور بھاگے (۱۶) دوسرں کا عیب نہ ڈھونڈھے
کسی پر بدگمانی نہ کرے اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور ان کی درستی کیا کرے (۱۷) نماز کو اچھی طرح اچھے
وقت دل سے پابندی کیساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے (۱۸) دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں
رہے کسیوقت غافل نہو (۱۹) اگر اللہ کے نام میں مزہ آئے دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے (۲۰)
بات نرمی سے کرے (۲۱) سب کاموں کیلئے وقت مقرر کرلے اور پابندی سے اس کو نباہے (۲۲) جو کچھ رنج
و غم نقصان پیش آوے اللہ تعالیٰ کیطرف سے جاننے پریشان نہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب
ملیگا (۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ
ہی کا رکھے (۲۴) جہانتک ہوسکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے خواہ دنیا کا یا دین کا (۲۵) کھانے پینے میں نہ
اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے (۲۶) خدائے
تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی کیطرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہمکو یہ فائدہ ہو جائے (۲۷)
اللہ تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے (۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا زیادہ اسپر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے دل
تنگ (۲۹) جو اسکی حکومت میں ہیں انکی خطا و قصور سے درگذر کرے (۳۰) کسی کا عیب معلوم ہوجائے
چھپائے البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہدو (۳۱)
مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے (۳۲) نیک صحبت اختیار
کرے (۳۳) ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے (۳۴) موت کو یاد رکھے (۳۵) کسیوقت بیٹھکر روز کے
روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے جو نیکی یاد آئے اسپر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے (۳۶) جھوٹ ہرگز نہ
بولے (۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے (۳۸) شرم و حیا اور بُردباری سے رہے (۳۹) اپنا تو
پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں (۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں

لہ مگر ذلیل ہو کر نہ رہے ۱۲ سے مگر جھگڑے سے کہے شور نہ کرے ۱۲ سے حتی المقدور ۱۲
لہ جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے ۱۲

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بری باتوں کے عذاب کا بیان تاکہ نیکیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو

نیت خالص رکھنا

[illegible]

(۱) ایک شخص نے پکار کر پوچھا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے آپنے فرمایا نیت کو خالص رکھنا (ف) مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے (۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے کام نیت کے ساتھ ہیں (ف) مطلب یہ کہ اچھی نیت ہو تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا

دکھلاوے کیواسطے کوئی کام کرنا

[illegible]

(۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنانیکے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالے قیامت میں اسکے عیب سنوایں گے اور جو شخص دکھلانے کیواسطے کوئی کام کرے اللہ تعالے قیامت میں اسکے عیب دکھلائینگے (۴) اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے

قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا

[illegible]

(۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑجائے اسوقت جو شخص میرے طریقے تھامے رہے اسکو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملیگا (۶) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسکو تھامے رہوگے تو کبھی نہ بھٹکو گے ایک تو اللہ تعالے کی کتاب یعنی قرآن. دوسری نبی کی سنت یعنی حدیث -

نیک کام کی راہ نکالنا یا بری بات کی بنیاد ڈالنا

[illegible]

(۷) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیک راہ نکالے پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اسکا ثواب بھی ملیگا اور جتنوں نے اسکی پیروی کی ہے ان سبکے برابر بھی اسکو ثواب ملیگا اور انکے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی اور جو شخص بری راہ نکالے اور پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اسکا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اسکی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اسکو گناہ ہوگا اور انکے گناہ میں بھی کمی

نہ ہوگی مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کر دیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اسکی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والی کو ہمیشہ ثواب ہوا کریگا

دین کا علم ڈھونڈھنا

(۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالےٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسکو دین کی سمجھ دیدیتے ہیں (ف) یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور شوق اس کو ہو جاتا ہے[۱]

دین کا مسئلہ چھپانا

(۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اسکو چھپالے تو قیامت کیدن اسکو آگ کی لگام پہنائی جائے گی (ف) اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو۔

مسئلہ جانکر عمل نہ کرنا

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسقدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے بجز اس شخص کی جو اسکے موافق عمل کرے (ف) دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا[۲]

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

(۱۱) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے

وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں (ف) ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

مسواک کرنا

(۱۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کرکے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک پڑھی جائیں

---

[۱] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین میں ہو ۱۲

[۲] عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی۔ یعنی حضرت ابو درداء رضی اللہ نے کہا کہ تحقیق بدترین آدمیوں میں سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک باعتبار درجے کے قیامت کیدن وہ علم والا ہوگا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا یعنی علم پڑھکر عمل نہ کیا ۱۲

وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

(۱۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا (ف) انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلا کر پانی پہونچایا کرو اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے تر کیا کرو اور بعض عورتیں منہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

عورتوں کا نماز کیلئے باہر نکلنا

(۱۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے سب سے اچھی مسجد انکے گھر ونکے اندر کا درجہ ہے (ف) معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اسکے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کتنا برا ہوگا

نماز کی پابندی

(۱۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازہ کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو اور وہ اس میں پانچ وقت نہایا کرے (ف) مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کے بدن پر ذرا میل نہ رہیگا اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اسکے سارے گناہ دھل جائینگے (۱۷) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کیدن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا،

اوّل وقت نماز پڑھنا

(۱۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی خوشی ہوتی ہے (ف) بیبیوں تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

نماز کو بری طرح پڑھنا

(۱۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیوقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نکرے اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نکرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے دلمیں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے

مجھکو برباد کیا یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے (ف) بیبیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو پھر اسطرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور الٹا گناہ ہو

نماز میں اوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا

(۲۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے

(۲۱) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھے اللہ تعالے اسکی نماز کو اسی پر الٹا ہٹا دیتے ہیں (ف) یعنی قبول نہیں کرتے۔

نماز پڑھتے کے سامنے سے نکل جانا

(۲۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نماز کے سامنے سے گذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اسکے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے (ف) لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گذرنا درست ہے۔

نماز کو جان کر قضا کر دینا

(۲۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑے وہ جب خدا کے پاس جاویگا تو وہ غضبناک ہونگے

قرض دیدینا

(۲۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصے ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے۔

غریب قرضدار کو مہلت دیدینا

(۲۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدہ کا وقت نہ آیا ہو اسوقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دیدیا اور جب اسکا وقت آجائے اور پھر مہلت دی تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپیہ سے دونا روپیہ روزمرہ خیرات دیا۔

قرآن پڑھنا

(۲۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اسکو ایک حرف پر ایک نیکی

ملتی ہے اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اسکے بدلے دس حصے ملتے ہیں۔ اور میں (الٓمٓ) کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور لؔ ایک حرف اور مؔ ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر تیس ۳۰ نیکیاں ملینگی۔

اپنی جان یا اولاد کو کوسنا

(۲۷) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بد عا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کیلئے اور نہ اپنی خدمت کرنیوالے کے لئے۔ اور نہ اپنے مال و متاع کیلئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کوسنے کیوقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالےٰ وہی کر دیں

حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا

(۲۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہو گا وہ بہشت میں نہ جائیگا دوزخ ہی اسکے لائق ہے (۲۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہیگا اللہ تعالےٰ اسکی نماز قبول نہ کریں گے (ف) ایک درہم چونی سے کچھ زائد کا ہوتا ہے۔

دھوکا کرنا،

(۳۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں سے دھوکہ بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے (ف) خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکہ ہو یا اور کسی معاملہ میں سب بُرا ہے۔

قرض لینا

(۳۱) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اسکے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اسکی نیکیوں سے پورا کیا جائیگا۔ جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا (ف) دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے (۳۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مر جائے اور اسکی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں اور جو شخص مر جائے اور اسکی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جائیگا اور اس روز دینار درہم کچھ نہ ہوگا۔ (ف) مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اتار دوں گا۔

نہ مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

(۳۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے (ف) جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہئی ہو اسکو خوامخواہ دوڑاتی ہیں جھوٹے وعدے کرتی ہیں کل آنا پرسوں آنا۔ آپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہے،

سود لینا

(۳۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی ہے،

کسی کی زمین دبا لینا

(۳۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبالے اسکی گلے میں ساتوں زمین کے طوق ڈالے جاویگا

مزدوری کا فوراً دیدینا

(۳۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیدیا کرو

(۳۷) اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں خود دعویٰ کرونگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے کہ کسی مزدور کو کام پر لگایا اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

اولاد کا مر جانا

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور انکے تین بچے مرجائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کریں گے بعضوں نے پوچھا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اگر دو مرے ہوں آپنے فرمایا کہ دو میں بھی یہی ثواب ہے پھر ایک کو پوچھا آپنے ایک میں بھی یہی فرمایا پھر آپنے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جسکے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو آنول نال سے پکڑ کر بہشت کیطرف کھینچ کر لیجائیگا جبکہ ماں نے ثواب کی نیت کی ہو (ف) یعنی ثواب کا خیال کرکے صبر کیا ہو

غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا

(۳۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گذرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بدکار ہے (ف) جہاں دیور جیٹھ بہنوئی۔ یا چچازاد۔ ماموں زاد پھوپی زاد خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے

عورت کا باریک کپڑا پہننا

(۴۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو کپڑا پہنتی ہیں اور واقع میں ننگی ہیں ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائینگی اور نہ اُس کی خوشبو سونگھنے پائینگی۔

عورت کو مردوں کیسی وضع اور صورت بنانا

(۴۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے۔
(ف) ہمارے ملک میں کھڑا جوتا یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے۔

شان دکھلانے کو کپڑا پہننا

(۴۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدا تعالیٰ اسکو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگا ئینگے (ف) مطلب یہ ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے۔ سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے۔ عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔

کسی پر ظلم کرنا

(۴۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو آپ نے فرمایا کہ میری اُمت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوۃ سب لیکر آئے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو بُرا بھلا کہا تھا۔ اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا پس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لیکر اس پر ڈالدیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائیگا۔

رحم اور شفقت کرنا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔

اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بُری بات سے منع کرنا

(۴۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسکو ہاتھ سے مٹادے

اور اگر اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کر دے اور اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ دل سے برا سمجھنا ایمان کا ہلکا درجہ ہے (ف) بیبیو اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پورا اختیار ہے انکو زبردستی نماز پڑھواؤ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یا مٹی چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بیہودہ کتاب ہو تو فوراً توڑ پھوڑ ڈالو انکو ایسی چیزوں کے لیئے یا آتشبازی اور کنکوے کے لیئے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لئے پیسے مت دو۔

مسلمان کا عیب چھپانا

(۴۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپائیں گے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھولدے۔ اللہ تعالیٰ اس کا عیب کھولدینگے یہاں تک کہ کبھی اس کو گھر میں بیٹھے فضیحت کر دیتے ہیں۔

کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

(۴۷) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو اللہ تعالےٰ اس پر تو رحم کریں گے۔ اور تم کو اس میں پھنسا دیں گے۔

کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

(۴۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلاوے تو جبتک یہ عار دلانیوالا اس گناہ کو نہ کرلیگا اس وقت تک نہ مریگا۔ (ف) یعنی جس گناہ سے اس نے توبہ کرلی ہو پھر اس کو یاد دلاکر شرمندہ کرنا بُری بات ہے۔ اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر کہنا درست ہے۔ لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھکر یا اس کو رسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی برا ہے۔

چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

(۴۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچائیو۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ کیطرف سے انکا مواخذہ کرنیوالا بھی موجود ہے (ف) یعنی فرشتہ انکو بھی لکھتا ہے۔ پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذابکا ڈر ہے

ماں باپ کا خوش رکھنا

(۵۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی

ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے۔

رشتے داروں سے بدسلوکی کرنا

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا

(۵۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے بہشت میں اس طرح پاس پاس رہیں گے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کرکے بتلایا۔ اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا (۵۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کیواسطے پھیرے جتنے بالوں پر اسکا ہاتھ گذرا ہے اُتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

پڑوسی کو تکلیف دینا

(۵۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی اُس نے خدائے تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالےٰ سے لڑا (ف) مطلب یہ کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے رنج و تکرار کرنا بُرا ہے۔

مسلمان کا کام کر دینا

(۵۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے کام میں ہوتے ہیں

شرم اور بے شرمی

(۵۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے اور بیشرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لیجاتی ہے (ف) لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ایسی شرم بے شرمی سے بھی بدتر ہے۔

خوش خُلقی اور بد خُلقی

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے۔ اور بدخلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیکی والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو بُرا لگنے والا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دُور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق بُرے ہوں۔

نرمی اور روکھا پن

(۵۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے (۶۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

کسی کے گھر میں جھانکنا

(۶۱) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لیلے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور اگر ایسا کیا تو یوں سمجھو کہ اندر ہی چلا گیا (ف) بعضی عورتوں کو ایسی شامت سوار ہوتی ہے کہ دولھا دلہن کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے حقیقت میں جھانکنے میں اور کواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے۔ بڑے گناہ کی بات ہے۔

کنسوئیں لینا یا باتیں کرنیوالوں کے پاس جا گھسنا

(۶۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اُس کے دونوں کانوں میں سیسہ چھوڑا جائیگا۔

غصہ کرنا

(۶۳) ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے۔ جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا غصہ مت کرنا۔ اور تیرے لئے بہشت ہے۔

بولنا چھوڑ دینا

(۶۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اسی حالت میں مرجائے وہ دوزخ میں جائیگا۔

کسی کو بے ایمان کہدینا یا پھٹکار ڈالنا

(۶۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہدے کہ او کافر تو ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کردے (۶۶) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہی جیسا کہ اسکو قتل کرڈالنا (۶۷) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ آسمان کے دروازے بند کرلئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اُترتی ہے وہ بھی بند کرلی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جسپر لعنت کیگئی تھی۔ اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اسکے کہنے والے پر پڑتی ہے (ف) بعضی عورتوں کو بہت عادت ہی کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں۔ کسی کو بے ایمان کہدیتی ہیں۔ یہ بڑا گناہ ہی چاہی آدمی کو کہے یا جانور یا اور کسی چیز کو۔

کسی مسلمان کو ڈرا دینا

(۶۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈرا دے (۶۹) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اس طرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائیں گے (ف) اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

مسلمان کا عذر قبول کرلینا

(۷۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے اور وہ اسکے عذر قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئیگا (ف) یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے۔ اور پھر وہ معاف کراوے تو معاف کردینا چاہیے۔

چغلی کھانا

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چغلخور جنت میں نہ جائیگا۔

غیبت کرنا

(۷۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائیگا یعنی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مُردار گوشت اُسکے پاس لائیں گے اور اس سے کہا جائیگا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا پس وہ شخص اس کو کھائیگا اور ناک بھوں چڑھاتا جائیگا۔ اور غل مچاتا جائیگا۔

کسی پر بہتان لگانا

(۷۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اسمیں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونیکی جگہ رہنے کو دینگے۔ یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے۔ اور توبہ کرے۔

کم بولنا

(۷۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چپ رہتا ہے۔ بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے (۷۵) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کرو کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے دور وہ شخص ہے جسکا دل سخت ہو

اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتے ہیں (ف) یعنی ذلیل کر دیتے ہیں۔

اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

(۷۷) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں نہ جائیگا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا

سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لیجاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لیجاتے ہیں۔

ہر ایک کے منہ پر اُسی کی سی بات کہنا

(۷۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہونگے قیامت میں اس کی دو زبانیں ہونگی آگ کی۔

(ف) دو منھ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے منہ پر اس کیسی کہدی اور اس کے منھ پر اس کیسی کہدی۔

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

(۸۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائے اسنے کفر کیا یا یوں فرمایا کہ اس نے شرک کیا (ف) جیسے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم اپنے دیدوں کی قسم۔ اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے

ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

(۸۱) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اس طرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہوگا۔ تب تو جس طرح اس نے کہا ہے اسی طرح ہو جائیگا اور اگر سچا ہوگا تب بھی ایمان پورا نہ رہیگا۔

(ف) اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہئے۔

راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

(۸۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جارہا تھا راستے میں اسکو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اسنے راستہ میں سے الگ کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اس کو بخشدیا (ف) اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈالنا بُری بات ہے۔ بعضی بے تمیز عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ آنگن میں پیڑھی بچھا کر بیٹھی تھیں آپ تو اٹھ کھڑی ہوئیں اور پیڑھی وہیں چھوڑ دی بعضی دفعہ چلنے والے اسمیں اُلجھ کر گر جاتے ہیں اور منھ ہاتھ ٹوٹتا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چارپائی یا کوئی لکڑی یا سل بٹہ ڈالنا سب بُرا ہے۔

وعدہ[1] اور امانت پورا کرنا

(۸۳) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسمیں امانت نہیں اسمیں ایمان نہیں اور جسکو عہد کا خیال نہیں اسمیں دین نہیں

کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

(۸۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانیوالے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور

[1] فرمایا حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ المنافق ثلاثۃ اذا وعد اخلف واذا حدث کذب واذا ائتمن خان۔ (بخاری وغیرہ) یعنی منافق فی العمل کی تین نشانیاں ہیں وعدہ خلافی کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ امانت میں خیانت کرنا ۱۲

اس کو سچا جانے اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی (ف) اسی طرح اگر کسی پر جن بھوت کا شبہ ہو جاتا ہے بعضی عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی نوکری کب لگجائیگی میرا بیٹا کب آئیگا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں

کتا پالنا یا تصویر رکھنا

(۸۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

(ف) یعنی رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

بدون لاچاری کے الٹا لیٹنا

(۸۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پیٹ کے بل لیٹا تھا۔ آپ نے اس کو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتے۔

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

(۸۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔

بدشگونی اور ٹوٹکا

(۸۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے (۸۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹوٹکا شرک ہے

دنیا کی حرص نہ کرنا

(۹۰) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے (۹۱) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیئے چھوڑ دیئے جائیں جو انکو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کے لئے وقت کو غنیمت سمجھنا

(۹۲) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کر دیگی۔ یعنی موت

(۹۳) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔ اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔ اور بیماری آنے سے

پہلے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لے لو۔ اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اُٹھا لو (ف) مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اس کو لگائے رکھو ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکیگا۔

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

(۹۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری رنج پہنچتا ہے یہانتک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتے ہیں۔

بیمار کو پوچھنا

(۹۵) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اسکے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

مُردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

(۹۶) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مُردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مُردے پر کفن ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا جوڑا پہنائینگے اور جو کسی غمزدہ کی تسلی کرے اللہ تعالیٰ اسکو پرہیزگاری کا لباس پہنائینگے۔ اور اسکی روح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اُس کو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنائیں گے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں اُن کے برابر نہیں۔

چلا کر اور بیان کر کے رونا

(۹۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک ہو اس پر لعنت فرمائی ہے (ف) بیبیو خدا کے واسطے اس کو چھوڑ دو۔

یتیم کا مال کھانا

(۹۸) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعضے آدمی اس طرح قبروں سے اُٹھیں گے کہ اُن کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے۔ کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال

ملہ قال اللہ تعالیٰ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن یعنی تم یتیموں کا مال کھانا حرام ہے مگر اس طریقہ سے جو اچھا ہے یعنی اگر محتاج ہو تو بطور قرض بقدر گذران اسکے مال سے خرچ کر سکتے ہو تاکہ تمہاری وجہ سے یتیم کو تکلیف نہ ہو اور جب مالدار ہو جاؤ تو ادا کر دو ۱۲

ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں (ف) ناحق کا مطلب یہ ہے کہ انکو وہ مال کھانیکا اسمیں سے اٹھانیکا شرع سے کوئی حق نہیں۔ بیبیو ڈرو۔ ہندوستان میں ایسا برا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرا سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا پھر اسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مصلیوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں۔ حالانکہ اسمیں ان یتیموں کا حق ہے اور سارے خرچ ساجھے میں سمجھتی ہیں اور ویسے بھی روز کے خرچ میں اور پھر ان بچوں کے بیاہ شادی میں جسطرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں۔ شرع سے کوئی مطلب نہیں اسطرح ساجھے کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے۔ انکا حصہ الگ رکھدو۔ اور اسمیں سے خاص انہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اٹھاؤ۔ اور مہمانداری اور خیر خیرات اگر کرنا ہو اپنے خاص حصے سے کرو وہ بھی جبکہ شرع کے خلاف نہ ہو نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں خوب یاد رکھو نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھل جائینگی

قیامت کے دن کا حساب کتاب

(۹۹) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائیگا جب تک کہ چار باتیں اس سے نہ پوچھی جائینگی۔ ایک تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی۔ دوسرے یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا تیسری یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں اُٹھایا چوتھی یہ کہ اپنے بدن کو کس چیز میں گھسایا (ف) مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق (۱۰۰) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔ یہانتک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائیگا

(ف) یعنی اگر اس نے ناحق سینگ ماردیا ہوگا۔

بہشت اور دوزخ کا یاد رکھنا

(۱۰۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں ان کو مت بھولنا۔ یعنی جنت اور دوزخ پھر یہ فرماکر آپ بہت روئے یہانتک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہوجائیں تو جنگلوں کو چڑھ جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو (ف) بیبیو یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور کئی جگہ اس کتاب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں۔ ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں

یاد کر کے میری امت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھیگا۔ تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو بھی سناتی رہا کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اٹھو گی۔ کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے۔

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ لوگ خدائی مال کو اپنی مِلک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں اور مرد بیوی کی تابعداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بدذات اور لالچی اور بدخُلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اسکے سپرد ہو اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہمکو تکلیف نہ پہنچائیں اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے۔ اور ناچنے گانیوالی عورتوں کا رواج ہو جائے اور ڈھولک سارنگی طبلہ اور ایسی چیزوں کی کثرت سے ہو جائے اور پچھلے لوگ امت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سُرخ آندھی آئے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سور کتے ہو جائیں اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پروئے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے۔ اور حیا شرم جاتی رہے۔ اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں۔ جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں۔ اسوقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں کی عملداری ہو جائے۔ اور اسی زمانہ میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اسکے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے

ساتھ شامل کرکے اُس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھائے جو
نصاریٰ موافق تھے انہیں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب کی برکت سے فتح ہوئی
مسلمان اس کے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی
اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کرلیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہوجائے
اور شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہوجائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کرلیں اور بچے
کھچے مسلمان مدینے کو چلے جائیں اور خیبر کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہوجائے اسوقت مسلمانوں کو فکر ہوگی کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے اُسوقت حضرت امام مہدی
علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہونگے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کیلئے میرے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو
چلے جائیں گے اور اس زمانہ کے ولی اور ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام کی تلاش میں ہونگے اور
بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعویٰ مہدی ہونیکا کرنا شروع کردیں گے۔ غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے
اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہونگے کہ بعضے نیک لوگ انکو پہچان لینگے اور انکو زبردستی گھیر گھار
کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کرلینگے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئیگی جسکو سب لوگ جتنے وہاں
موجود ہونگے سنیں گے وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور
حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں۔ غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ
مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی تھیں وہ مکہ چلی آئینگی اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال
اور اولیا سب آپ کی خدمت میں حاضر ہونگے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہوجائینگی۔ جب یہ خبر
مسلمانوں میں مشہور ہوگی۔ ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کیواسطے ایک بڑی فوج لیکر چلے گا۔
جسکے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا اور راہ میں بہت سے بددینوں کی صفائی
کرتا جائیگا اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں ہوگا اور سیدوں کا دشمن ہوگا چونکہ
حضرت امام بھی سید ہونگے وہ شخص حضرت امام سے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان
کے جنگل میں پہنچیگی اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھیریگی سب کے سب زمین میں دھنس جائینگے صرف دو آدمی بچ

جائینگے جنمیں سے ایک تو حضرت امام کو جاکر خبر دیگا اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچا دیگا۔ اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کرینگے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کرینگے۔ اس لشکر میں اس روز اسی جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کیساتھ بارہ ہزار آدمی ہونگے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے حضرت امام مکہ سے چلکر مدینے تشریف لائینگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کرکے شام کے ملک کو روانہ ہونگے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائینگے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائیگی حضرت امام کی فوج تین حصے ہوجائیگی۔ ایک حصہ تو بھاگ جائیگی۔ ایک حصہ شہید ہوجائیگا اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کرینگے اور بہت سے مسلمان آپسمیں قسم کھائینگے کہ بے فتح کئے ہوئے نہ ہٹینگے۔ پس سارے آدمی شہید ہوجائینگے صرف تھوڑی سے آدمی بچینگے جنکو لیکر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئینگے اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑے سے بچکر آئینگے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کرینگے اور اللہ تعالیٰ فتح دینگے اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہیگا۔ اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کرینگے اور سب طرف فوجیں روانہ کرینگے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلینگے۔ جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچینگے۔ بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کرکے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کرینگے جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچینگے اللہ اکبر اللہ اکبر آواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار ٹوٹ کر گر پڑیگی اور مسلمان حملہ کرکے شہر کے اندر گھس پڑینگے اور کفار کو قتل کرینگے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کرینگے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اس وقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گذریگی حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہونگے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا اور تمہارے خاندان میں فتنہ و فساد کر رہا ہے اس خبر پر حضرت امام شام کی طرف سفر کرینگے اور تحقیق حال کیواسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیجینگے۔ انمیں سے ایک شخص آکر خبر دیگا کہ وہ خبر محض غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام کو اطمینان ہوجائیگا اور پھر سفر میں جلدی نہ کرینگے۔ اطمینان کے ساتھ درمیان کے شہروں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچینگے وہاں پہنچکر تھوڑے ہی دن گذرینگے کہ دجال بھی نکل آئیگا اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا اول شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلیگا اور دعویٰ نبوت کا کریگا۔ پھر اصفہان میں پہنچیگا

اور وہاں کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدائی کا دعوی شروع کر دیگا اسی طرح بہت سے ملکوں پر گذرتا ہوا یمن کی سرحد تک پہنچیگا اور ہر جگہ سے بہت سے بددین ساتھ ہوتے جائینگے یہانتک کہ مکہ معظمہ کے قریب آکر ٹھیریگا لیکن فرشتوں کی حفاظت کیوجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائیگا۔ پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کریگا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائیگا۔ مگر مدینہ کو تین بار ہلاؤ آئیگا اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہیں سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہونگے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے اسوقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہونگے جو دجال سے خوب بحث کرینگے۔ دجال جھلاکر انکو قتل کر دیگا اور پھر جلا کر پوچھیگا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو وہ فرمائینگے اب تو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے پھر وہ انکو مارنا چاہیگا مگر اسکا کچھ بس نہ چلیگا اور انپر کوئی چیز اثر نہ کریگی وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا جب دمشق کے قریب پہنچیگا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہونگے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہونگے کہ عصر کا وقت آجائیگا اور مؤذن اذان کہیگا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہونگے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اُترتے نظر آئینگے اور جامع مسجد کی مشرق کیطرف کے منارے پر آکر ٹھیرینگے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائینگے حضرت امام سب لڑائی کا سامان انکے سپرد کرنا چاہیں گے وہ فرمائینگے لڑائی کا انتظام آپ ہی فرمائیں میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ غرض جب رات گذر کر صبح ہوگی حضرت امام لشکر کو آراستہ فرمائینگے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا اور ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھیں گے اور اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کرینگے اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہانتک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگ جاوے وہ فوراً ہلاک ہو جائے۔ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھکر بھاگیگا آپ اسکا پیچھا کرینگے یہانتک کہ باب لُد ایک مقام ہے وہاں پہنچکر نیزے سے اسکا کام تمام کرینگے۔ اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کرینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شہروں شہروں تشریف لیجا کر جتنے لوگوں کو دجال نے ستایا تھا سب کی تسلی کریں گے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اسوقت کوئی کافر نہ رہیگا پھر حضرت امام کا انتقال ہو جائیگا اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیگا۔ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے انکے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف کی آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور اُدھر کا

(۱) حاشیہ تتمیہ میں ملاحظہ ہو

سمندر زیادہ سردی کیوجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اسمیں جہاز بھی نہیں چلسکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ
کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لیجائیں گے۔ اور یاجوج ماجوج بڑا اُدھم مچاوینگے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ انکو ہلاک کرینگے اور
عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتر آوینگے چالیس برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات فرمائینگے اور ہماری پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہونگے اور آپ کی گدّی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھینگے جن کا نام
جہجاہ ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہونگے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کرینگے اُنکے بعد آگے
پیچھے اور کئی بادشاہ ہونگے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہونگی اور بُری باتیں بڑھنے لگینگی۔ اسوقت آسمان پر
ایک دھواں سا چھا جائیگا اور زمین پر برسیگا جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بیہوشی ہوگی چالیس روز کے بعد
آسمان صاف ہوجائیگا اور اسی زمانہ کے قریب بقر عید کا مہینہ ہوگا دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات اتنی لمبی ہوگی
کہ مسافروں کا دل گھبرا جائیگا اور بچے سوتے سوتے اُکتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کیلئے چلانے لگینگے
اور کسی طرح صبح ہی نہ ہوگی۔ یہانتک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بیقرار ہوجائینگے جب تین راتوں کی
برابر وہ رات ہوچکیگی اسوقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے گہن لگنے کیوقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے
نکلیگا۔ اسوقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی جب سورج اتنا اونچا ہوجائیگا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے
پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹیگا۔ اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے
موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہیگا اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر پھٹ جائیگا اور
اس جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل وصورت کا نکلکر لوگوں سے باتیں کریگا اور بڑی تیزی سے ساری زمین پر
پھر جائیگا اور ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچدیگا جس سے سارا چہرہ اسکا
روشن ہوجائیگا۔ اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کردیگا جس سے اسکا
سارا چہرہ میلا ہوجائیگا اور یہ کام کرکے وہ غائب ہوجائیگا۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت
دینے والی چلیگی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئیگا جس سے وہ مرجائینگے۔ جب سب مسلمان مرجائینگے
اسوقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہوجائیگا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کرینگے اور حج بند ہوجائیگا اور
قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اُٹھ جائیگا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اُٹھ جائیگی اور کوئی اللہ

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو

اللہ کہنے والا نہ رہیگا۔ اسوقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں اور سواریوں پر پیدل اُدھر جھک پڑینگے اور جو رہجائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچادیگی اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہوجائیگی اور اسوقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال اسی حال سے گذرینگے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہونگے کہ صور پھونک دیا جائیگا۔ اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اسقدر بڑھیگی کہ اس کی ہیبت سے سب مرجائینگے زمین و آسمان پھٹ جائینگے اور دنیا فنا ہوجائیگی۔ اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اسوقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس برس کا زمانہ ہوگا۔ اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہوگیا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہوجائیگی چالیس برس اسی سنسان کیحالت میں گذر جائینگے پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائیگا اور پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہوجائیگا اور مردے قبروں سے زندہ ہوکر نکل کھڑے ہونگے اور میدان قیامت میں اکٹھے کردیئے جائیں گے اور آفتاب بہت نزدیک ہوجائیگا جسکی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے لوگوں کے گناہ ہونگے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلیگا اور لوگ میدان قیامت میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہوجائینگے جو نیک لوگ ہونگے ان کیلئے اُس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنادیجائیگی اسکو کھاکر بھوک کا علاج کرینگے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائینگے۔ پھر جب میدانِ قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہوجائینگے اُسوقت سب ملکر اول حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کیلئے جائینگے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہوجائے۔ سب پیغمبر کچھ کچھ عذر کرینگے اور سفارش کا وعدہ نہ کرینگے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہی درخواست کرینگے آپ حق تعالےٰ کے حکم سے قبول فرماکر مقام محمود میں (کہ ایک مقام کا نام ہے) تشریف لیجاکر شفاعت فرمائیں گے حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرماکر حساب کتاب کیئے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہونگے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لینگے پھر حق تعالیٰ کا عرش اتریگا اسپر حق تعالےٰ کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہوجائیگا اور اعمالنامے اڑائے جائینگے ایمان والوں کے داہنے

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو
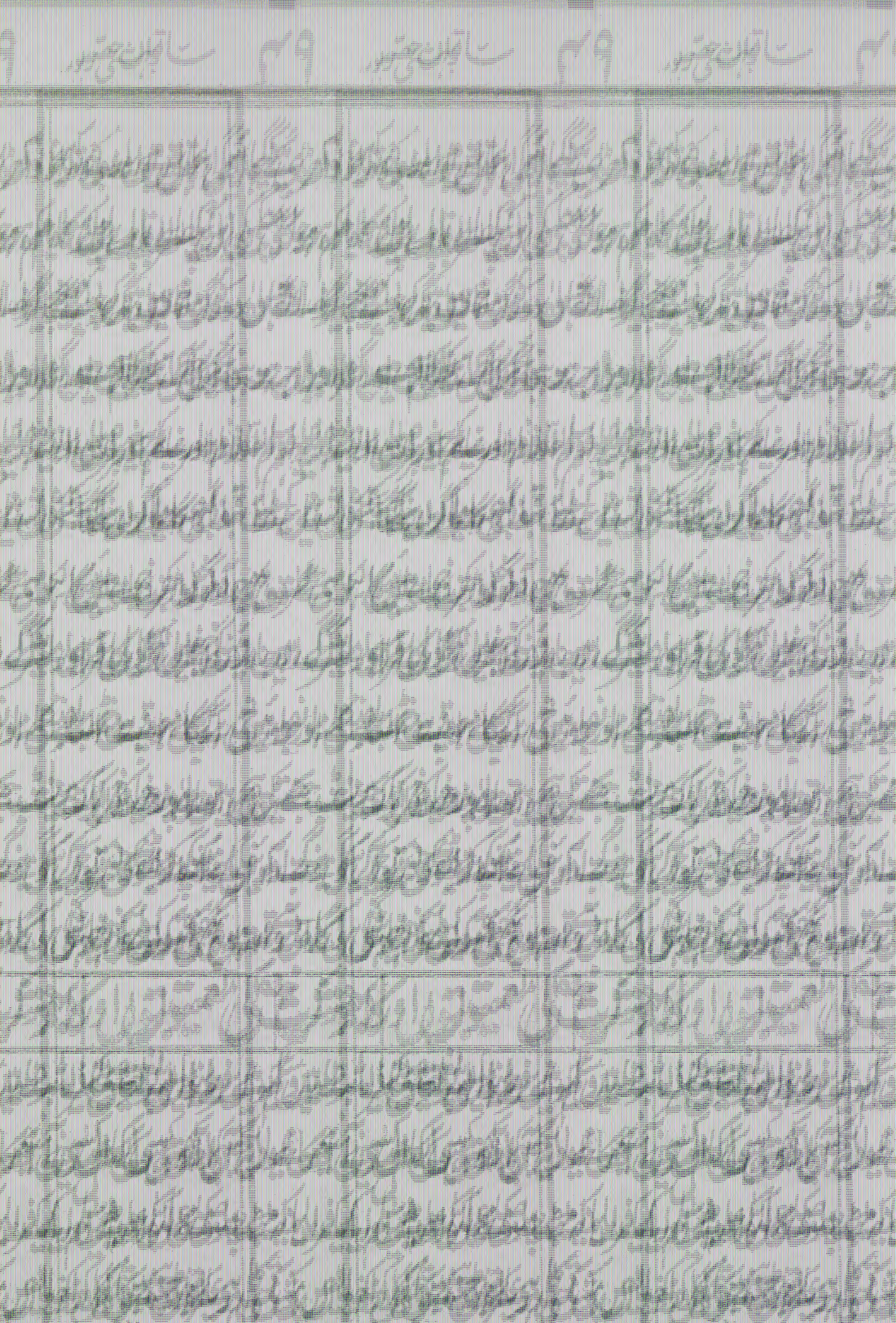
درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانسو برس اور سب سے جو اونچا بڑا درجہ فردوس ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں یعنی دودھ اور شہد اور شراب طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے۔ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا کہ انمیں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائینگے انکا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو ان سے پیچھے جائیں گے انکا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پائخانہ کی نہ تھوک کی نہ رینٹھ کی۔ کنگھیاں سونے کی ہونگی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائیگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئیگی جس میں مشک کی خوشبو ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجہ کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دیدیں تو راضی ہو جائیگا وہ کہیگا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا جا تجھ کو اسکے پانچ حصے کے برابر دیا وہ کہیگا اے رب میں راضی ہوگیا۔ پھر ارشاد ہوگا جا تجھ کو اتنا دیا اور اس سے دس گنا دیا اور اسکے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہیگا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملیگا اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر ملیگا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھینگے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کرینگے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آجتک کسی مخلوق کو نہیں دیں ارشاد ہوگا کہ ہم تم کو ایسی چیز دیں جو ان سب سے بڑھکر ہو وہ عرض کرینگے کہ ان سے بڑھکر کیا چیز ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہونگا کبھی ناراض نہ ہونگا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنت والے جنت میں جائینگے اللہ تعالےٰ ان سے فرمائینگے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تمکو دوں وہ عرض کرینگے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے ہمکو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دیدی اور ہم کو کیا چاہئے اسوقت اللہ تعالےٰ پردہ اٹھا دینگے آئنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جسقدر اللہ تعالےٰ کے دیدار میں بات ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکایا یہانتک کہ اسکا رنگ سرخ ہوگیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکایا یہانتک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس اور دھونکایا یہانتک کہ سیاہ ہوگئی اب وہ

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو

بالکل سیاہ تاریک ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری یہ آگ جسکو جلاتے ہو دوزخ کی آگ ہو ستّر حصے تیزی میں کم ہے اور وہ ستّر حصے اس سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جاوے اور ستّر برس تک برابر چلا جاوے تب جاکر اسکی تلی میں پہنچے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جائیگا اسکی ستّر ہزار باگیں ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستّر ہزار فرشتے پکڑے ہونگے جب سے اسکو گھسیٹیں گے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اسکے پاؤں میں فقط آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اسکا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے اور بچھو ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان کسا ہوا خچر وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر چڑھا رہے۔ اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ دیکھا نہ آجتک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

ان باتوں کا بیان کہ انکے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی اوپر ستّر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اسکو ہٹا دے اور شرم و حیا بھی ایمان کی ان ہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے۔
اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جسمیں سب باتیں ہوں اور جسمیں کوئی بات ہو اور کوئی نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضرور ہے اسلئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہجاوے اسلئے ہم ان باتوں کو لکھکر بتلائے دیتے ہیں وہ سب سات اوپر ستّر ہیں تیس تو دل سے متعلق ہیں (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے ناپید تھیں پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں (۳) یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں (۴) یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالےٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اتاری تھیں سب

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو

سچی ہیں البتہ اب قرآن کے سوا اور وں کا حکم نہیں رہا (۵) یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں البتہ اب فقط رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے (۶) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو
اسکو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (۷) یہ یقین کرنا کہ قیامت آنیوالی ہے (۸) جنت کا ماننا (۹) دوزخ کا ماننا (۱۰)
اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا (۱۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا (۱۲) اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے
تو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا (۱۳) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا (۱۴) گناہوں پر پچتانا (۱۵) خدائے تعالےٰ
سے ڈرنا (۱۶) خدائے تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا (۱۷) شرم کرنا (۱۸) نعمت کا شکر کرنا (۱۹) عہد پورا کرنا (۲۰) صبر کرنا
(۲۱) اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا (۲۲) مخلوق پر رحم کرنا (۲۳) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اسپر راضی رہنا (۲۴) خدا
پر بھروسہ کرنا (۲۵) اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا (۲۶) کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا (۲۷) کسی پر حسد نہ کرنا (۲۸) غصہ نہ کرنا۔
(۲۹) کسی کا برا نہ چاہنا (۳۰) دنیا سے محبت نہ رکھنا اور سات باتیں زبان کے متعلق ہیں (۳۱) زبان سے کلمہ پڑھنا
(۳۲) قرآن کی تلاوت کرنا (۳۳) علم سیکھنا (۳۴) علم سکھلانا (۳۵) دعا کرنا (۳۶) اللہ کا ذکر کرنا (۳۷) لغو اور گناہ
کی بات سے جیسے جھوٹ غیبت. گالی کوسنا خلاف شرع گانا ان سب سے بچنا اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق
ہیں (۳۸) وضو کرنا غسل کرنا کپڑے کا پاک رکھنا (۳۹) نماز کا پابند رہنا (۴۰) زکوٰۃ صدقہ فطر دینا (۴۱) روزہ رکھنا
(۴۲) حج کرنا (۴۳) اعتکاف کرنا (۴۴) جہاں رہنے سے دین کی خرابی ہو وہاں سے چلا جانا (۴۵) منت خدا
کی پوری کرنا (۴۶) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اسکو پورا کرنا (۴۷) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا (۴۸) جتنا بدن ڈھانکنا
فرض ہے اسکو ڈھانکنا (۴۹) قربانی کرنا (۵۰) مردے کا کفن دفن کرنا (۵۱) کسی کا قرض آتا ہو اسکو ادا کرنا (۵۲) لین
دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا (۵۳) سچی گواہی نہ چھپانا (۵۴) اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا (۵۵)
جو اپنی حکومت میں ہیں انکا حق ادا کرنا (۵۶) ماں باپ کو آرام پہنچانا (۵۷) اولاد کو پرورش کرنا (۵۸) ناتے داروں سے
بدسلوکی نہ کرنا (۵۹) آقا کی تابعداری کرنا (۶۰) انصاف کرنا (۶۱) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا
(۶۲) حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع کام میں نہ کرے (۶۳) لڑنے والوں میں صلح کرا دینا (۶۴) نیک کام میں
مدد دینا (۶۵) نیک راہ بتلانا بری بات سے روکنا (۶۶) اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا (۶۷) اگر وقت آئے
تو دین کے دشمنوں سے لڑنا (۶۸) امانت ادا کرنا (۶۹) ضرورت والے کو قرضہ چلا دینا (۷۰) پڑوسی کی خاطرداری رکھنا

(۱) آمدنی پاک لینا (۲) خرچ شرع کے موافق کرنا (۳) سلام کا جواب دینا (۴) اگر کوئی چھینک لیکر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اسکو یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا (۵) کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا (۶) خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا (۷) راستے میں سے ڈھیلا پتھر کانٹا لکڑی ہٹا دینا۔ اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو فروع الایمان ایک کتاب ہے اسمیں دیکھ لو

اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اوپر جتنی اچھی اور بُری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اسمیں دو چیزیں کھنڈت ڈالدیتی ہیں۔ ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سوجھاتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہو اور بُری کاموں میں اپنی ضرورتیں بتلاتا ہے اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور الرحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اسکو سہارا دیتا ہے۔ اور دوسرے کھنڈت ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس کے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں یا تو عزیز قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا برادری کنبے کے ہیں یا اسکی بستی کے ہیں بعضے گناہ تو اسواسطے ہوتے ہیں کہ اُنکے پاس بیٹھکر انکی بُری باتوں کا اثر اسمیں آجاتا ہے اور بعضے گناہ انکی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اسواسطے ہوتی ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو اور بعضے گناہ اسلیے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اسکے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت انکی غیبت میں اور کچھ وقت اُنسے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہو اور پھر اس کے طرح طرح گناہ پیدا ہو جاتے ہیں غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہو اسلئے انکی خرابی سے بچنے کیواسطے دو باتیں ضروری ٹھیریں۔ ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اُسکو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہینگے یا بُرا کہینگے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو اسوقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہانتک ہوسکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کیسی ہے پونجی تیری عمر ہے اور نفع اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے اور یہ دولت حاصل کرلی تو سوداگری میں نفع ہوا اور اگر اس عمر کو یوں ہی کھو دیا اور

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو

بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اسکی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اسکی برابری نہیں کرسکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوشش سے اسکی جگہ دوسرا خزانہ ملسکتا ہے اور یہ عمر جتنی گذر جاتی ہے اسکی ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آتا نہ دوسری عمر آسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالے کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا اسواسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہوجاتی خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکالدیا ہے اور اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل وجان سے آرزو کرے کہ مجھکو ایک دن کی اور عمر ملجائے تو اس ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرلوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کرلوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکونگا اور وہ سارا دن خدائے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گذاروں جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یوں ہی سمجھے کہ گویا میری موت کا وقت آگیا تھا اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور دیدیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں سو اس دن کو تو اسی طرح گذارنا چاہیے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہوجاتا اور اسکو گذارتا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالےٰ کے دھیان اور خوف میں گذار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے جب وہ سارا دن اس طرح گذر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دن باقی رہا ہو اور اے نفس اس دھوکہ میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کردینگے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کردینگے اور سزا نہ دینگے بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اسوقت کیا کریگا۔ اور اسوقت کتنا پچھتانا پڑیگا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہوگیا تب بھی تو نیک کام کرنیوالوں کو جو انعام اور مرتبہ ملیگا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کسقدر حسرت اور افسوس ہوگا۔ اسپر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں تو تم اسکو جواب دو کہ تو یہ کام کر جو چیز تجھ سے مرکر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا اور بری عادتیں تو اسکو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھکو سابقہ پڑنیوالا ہے اور بدون اُسکے تیرا گذر نہیں ہوسکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اُسکو راضی کرنیکی باتیں اسکو ابھی سے لے بیٹھ اور اسکی یاد اور تابعداری میں لگ جا اور بُری عادتوں کا بیان اور انکے

چھوڑنے کا علاج اور خدائے تعالیٰ کے راضی کرنیکی باتوں کی تفصیل اور انکے حاصل کرنیکی تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اوپر لکھدی ہے اسکے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بدپرہیزی ہے اسواسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لیے بتلا رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجھکو یہ بتلادے کہ فلانی مزیدار چیز کھانیسے جب کبھی کھائیگا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچیگا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائیگا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روزمرہ کھاتے رہوگے تو اچھے رہوگے اور تکلیف کم رہیگی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے اسلئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اسکو ساری عمر کے لئے چھوڑ دیگا اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کرکے روز کے روز نگل جایا کریگا تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالےٰ نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جسکا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا یقین کرے اور اسکا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالےٰ کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کی تھوڑے دنوں کی آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز میسر نہیں ہوا کرتا طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اسلئے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچکر پورا آرام ملجائیگا۔ بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھیر کر اسکو اپنا گھر بنالے اور تمام سامان آسایش کا وہاں جمع کرلے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو اسی طرح دنیا میں جبتک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیئے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے وہاں پہنچکر سب مصیبت کٹ جائیگی یہاں کی ساری محنت مشقت کی سہار کرلینا چاہیئے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈھا تو گھر جاکر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھکر کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیئے اور آخرت کی درستی کیلئے ہر طرح کی

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو

محنت کو خوشی سے اُٹھانا چاہیے۔ غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کر کے اسکو راہ پر لگانا چاہیے اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہیے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسطرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کروگی تو اور کون آئیگا جو تمہاری خیر خواہی کریگا اب تم جانو اور تمہارا کام جانے

عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہیں ایک[1] تو وہ جن سے دوستی اور رہن سہن ہونے کا علاقہ ہو۔ دوسرے[2] وہ جن سے صرف جان پہچان ہے۔ تیسرے[3] وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنیکا طریقہ الگ ہو۔ سو جن سے جان پہچان بھی نہیں اگر انکے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو اِدھر اُدھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں اُنکی طرف کان مت لگاؤ اور وہ جو کچھ واہی تباہی بکیں اُسے بالکل بہری بنجاؤ انسے بہت مت ملو انسے کوئی امید اور التجا مت کرو اور اگر کوئی بات انمیں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ امید ہو کہ نصیحت مان لینگی تو بہت نرمی سے سمجھادو اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے انمیں اسکا خیال رکھو کہ اول تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا البتہ جنمیں یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اوّل[1] یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف آدمی سے اوّل تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تمکو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر بیوقوفی کیوجہ سے اور الٹا نقصان کر گذرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا ایک دفعہ یہ شخص سو گیا اور اسکی منھ پر بار بار مکھی آکر بیٹھتی تھی اس ریچھ کو جو غصہ آیا مکھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اسکے منہ پر کھینچ مارا مکھی تو اڑ گئی اور اس بیچارے کا سر کھیل کھیل ہو گیا۔ دوسری[2] بات یہ کہ اسکے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہوا ہے۔ مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصے کے وقت آپے سے باہر نہ ہوجائے ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے تیسری[3] بات یہ کہ دیندار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدائے تعالیٰ کا حق نہیں ادا کرتا تو تمکو اس کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہوگی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اسکو گناہ کرتے دیکھوگی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کروگی تو خود تمکو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہیگی تیسری خرابی یہ ہے کہ اسکی بری صحبت[٭] کا اثر تمکو بھی پہنچیگا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگینگے چوتھی بات یہ کہ اسکو دنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے۔ جب ہر وقت اُسکو اُسی دُھن اور اُسی چرچے میں دیکھوگی کہیں زیور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تمکو خیال نہ ہوگا اور جسکو خود حرص نہ ہو موٹا کپڑا ہو موٹا کھانا ہو ہر وقت

حاشیہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو

دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو اسکے پاس بیٹھکر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ اسکی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں خدا جانے اسکی کس بات کو سچا سمجھکر آدمی دھوکہ میں آجائے۔ ان پانچ باتوں کا خیال تو دوستی کر لینے سے پہلے کر لینا چاہئے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ و رسم پیدا کر لی اب اُسکے حق اچھی طرح ادا کرو وہ حق یہ ہیں کہ جہانتک ہو سکے اسکی ضرورت میں کام آؤ اگر خدائے تعالیٰ گنجایش دیں اسکی مدد کرو اسکا بھید کسی سے مت کہو جو کوئی اُسکو بُرا کہے اُس سے خبر مت کرو جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو اگر اسمیں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھا دو اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرو اور اسکی بھلائی کیلئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی رہو۔ اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو بُرائی میں بھی نہیں اور جو بیچ کے رہ گئے جنسے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور بُرائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت عیب ڈھونڈھا کرتے ہیں اور بدنام کرنیکی فکر میں رہتے ہیں اسلئے جہانتک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو اور انکی دنیا کو دیکھکر حرص مت کرو -- کیونکہ اسکی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ برائی ہوگی۔ تو تمسے اسکی سہار نہ ہوسکیگی اور اسی دھندے میں لگ جاؤگی اور دنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا اسواسطے درگذر ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمہاری عزت آبرو خاطرداری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکہ میں مت آجانا اور اس بھروسہ مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جنکا ظاہر باطن ایک سا ہو اور بہت کم اطمینان ہے کہ انکے یہ برتاؤ صاف دل سے ہوں اسکی امید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سنکر نہ غصہ ہو نہ یہ تعجب کرو کہ اسنے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے بڑے ہونیکا یا میرے علاقہ کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کرکے دیکھو تو تم بھی سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اوروں[1] پر کیوں تعجب کرتی ہو خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی امید مت کرو نہ تو کسی

[1] ہاں ظاہر و باطن یکساں رکھنے کی سخت کوشش کرو انشاء اللہ تعالیٰ جلد یہ مرض نفاق جاتا رہیگا ۱۲

قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی امید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا۔ اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ مان لیگا تو اسکو بتلا دو نہیں تو خاموش رہو اور اگر کسی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس شخص کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو اور اس شخص سے رنج مت رکھو غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو نہ برائی کو بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو اور ان سے ہی کام رکھو اور انہی کی تابعداری اور یاد میں لگی رہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔

تمت

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور مسمّٰی بہ بہشتی جوہر

حصہ ہفتم (۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشبہ حق تعالیٰ نہیں دیکھتے (یعنی توجہ نہیں کرتے فقط) تمہارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے (فقط) تمہاری صورتوں کی طرف (اور یہ خیال نہ کرو کہ جب ظاہری اعمال جو فقط ظاہری اعضا سے ادا کئے جاتے ہیں اور ان میں قلب کو توجہ نہ ہو مقبول نہیں تو اعمال قلبیہ بھی مقبول نہ ہونگے اور نیز ظاہری اعمال مقبول ہونیکی کوئی صورت ہی نہیں اس لیے کہ فرماتے ہیں۔ ولیکن دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف (مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہر ہی میں اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں مثلاً کوئی عبادت کرے اور بظاہر

تو عبادت میں مشغول ہے مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں تمیز نہیں ہوتی کہ خدا کے سامنے کھڑا ہے یا کوئی
اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے اور یہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں بلکہ اعتبار
ہے لیکن اس شرط سے کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اسکے ساتھ ہو جیسا کہ حدیث و قرآن سے ثابت ہے کیونکہ قلب خاص
محل نظر الٰہی ہے اور جسطرح اسکو ظاہری طبی تشریح میں سلطان البدن ہونیکا شرف حاصل ہے اسی طرح روحانی
اور باطنی تشریح میں بھی ملک الجوارح ہونیکا فخر میسر ہے جبتک اسکی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور
نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی مثلاً کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ
بھی اعتبار نہیں اور علیٰ ہذا القیاس کوئی محض دکھانے یا ایسی ہی اور کسی غرض فاسد کے لئے نماز صدقہ وغیرہ عبادت کرے
تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبولیت عند اللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب پر ہے
لوگوں نے آجکل اسمیں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے فقط ظاہری اعمال تو کچھ تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور انکا
علم بھی حاصل کرتے ہیں مگر باطنی صلاح اور قلب کی درستی و اصلاح کی کچھ بھی فکر نہیں گویا کہ یوں خیال کرتے ہیں کہ
اصلاح باطن اور ریا، حقد و حسد وغیرہ کا علاج اور اس سے محفوظ ہونا کچھ ضرور نہیں فقط ظاہری اعمال کو واجب سمجھتے
ہیں اور انکو نجات کیلئے کافی خیال کرتے ہیں حالانکہ اصلی مقصود اصلاح قلب ہے جیسا کہ اس حدیث سے صاف معلوم
ہوتا ہے اور اعمال ظاہری ذریعہ ہیں قلب کے درست ہونیکا اور ظاہر اور باطن میں کچھ ایسا قدرتی علاقہ ہے کہ بغیر ظاہری
حالت درست کیے ہوئے باطنی حالت درست نہیں ہوتی اور جب تک ظاہری اعمال پر دوام نہ ہو اصلاح باطنی
دائم نہیں رہتی اور جب باطنی حالت درست ہو جاتی ہے تو ظاہری اعمال خوب اچھی طرح ادا ہوتے ہیں اور یہاں سے
کوئی بے عقل یہ نہ سمجھ لے کہ ظاہری اعمال کی فقط اسوقت تک حاجت ہے جب تک کہ قلب کی حالت درست
نہیں ہوتی اور جب قلب درست ہوگیا تو پھر ظاہری اعمال کی کچھ حاجت نہیں خواہ کریں یا نہ کریں اسلئے کہ یہ عقیدہ
کفر ہے اور وجہ اسکے باطل ہونیکی یہ ہے کہ جب قلب درست ہوگا تو وہ حتی المقدور ہر وقت طاعت الٰہی میں مصروف
رہیگا اور یہی علامت ہے اسکے درست ہونیکی کیونکہ مقصود اصلاح قلب سے یہی ہے کہ طاعت الٰہی ہو اور اسکا شکر
کیا جائے اور پروردگار کی نافرمانی اور ناشکری نہ ہو۔ اور نماز روزہ وغیرہ کا طاعت الٰہی میں داخل ہونا بہت ظاہر ہے
تو جب یہ طاعات چھوڑ دی گئیں تو پھر قلب کہاں درست رہا اگر درست رہتا تو شب و روز مثل اولیاء کرام اور انبیاء علیہم

الصلوٰۃ والسلام سے طاعت الٰہی میں ضرور مصروف رہتا کیا نعوذ باللہ کسی بے عقل اور احمق کو یہ وسوسہ ہو سکتا ہے کہ کسی کا قلب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بھی زیادہ صاف اور صالح ہے جو اسکو عبادت ظاہری کی حاجت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو باوجود اکمل الکاملین اور افضل المرسلین ہونے کے اسقدر ظاہری اعمال میں مصروف ہوتے تھے جس سے دیکھنے والوں کو بھی رحم آتا تھا اور تاحیات یہی حالت رہی اور آپ کی یہ کیفیت حدیث کی کتابوں میں خوب اچھی طرح مذکور اور مشہور ہے خوب سمجھ لو لہٰذا مسلمانوں خوب سمجھ لو کہ جس طرح اعمال ظاہریہ مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ادا کرنا اور انکے ادا کرنیکا طریقہ جاننا واجب ہے اسی طرح اعمال باطنیہ جیسے صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ریا و نمود وغیرہ سے محفوظ رکھنا یا کینہ و حسد و غضب وغیرہ سے قلب کو صاف رکھنا اور ان اعمال کے ادا کرنیکا طریقہ جاننا بھی واجب ہے جنمیں بعض اعمال تو محض قلب سے تعلق رکھتے ہیں جیسے گناہ کا قصد کرنا کینہ یا حسد کرنا اور اخلاص پیدا کرنا اور بعض میں قلب اور دیگر اعضاء بھی شریک ہیں جیسے صلوٰۃ و صوم و حج و صدقہ وغیرہ صرح بہ الامام الغزالیؒ واقرہ علیہ العلامۃ ابن عابدینؒ اور حدیث میں ہے۔ رکعتان من رجل ورع ای متوقی الشبہات افضل من الف رکعۃ من مخلط ای الذی لا یتقی الشبہات والظاہر ان المراد بالالف التکثیر لا التحدید ہو عن انس قال الشیخ حدیث حسن لغیرہ کذا فی العزیزی شرح الجامع الصغیر یعنی دو رکعت نماز ایسے پرہیزگار کی جو شبہ کی چیزوں سے بھی بچتا ہو اس شخص کی ہزار رکعت نماز سے افضل ہے جو شبہ کی چیزوں سے نہ بچے اور ظاہر ہے کہ یہ فضیلت بغیر صفائی قلب اور اصلاح باطن کے میسر نہیں ہو سکتی جو امراض باطنی سے تندرست نہیں وہ تو واجبات بھی ٹھیک طور سے نہیں ادا کر سکتا اور حرام چیزوں سے بچنے پر بھی پورا قادر نہیں پھر مشتبہات چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہے جو اسکو یہ فضیلت میسر ہو تقویٰ اور صفائی باطن کیساتھ جو کچھ بھی عبادت ہوتی ہے وہ باقاعدہ اور مقبول ہوتی ہے اگرچہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو لہٰذا مسلمان کو لازم ہے کہ ظاہر و باطن کی کامل طور سے اصلاح کرے کہ یہی ذریعہ نجات کا ہے اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے نجات کے لئے کافی نہ سمجھے۔ دیکھو اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ ہم کو بزرگ سمجھیں اور ہماری تعریف کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائیگا حالانکہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی اسکو باقاعدہ اور اخلاص سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جاوے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہو مگر افسوس کہ اس شخص نے بوجہ مرض ریا اور حب ثنا کے اس نماز کو برباد کر دیا

حاشیہ صفحہ ۶۱ ملاحظہ ہو

پس اسکو چاہیئے کہ اپنے ان امراض کا علاج کرے ورنہ عنقریب سخت ہلاکی میں مبتلا ہو جائیگا کیونکہ جب مرض بڑھتا رہیگا اور علاج ہوگا نہیں ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت ہوگا۔ بھائیو کیا اگر تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کروگے کہ مرض میں مبتلا رہو اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو یہانتک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کردے ہرگز نہیں گوارا کر سکتے حالانکہ اس مرض سے جو تکلیف ہوگی وہ جسمانی تکلیف اور پھر وہ بھی چندروزہ دنیا ہی میں ہے پس جب یہ گوارا نہیں تو روحانی امراض میں مبتلا رہنا جس کی وجہ سے ایسی جگہ تکلیف ہو جہاں ہمیشہ رہنا ہے گوارا کرنا عقل سلیم کے بالکل خلاف ہے۔ لہٰذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم و قلب و ظاہر و باطن کی خوب اصلاح کرے اور عقل سلیم سے کام لیکر فلاح دارین کو اپنا قبلہ مقصود سمجھے خوب کہا ہے ؎

	واسطے واں کے بھی کچھ یاسبب ہیں کیواسطے	کیا وہ دنیا جس میں ہو کوشش نہ دیں کیواسطے	

حدیث میں ہے عن النعمان بن بشیر مرفوعا فی حدیث طویل الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب متفق علیہ۔ یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جزو (اور وہ ایک بوٹی) ہے جب وہ تندرست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ جزو فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور آگاہ رہو کہ وہ جزو دل ہے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اعضا کی درستی اور اطاعت خداوندی بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر کیونکہ قلب سلطان البدن ہے اور رعیت کی صلاح موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح ہونے پر سو اعضا نیک کام جب ہی کرینگے جبکہ قلب صالح ہو لہٰذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا اس طور کہ اطاعت خداوندی واجب ہے خواہ وہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اسمیں قلب کے ساتھ اعضا و جوارح کا بھی دخل ہو اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح قلب واجب ہے خوب سمجھ لو دیکھئے شریعت نے ایسی حالت میں جبکہ انسان کو بھوک کی خواہش ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہو تو یہ حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز کا پڑھنا مکروہ ہے بلکہ پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھو بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جاوے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ مقصود عبادت سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہار عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہر و باطن اسکے کام میں مشغول ہوں اور غیر اللہ تعالیٰ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے اور جب بھوک لگی ہوگی تو گو ظاہر بدن نماز میں مشغول ہوگا لیکن قلب پریشان ہوگا اور یہی دل

چاہیئےگا کہ جلدی سے نماز سے فارغ ہوجاویں تاکہ جلد کھانا ملجاوے پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری چاہیئے تھی اسمیں بہت بڑا خلل واقع ہوگا اسواسطے ایسی حالت میں نماز کو مکروہ کہا گیا ہے جس سے یہ معلوم ہوگیا کہ اصل محل نظر خداوندی قلب ہے اور شریعت مقدسہ نے اسکی اصلاح کا بہت بڑا انتظام کیا ہے بزرگان دین نے اصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں اس مختصر رسالہ میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا ورنہ اکابر کی کتابیں اس فن کی موجود ہیں۔ اگران کتابوں کا خلاصہ بھی لکھا جاوے تو ایک بڑی ضخامت کی کتاب ہوجاوے اس حدیث سے قلب کی اصلاح کی بہت بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے کہ مدار صلاح طاعت قلب ہی پر رکھا گیا ہے حدیث میں ہے عن ابن عباس مرفوعا قال رکعتان مقتصدتان خیر من قیام لیلۃ والقلب ساہ رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر کذا فی کنز العمال یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت نماز درمیانی طور پر پڑھنا بہتر ہے رات بھر نماز پڑھنے سے ایسی حالت میں کہ قلب غافل ہو اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے تفکر میں روایت کیا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے۔ اور درمیانی طور پر ادا کرے اسطرح کہ اسکے فرائض و واجبات اور سنن کو حضور قلب کے ساتھ ادا کرے گو طویل قرأۃ وغیرہ نہ ہو ایسی دو رکعتیں نہایت عمدہ اور مقبول ہیں رات بھر غفلت قلب کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس حدیث سے اہتمام قلب کی کس قدر تاکید معلوم ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت فعل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ کیسا کام کیا اور کمیت مطلوب نہیں ہے کہ کتنا کام کیا۔ اگرچہ تھوڑا ہی کام ہو مگر باقاعدہ اور عمدہ ہو تو وہ حق تعالےٰ کے یہاں محبوب اور مقبول ہے۔ اور اگر بہت سا کام ہو لیکن بے قاعدہ اور بے ضابطہ غفلت سے ہو وہ ناپسند ہے خوب سمجھ لو۔

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس	بر رسولاں بلاغ باشد و بس

ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ ہفتم (۷)

از تسہیل قصد السبیل

عام عورتوں کو نصیحت

شرک کی باتوں کے پاس مت جاؤ۔ اولاد کے ہونے یا زندہ رہنے کے لئے ٹوٹکے ٹونے مت کرو۔ فال مت کھلواؤ۔ فاتحہ نیاز ولیوں کی منت مت کرو۔ بزرگوں کی منت مت مانو۔ شب برات محرم۔ عرفہ اور تبارک کی روٹی تیرہ تیزی کی گھونگنیاں کچھ مت کرو جس سے شرع میں پردہ ہے چاہے وہ پیر ہو اور چاہے وہ کیسا ہی نزدیک کا ناتہ دار ہو جیسے جیٹھ خالہ کا یا پھوپی کا یا ماموں کا بیٹا یا بہنوئی یا نندوئی یا منھ بولا بھائی یا منھ بولا باپ ان سب سے خوب پردہ کرو خلاف شرع لباس مت پہنو۔ جیسے کلیوں دار پائجامہ یا ایسا کرتا جس میں پیٹ پیٹھ یا کلائی یا بازو کھلے ہوں یا ایسا باریک کپڑا جس میں بدن کے یا سر کے بال جھلکتے ہوں یہ سب چھوڑ دو۔ لانبی آستینوں کا اونچا اور موٹے کپڑے کا کرتا بناؤ اور ایسے ہی کپڑے کا دوپٹہ ہو۔ اور دھیان کر کے سر پر سے مت ہٹنے دو ہاں اگر گھر میں خالی عورتیں ہوں یا اپنے ماں باپ حقیقی بھائی وغیرہ کے سوا گھر میں کوئی اور نہ ہو تو اس وقت سر کھولنے میں ڈر نہیں۔ کسی کو جھانک تاک کر مت دیکھو۔ بیاہ۔ شادی۔ ٹونڈن۔ چلہ۔ چھٹی۔ ختنہ۔ عقیقہ۔ منگنی۔ چوتھی وغیرہ میں کہیں مت جاؤ۔ نہ اپنے یہاں کسی کو بلاؤ۔ کوئی کام نام کے واسطے مت کرو۔ کوسنے اور طعنہ دینے اور غیبت سے زبان کو بچاؤ۔ پانچوں وقت نماز اوّل وقت پڑھو اور جی لگا کر تھام تھام کر پڑھو۔ رکوع سجدہ اچھی طرح کرو۔ ایام ماہواری سے جب پاک ہو خوب خیال رکھو کسی وقت کی نماز ایام بند ہونے کے بعد رہ نہ جائے۔ اگر تمہارے پاس زیور۔ گوٹہ پچکا وغیرہ ہو تو حساب کر کے زکوٰۃ نکالو بہشتی زیور پڑھا کرو۔ یا سن لیا کرو۔ اور اس پر عمل کرو۔ خاوند کی تابعداری کرو۔ اس کا مال اس سے چھپا کر خرچ مت کرو گانا کبھی مت سنو۔ اگر تم قرآن پڑھی ہوئی ہو تو روزانہ قرآن پڑھا کرو جو کتاب پڑھنے یا دیکھنے کیلئے مول لینا ہو۔ پہلے کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ صحیح اور معتبر بتلادیں تو خریدو ورنہ مت لو جہاں رسم رسوم کی مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوتی ہو وہاں مت جاؤ اور نہ بانٹنے میں شریک ہو۔

خاص ذکر و شغل کرنیوالوں کو نصیحت

اوپر کی نصیحتیں دیکھ لو۔ ہر بات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے کا اہتمام کرو۔ اس سے دل میں گہرا نور پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کوئی بات تمہاری طبیعت کے خلاف کرے تو صبر کرو۔ جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو خاص کر غصہ کی حالت میں سنبھلا کرو۔ کبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو جو بات زبان سے کہنا چاہو پہلے سوچ لیا کرو۔ جب خوب معلوم ہو جاوے کہ اسمیں کوئی خرابی نہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ اسمیں کوئی دین یا دنیا کی ضرورت ہے یا فائدہ ہے اس وقت زبان سے نکالو۔ کسی بڑے آدمی کی بھی برائی نہ کرو۔ نہ سنو۔ کسی ایسے درویش پر جس پہ کوئی حال درویشی کا غالب ہو۔ اور وہ کوئی بات تمہارے خیال میں دین کے خلاف کرتا ہو۔ اس پر طعنہ مت کرو کسی مسلمان کو اگرچہ وہ گنہگار یا چھوٹے درجے کا ہو حقیر مت سمجھو۔ مال و عزت کی طمع و حرص مت کرو۔ تعویذ گنڈوں کا شغل مت رکھو۔ اس سے عام لوگ گھیرتے ہیں۔ جہاں تک ہوسکے ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو اس سے دل میں نور اور ہمت اور شوق پیدا ہے۔ دنیا کا کام بہت مت بڑھاؤ بے ضرورت سامان جمع مت کرو جہاں تک ہوسکے تنہا رہا کرو۔ بیفائدہ اور بے ضرورت لوگوں سے زیادہ مت ملو۔ اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے ملو اور جب کام ہو جاوے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ خاص کر جان پہچان والوں سے بہت بچو یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈو یا ایسے معمولی لوگوں سے جن سے جان پہچان نہ ہو ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو یا کوئی علم عجیب آوے اپنے پیر کو اطلاع کرو۔ اپنے پیر سے کسی خاص شغل کی درخواست مت کرو۔ ذکر سے جو اثر پیدا ہو۔ سوائے پیر کے کسی سے مت کہو۔ بات کو نباہا مت کرو۔ بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جاوے فوراً اقرار کرلو۔ ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو اسی سے اپنی حاجت عرض کیا کرو۔ اور دین پر قائم رہنے کی درخواست کرو۔ والسلام

حصہ ہفتم بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ وجدیدہ ختم ہوا

۱۳۵۷ھ

بقیہ حاشیے بہشتی زیور ساتواں حصہ

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۴۵)

سلہ امام سے حضرت امام مہدی علیہ السلام مراد ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ مہدی میرے کنبے والوں میں سے ہے یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے ۱۲ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۰ ج ۱)۔ اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ چند باتوں میں موافق ہونگے یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام احمد اور اُن کے والد صاحب کا نام عبد اللہ ہوگا جیسا کہ احمد بن عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کا اسم مبارک ہے اور آپؐ کے والد ماجد صاحب کا نام عبد اللہ بن عبد المطلب ہے، اور حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمَهْدِيُّ مِنِّي اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا الحدیث یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام میرے ہی کنبے سے ہیں روشن اور کشادہ پیشانی والے اور بلند ناک والے ہونگے دنیا کی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے ۱۲ محشی +

سلہ دِمشق و دِمَشق بکسر الدال والمیم و بفتح المیم دونوں طرح پر صحیح ہے۔ ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے شہر دمشق کو دِمشاق بن کنعان نے بسایا اور بنایا تھا اس وجہ سے اس کے بانی کے نام سے یہ شہر مشہور ہوا یہاں مراد یہ ہے کہ دمشق کے قرب و جوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا ۱۲ محشی +

سلہ بنو اسحاق الخ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ ملک شام کے لشکر والے ہیں اور وہ اسحاق کی نسل سے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہی ستر ہزار بہادر لوگ دریائے روم کے پاس پہنچ جائیں گے تو ہتھیاروں اور تیروں سے کافروں سے مقابل ہوکر نہیں لڑینگے بلکہ اللہ اکبر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرینگے۔ پس یہ الفاظ تکبیر توپوں کی جگہ کام دینگے۔ ان لفظوں کے کہتے ہی پر شہر پناہ کی دیوار کو سخت صدمہ پہنچے گا اور فوراً ہی سامنے والی دیوار منہدم ہو جاویگی ۱۲ محشی +

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۴۶)

لہ ہالن کو بھونچال بھی کہتے ہیں اور عربی میں زلزلہ کہتے ہیں۔ یعنی زمین ہلنے لگیگی ۱۲

سے دجال قوم یہود میں سے ہوگا۔ عوام میں اُس کا لقب مسیح ہوگا۔ داہنی آنکھ میں پھلی ہوگی گھونگردار بال ہونگے سواری میں ایک بہت بڑا گدھا ہوگا۔ اوّلاً اُس کا ظہور ملک عراق اور شام کے درمیان ہوگا ۱۲

سے ان دونوں فرشتوں سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں ۱۲

سے یعنی آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوکر آواز دینگے کہ سُلّم یعنی سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کردی جائیگی تو آپ اُسکے ذریعہ سے نزول فرماکر حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات فرمائینگے ۱۲

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۴۷)

لہ یعنی دھوئیں سے آسمان اور زمین کا خلا بھر جاویگا جس سے آدمی تنگ آجائیں گے مسلمان تو صرف ضعف دماغ و کدورت حواس، و زکام میں مبتلا ہونگے مگر منافقین اور کفار ایسے بیہوش ہوجائیں گے کہ بعض اُن میں کے ایک دن اور بعض دو دن اور بعض تین روز میں ہوشیار ہونگے اور یہ دھواں چالیس روز تک مسلسل موجود رہیگا پھر مطلع صاف ہوجائیگا ۱۲ سے اسکی شکل اس طرح لکھی ہے کہ وہ جانور ساٹھ گز کا لمبا ہوگا اور اسکے چار پاؤں ہونگے اور سارے بدن پر اُس کے زرد رونگٹے ہونگے اور اس کے دو بازو ہونگے۔ اور وہ ایسا جلد چلیگا کہ کوئی پرندہ اس کے برابر نہ چل سکیگا اور اسکا منھ آدمی کے چہرہ کی طرح ہوگا لیکن بہت روشن اور چمکتا ہوا ہوگا اور اُس کا سر اور سینگ نیل گائے کے سر اور سینگ کی طرح ہوگا اور اس کے دونوں کان ہاتھی کے کان کی طرح ہونگے اور اس کا رنگ جیسے چیتا ہوتا ہے۔ اور اس کی گردن اور ٹانگیں اونٹ کی سی ہونگی اور اس کا سینہ شیر کے سینہ کی طرح ہوگا۔ اور دم اس کی دنبہ کی دم کی طرح ہوگی۔ غرضکہ جب کافروں پر عذاب مقرر ہوچکے گا اور توبہ کا وقت نہ رہیگا تو اس وقت یہ دابۃ الارض صفا پہاڑ میں سے نکلیگا ۱۲ (تفسیر موضح القرآن) صفحہ ۳۰۳

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۴۸)

لہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الصور فقال ابو ہریرۃ یا رسول اللہ وما الصور قال قرن قال کیف ہو قال قرن عظیم ۔۔ فی تفسیر الامام ابن جریر طبری ۱۲ الحدیث۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صور ایک

خولدار چیز ہے جیسے سینگ ہوتا ہے لیکن وہ بہت بڑا ہے اور بعض احادیث میں وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو سفید موتی سے پیدا کر دیا ہے جس کا طول اس زمین سے لیکر آسمان اوّل تک ہے اور اسکا عرض مشرق اور مغرب کے دونوں کنارے کی طرح ہے اور صور کے اندر جمیع عالم کی ارواح کے عدد کے برابر سوراخ بنائے گئے ہیں جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا تو اُنہیں سوراخوں سے روحیں نکلکر زمین کے اندر تیار شدہ جسموں کے اندر چلی جاوینگی اور اپنی اپنی قبروں سے تمام آدمی اور حیوانات اور ذی روح مخلوق زندہ ہوکر زمین میں سے باہر ہوجاویں گے۔ اور بعض حدیثوں میں وارد ہے کہ سب سے اوّل صور کی آواز وہ شخص سُنیگا جو اپنے اونٹ کے حوض کو گارے سے درست کر رہا ہوگا پس اُس سخت آواز کو سنکر سب سے پہلے وہ شخص ہلاک ہوجائیگا اور پھر تمام زمین پر بسنے والے مرجائیں گے ۱۲

ﮯ یعنی قیامت کے قائم ہونے کی اوّل علامت یہ ہوگی کہ لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہیں گے اور دنیاوی نعمتیں اور اموال اور شہوت رانیاں بکثرت ہوجاوینگی کہ جمعہ کے دن جو یوم عاشورہ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوجائیں گے کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دیگی یہی نفخ صور ہوگا تمام اطراف کے لوگ اُس کے سُننے میں یکساں ہونگے اور حیران ہونگے کہ یہ آواز کیسی ہو۔ کہاں سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ آواز بجلی کی کڑک کی طرح سخت اور بلند ہوتی جائیگی۔ آدمیوں میں اسکی وجہ سے بڑی بے چینی اور بیقراری پھیل جائیگی جب وہ پوری سختی پہ آجائیگی تو لوگ خوف اور ہیبت کی وجہ سے مرنے شروع ہوجائیں گے یہانتک کہ صور ہی کی آواز سے تمام دنیا نیست و نابود ہوجائیگی ۱۲ ﮯ آفتاب کے نزدیک ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ زمین سے ایک میل اونچائی پر آفتاب موجود ہوگا یعنی مسافت کا میل مراد ہے یا میل سے مراد سرمہ لگانے کی سلائی کی مقدار آفتاب قریب آجائیگا اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے ۱۲ ﮯ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال الکوثر نہر فی الجنۃ حافتاہ من ذھب وفضۃ یجری علی الیاقوت الدر ماءہ ابیض من الثلج واحلی من العسل (تفسیر الامام ابن جریر الطبری جلد ۳۰) ﮯ یعنی محشر کی زمین پر جتنی تعداد آدمیوں اور جنوں کی ہوگی اُسکے دوگنا فرشتے پہلے آسمان سے نازل ہوا کرینگے۔ اور ہر آدمی کو صرف دو قدم رکھنے کی جگہ محشر میں ملیگی اس سے زائد نہیں ۱۲

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۹۴)

ﮯ بہشت آرام اور راحت کے مقام کو کہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کی جگہ کا نام ہو جہاں فرحت پرور لطیف

اور مصیبت کا نام و نشان نہ ہوگا حدیث شریف میں آیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک ایک کوڑے کی جگہ جنت میں تمام دنیا اور اسکی ساری نعمتوں اور خزانوں سے بہتر ہے اگر تم چاہتے ہو تو اس آیت کریمہ کو پڑھ لو فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ الآیۃ (ترجمہ) پس جو شخص دوزخ کی آگ سے علیحدہ کردیا گیا اور جنت میں داخل کرلیا گیا پس وہ کامیاب ہوگیا۔ اور نہیں ہے زندگی دنیا ئے ناپائدار کی مگر دھوکے کی پونجی ۱۲

سلہ وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الارداء الکبر یاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ ۱۲ (مشکوٰۃ المصابیح) ص ۴۹۶ ج ۲ *

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۰)

سلہ وروی عن انس رضی اللہ عنہ قال تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ فقال وقد علیہا الف عام حتی احمرت والف عام حتی ابیضت والف عام حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ لا یطفأ لہبہا الحدیث رواہ البیہقی والاصبہانی ۱۲ (ترغیب ترہیب) ص ۱۶۱ ج ۴ *

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۱)

سلہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الایمان بضع[ع] وسبعون شعبۃ[ع] فافضلہا قول لا الٰہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان متفق علیہ ۱۲ (مشکوٰۃ شریف) سلہ یعنی یہ کلمہ طیبہ ہے لیکن اس طرح ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کلمہ مقدسہ کی فضیلت میں بکثرت حدیثیں موجود ہیں (۱) روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کبھی کوئی بندہ اس کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو خلوص دل سے کہتا ہے تو اس کلمہ پاک کی برکت اور عظمت کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہانتک کہ یہی کلمہ مقدسہ سب آسمانوں کو چیرتا پھاڑتا ہوا عرش عظیم کے پاس جا پہنچتا ہے بشرطیکہ کلمہ مذکورہ کا پڑھنے والا بڑے بڑے گناہوں کو نہ کئے ہوئے ہو

عسہ قولہ بضع البضع القطعۃ من الشیٔ وہو فی العدد ما بین الثلث الی التسع ۱۲

عسہ قولہ شعبۃ ہی فی الاصل غصن الشجر وارید ہنا الخصلۃ الحمیدۃ ای الایمان ذو خصال متعددۃ ۱۲ (مرقاۃ) *

روایت کیا اس حدیث کو امام ترمذی نے اور کہا انہوں نے ہذا حدیث حسن غریب ۱۲ (ترمذی شریف) صـ ۱۹۸/۲

(۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے ارشاد فرمایا جو بندہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو سو مرتبہ (ہر روز) پڑھیگا تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کو قیامت کے دن اس طرح اُٹھائیگا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا اور جس دن اُس بندہ نے کلمہ مقدس کو پڑھا ہے اُس روز کسی دوسرے آدمی کا نیک عمل بندۂ مذکور کے عمل سے زیادہ افضل نہ مقبول ہوگا مگر جس شخص نے اسی بندہ کے مثل سو بار کلمہ طیبہ پڑھ لیا یا اس سے زیادہ پڑھا روایت کیا اس حدیث کو امام طبرانیؒ ۱۲ (ترغیب ترہیب) صـ ۱۹۸/ج۲

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا کہ عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بنا دیا ہے اور اس کا مالک و خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے پس جب بندہ اس کلمہ مقدسہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو پڑھتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس ستون سے فرماتے ہیں کہ ٹھہر جا یعنے حرکت نہ کر تو وہ نور کا ستون کہتا ہے کہ میں کیونکر سکون پکڑوں اور ابھی تک آپؐ نے فلاں بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے پڑھنے والے کو نہیں بخشا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک میں نے اُس بندہ کو بخشدیا جس کی تو سفارش کر رہا ہے پھر وہ ستون اس بات کو سنکر ساکن ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ۱۲ (ترغیب ترہیب) +

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۳)

لہ نفس تین طرح پر ہے۔ نفسِ اَمّارہ۔ نفسِ لوامہ۔ نفسِ مطمئنہ یعنی نفس درحقیقت ایک ہی چیز ہے لیکن اس کی صفتیں تین ہیں۔ اوّل نفسِ اَمّارہ ہے جو ساعت بساعت یعنی ہر وقت اُس کا میلان و رُجحان گناہوں اور بُرے راستوں کی طرف رہتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ (ترجمہ) یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اُس جان کو پاک کر لیا (یعنی نفس کو فجور سے روک کر اُس پر تقوی کو صدور میں ترجیح دی) اور نامراد ہوا جس نے اس کو (فجور میں) دبایا اور فجور سے مغلوب کر دیا۔

اب یہ دو شخص ہوئے ایک مجاہد فی سبیل اللہ اور دوسرا شخص تابعدار نفس اَمّارہ۔ دونوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک آدمی تو شب و روز مخلص ہو کر پابندی نماز و تلاوت قرآن مجید و یاد الٰہی میں مشغول و منہمک ہے یہ تو نفس کو پاک

کرنیوالوں میں شمار کیا جاویگا اور نفس مطمئنہ کا اہل کہلائیگا۔ اور دوسرا آدمی رات دن فسق و فجور میں اور بُرے راستوں پر چلنے میں لگا ہوا ہے ایسے آدمی کو تابعدار نفس امارہ کہتے ہیں۔ باقی رہا نفس لوامہ یہ وہ ہے جو اپنے کو ارتکاب معاصی پر ملامت کرے یعنی اے نفس تو نے کیوں فلاں گناہ کیا خبردار آئندہ گناہ خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہرگز اس کا خیال بھی نہ کرنا اب نفس کا علاج یہ ہے کہ مجاہدہ کرے کیونکہ بغیر مجاہدہ کبھی کوئی شخص کامیاب نہیں ہوسکتا ہے جیسے مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں شعر

نفس نتواں کُشت اِلّا ظلِّ پیر	سایۂ آں نفس کُش راسخت گیر

یعنی بغیر کسی کامل اور اہل اللہ کے سایہ اور خدمت میں رہنے کے نفس کمزور اور پژمردہ نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے اے غافل تو اس نفس کے مارنے والے اور اُس کی اصلاح کرنے والے کے سایہ کو مضبوط پکڑ۔ بقیہ عبارت صفحہ ۱۷۴ پر

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۵)

لہ قال اللہ تعالیٰ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی الآیہ (ترجمہ) حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائدار ہے یعنے کیفاً وکماً افضل ہے ۱۲۔ وعن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر بآخرتہ و من احب آخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ (مشکوٰۃ شریف) ص۱۲ ج ۲،

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۶)

لہ دیندار ہونا بڑی نعمت ہے اس کو جلد حاصل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ اللہَ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم یعنی تحقیق کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایسے بندہ کو جو پرہیزگار اور دیندار ہے (سوال کرنے سے) بے پرواہ ہے لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے ۱۲ (ترغیب ترہیب) ص۱۹ ج ۳،
لہ صحبت کا اثر بہت جلد ہوا کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی یعنی تو کامل ایمان والے کی صحبت کو اختیار کر اور تیرے ہمراہ کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار آدمی۔ بطور تمثیل مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

زیں سبب فرمود احمد مجتبیٰ	لَا تُصَاحِبْ اَنْتَ اِلَّا مُؤْمِنًا
صحبتِ فاسق ترا فاسق کند	صحبتِ عاشق ترا عاشق کند

(ذیل کی تین سطریں صفحہ ۷۰ کی ہیں)

ہہ نفس کے ساتھ معاملہ اور برتاؤ وہی رکھنا چاہیے جو کاملین اور شیوخ عظام رکھتے تھے اس لئے شیخ کی خدمت بھی ضروری چیز ہے پس اگر شیخ کامل کے حضور میں جا کر اپنے سب کاروبار اور ارادہ کو شیخ کے اختیار میں دیگا اور اس کے حکم کے موافق عمل کریگا تو خداوند تعالیٰ کی ذات اقدس سے قوی امید ہے کہ وہ بہت جلد کامیاب ہوگا ۱۲

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۵۸)

لہ قال اللہ عزوجل واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون ۰ الآیۃ یعنی اور اللہ جل شانہ وعم نوالہ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ اے ایمان والو تم لوگ کامیاب ہو جاؤ۔ نیز حدیث شریف میں آیا ہے۔ اُذکروا اللہ حتی یقال انہ مجنون الحدیث۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس قدر زیادہ یاد کرو کہ لوگوں میں وہ شخص دیوانہ کہا جائے۔ اسم ذات کی زبانی ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ طالب کو چاہیے کہ باوجود پاس انفاس کے اسم ذات کو زبانی بھی ایک لاکھ پچیس ۱۲۵ ہزار مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ اگر اتنا نہ ہو سکے تو چوبیس ۲۴ ہزار مرتبہ (کہ زبانی ذکر کا اوسط مرتبہ ہے) کہے اور اسمیں حکمت یہ ہے کہ آدمی رات دن میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے تو ہر سانس کے مقابل ایک ذکر ہو جائیگا اور زمرۂ الذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات میں داخل ہوگا اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ۵ ہزار مرتبہ تو ضرور پڑھ لیا کرے اور اس ذکر میں فائدہ یہ ہے کہ ذکر زبانی ذاکر کو ذکر قلبی کی طرف پہنچا دیتا ہے پس جب وقت زبان اور دل دونوں ذاکر ہو نگے ذکر کی ترتیب کامل اور مکمل ہوگی۔ اور یہ ترتیب اکثر سلسلوں میں ہے ۱۲ (ضیاء القلوب؛ ع۲)

حاشیہ متعلقہ صفحہ (۶۰)

لہ ولنعم ما اجادت عائشۃ فی قولہا

من خوف عذاب رب السعیر	یا من لا ینام اللیل کلہ	یا من اختار الصبیح علی السریر	یا من لا یشبع من خبز الشعیر

لہ وکذلک جاز تفسیر الورع فی الحدیث ۱۲ لہ قلت معناہ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس مرفوعاً ۱۲ سکہ دکھلاوا ۱۲ لہ تعریف کی خواہش کرنا ۱۲

لہ اور بیشک کیا ہی وہ بات ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کلام میں بیان کی ہے لہ اے وہ ذات اکرم جس نے جو کی روٹی سے بھی سیری حاصل نہ کی (یعنی پیٹ بھر کر نہ کھایا) اور اے وہ شخص جس نے پسند کیا چٹائی کو تخت کے مقابلہ میں ۱۲ لہ اور اے وہ شخص جو نہ سویا تمام شب مالک دوزخ کے عذاب کے ڈر سے ۱۲

اختتام حاشیہ بہشتی زیور حصہ ہفتم تمام ہوئے

فہرست مضامین بہشتی زیور حصہ ہفتم مکمل و مدلل

فہرست مضامین بہشتی زیور حصہ ہشتم مکمل و مدلل

بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ

نیک بیبیوں کے حال میں

پڑھنے والیوں کی دین کی ہمت بڑھانے کے واسطے

اس بیان سے پہلے برکت کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والیاں اپنے پیغمبر کو اور آپکی عادتوں کو بھی کچھ جان لیں جس سے اُن کو محبت پیدا ہو اور پیروی کریں اور یہ بھی بات ہے کہ ان سب کو نیکی کی دولت آپ ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ[ل] کے نور سے اور اس امت کی بیبیوں کو آپکی شرع سے اس واسطے پہلے آپ کا ذکر لکھ کر پھر بیبیوں کا حال شروع ہوگا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان

آپ کا مشہور نام مبارک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ آپ کے والد کا نام عبد اللہ ہے اور اُنکے والد کا نام عبد المطلب اور انکی

ل تمام عالم کا وجود حضور والا ہی کے سبب ہوا جیساکہ حدیث شریف میں ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ۱۲ ؎ از سیرة ابن ہشام وغیرہ ۱۲

والد کا نام ہاشم اور ان کے والد کا نام عبد مناف۔ آپکی والدہ کا نام آمنہ ہے اور اُن کے والد کا نام وہب اور اُن کے والد کا نام عبد مناف اور اُنکے والد کا نام زہرہ اور یہ عبد مناف اور ہیں اور پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں جس سال ایک کافر بادشاہ[1] ہاتھی لیکر کعبے پر اس کے ڈھانے کے واسطے چڑھ آیا تھا آپ پیدا ہوئے اور آپ پانچ سال اور دو روز کے تھے اُس وقت آپکی دودھ[2] پلائی نے آپ کو آپکی والدہ کے پاس پہنچا دیا جب آپ چھ سال کے ہوگئے آپکی والدہ آپکو ہمراہ لیکر آپ کے دادا کی ننہال بنی نجار[3] میں مدینہ میں گئیں اور ایک مہینے کے بعد لوٹتے ہوئے مقام ابواء میں انتقال کر گئیں ام[4] ایمن بھی ساتھ تھیں وہ آپ کو مکہ میں لائیں اور آپ کے والد آپ کو حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے۔ آپ کو آپ کے دادا عبد المطلب نے پرورش کرنا شروع کیا پھر آپ کے دادا کا انتقال ہوگیا آپکے چچا ابو طالب نے آپ کو پرورش کیا اور وہ آپکو شام کی طرف تجارت کیلئے لے چلے تھے راہ میں بحیرا نے جو نصاریٰ کا عالم اور درویش تھا آپکو دیکھا اور آپ کے چچا سے تاکید کی کہ آپکی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپکو مکہ واپس کرادیا پھر آپ خود حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لیکر شام کو چلے راہ میں نسطورا نے جو کہ عالم اور درویش نصاریٰ کا تھا آپکے نبی ہونے کی گواہی دی اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہؓ[5] سے آپ کی شادی ہوگئی اُس وقت آپکی عمر پچیس [25] برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ چالیس [40] برس کی تھیں پھر چالیس برس کی عمر میں آپکو نبوت ملی اور آپ باون [52] یا ترپن [53] برس کے تھے کہ آپکو معراج[6] ہوئی نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدائے تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینے چلے گئے اور دو برس مدینے آئے ہوئے تھا کہ بدر[7] کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں سب چھوٹی بڑی ملاکر پینتیس [35] ہوئیں

اور مشہور نکاح آپکے گیارہ بیبیوں سے ہوئے جن میں دو تو آپ کے روبرو انتقال کر گئیں ایک [1] تو حضرت خدیجہؓ دوسری [2] حضرت زینبؓ خزیمہ کی بیٹی اور نو کو چھوڑ کر آپنے وفات فرمائی حضرت سودہؓ [1] حضرت عائشہؓ [2] حضرت حفصہؓ [3] حضرت ام سلمہؓ [4] حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی [5] حضرت ام حبیبہؓ [6] حضرت جویریہؓ [7] حضرت میمونہؓ [8] حضرت صفیہؓ [9]۔ اور آپکی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب سے بڑی حضرت زینبؓ [1] اور اُن سے چھوٹی حضرت رقیہؓ [2] اُن سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ [3] سب میں چھوٹی حضرت فاطمہؓ [4] یہ سب حضرت خدیجہؓ سے ہیں۔ اور تین [3]

[1] یہ یمن کا بادشاہ تھا جو نہایت ظالم تھا۔ وقال صاحب القاموس ھُوَ اَبْرَھَۃُ ابْنُ صَبَّاحٍ صاحب الفیل المذکور فی القرآن ۱۲

[2] یعنی حضرت دایہ حلیمہ نے ۱۲

[3] وقال الفیروزآبادی وبنو النجار قبیلۃ من الانصار ۱۲

[4] یہی خدیجہ بنت خویلد یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہیں وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد رواہ البخاری ومسلم (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۳ جلد ۲) ۱۲

[5] منجملہ کمالات نبوت یہ عظیم الشان کے ایک واقعہ ہے (یعنی آنحضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت بیداری میں مع اپنے جسم مطہر کے آسمان پر تشریف لیجانا اور تمام آسمانوں اور جنت اور عالم ملکوت کی سیر کرنا اسی کا نام معراج ہے جو مکہ میں بقول زہری ۵ھ نبوت کے بعد ہوا کذا قال النووی ۱۲

[6] اور بدر یہ عظیم الشان غزوہ بدر ہوا جس کا لقب بدر کبریٰ ہے وقال صاحب القاموس (و بدر) وھو موضع بین الحرمین معرفۃ ویذکر او اسم بئر ھناک حفرھا بدر ابن قریش ۱۲

یا چار یا پانچ لڑکے تھے۔ حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہؓ اور حضرت طیبؓ اور حضرت طاہرؓ یہ حضرت خدیجہ سے ہیں اور ایک حضرت ابراہیمؓ یہ حضرت ماریہ سے ہیں جو آپکی باندی تھیں اور اُن کا مدینہ میں شیرخوارگی کی حالت میں انتقال ہوگیا تھا۔ اس طرح تو پانچ ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طیب بھی ہے تو اس طرح چار ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طیب بھی اُن ہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہر بھی تو اس طرح تین ہوئے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں انتقال کرگئے اور باقی لڑکے نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ اور آپ مدینہ میں دس برس تک رہے پھر بدھ کے روز صفر کے مہینے کے دو دن رہے تھے آپ بیمار ہوئے اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ پیر کے روز چاشت کے وقت تریسٹھ سال کی عمر میں وفات فرما گئے اور منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ منگل کا دن گذر کر رات آگئی تھی اور یہ دیر اس لئے ہوئی کہ صحابہ غم و صدمہ سے ایسے پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی بیٹیوں میں سے حضرت زینبؓ کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی اَمامہ دونو کی نسل نہیں چلی۔ حضرت رقیہؓ کے ایک لڑکا ہوا عبداللہ چھ سال کا انتقال کرگیا۔ اور حضرت ام کلثومؓ کی کچھ اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہؓ کے حسنؓ حسینؓ اور اُن کی اولاد بہت کثرت سے پھیلی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج و عادت کا بیان

آپ دل کے بڑے سخی تھے کسی سوالی سے "نہیں" کبھی نہیں کی اگر ہوا دیدیا نہ ہوا تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کرلیا آپ بات کے بڑے سچے تھے آپ کی طبیعت بہت نرم تھی سب باتوں میں سہولت اور آسانی برتتے اپنے پاس اُٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے تھے کہ ان کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہنچے یہاں تک کہ اگر رات کو اُٹھ کر باہر جانا ہوتا تو بہت ہی آہستہ جوتی پہنتے بہت ہلکے سے کواڑ کھولتے بہت آہستہ چلتے اور اگر گھر میں تشریف لاتے اور گھر والے سو رہتے تو بھی سب کام چپکے چپکے کرتے کبھی کسی سونے کی نیند خراب ہو جائے ہمیشہ نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو اوروں سے پیچھے رہتے جو سامنے آتا اُس کو پہلے خود سلام کرتے جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صورت بنا کر، جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھ کر، پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، کبھی چپاتی نہیں کھائی، تکلف کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا، ہر وقت خدائے تعالیٰ کے

خوف سے غمگین سے رہتے ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے اسی دُھن میں کسی کروٹ چین نہ آتا، زیادہ وقت خاموش رہتے، بدون ضرورت کے کلام نہ فرماتے، جب بولتے تو ایسا صاف کہ دوسرا آدمی خوب سمجھ لے، آپ کی بات نہ تو اتنی لمبی ہوتی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اس قدر کم ہوتی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے، بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ برتاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی اپنے پاس آنے والے کی بے قدری اور ذلت نہ کرتے تھے، کسی کی بات نہ کاٹتے تھے[۱] البتہ اگر شرع کے خلاف کوئی بات کرتا تو یا تو منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اُٹھ جاتے، خدا کی نعمت کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو آپ اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے کبھی اُس میں عیب نہ نکالتے تھے کہ اُس کا مزہ اچھا نہیں ہے، یا اس میں بدبو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل نہ لیتا اس کو خود نہ کھاتے اور نہ اس کی تعریف کرتے نہ اس میں عیب نکالتے، دنیا کی کیسی ہی بات ہو اُس کی وجہ سے آپ کو غصہ نہ آتا مثلاً کسی کے ہاتھ سے نقصان ہو گیا، کسی نے کوئی کام بگاڑ دیا یہاں تک کہ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس[۲] برس تک آپ کی خدمت کی ان دس برس میں میں نے جو کچھ کر دیا اس کو یوں نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور جو نہیں کیا اُس کو یوں نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں[۳] کیا البتہ اگر کوئی بات خلاف دین کے ہو جاتی تو اُس وقت آپ کے غصے کی کوئی تاب نہ لاسکتا تھا، اپنے ذاتی معاملہ میں آپ نے غصہ نہیں کیا، اگر کسی سے ناراض ہوتے تو صرف منہ پھیر لیتے یعنی زبان سے کچھ سخت وسست نہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے، شرم اس قدر تھی کہ کیا کنواری لڑکی کو ہوگی، بڑی ہنسی آتی تو یوں ہی ذرا مسکرا دیتے یعنی آواز سے نہ ہنستے، سب میں ملے جلے رہتے یہ نہیں کہ اپنی شان بنا کر لوگوں سے کھچنے لگیں بلکہ کبھی کبھی کسی کا دل خوش کرنے کو ہنسی مذاق بھی فرما لیتے اس میں بھی وہی بات فرماتے جو سچی ہو، نفلیں اس قدر پڑھتے کہ کھڑے کھڑے دونوں پاؤں سوج جاتے، جب قرآن پڑھتے یا سُنتے تو خدا کے خوف اور محبت سے روتے، عاجزی اس قدر مزاج میں تھی کہ اپنی اُمت کو حکم فرمایا کہ مجھ کو بہت مت بڑھا دینا اور اگر کوئی غریب ماما اصیل آ کر کہتی کہ مجھ کو آپ سے الگ کچھ کہنا ہے آپ فرماتے اچھا کہیں سڑک پر بیٹھ کر کہہ لے وہ جہاں بیٹھ

[۱] یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی بات کے درمیان میں کلام نہیں فرماتے تھے تاوقتیکہ تمام بات نہ کہہ لے ۱۲

[۲] عن انس رضی اللہ عنہ قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اُف ولا لِمَ صنعت ولا اَلا صنعت رواہ البخاری ومسلم (مشکوٰۃ ۵۱۸ ج ۲) ۱۲

[۳] بسند عبدالرزاق اور بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضور کے بعض گھر والے (کسی خطا پر) مجھے ملامت کرتے تو آپ اُنکو منع فرماتے اور فرماتے کہ جو کچھ تقدیر میں تھا وہ ہو گیا۔ (کنز العمال) ۱۲

جاتی آپ بھی وہیں بیٹھ جاتے، کوئی بیمار ہو امیر یا غریب اُس کو پوچھتے، کسی کا جنازہ ہوتا آپ اس پر تشریف لاتے، کیسا ہی کوئی غلام تلام دعوت کردیتا آپ قبول فرمالیتے، اگر کوئی جو کی روٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت کرتا آپ اُس سے بھی عذر نہ فرماتے، زبان سے کوئی بیکار بات نہ نکلتی، سب کی دلجوئی کرتے، کوئی ایسا برتاؤ نہ فرماتے جس سے کوئی گھبراوے ظالم موذیوں کی شرارت سے خوش تدبیری کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر اُن کے ساتھ اُسی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے، آپ کے پاس کے حاضر ہونے والوں میں اگر کوئی نہ آتا اس کو پوچھتے، ہر کام کو ایک قاعدے سے کرتے یہ نہیں کہ کبھی کچھ کردیا کبھی کسی طرح کرلیا، جب اُٹھتے خدا کی یاد کرتے جب بیٹھتے خدا کی یاد کرتے، جب کسی محفل میں تشریف لیجاتے تو جہاں تک آدمی بیٹھے ہیں اُس کے کنارے پر بیٹھ جاتے یہ نہیں کہ سب کو پھاند کر بڑی جگہ جاکر بیٹھیں اگر بات کرنے کے وقت کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منھ کرکے بات کرتے یہ نہیں کہ ایک طرف تو توجہ ہے دوسروں کو دیکھتے بھی نہیں سب کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص یوں سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں، اگر کوئی پاس آکر بیٹھتا یا بات شروع کرتا اُس کی خاطر رُکے بیٹھے رہتے جب پہلے وہی اُٹھ جاتا تو آپ اُٹھتے، آپ کے اخلاق سب کے ساتھ عام تھے، گھر میں جاکر مسند تکیہ لگاکر بیٹھتے تھے، گھر کے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کرلیتے کہیں بکری کا دودھ نکال لیا، کہیں اپنے کپڑے صاف کرلئے، اپنا کام اکثر اپنے ہاتھ سے کرلیا کرتے، کیسا ہی بُرے سے بُرا آدمی آپ کے پاس آتا اُس سے بھی مہربانی کے ساتھ ملتے اُس کی دل شکنی نہ فرماتے غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہوجاتی تو کبھی اُس کے منھ درمنھ نہ جتلاتے نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصہ کی صورت بناکر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں، نہ آپ کی عادت چلّانے کی تھی، جو کوئی آپ کے ساتھ بُرائی کرتا آپ کبھی اُس کے ساتھ بُرائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگذر فرمادیا کرتے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمتگار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے البتہ آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو اُس کا بدلہ نہ لیتے، ہر وقت ہنس مکھ رہتے اور ناک بھوؤں کو نہ چڑھاتے اور یہ مطلب نہیں کہ بےغم رہتے کیونکہ اوپر آچکا ہے کہ ہر وقت غم اور سوچ میں رہتے، مزاج بہت نرم تھا نہ بات میں سختی نہ برتاؤ میں سختی، نہ بیباکی تھی کہ جو چاہا پھٹ سے کہدیا، نہ کسی کا عیب بیان کرتے نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے ان خصلتوں

کی ہوا بھی نہ لگتی تھی جیسے اپنی بڑائی کرنا کسی سے بحثا بحثی لگانا، جس بات میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا، کسی کی بُرائی کرتے نہ کسی کے عیب کی کھود کرید کرتے اور وہی بات منہ سے نکالتے جس میں ثواب ملا کرتا ہے، کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے پاچھنے میں بے تمیزی کرتا آپ اُس کی سہار فرماتے کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہم نے بتلادی ہیں اگر عمل کرو یہ بھی بہت ہیں۔ اب نیک بیبیوں کے حال سنو۔

حضرت حوّا علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بی بی اور تمام دنیا کے آدمیوں کی ماں ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی کامل قدرت سے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھر اُن کے ساتھ نکاح کر دیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور وہاں ایک درخت تھا اُس کے کھانیکو منع کر دیا اُنہوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آکر اُس درخت سے کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دنیا میں جاؤ دنیا میں آکر اپنی خطا پر بہت روئیں اللہ تعالےٰ نے اُن کی خطا معاف کر دی اور پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے پھر اُن سے ملا دیا پھر دونوں سے بے شمار اولاد پیدا ہوئی۔

فائدہ بیبیو! دیکھو حضرت حوّا نے اپنی خطا کا اقرار کر لیا توبہ کر لی بعضی عورتیں اپنے قصور کو بنایا کرتی ہیں اور کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں اور ایسی تو بہت ہیں جو گناہ کر رہی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اسکو چھوڑتی نہیں خاصکر غیبت اور رسموں کی پابندی بیبیو اس خصلت کو چھوڑ دو جو خطا و قصور ہو جاوے اُس کو فوراً چھوڑ کر توبہ کر لیا کرو۔

حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی ماں کے لئے بھی دعا کی۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ کے ماں باپ مسلمان تھے۔ فائدہ۔ دیکھو ایمان کی کیا برکت ہے کہ ایماندار کے واسطے پیغمبر بھی دعا کرتے ہیں۔ بیبیو ایمان کو مضبوط رکھو۔

ا؎ حوّاء بالمد وھی زوج آدم علیہما السلام وکان خلقھا اللہ تعالیٰ من ضلعہ الایسر ۱۲

حضرت سارہ علیہ السلام کا ذکر[1]

یہ حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی بی بی اور حضرت اسحٰق پیغمبر علیہ السلام کی ماں ہیں ان کا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا اُن سے یہ کہنا کہ تم سارے گھر والوں پر خدا کی رحمت اور برکت ہے، قرآن میں مذکور ہے اُن کی پارسائی اور اُنکی دعا قبول ہونیکا ایک قصہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام کو چلے[2] یہ بھی سفر میں ساتھ تھیں رستے میں کسی ظالم بادشاہ کی بستی آئی اُس کمبخت سے کسی نے جا لگایا کہ تیری عملداری میں ایک بی بی بڑی خوبصورت آئی ہے اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے۔ بیوی اس لئے نہیں فرمایا کہ وہ اُن کو خاوند سمجھ کر مار ڈالتا جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی مت کر دینا اور ویسے تم دین میں میری بہن ہی ہو پھر اُس نے حضرت سارہ کو پکڑ وا بلایا۔ جب اُن کو معلوم ہوا کہ اس کی نیت بُری ہے انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا کی اے اللہ اگر میں تیرے پیغمبر پر ایمان رکھنے والی اور ہمیشہ اپنی آبرو بچانے والی ہوں تو اس کافر کا مجھ پر قابو نہ چلنے دیجئے بس اس کا یہ حال ہوا کہ لگا ہاتھ پاؤں دیدے مارنے پھر تو خوشامد کرنے لگا اور کہا کہ اللہ سے دعا کرو میں اچھا ہو جاؤں میں پختہ عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا ان کو بھی یہ خیال آیا کہ اگر مر جائیگا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے مار ڈالا ہوگا غرض اُس کے اچھا ہونے کی دعا کر دی فوراً اچھا ہو گیا اُس نے پھر شرارت کا ارادہ کیا آپ نے پھر بد دعا کی اُس نے پھر منت سماجت کی آپ نے پھر دعا کر دی غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا آخر جھلا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو رخصت کرو۔ اور حضرت ہاجرہؓ جن کو اُس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا قبطیوں کی قوم سے تھیں اور اسی طرح خدا نے اُن کی بھی عزت بچا رکھی تھی خدمت کیلئے اُن کے حوالہ کیں۔ ماشاء اللہ عزت آبرو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آگئیں **فائدہ**۔ بیبیو دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کس طرح اللہ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ٹلتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے۔ جب کوئی پریشانی ہوا کرے بس نفلوں میں لگجایا کرو اور دعا کیا کرو۔

[1] حضرت سارہ علیہا السلام ہاران کی بہن تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ شاہ حران کی بیٹی تھیں ۱۲ عتیق

[2] اور وہاں آ کے قیام کیا جہاں اب بیت المقدس ہے ۱۲ عتیق

حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کا ذکر

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصّہ آچکا ہے اُس نے حضرت ہاجرہ رضؓ کو بطور باندی رکھ چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان ہوا ہے پھر اُس نے انکو حضرت سارہؓ کو دیدیا اور حضرت سارہؓ نے انکو اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دیدیا اور اُنسے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام پیدا ہوئے ابھی حضرت اسمٰعیلؑ دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکّہ شریف کو حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی اولاد سے آباد کریں اُسوقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور اُن کی ماں ہاجرہ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم اُنکے نگہبان ہیں خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام ماں اور بچہ دونوں کو لیکر اُس جنگل بیابان میں جہاں اب مکّہ آباد ہے پہنچا آئے اور انکے پاس ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلہ خرمہ کا رکھدیا جب پہنچا کر وہاں سے لوٹنے لگےؑ تو حضرت ہاجرہ علیہا السّلام اُنکے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں آپ اکیلے چھوڑے جاتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے کچھ جواب نہیں دیا تب انہوں نے پوچھا کہ کیا خدائے تعالیٰ نے تم کو اسکا حکم فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام بولے ہاں کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے اور اپنی جگہ جاکر بیٹھ گئیں چھوارے کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو دودھ پلاتیں جب مشک کا پانی ختم ہوگیا تو ماں بیٹوں پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بل کھانے لگے ماں اس حالت میں اپنے بچّے کو نہ دیکھ سکیں اور پانی دیکھنے کو صفا پہاڑ پر چڑھیں اور چاروں طرف نگاہ دوڑائی شاید کہیں پانی نظر آوے جب کہیں نظر نہیں پڑا تو اُس پہاڑ سے اتر کر دوسرے پہاڑ مروہ کی طرف چلیں کہ اُسپر چڑھ کر دیکھینگے بیچ میدان میں ایک ٹکڑا زمین کا گڑھا سا تھا جب تک برابر زمین پر رہیں تو بچّے کو دیکھ دیکھ لیتیں جب اُس گڑھے میں پہنچیں تو بچّہ نظر نہ پڑا اسلیئے دوڑ کر اُس ٹکڑے سے نکلکر برابر میدان میں آگئیں غرض مروہ پہاڑ پر پہنچیں اور اسی طرح چڑھکر دیکھا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا اُس سے اُتر کر بیتابی میں پھر صفا پہاڑ کی طرف چلیں اسی طرح دونوں پہاڑوں پر کئی پھیرے کئے اور اس گڑھے کو ہر بار میں دوڑ کر طے کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح حکم کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں ساتؔ پھیرے کریں اور اُس ٹکڑے میں

سلہ لو بوقت مراجعت تقاضائے بشریت یا الفت پدری سے مضطربانہ یہ دعا کی ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تہوی الیہم وارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون ۱۲۔ عتیق

جہاں وہ گڑھا تھا اور اب وہ بھی برابر زمین ہوگئی ہے دوڑ کر چلا کریں غرض اخیر کے پھیرے میں مَروہ پہاڑ پر تھیں کہ اُنکے کان میں ایک آواز سی آئی اُس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہوئیں وہی آواز پھر آئی آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت ہاجرہؓ نے پکار کر کہا کہ میں نے آواز سُن لی ہے اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے۔ اُسی وقت جہاں آب زمزم کا کنواں ہے وہاں فرشتہ نمودار ہوا اور اپنا بازو زمین پر مارا وہاں سے پانی اُبلنے لگا اُنھوں نے چاروں طرف مٹی کی ڈول بنا کر اُسکو گھیر لیا اور مشک میں بھی بھر لیا اور خود بھی پیا اور بچّے کو بھی پلایا۔ فرشتے نے کہا کچھ اندیشہ نہ کرنا اس جگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے۔ یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ ملکر اس گھر کو بنائیگا اور یہاں آبادی ہوجائیگی چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہوگیا۔ ایک قافلہ اُدھر سے گذرا وہ لوگ پانی دیکھکر ٹھیر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی شادی ہوگئی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے ملکر خانہ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اس وقت زمین کے اندر اُتر گیا تھا پھر مدّت کے بعد کنواں بن گیا۔

فائدہ دیکھو حضرت ہاجرہؓ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا جب اُنکو یہ معلوم ہوگیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالےٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بیفکر ہوگئیں اور پھر اُس بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں۔ بیبیو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام درست ہوجائیں گے اور دیکھو اُن کی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری ہوگئی کہ حاجیوں کے واسطے اُس کو عبادت بنا دیا جو بندے مقبول ہوتے ہیں اُنکا معاملہ ہی دوسرا ہوجاتا ہے۔ بیبیو کوشش کرکے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تاکہ تم بھی مقبول ہوجاؤ پھر تمہارے دنیا کے کام بھی دین میں شامل ہوجاویں ؞

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر،

خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور بھی مکّہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسمٰعیلؑ دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ ٹھیرنیکا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اُسوقت حضرت اسمٰعیلؑ کے گھر میں ایک بی بی تھی اُس سے پوچھا کہ کس طرح گذر ہوتا ہے کہنے لگی کہ بڑی مصیبت میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آویں اُنسے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدلدو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ تو ہے۔ وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو چھوڑ دوں

اُسکو طلاق دیکر پھر ایک اور بی بی سے نکاح کیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ آئے ہیں تو یہ بی بی گھر میں تھیں اُنہوں نے بڑی خاطر کی آپ نے اُن سے بھی گذران کا حال پوچھا اُنہوں نے کہا خدائے تعالیٰ کا شکر ہے بہت آرام میں ہیں آپ نے اُنکے لئے دعا کی اور فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آویں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کو آنے کے بعد یہ حال بھی معلوم ہوا آپ نے بی بی سے فرمایا کہ یہ میرے باپ تھے یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو اپنے پاس رکھوں۔ فائدہ دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی ناراض ہوئے دوسرے نبی نے اپنے پاس سے الگ کر دیا اور شکر و صبر کا پھل دوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دعا دی دوسرے نبی کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا۔ بیبیو کبھی ناشکری مت کرنا جس حالت میں ہو صبر و شکر سے رہنا

نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر،

نمرود وہ ظالم بادشاہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالدیا تھا اُس کی یہ بیٹی جنکا نام رعضہ ہے اُوپر کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھیں دیکھا کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کچھ اثر نہیں کیا پکار کر پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مجھ کو بچالیا کہنے لگیں کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اس آگ میں آؤں آپ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ کہکر چلی آؤ وہ کلمہ پڑھتی ہوئی بیدھڑک آگ کے اندر چلی گئیں پھر بھی آگ نے کچھ اثر نہیں کیا اور وہاں سے نکلکر اپنے باپ کو بہت بُرا بھلا کہا اُس نے اُنکے ساتھ بہت سختی کی مگر وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ فائدہ سبحان اللہ کیسی ہمت کی بی بی تھیں کہ تکلیف میں بھی ایمان کو نہ چھوڑا۔ بیبیو تم بھی مصیبت کے وقتوں میں ہمت مضبوط رکھا کرو اور بال برابر بھی دین کے خلاف مت کیا کرو

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا ذکر،

جب اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے بھیجے [۱] اور اُنہوں نے آکر خبر دی کہ اب آپ کی قوم پر جنہوں نے آپ کو نہیں مانا عذاب آنیوالا ہے تو اللہ تعالیٰ [۲] نے یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ اپنے مسلمان کنبے کو راتوں رات اس بستی سے نکال لیجاؤ اس مسلمان کنبے میں آپ کی بیٹیاں بھی

---

[۱] مورخین لکھتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے چار فرشتے بھیجے تھے ۱۲- عتیق

[۲] قولہ تعالیٰ اسر باھلک بقطع من اللیل واتبع ادبارھم ۱۲-

[۳] نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ۱۲

تھیں یہ بھی عذاب سے بچ گئی تھیں۔ فائدہ دیکھو ایمان کیسی برکت کی چیز ہے کہ دنیا میں جو خدا کا قہر نازل ہوتا ہے ایمان اُس سے بھی بچا لیتا ہے، بیبیو! ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجالاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

حضرت ایوب علیہ السّلام کی بی بی کا ذکر

اِن کا نام رحمت ہے جب حضرت ایوب علیہ السّلام کا تمام بدن زخمی ہوگیا اور سب نے پاس آنا جانا چھوڑ دیا یہ بی بی اسوقت خدمتگذاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اُٹھاتیں ایک بار اُنکو آنے میں دیر ہوگئی تھی حضرت ایوب علیہ السّلام نے غصّہ میں قسم کھائی۔ اچھا ہوجاؤں تو انکے سَو لکڑیاں مارونگا جب آپ کو صحت ہوگئی تو اپنی قسم پورا کرنیکا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کردیا کہ تم ایک جھاڑو لو جس میں سَو سینکیں ہوں اور ایک دفعہ ماردو۔ فائدہ دیکھو کیسی صابر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں اُنکی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہوگیا تھا وہ اُسکو بھی سہتی تھیں اِسی خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے اُنکو لکڑیوں سے بچوالیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالیٰ نے حکم کو کیسا آسان کردیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اس طرح اگر کوئی قسم کھاوے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہوگی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہوگا۔ بیبیو خاوند کی تابعداری اور اُس کی نازک مزاجی کی خوب سہار کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بنجاؤ گی۔

حضرت لیّا یعنی حضرت یوسف علیہ السّلام کی خالہ کا ذکر

اسکا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السّلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی ملکر اناج خریدنے اُنکے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے آپ کو پہچنوا دیا اُسوقت اپنا کُرتا اپنے والد یعقوب علیہ السّلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بینائی پھر درست ہوگئی اور اپنے وطن سے چلکر مصر میں حضرت یوسف علیہ السّلام سے ملے تو یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد اور اپنی خالہ کو تعظیم کیواسطے بادشاہی تخت پر بٹھلالیا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اُسوقت حضرت یوسف علیہ السّلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اُس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا

اب درست نہیں رہا اللہ تعالیٰ نے ان خالہ کو ماں فرمادیا ہے اُنکی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور یعقوب علیہ السّلام نے اُن سے نکاح کرلیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنکا یہ قصّہ ہے یہ ماں تھیں حضرت راحیل اُنکا نام تھا حضرت یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے۔ اُنہوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ[۱۱] ستارے مجھ کو سجدہ کررہے ہیں۔ **فائدہ** دیکھو کیسی بزرگ ہونگی جن کی تعظیم نبی نے کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا ذکر

انکا نام یوخاندہے جس زمانہ میں فرعون کو پنڈتوں نے ڈرادیا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہی کو غارت کریگا اور فرعون نے حکم دیدیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اُس کو قتل کرڈالو چنانچہ ہزاروں لڑکے قتل ہوگئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے اُسوقت خدائے تعالےٰ نے اُن بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جسکو الہام کہتے ہیں کہ تم بیفکر انکو دودھ پلاتی رہو اور جب اسکا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہوجائیگی تو اس وقت انکو صندوق کے اندر بند کرکے دریا میں ڈال دیجیو پھر اُنکو جس طرح ہم کو منظور ہوگا تمہارے پاس پہنچادینگے چنانچہ اُنہوں نے بیدھڑک ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کردیئے۔
فائدہ بیبیو دیکھو اِنکو خدائے تعالےٰ پر کیسا بھروسہ اور اطمینان تھا اور اس بھروسہ کی برکتیں بھی کیسی ظاہر ہوئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بہن کا ذکر

انکا نام بعضوں نے کہا ہے کہ مریم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ کلثوم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے انکو دریا میں ڈالدیا تو اُن سے کہا کہ ذرا تم کھوج لگاؤ کہ انجام کیا ہوتا ہے غرض وہ صندوق نہر میں ہوکر فرعون کے محل میں پہنچا اور نکالا گیا تو اُسکے اندر ایک خوبصورت بچہ ملا اور فرعون نے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بی بی نے کہ نیک بخت اور خداترس تھیں کہہ سنکر جان بچائی اور دونوں میاں بی بی نے اپنا بیٹا بنا کر پالنا چاہا تو اب موسیٰ علیہ السلام کسی انّا کا دودھ ہی مُنہ میں نہیں لیتے سب حیران تھے کہ کیا تدبیر کریں اسوقت یہ بی بی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام

[۱] حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ماں کا نام یوحانذ تھا اور نانا کا نام لاوے ہے اور باپ کا نام عمران ہے ان کی تہتر ۷۳ برس کی عمر میں حضرت ہارون علیہ السلام اور اسّی برس کی عمر میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ ۱۲ عتیق۔

کی بہن اسی کھوج میں وہاں پہنچ گئی تھیں کہنے لگیں کہ میں ایک دودھ پلانیوالی بتلاؤں جو بہت خیر خواہ اور شفیق ہے اور دودھ بھی اسکا بہت ستھرا ہے آخر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا پتہ تبلایا وہ بلائی گئیں اور موسیٰ علیہ السلام اُنکے سپرد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ہم اُنکو تمہارے پاس پہنچا دینگے وہ اِس طرح سے پورا ہوا۔ **فائدہ** دیکھو عقل بھی کیا چیز ہے کس طرح پتہ بھی لگالیا اور کیسی جان جوکھوں میں اپنی ماں کی خیر خواہی اور تابعداری بجالائیں اور دشمنوں کو خبر بھی نہ ہوئی۔ بیبیو! ماں باپ کی تابعداری اور عقل تمیز بڑی نعمت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

اُنکا نام صفوراہے اور یہ حضرت شعیب[۱] علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مصر شہر میں ایک کافر بے ارادہ مارا گیا اور فرعون کو خبر ہوئی اُس نے اپنے سرداروں سے صلاح کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کردینا چاہیئے موسیٰ علیہ السلام یہ خبر پاکر پوشیدہ مدینؔ شہر کی طرف چلدیئے جب بستی کی حد پر پہنچے تو دیکھا بہت سے چرواہے کنویں سے کھینچ کھینچکر اپنی بکریوں کو پانی پلارہے ہیں اور دولڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پر جانے سے ہٹارہی ہیں۔ اِن دونوں لڑکیوں میں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں اور ایک سالی۔ آپ نے اُن سے اِس کی وجہ پوچھی۔ اُنھوں نے کہاکہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنیوالا ہے نہیں اسلئے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اس واسطے مردوں کے چلے جانے کی منتظر رہتی ہیں۔ سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلالیتے ہیں آپ کو اُن کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکالکر بکریوں کو پلادیا اُن دونوں نے جاکر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا اُنھوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ اُن بزرگ کو بلالاؤ وہ شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کو اُسکا پیغام پہنچادیا۔ آپ اُنکے ہمراہ ہولئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے۔ اُنھوں نے اُن کی ہر طرح سے تسلی کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں

[۱] آپ کا اسم مبارک اس طرح ہے حضرت شعیب بن میکیل بن شجر علیہ السلام اور سُریانی میں آپ کا نام بترون تھا اور لقب خطیب الانبیاء ہے اور حضرت لوط علیہ السلام کے آپ نواسے ہیں کیونکہ اُن کی والدہ کا نام کیل بنت لوط علیہ السلام ہے۔ آپ نماز بکثرت پڑھا کرتے تھے اور مدینؔ والوں کے پیغمبر تھے جسے اَیکہ بھی کہتے ہیں (ایکہ بمعنے درختہائے گنجان ہے اور یہ لوگ مدین کے جنگل میں رہتے تھے) اور آپ نابینا بھی تھے ۱۲

مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس برس میری بکریاں چراؤ آپ نے منظور کیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہوگیا آپ اُنکو لیکر وطن چلے تھے کہ رستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور پہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا وہیں آپ کو پیغمبری ملگئی۔

فائدہ دیکھو اپنے گھر کا کام کیسی محنت سے کرتی تھیں اور غیر مرد سے لاچاری کو بولیں تو کیسی شرماتی ہوئی۔ بیبیو! تم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سُستی مت کیا کرو اور شرم و حیا ہر وقت لازم سمجھو

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سالی کا ذکر

اُنکا ذکر ابھی اُوپر آچکا ہے اُنکا نام صفیرا[۱] ہے یہ بھی اپنی بہن کیساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجالاتی تھیں۔ فائدہ بیبیو اس طرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنّت مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں اُنکو ذلّت مت سمجھو دیکھو پیغمبر زادیوں سے تو زیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے۔

حضرت آسیہ رضؓ کا ذکر

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا یہ اُس کی بی بی ہیں خدا کی قدرت خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی جنکی تعریف قرآن میں آئی اور جن کی بزرگی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبہ کو نہیں پہنچی سوا حضرت مریم اور آسیہ رضؓ کے اُنہوں نے ہی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جان بچپن میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بہن کے ذکر میں گذرا اِن کی قسمت میں موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع بچپن ہی سے انکے دلمیں اُنکی محبّت پیدا ہوگئی تھی جب موسیٰ علیہ السّلام کو پیغمبری ملی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان لے آئیں فرعون کو جب انکے ایمان لانے کی خبر ہوئی اُن پر بڑی سختی[۲] کی اور طرح طرح سے تکلیف پہنچائی مگر اُنہوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دنیا سے اُٹھ گئیں

[۱] صحیح لفظ صَفُورَاءُ ہے یعنی بفتح الصاد و بضم الفاء و سکون الواو و بعدہا راء مفتوحۃ والف و بعد الالف ہمزۃ و قال صاحب القاموس و صَفُورَاءُ او صَفُورَۃُ اَوْ صَفُورِیَاءُ بنت شعیب علیہ السّلام تزوجہا موسیٰ صلوات اللہ علیہ (قاموس ص ۱۳، ج ۲)

[۲] اُنہوں نے حالت تشدد میں حق سبحانہ تعالےٰ سے یہ دعا کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین۔

فائدہ دیکھو کیسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ بد دین خاوند بادشاہ تھا سب کچھ اُس نے کیا مگر اُس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا ذرا سی تکلیف میں کفر کے کلمے بکنے لگتی ہیں بیبیو ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی کا خاوند بددینی کا کام کرے کبھی اُسکا ساتھ نہ دے اور اُس زمانہ میں کافر مرد سے نکاح ہو جاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہوئے سے پہلے ہو گیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے

فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر

روضۃ الصفا ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اُسکی کار مختار تھی اور اُسکی کنگھی چوٹی بھی وہی کرتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایکبار اُس کے بال سنوار رہی تھی کہ اسکے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اُس نے بسم اللہ کہہ کے اُٹھالی لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کسکا نام ہے خواص نے کہا یہ اُسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اُس کو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اُس خواص کو بُلا کر ڈرایا دھمکایا مگر اُس نے صاف کہدیا کہ جو چاہے سو کر میں ایمان نہ چھوڑونگی اوّل اُسکے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اُسپر انگارے اور بھوبل ڈالی جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اُس کو آگ میں ڈالدیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجیو خبردار ایمان نہ چھوڑیو غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی یہانتک کہ اُس بیچاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا عم کے پارہ میں سورۂ بروج میں جو کھائیوں والوں کا قصہ آیا ہے اسمیں بھی اسی طرح ایک عورت کا اور اُس کے بچہ کا قصہ ہوا تھا۔ فائدہ دیکھو ایمان کی کیسی مضبوط تھی۔ بیبیو ایمان بڑی نعمت ہے اپنے نفس کی خوشی کیواسطے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کی وجہ سے کبھی اپنے ایمان دین میں خلل مت ڈالنا۔ خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام مت کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا اُن سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا اُنکو

مارا جاتا اور ڈوبا جاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لیجاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے اُنکی جان چھٹے موسیٰ علیہ السلام سب کو لیچلے جب دریائے نیل پر پہنچے رستہ بھول گئے اور کسی کی پہچان میں رستہ نہ آیا آپ نے تعجب کیا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ آکر بتلادے۔ ایک بڑھیا نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو اُنھوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرمادی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جس میں میری لاش ہوگی اپنے ساتھ لیجانا تو جب تک آپ وہ تابوت ساتھ نہ لیں گے رستہ نہ ملیگا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اِس کا واقف بھی بجز اُس بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اُس سے جو پوچھا تو اُس نے عرض کیا کہ میں یوں نہ بتلاؤنگی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجیے اُس وقت بتلاؤنگی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے۔ کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو اور جنت میں جس درجہ میں آپ ہوں اُسی درجہ میں مجھ کو رہنے کی جگہ ملے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں۔ حکم ہوا کہ تم اقرار کرلو ہم پورا کردینگے۔ آپ نے اقرار کرلیا اُس نے تابوت کا پتہ بتلادیا کہ دریا کے بیچ میں دفن تھا اُس تابوت کا نکالنا تھا اور رستہ کا ملنا فوراً رستہ مل گیا۔

فائدہ دیکھو یہ بڑی بی کیسی بزرگ تھیں کہ کوئی دولت دنیا کی نہیں مانگی اپنے عقبیٰ کو درست کیا بیبیو تم بھی دنیا کی ہوس چھوڑ دو وہ تو جتنی قسمت میں ہے ملے ہی گی اپنے دین کو سنوارو آخرت ۱۲

جشوُر کی بہن کا ذکر

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کے پوچھا کہ بھلا اس بچے نے کیا خطا کی تھی جو اِس کو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا جوان ہوتا تو کافر ہوتا اور اِس کے ماں باپ ایماندار تھے اولاد کی محبت میں اُنکے بھی بگڑنے کا

۱ه علامہ ابن اثیر بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ بیس ہزار بیان کرتے ہیں ۱۲۔ عتیق

۲ه فرعون نے جو مکان بنوایا تھا چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی دیواریں پھوٹ گئیں اور وہ مکان گر پڑا اس لئے فرعون کو زیادہ غصہ آیا اور بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا ۱۲۔ عتیق۔

۳ه ایک سو بیس برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا ۱۲۔ عتیق

ز تھا اس واسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اس کو قتل کر دیا جاوے اب اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دینگے جو برائیوں سے پاک ہوگی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانیوالی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے اُس کا نکاح ہوا اور ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکے کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اس کی بہن تھی فائدہ جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ برائیوں سے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانیوالی ہوگی وہ کیسی اچھی ہوگی۔ دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں باپ کو سُکھ دینا کیسا پیارا کام ہے جس سے آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس آدمی کی تعریف کریں بیبیو ان باتوں میں خوب کوشش کیا کرو۔

حیسور کی ماں کا ذکر

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن میں اس کے ماں باپ کو ایماندار لکھا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ایماندار فرمادیں وہ ایسا کچا پکا ایماندار تو ہوگا نہیں خوب پورا ایماندار ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حیسور کی ماں بھی بہت بزرگ تھیں۔ فائدہ دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی۔ بیبیو! ایمان کو مضبوط کرو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے کہ شرع کے حکم خوب بجالاؤ سب برائیوں سے بچو۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کی والدہ کا ذکر

قرآن میں ہے کہ سلیمان علیہ السّلام نے دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہی معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے۔ فائدہ دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایماندار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی خوبی کے ساتھ آتا ہے۔ بیبیو ایمان کو خوب رونق دو۔

حضرت بلقیس کا ذکر

یہ مُلک سَبا کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السّلام کو ہُدہُد جانور نے خبر دی تھی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو پوجتی ہے۔ آپ نے ایک خط لکھکر ہُدہُد کو دیا کہ اُس کے پاس ڈال دیجیو اُس خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہو کر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھکر امیروں وزیروں سے صلاح کی بہت بات چیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں انکے پاس کچھ چیزیں سوغات کے طور پر بھیجتی ہوں اگر لیکر رکھ لیں تو سمجھونگی کہ

دنیادار بادشاہ ہیں اگر نہ رکھیں تو سمجھونگی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں آپ نے سب لوٹا دیں اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہوگی تو لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سنکر یقین ہوگیا کہ بیشک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہونے کے ارادہ سے اپنے شہر سے چلیں اُنکے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے اُنکا ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگالیا تاکہ بلقیس معجزہ بھی دیکھ لیں اور اُس کے موتی جواہر اُکھاڑ کر دوسری طرح جڑوا دیئے جب بلقیس یہاں پہنچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے اُنکی عقل آزمانے کو پوچھا گیا کہ دیکھو یہ تمہارا تخت تو نہیں ہے غور سے دیکھکر کہا کہ ہاں ویسا ہی ہے۔ اس طرح یوں کہا کہ کچھ صورت شکل بدل گئی تھی۔ اس جواب سے معلوم ہوا کہ بڑی عقلمند ہیں پھر سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلانی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمہاری دنیا کی بادشاہی سے ویسے بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کیواسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اُس کے اُوپر ایسا صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جاوے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان علیہ السلام ایسی جگہ جا بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کو اس جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑیگا تو پائینچے چڑھانے لگیں فوراً اُن کو کہدیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت منگالینے کا معجزہ دیکھا اور اس کاریگری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئیں پھر بعضے عالموں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُن کیساتھ خود نکاح کرلیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سے نکاح کردیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا۔ فائدہ دیکھو کیسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچّی بات معلوم ہوگئی فوراً اُس کو مان لیا اُس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر بیٹھیں۔ بیبیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی پیروی مت کرو انہیں سے کوئی چیز کام نہ آوےگی فقط دین ساتھ چلیگا

بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچّہ کو دودھ پلارہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان

ڈشوکت سے سامنے کو گذرا ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجیو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گذرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لیئے جاتے تھے ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجیو وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کر دیجیو۔ ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ بچّے نے کہا کہ وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتی ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے۔ **فائدہ** مطلب یہ کہ اُس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہیئے۔ چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوئی تو مخلوق کی قدر کس کام آوئگی دیکھو یہ اُس لونڈی کی کرامت تھی کہ اس کی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچّہ باتیں کرنے لگا۔ بیبیو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذرا سے شبہ سے اُن پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھّی ہوں۔

بنی اسرائیل کی ایک عقلمند دیندار بی بی کا ذکر،

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد تھا اُس کو اپنی بی بی کیساتھ بہت محبّت تھی اتفاق سے وہ مر گئی اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اُس نے یہ قصہ سُنا اور اُسکے پاس گئی اور گھر میں آنیوالوں سے کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی آخر اسکو خبر ہوئی اور اندر آنیکی اجازت دی آکر کہنے لگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدّت تک اُس کو پہنتی رہی پھر اُس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دیدو تو کیا وہ اسکا زیور دیدینا چاہیئے۔ عالم نے کہا بیشک دیدینا چاہیئے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدّت تک رہا ہے تو کیسے دیدوں عالم نے کہا تب تو اور بھی خوشی سے دینا چاہیئے کیونکہ ایک مدّت تک اُس نے نہیں مانگا یہ اُسکا احسان ہے عورت نے کہا

خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خدائے تعالیٰ نے ایک چیز مانگی دی تھی جب چاہا لیلی اُسی کی چیز تھی یہ سنکر اس عالم کی آنکھیں سی کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا۔ فائدہ دیکھو کیسی عورت تھی جس نے مرد کو عقل دی اور مرد بھی کیسا عالم۔ بیبیو تم کو چاہیئے کہ مصیبت میں خود بھی سمجھا کرو۔ دوسروں کو بھی سمجھا دیا کرو۔

حضرت مریم علیہا السّلام کی والدہ کا ذکر

ان بی بی کا نام حنہ ہے عمران اُنکے میاں کا نام تھا جو والد ہیں حضرت مریم علیہا السّلام کے اُنکو حمل رہا تو انہوں نے اللہ میاں سے منّت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اُسکو مسجد کی خدمت کے لئے آزاد چھوڑ دونگی یعنی دنیا کے کام اُس سے نہ لونگی اُنکا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کرسکتا ہے اُس زمانہ میں ایسی منّت درست تھی جب بچّہ پیدا ہونیکا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی۔ افسوس سے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اُس کو قبول کیا۔ غرض حضرت مریمؑ انکا نام رکھّا اور انہوں نے اُنکے لئے یہ دعا کی کہ اُنکو اور اُنکی اولاد کو شیطان سے بچائیو چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچّوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریم اور اُنکے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السّلام کو نہیں چھیڑ سکا۔ فائدہ دیکھو اُنکی پاک نیّت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدائے تعالیٰ نے کیسی پاک اولاد دی اور خدائے تعالیٰ نے اُنکی دعا بھی قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُنکی بڑی خاطر منظور تھی۔ بیبیو پاک نیّت کی ایسی برکتیں ہوتی ہیں ہمیشہ اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو۔ تمہاری بھی اللہ میاں کے دربار میں قدر ہو جاویگی۔

حضرت مریم علیہا السّلام کا ذکر

انکے پیدا ہونیکا قصہ ابھی گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو ان کی والدہ اپنی منّت کے موافق اُنکو لیکر بیت المقدس کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منّت کی لڑکی لو چونکہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں

[1] کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ ابو اتیم نے حنہ ہمشیرہ الشاع زوجہ زکریا بن لوحنا سے عقد کر لیا جب تیس برس تک حنہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی تو ابو اتیم نے جناب باری میں دعا کی تو حضرت مریم پیدا ہوئیں۔ ۱۲۔ عتیق۔

سب نے چاہا کہ ہمیں لیکر پالوں اُن میں حضرت زکریا علیہ السّلام بھی تھے وہ حضرت مریم کے خالو ہوتے تھے یوں بھی اُن کا حق زیادہ تھا مگر پھر بھی لوگوں نے اُن سے جھگڑا کرنا شروع کیا جس فیصلہ پر سب راضی ہوئے تھے اُس میں بھی یہی ٹھہورے آخر حضرت زکریا علیہ السّلام نے انکو لیکر پرورش کرنا شروع کیا اُنکے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ اور بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں یہانتک کہ تھوڑے دنوں میں سیانی معلوم ہونے لگیں اور ویسے بھی بچپن ہی سے مادر زاد بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو قرآن میں ولی فرمایا ہے اور اُن کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے اُن کے پاس آجاتے حضرت زکریا علیہ السّلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کے یہاں سے غرض ان کی ساری باتیں اچنبھے کی تھیں یہانتک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بدون مرد کے اُن کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیغمبر پیدا ہوئے۔ یہودیوں نے بے باپ کے بچہ پیدا ہونے پر واہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السّلام کو پیدا ہونے ہی کے زمانہ میں بولنے کی طاقت دی اُنہوں نے ایسی اچھی اچھی باتیں کہیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہوگیا کہ اُن کی پیدائش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بیشک بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں اور اُنکی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آچکا ہے فائدہ دیکھو انکی ماں نے انکو خدا کے نام کر دیا تھا کیسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے آدمی ولی ہوجاتا ہے اسکی برکت سے خدا نے کیسی تہمت سے بچالیا۔ بیبیو خدا کی تابعداری کیا کرو سب آفتوں سے بچی رہوگی اور اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگا رکھا کرو۔ دنیا کا بندہ مت بنا دیا کرو۔

حضرت زکریا علیہ السّلام کی بی بی کا ذکر

انکا نام الیشاع ہے یہ حضرت حنّہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السّلام کی خالہ ہیں ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بی بی کو سنوار دیا ہے اِس کا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے اُنکی عادتیں خوب سنوار دیں

لہ انجیل میں آپکا نام یسوع ہے جس کے معنی نجات دینے والے کے ہیں یہ حضرت مسیح کا علم ہے اور بمنزلہ ذاتی نام کے شمار کیا جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ کا نام عمانوئیل ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے ساتھ خدا۔ دونوں نام درست ہیں یسوع اسم ذاتی ہے اور عمانوئیل اسم صفاتی ہے۔ ۱۲۔ عتیق۔

حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام[1] اُن کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں۔ نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرمادیا ہے۔ فائدہ دیکھو اچھی عادت ایسی اچھی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی تعریف فرمائی۔ بیبیو اپنی عادتیں ہر طرح کی خوب سنوارو جس کا طریقہ ہم نے ساتویں حصہ میں اچھی طرح لکھدیا ہے پچیس[۲۵] قصّے پہلی اُمتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اِس اُمت کی نیک بیبیوں کے بھی سُن لو۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بی بی ہیں اُنکی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ایک دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدائے تعالیٰ کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دنیا کی بیبیوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں۔ ایک حضرت مریم دوسری حضرت[۲] آسیہ فرعون کی بیوی۔ تیسری حضرت خدیجہ[۳]۔ چوتھی حضرت فاطمہ[۴]۔ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ ان سے آکر فرماتے یہ کوئی ایسی تسلّی کی بات کہدیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو اُنکا ایسا خیال تھا کہ بعد اُن کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو اُن کی ساتھنوں سہیلیوں کو بھی ضرور گوشت بھیجتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کا اور نکاح ہوا تھا انکے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ تمیمی ہے۔

فائدہ اللہ اور رسول کے نزدیک اُنکی قدر ایمان اور تابعداری سے تھی بیبیو تم بھی اس میں خوب کوشش رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اُس کی دلجوئی اور تسلّی کرنا نیک خصلت ہے۔ اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بھلے دل کو اور اُلٹا پریشان کرڈالتی ہیں کبھی فرمائشیں کرکے کبھی تکرار کرکے۔ اس عادت کو چھوڑ دو۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اُنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رض کو دیدیا تھا اور حضرت

[1] حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یوحنا بھی کہتے ہیں یہ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرنے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور سامان دنیا انکی نظروں میں بالکل ہیچ تھا۔ ۱۲۔ عتیق

عائشہ رض کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھکر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوئی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی سوا حضرت سودہ کے اُن کو دیکھکر مجھ کو حرص ہوتی تھی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا۔
فائدہ دیکھو حضرت سودہ رض کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دیدی آجکل خواہ مخواہ سوت سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور دیکھو حضرت عائشہ رض کا انصاف کہ سوت کی تعریف کرتی ہیں آجکل جان جان کر اسپر عیب لگاتی ہیں، بیبیو تم کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہیئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بی بی ہیں اُن سے کنواری سے حضرت کا نکاح ہوا عالمہ اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابی رض اِن سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایکبار ہمارے حضرت سے ایک صحابی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کو کس کے ساتھ محبت ہے فرمایا عائشہ کے ساتھ اُنھوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا اُن کے باپ یعنی حضرت ابوبکر رض کیساتھ اور بھی اُنکی بہت خوبیاں آئی ہیں۔ فائدہ دیکھو ایک یہ عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب ہیں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں بیبیو دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمر رض کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر اُن کو ایک طلاق دیدی تھی پھر جبرئیل علیہ السلام کے کہنے سے آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرئیل نے یوں فرمایا کہ آپ حفصہ رض سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو روزہ بہت رکھتی ہیں راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہونگی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر رض کو وصیت کی تھی کہ میرا اتنا مال خیرات کر دیجیو اور کوئی زمین بھی اُنہوں نے وقف کی تھی اُس کے بندوبست کے لئے بھی وصیت کی تھی اُنکے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا فائدہ دینداری کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے ہاتھ خاطرداری کا حکم

ہوتا ہے کہ اپنی طلاق کو لوٹا لو اور اُن کی سخاوت دیکھو کہ اللہ کی راہ میں کس طرح خیرات کا بندوبست کیا اور زمین بھی وقف کی بیبیو دینداری اختیار کرو اور مال کی حرص اور محبت دل سے نکالڈالو۔

حضرت زینب خُزیمہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور یہ ایسی سخی تھیں کہ غریبوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں انکے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش تھا۔ فائدہ دیکھو غریبوں کی خدمت کیسی بزرگی کی چیز ہے۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذِکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بی بی قصہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایکبار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اتنے میں بہت سے محتاج آئے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں اور آکر جم گئے سر ہو گئے میں نے کہا چلو یہاں سے لپیے ہو حضرت ام سلمہ بولیں ہم کو یہ حکم نہیں اری چھوکری سب کو کچھ کچھ دیدے چاہے ایک ایک چھوارا ہی ہو انکے پہلے شوہر کا نام حضرت ابو سلمہ رضؓ ہے۔ فائدہ دیکھو محتاجوں کی ہٹ باندھنے سے تنگ نہیں ہوئیں۔ اب ذرا سی بات میں دورد بک کرنے لگتی ہیں بلکہ کوسنے کاٹنے لگتی ہیں۔ بیبیو ایسا ہر گز مت کرو۔

حضرت زینب جحش کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں حضرت زیدؓ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت نے انکو اپنا بیٹا بنایا تھا پہلے بیٹا بنانا شرع میں درست تھا جب وہ جوان ہوئے حضرت کو اُن کی شادی کی فکر ہوئی۔ آپ نے انہی زینب کے لئے اُنکے بھائی کو پیغام دیا۔ یہ دونوں بھائی بہن حسب نسب میں حضرت زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے۔ اسواسطے اولاد رکے مگر خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجدی کہ پیغمبر کی تجویز کے بعد پھر مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہیئے دونوں نے منظور کر لیا اور نکاح ہو گیا مگر کچھ میاں بی بی میں اچھی طرح نہ بنی نوبت یہانتک پہنچی کہ حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا

ل جس کو متبنّیٰ اور عوام کی اصطلاح میں لے پالک کہتے ہیں۔

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر صلاح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور سمجھایا مگر انداز سے آپ کو معلوم ہوگیا کہ یہ طلاق دیئے رہیں گے نہیں اُسوقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اوّل ہی ان دونوں بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا مگر ہمارے کہنے سے قبول کر لیا اب اگر طلاق ہوگئی تو اور بھی دونوں بھائی بہنوں کی بات ہلکی ہوگی اور بہت دلشکنی ہوگی انکی دلجوئی کی کیا تدبیر کی جائے آخر سوچنے سے یہ چیز خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے نکاح کر لوں تو بیشک اُنکے آنسو پونچھ جاوینگے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس کے ساتھ ہی دنیا کی زبان کا یہ بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعنے ضرور دینگے کہ بیٹے کی بیوی کو گھر میں ڈال لیا اگرچہ شرع سے مُنہ بولا بیٹا سچ مچ کا بیٹا نہیں ہوجاتا مگر خلقت کی زبان کو کون پکڑے پھر اُن میں بھی بے ایمان لوگ جنکو طعنہ دینے کے واسطے ذرا سا نکتہ بہت ہے آپ اس سوچ بچار ہی میں تھے اُدھر حضرت زید رض نے طلاق بھی دیدی عدّت گذرنے کے بعد آپ کی زیادہ رائے اسی طرف ٹھہری کہ پیغام بھیجنا چاہیے چنانچہ آپ نے پیغام دیا۔ اُنہوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی اُنکو جو منظور ہوگا آپ ہی سامان کردینگے یہ کہکر وضو کر کے مصلّے پر پہنچ نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کردی کہ ہم نے انکا نکاح آپ سے کردیا آپ انکے پاس تشریف لے آئے اور آیت سُنادی۔ وہ اور بیبیوں پر فخر کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا اور پہلے پہل جو پردے کا حکم ہوا ہے وہ اِن ہی کی شادی میں ہوا اور یہ بی بی بڑی سخی تھیں دستکار بھی تھیں اپنی دستکاری کی آمدنی سے خیرات کیا کرتیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بیبیوں نے ملکر ہمارے حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد سب سے پہلے کون بی بی دنیا سے جا کر آپ سے ملیگی آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہونگے۔ عربی بول چال میں لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بیبیوں کی سمجھ میں نہ آیا۔ وہ سمجھیں اسی ناپ کے لمبان کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کیے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ نکلے حضرت سودہ رض کے مگر مریں سب سے پہلے حضرت زینب رض اُس وقت سمجھ میں آیا کہ اُدھر یہ مطلب تھا۔ غرض اُنکی سخاوت اللہ و رسول کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینب رض سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ دین میں بڑی کامل۔ خدا سے بہت ڈرنیوالی۔ بات کی بڑی سچی رشتہ داروں سے بڑی سلوک کرنیوالی خیرات بہت کرنیوالی خیرات کرنے کے واسطے دستکاری میں بڑی محنتن ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں فرمایا کہ دل میں بہت

عاجزی رکھنے والی۔ خدا کے سامنے گڑگڑانیوالی۔ فائدہ۔ بیبیو تم نے سُن لی سخاوت کی بزرگی اور دستکاری کی خوبی۔ اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھو کبھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو ذلّت مت سمجھنا ہنر پیشہ کو کبھی عیب مت جاننا۔

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینے جانے کا اُس وقت تک حکم نہ ہوا تھا۔ اُس وقت بہت سے مسلمان حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جسکو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا مگر مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا غرض جو مسلمان حبشہ گئے تھے ان ہی میں حضرت اُم حبیبہ بھی تھیں یہ بیوہ ہوگئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جسکا نام ابرہہ تھا اُنکے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے پیغام دیتا ہوں اُنہوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور کچھ انگوٹھی چھلّے دیئے اُنکے پہلے شوہر کا نام عبید اللہ بن جحش تھا فائدہ کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کیلئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالیٰ نے اُنکو محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزّت دی کہ حضرت سے نکاح ہوا اور بادشاہ نے اُسکا بندوبست کیا بیبیو دین کا جب شوق آجاوے کبھی دنیا کے آرام کا یا مال کا یا گھر بار کا لالچ مت کرنا سب چیزیں دین پر قربان ہیں۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو بنی مصطلق کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہوکر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت رض ابن قیس یا اُنکے کوئی چچازاد بھائی تھے یہ اُنکے حصّے میں لگی تھیں اُنہوں نے اپنے آقا سے کہا کہ میں تم کو اتنا روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کردو اُنہوں نے منظور کیا۔ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ روپے کا سہارا لگاویں آپ نے اُنکی دینداری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم کہو تو روپیہ سب میں ادا کردوں اور تم سے نکاح کرلوں اُنہوں نے جی جان سے قبول کرلیا غرض نکاح ہوگیا جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو اُنکے کنبے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے ان قیدیوں کو غلامی سے آزاد کردیا کہ اب انکا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہوگیا اب اُنکو غلام بنانا

بے ادبی ہے۔ حضرت عائشہ رض کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اُس کی برادری کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہو اُنکے پہلے شوہر کا نام مسافع بن صفوان تھا۔ فائدہ دیکھو دینداری عجب نعمت ہے کہ اسکی بدولت باوجود لونڈی ہونے کے حضرت کی بی بی بنیں بیبیو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت دار نہیں جب آپنے لونڈی کو بی بی بنانا عیب نہیں سمجھا تو اگر کوئی گھٹیا جگہ کسی مصلحت سے نکاح کرلے یا پردیس سے کسی کو لے آوے تو تم بھی اُسکو حقیر مت سمجھو یہ بہت بُرا مرض ہے اور گناہ بھی ہے۔ دیکھو صحابہ رض کا ادب کہ اُن بی بی کی عزت کتنی بڑی کی اُنکی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آجکل کیسی جہالت ہے کہ خود ایسی بی بی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کیسی ہی دیندار ہو بھلا اس کی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی اُمید ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بہت بڑے حدیث جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ اُنکا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں یعنی بدون مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرمالیا تھا اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت تفسیر کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اوّل انہی بی بی کے لئے اتری ہے اُنکے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا۔ فائدہ دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھکر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اُس زمانہ میں مہر نقدا نقدی ملجایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا اُدھار نہ تھا۔ بیبیو بس دین کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اسی میں کھپا دو رات دن اُسی کا دھندا رہے ملجاوے تو باغ باغ ہو جاؤ چاہے ثواب ہو چاہے گناہ۔ نہ ملے تو غم سوار ہوجاوے شکایت کرتی پھرو ہوت والوں پر حسد کرنی لگو نیت ڈانواڈول کرنے لگو۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں خیبر ایک بستی ہے وہاں یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اُس میں

لڑائی میں قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابیؓ کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے مول لیکر آزاد کر دیا اور اُنسے نکاح کر لیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السّلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بردبار عقلمند خوبیوں کی بھری ہیں اِنکی بردباری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ انکی ایک لونڈی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھوٹ موٹ انکی دو باتوں کی چغلی کھائی ایک تو یہ کہ انکو ابتک سنیچر کے دن سے محبت ہے یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ تھا کہ اُنیں مسلمان ہو کر بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونیکا اثر باقی ہے تو یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوئیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہودیوں کو خوب دیتی لیتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت صفیہؓ سے پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جمعہ کا دن خدائے تعالیٰ نے دیدیا ہے سنیچر سے دل کو لگاؤ بھی نہیں رہا۔ رہی دوسری بات وہ البتہ صحیح ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شرع کے خلاف نہیں پھر اُس لونڈی سے پوچھا کہ تجھ کو جھوٹی چغلی کھانے کو کس نے کہا تھا۔ کہنے لگی شیطان نے۔ آپ نے فرمایا جا تجھ کو غلامی سے آزاد کیا۔ انکے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق تھا۔ فائدہ بیبیو دیکھو بردباری اسے کہتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ اپنی ماما۔ نوکر چاکر کی خطا اور قصور معاف کرتی رہا کرو۔ بات بات میں بدلہ لینا کم حوصلگی ہے اور دیکھو سچی کیسی تھیں کہ جو بات تھی صاف کہدی اُس کو بنایا نہیں جیسے آجکل بعضوں کی عادت ہے کہ کبھی اپنے اُوپر بات نہیں آنے دیتیں ہیر پھیر کر کے اپنے کو الزام سے بچاتی ہیں۔ بات کا بنانا بھی بُری بات ہے۔

حضرت زینب[۱] رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بی بی ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی انکا نکاح حضرت ابو العاصؓ بن الربیع سے ہوا تھا جب یہ مسلمان ہو گئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو اُنسے علاقہ قطع کر کے انہوں نے مدینہ کو ہجرت کی تھوڑے دنوں پیچھے اُنکے شوہر بھی مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی اُن کو بہت چاہتے تھے جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں رستہ

[۱] سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں آپ کی ولادت ہجرت سے ۲۳ سال پہلے ہوئی تھی۔ بڑی سمجھدار اور ذہین تھیں۔ آپ کی وفات ۸ھ میں ہوئی حضورؐ کے حکم کے موافق ام عطیہ نے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دیا مدفن جنۃ البقیع ہے۔ متین۔ دیوبند۔

میں ایک اور قصہ ہوا کہ کہیں دو کافر ملگئے اُن میں سے ایک نے اُنکو دھکیل دیا یہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور اُنکو کچھ امید تھی وہ بھی جاتی رہی اور اسقدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک اچھی نہ ہوئیں آخر اسی میں انتقال کیا۔ فائدہ دیکھو کیسی ہمت اور دینداری کی بات ہے کہ دین کیواسطے اپنا وطن چھوڑ دیا خاوند کو چھوڑ دیا کافروں کے ہاتھ سے کیسی تکلیف اُٹھائی کہ اس میں جان گئی مگر دین پر قائم رہیں بیبیو دین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہیئے اگر تکلیف پہنچے اُس کو جھیلو اگر خاوند بد دین ہو کبھی اس کا ساتھ مت دو۔

حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اُنکا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جسکی بُرائی سورۂ تبت میں آئی ہے جب یہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اُس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جب ہمارے حضرتؐ بدر کی لڑائی میں چلے ہیں اُسوقت یہ بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمانؓ کو انکی خبر خبر لینے کیواسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملیگا اور جہاد والوں کے ساتھ اُنکا حصہ بھی لگیگا۔ جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اُسی روز اُنکا انتقال ہو گیا۔ فائدہ دیکھو اُنکی کیسی بزرگی ہے کہ اُنکی خدمت کرنیکا ثواب جہاد کے برابر ٹھیرا یہ بزرگی اُنکے دیندار ہونیکی وجہ سے ہے بیبیو اپنے دین کو پکا کرنیکا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پاوے اس سے دین میں کمزوری آجاتی ہے۔

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اُنکا پہلا نکاح عتیبہ سے ہوا تھا جو اُسی کافر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری ملگئی وہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور اس نے بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا جب اُنکی بہن حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تو اُنکا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اُسی زمانہ میں حضرت حفصہؓ بھی بیوہ ہو گئی تھیں انکے باپ حضرت عمرؓ نے اُنکا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا اُنکی کچھ رائے نہ ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپنے

فرمایا کہ حفصہ رضؓ کو تو عثمان رضؓ سے اچھا خاوند بتلاتا ہوں اور عثمان رضؓ کو حفصہ رضؓ سے اچھی بی بی بتلاتا ہوں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ رضؓ سے نکاح کرلیا اور حضرت عثمانؓ کا حضرت ام کلثوم رضؓ سے کردیا۔ فائدہ آپ نے انکو اچھا کہا اور پیغمبر کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے۔ بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

حضرت فاطمہ زہراؑ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی اور رتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور انکو سارے جہان کی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں بھی فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہ رضؓ کو رنج ہوتا ہے اُس سے مجھکو بھی رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اُس بیماری میں آپ نے سب سے پوشیدہ صرف انہی کو اپنی وفات نزدیک ہوجانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپ نے پھر اُن کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤگی دوسرے جنت میں سب بیبیوں کی سردار ہوگی یہ سنکر ہنسنے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی اُنھوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھید بتلایا اور حضرت علی رضؓ سے انکا نکاح ہوا ہے اور بھی حدیثوں میں انکی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔

فائدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اس لئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر شاکر سب سے زیادہ تھیں بیبیو دین اور صبر اور شکر کو اختیار کرو تم بھی خدا اور رسولؐ کی پیاری بنجاؤ۔ فائدہ یہاں سب سے پہلے پہل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آچکے ہیں۔

فائدہ بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے۔ تم نے حضرتؐ کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہو اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہ رضؓ کے سب بیبیوں کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینب رضؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باقی دو۲ کا حضرت عثمان سے

سلہ یہ آپ کا لقب ہے آپ کی طبیعت میں نہایت سادگی متانت تنہائی پسندی اور استغنائی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بتول (یعنی تارک الدنیا) کے لقب یاد فرمایا کرتے تھے۔ ۱۲ عتیق۔

دوسرا نکاح ہوا ہے یہ بارہ۱۲ بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت عزت دار رتبے میں اُنکے برابر نہیں۔ اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں توبہ توبہ کیا عیب کی بات کرتیں۔ افسوس ہے کہ بعضے کم سمجھ آدمی اس کو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھا تو ایمان کہاں رہا یہ کیسے مسلمان کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عیب اور کافروں کے طریقہ کو عزت کی بات سمجھیں کیونکہ یہ طریقہ بیوہ عورت کو بٹھائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافروں کا ہے اور بھی سنو تم سے پہلے وقتوں کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے ان کمبختی کی ماریوں میں جہالت تو تھی مگر اپنی آبرو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس کو مار دیتی تھیں اُن سے کوئی بات اُونچ نیچ کی نہیں ہونے پاتی تھی اور اب تو بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بناؤ سنگار کا حوصلہ ہوتا ہے اس لئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں۔ اب تو بالکل بیوہ کے بٹھلانے کا زمانہ نہیں رہا کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم وحیا رہی اور نہ مردوں کی پہلی سی غیرت اور نہ بیواؤں کے رنڈاپا کاٹنے اور ہر طرح سے اُنکے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا۔ اب تو بھول کر بھی بیوہ کو بٹھلانا نہ چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دیں۔ پہلی اُمتوں کی بیبیوں کے بعد یہانتک حضرتؐ کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہوا آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرتؐ کے وقت میں تھیں ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر

اِن بی بی نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف شہر پر چڑھائی کیا ہے اُس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بیٹے کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ نے بہت تعظیم کی اور اپنی چادر بچھا کر اُس پر اُنکو بٹھلایا اور وہ سب مسلمان ہوئے۔ فائدہ دیکھو باوجودیکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ اُنکا بڑا علاقہ تھا مگر یہ جان گئیں کہ بدون دین ایمان کے فقط اس علاقہ سے بخشش نہ ہوگی اسلیئے آکر دین قبول کیا۔ بیبیو تم اس بھروسے مت رہنا کہ ہم فلانے پیر کی اولاد ہیں یا ہمارا فلانا بیٹا یا پوتا عالم حافظ ہے یہ لوگ ہم کو بخشوا لیں گے۔ یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمہارے واسطے کہہ سُن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔

حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اُن کے پاس ملنے جایا کرتے ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لائے انھوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز دی خدا جانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوقت جی نہ چاہتا تھا یا آپ کا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا چونکہ پالنے رکھنے کا انکو ناز تھا ضد باندھکر کھڑی ہوگئیں اور بے جھجک کہہ رہی تھیں پینا پڑیگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں بھی فرمایا کرتے کہ میری حقیقی ماں کے بعد اُم ایمن میری ماں ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کبھی کبھی اُنکی زیارت کو جایا کرتے اُنکو دیکھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے۔ **فائدہ** دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس جاویں ایسے بڑے بڑے صحابہؓ اُنکی مدارات کریں یہ بزرگی اسوجہ سے تھی کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں۔ بیبیو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرو اوروں کو نیک باتیں بتلاؤ عورتوں کو دین سکھلاؤ اپنی اولاد کو نیکی کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط رہو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصہ مل جاویگا اور زیارت سے یوں مت سمجھ جائیو کہ بیسب زیارت کرنیوالوں کے سامنے بے پردہ ہو جاتی ہونگی۔ کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہو اور اچھی اچھی باتیں کہنا سننا بس یہی زیارت ہے

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابی رضؓ ہیں اور ایک صحابی رضؓ ہیں ابوطلحہ ان کی یہ بیوی ہیں اور ایک صحابی ہیں حضرت انسؓ جو ہمارے حضرتؐ کے خاص خدمت گذار ہیں اُن کی یہ ماں ہیں اور ایک طرح سے ہمارے حضرتؐ کی خالہ ہیں اور اُنکے ایک بھائی تھے صحابی رضؓ وہ ایک لڑائی میں حضرتؐ کیساتھ شہید ہوگئے تھے ان سب باتوں کے سبب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی کبھی اُنکے گھر تشریف لیجایا کرتے اور حضرتؐ نے اُن کو جنت میں بھی دیکھا تھا اور اُنکا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ اُنکا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہوگیا اور ایک دن مرگیا رات کا وقت تھا اب انکا صبر دیکھو یہ خیال کیا کہ اگر خاوند کو خبر کرونگی ساری

رات بیچین ہونگے کھانا دانہ نہ کھاوینگے بس چپ ہوکر بیٹھ رہیں۔ آئے خاوند اور پوچھا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کیواسطے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا کہ اپنے اصلی ٹھکانے چلا جاوے وہ سمجھے نہیں غرض اُنکے سامنے کھانا لاکر رکھا اُنھوں نے کھانا کھایا پھر اُنکو اُنکی طرف خواہش ہوئی خدا کی بندی نے اُس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہوچکی تو خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر اپنی چیز مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے اُنہوں نے کہا نہیں کہنے لگیں تو پھر بچہ کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجھ کو جب ہی کیوں نہ خبر کی اُنہوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر بیان کیا۔ آپ نے اُن کے لئے دعا کی خدا کی قدرت اُسی رات حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا عبداللہ اُسکا نام رکھا گیا اور یہ عبداللہ عالم ہوئے اور اُنکی اولاد میں بڑے بڑے عالم ہوئے۔ **فائدہ** بیبیو صبر ان سے سیکھو اور خاوند کو آرام پہنچانے کا سبق ان سے لو اور یہ جو مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے اگر آدمی اتنی بات سمجھے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اُس بچے کا عوض کتنی جلدی دیدیا اور کیسا برکت کا عوض جسکی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

حضرت ام حرام کا ذکر

یہ بھی صحابیہ ہیں اور حضرت ام سلیم رضہ جنکا ذکر ابھی گذرا ہے اُن کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح خالہ کی ہیں اُنکے یہاں بھی حضرت تشریف لیجایا کرتے تھے ایکبار آپ نے اُنکے گھر کھانا کھایا پھر نیند آگئی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے اُنہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت خواب میں اپنی اُمت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کے لئے جہاز میں سوار ہوئے جا رہے ہیں اور سامان لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے خدائے تعالیٰ مجھ کو بھی اُن میں سے کردے آپ نے دعا فرما دی پھر آپ کو نیند آگئی تو اسی طرح پھر ہنستے ہوئے اُٹھے اور اُسی طرح کا خواب پھر بیان کیا اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر آئے تھے اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کر دیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو اُن میں سے کردے آپ نے فرمایا کہ تم پہلوں میں سے ہو چنانچہ اُنکے شوہر جنکا نام عبادہ تھا۔ دریا کے سفر کے جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں جب دریا سے اُتری ہیں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اُس نے شوخی کی یہ گر گئیں اور جان بحق ہوئیں۔ **فائدہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی کیونکہ جب تک گھر لوٹ کر نہ آوے وہ سفر جہاد ہی کا رہتا ہے

اورجہاد کے سفر میں چاہے کسی طرح مرجاوے اُس پر شہیدی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی بھی محبت نہیں کی خود دعا کرائی کہ مجھ کو یہ دولت ملے بیبیو تم بھی اس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہوا کرے اُس سے گھبرایا مت کرو۔ آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی۔

حضرت ام عبدرضؓ کا ذکر

ایک صحابی ہیں بہت بڑے حضرت عبداللہ ابن مسعودرضؓ یہ بی بی اُن کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں اُنکو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا دخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھر والوں میں ہی ہیں فائدہ اس قدر خصوصیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گھر میں یہ فقط دین کی بدولت تھی۔ بیبیو اگر دین کو سنوارو گی تم کو بھی قیامت میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہوگی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کی والدہ کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونیکی خبر مشہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ اپنے وطن سے مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو آئے تھے یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہوگئے جب یہ لوٹ کر اپنے گھر گئے تو اُنکی ماں نے سارا قصہ سُنا کہنے لگیں مجھ کو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں۔ فائدہ دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہوگئی اُس کے ماننے میں باپ دادا کے طریقہ کا خیال نہیں کیا بیبیو تم بھی جب شرع کی بات معلوم ہوجایا کرے اُس کے مقابلہ میں خاندانی رسموں کا نام مت لیا کرو بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اور اسی کا برتاؤ کیا کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ کی ماں کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین ایمان کو کوئی ایسی بات کہدی کہ اُنکو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اُس کو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہ رضؓ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جیسے کوئی نہاتا ہو اُن کے آنے کی آہٹ سُنکر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہیو۔ نہا دھو کر کواڑ کھولے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

ملہ میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ کوئی معبود برحق سوائے خدائے تعالیٰ کے نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ بیشک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اُن کا مارے خوشی کے یہ حال ہوگیا کہ بے اختیار رونا شروع کیا اور اسی حال میں جاکر سارا قصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ میاں سے دعا کر دیجیے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہوجاوے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہوجاوے آپ نے دعا فرمادی۔ **فائدہ** دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے۔ بیبیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھلاؤ اُن سے تمہارا دین بھی سنوریگا۔

حضرت اسماءؓ بنت عمیسؓ کا ذکر

یہ بی بی صحابی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اُس وقت بہت مسلمان ملک حبشہ کو چلے گئے تھے اُن میں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان مدینہ آگئے تھے ان میں یہ بھی تھیں آپ نے اُن کو خوشخبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں تم کو بہت ثواب ہوگا۔ **فائدہ** دیکھو دین کے واسطے کس طرح گھر سے بے گھر ہوئیں تب تو ثواب لُوٹے۔ بیبیو اگر دین کیواسطے کچھ محنت اُٹھانا پڑے اُکتایا مت۔

حضرت حذیفہؓ کی والدہ کا ذکر

حضرت حذیفہ رض صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایکبار مجھ سے پوچھا تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوئے کتنے دن ہوئے میں نے تبلایا اتنے دن ہوئے مجھ کو بُرا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤنگا اور مغرب آپؐ ہی کیساتھ پڑھونگا اور آپؐ سے عرض کرونگا کہ میرے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشا پڑھی جب عشا پڑھکر آپ چلے میں ساتھ ہولیا میری آواز سنکر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش کریں۔ **فائدہ** دیکھو کیسی اچھی بی بی تھیں اپنی اولاد کے لئے ان باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یا نہیں بیبیو تم بھی اپنی اولاد کو تاکید رکھا کرو کہ بزرگوں کے پاس جاکر بیٹھا کریں اُن سے دین کی باتیں سیکھا کریں اچھی صحبت کی برکت حاصل کیا کریں۔

حضرت فاطمہ بنت خطاب رض کا ذکر

یہ حضرت عمرؓ کی بہن ہیں حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوچکی ہیں اُن کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہوچکے تھے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسوقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ یہ دونوں حضرت عمر رض کے ڈر کے مارے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے قرآن پڑھنے کی آواز کو حضرت عمر رض نے سُن لیا اور اُن دونوں کیساتھ بڑی سختی کی لیکن بہنوئی تو بھلا مرد تھے ہمت ان بی بی کی دیکھو کہ صاف کہا کہ بیشک ہم مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے چاہے مارو چاہے چھوڑو حضرت عمر رض نے کہا مجھ کو بھی قرآن دکھلاؤ بس قرآن کا دیکھنا تھا اور اُسکا سننا تھا فوراً ایمان کا نور اُنکے دل میں داخل ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوئے۔ **فائدہ** بیبیو تم کو بھی دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوطی چاہیئے یہ نہیں کہ ذرا سے روپیہ کے واسطے شرع کے خلاف کرلیا برادری کنبے کے خیال سے شرع کے خلاف رسمیں کریں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اُس کے پاس مت جاؤ

ایک انصاری عورت کا ذکر

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد کی لڑائی میں ایک انصاری بی بی کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہوگئے جب اُس نے سُنا تو اول پوچھا کہ یہ بتلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں لوگوں نے کہا خیریت سے ہیں کہنے لگیں جب آپ صحیح سالم ہیں پھر کسی کا کیا غم۔ **فائدہ** سبحان اللہ حضرت کیساتھ کیسی محبت تھی۔ بیبیو اگر تم کو حضرت کیساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو اس سے محبت ہو جاویگی اور محبت کیوجہ سے بہشت میں حضرت کے پاس درجہ ملیگا۔

حضرت ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر

یہ ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں اور حضرت عباس رض کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی ماں ہیں قرآن شریف میں جو آیا ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کرسکے اُس کو چاہیئے کہ اُس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کریگا تو اُس کو بہت گناہ ہوگا البتہ بچے اور عورتیں جن کو دوسری جگہ کا نہ رستہ معلوم نہ اتنی دلیری اور ہمت وہ معاف ہیں تو حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ ان ہی کم ہمتوں میں میں اور میری ماں تھیں وہ عورت ہیں اور میں بچہ تھا۔ **فائدہ** دیکھو یہ اُنکی نیت کی خوبی تھی کہ دل سے کافروں میں رہنا پسند نہ تھا لیکن لاچار تھیں اسواسطے اللہ میاں کی اُن پر رحمت ہوگئی کہ گناہ سے بچالیا۔ بیبیو تم بھی دل سے ہمیشہ دین کے موافق عمل کرنے کی پکی نیت رکھا کرو پھر تمہاری لاچاری کے معاف ہونیکی اُمید ہے اور جو دل ہی سے دین

کی بات کا ارادہ نہ کیا تو پھر گناہ سے نہیں بچ سکتیں۔

حضرت ام سلیط کا ذکر

ایک دفعہ حضرت عمر رض مدینہ کی بیبیوں کو کچھ چادریں تقسیم کر رہے تھے ایک چادر رہ گئی آپ نے لوگوں سے صلاح پوچھی کہ بتلاؤ کس کو دوں لوگوں نے کہا حضرت علی رض کی بیٹی ام کلثوم رض جو آپ کے نکاح میں ہیں اُنکو دیدیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ام سلیط کا حق ہے یہ بی بی انصاریں کی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اُحد کی لڑائی میں انکا یہ حال تھا کہ پانی کی مشکیں ڈھوتی پھرتی تھیں مسلمانوں کے پینے کھانے کیواسطے اسی طرح ایک بی بی تھیں خولہ وہ تو لڑائی میں تلوار لیکر لڑتی تھیں۔ فائدہ دیکھو خدا کے کام میں کیسی ہمت کی تھیں جب ہی تو حضرت عمر رض نے اتنی قدر کی۔ اب کم ہمتوں کا یہ حال ہے کہ نماز بھی پانچ وقت کی ٹھیک نہیں پڑھی جاتی۔

حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہ رض کی بہن ہیں یہ ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دروازے سے باہر کھڑے ہو کر آنے کی اجازت چاہی چونکہ آواز اپنی بہن کیسی تھی اسواسطے آپ کو حضرت خدیجہ رض کا خیال آکر چونک سے گئے اور فرمانے لگے اے اللہ یہ ہالہ ہو۔ فائدہ اس دعا سے معلوم ہوا کہ آپ کو اُن سے محبت تھی یوں تو سالی کا رشتہ بھی ہے مگر بڑی وجہ آپ کی محبت کی صرف دینداری ہے۔ بیبیو دیندار بنجاؤ تم کو بھی اللہ اور رسول چاہنے لگیں۔

حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر

حضرت معاویہ رض جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ اُن کی ماں ہیں اُنہوں نے ایکبار ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی۔ اور اب یہ حال ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے۔

فائدہ اس سے ایک تو اُنکا سچا ہونا معلوم ہوا۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ اُنکو محبت تھی اور حضرت کو اُنکے ساتھ محبت تھی۔ بیبیو تم بھی سچ بولا کرو اور حضرت سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرت کو تم سے محبت ہو جاوے ✤

حضرت امِ خالد کا ذکر

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے تھے اُنمیں یہ بھی تھیں اُس زمانہ میں بچی تھی وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو اُنکے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں ایک زرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپ نے اُنکو اُڑھادی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے پھر یہ دعا کی کہ گھس گھس پُرانی ہو اس دعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تمہاری بڑی عمر ہو لوگوں کا بیان ہے کہ جتنی عمر اُن کی ہوئی ہم نے کسی عورت کی نہیں سُنی لوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا کہ فلانی بی بی کی اتنی زیادہ عمر ہے۔ یہ بچی تو تھیں ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے کھیلنے لگیں باپ نے ڈانٹا آپ نے فرمایا رہنے دو کیا ڈر ہے۔ **فائدہ** بڑی خوش قسمت تھیں بیبیو دین کی چادر یہی نبی کی چادر ہے جیسا کہ قرآن میں پرہیزگاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت کو لینا چاہتی ہو تو دین اور پرہیزگاری اختیار کرو۔

حضرت صفیہؓ کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضؓ اُحد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو صفیہؓ کے صدمہ کا خیال ہے ورنہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا درندے کھا جاتے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے انکا حشر ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو ان کا بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو اُنکی خاطر سے چھوڑ دیا۔ بیبیو یہ خیال اُن کی دینداری کی وجہ سے تھا۔ تم بھی دیندار بنو۔ تاکہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم سے بھی راضی رہیں۔

حضرت ابو الہیثم کی بی بی کا ذکر

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُن کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ پر فاقہ تھا جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ اُن کے گھر بے تکلف تشریف لیگئے میاں تو گھر تھے نہیں میٹھا پانی لینے گئے تھے اِن بی بی نے آپ کی خاطر کی پھر میاں بھی آگئے تھے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوئے اور سامان دعوت کیا۔ **فائدہ** اگر ان بی بی کے اخلاص پر آپ کو اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ جانتے تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے۔

بیبیو حضرت اُس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کے آنے سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہوا کرو۔

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہ رضؓ کی بہن ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ کو چلے ہیں جس تھیلی میں ناشتہ تھا اُس کے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی اُنھوں نے فوراً اپنا کمر بند بیچ سے چیر ڈالا ایک ٹکڑا کمر بند رکھا دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھ دیا۔ **فائدہ** ایسی محبت بڑی دیندار کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کیلئے ناقص کردی۔ بیبیو دین کی محبت ایسی ہی چاہئے کہ اُس کے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ چلے پرواہ نہ کرے۔

حضرت امّ رومانؓ کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہیں حضرت عائشہ رضؓ پر ایک منافق نے توبہ توبہ تہمت لگائی تھی جسمیں بعضے بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہوگئے تھے اور حضرت بھی اُلسی کچھ چُپ چُپ ہوگئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضؓ کی پاکی قرآن میں اُتاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھ کر گھر میں سُنائیں اُسوقت حضرت ام رومان نے حضرت عائشہ رضؓ کو کہا اُٹھو اور حضرت کی شکر گذاری کرو اور اس سے پہلے بھی حالانکہ اُنکو اپنی بیٹی کا بڑا صدمہ تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذراسی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت کی شکایت ٹپکتی ہو۔ **فائدہ** عورتوں سے ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت پر کچھ نہ کچھ منہ سے نکل ہی جاتا ہے مثلاً یہی کہدیتیں کہ افسوس میری بیٹی سے بیوجہ کھنچ گئے خاص کر جب پاکی ثابت ہوگئی اسوقت تو ضرور کچھ نہ کچھ غصّہ اور رنج ہوتا کہ ایسی پاک پر شبہ تھا۔ رنج و تکرار کیوقت بیٹی کو بڑھاوا مت دیا کرو اُسکی طرف ہوکر سُسرال والوں سے مت لڑا کرو اِس قصّہ میں ایک بی بی کا ذکر کیا ہے جنکے بیٹے ان ہی تہمت لگانیوالوں میں بھولے پن سے شامل ہوگئے تھے ان بی بی نے ایک موقع پر اپنے بیٹے ہی کو کوسا اور حضرت عائشہ رضؓ کی طرفدار رہیں یہ بی بی ام مسطح کہلاتی ہیں دیکھو حق پرستی یہی ہوتی ہے کہ بیٹے کی بات کی پچ نہیں کی بلکہ سچّی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو بُرا کہا۔

حضرت امّ عطیہ کا ذکر

یہ بی بی صحابی ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں زخمیوں کا علاج اور

مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ میرا باپ آپ پر قربان۔ **فائدہ** بیبیو دین کے کاموں میں محنت کرو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایسی محبت رکھو۔

حضرت بریرہ رضؓ کا ذکر

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر اُنکو حضرت عائشہ رضؓ نے خرید کر آزاد کردیا اُنہی کے گھر رہتیں اور حضرت عائشہ رضؓ اور ہمارے حضرتؐ کی خدمت کیا کرتیں ایکبار اُن کیواسطے کہیں سے گوشت آیا تھا ہمارے حضرتؐ نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا۔ **فائدہ** حضرتؐ کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور اُنکی محبت پر حضرتؐ کو پورا بھروسہ تھا جب ہی تو اُن کی چیز کھالی اور یہ سمجھے کہ یہ خوش ہونگی بیبیو حضرتؐ کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرتؐ کیساتھ۔

فاطمہ بنت ابی حبیش اور حمنہ بنت ابی حبشؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی زینب کا ذکر

ان بیبیوں کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کے لئے گھر سے آنا حدیثوں میں آیا ہے اسیواسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھدیا کہ اُنکا حال ایکسا ہی سا ہے پہلی بی بی نے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرتؐ کی سالی اور حضرت زینب کی بہن ہیں اُنہوں نے بھی استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا عبداللہ بن مسعودؓ ایک بہت بڑے صحابی ہیں یہ انکی بی بی ہیں۔ **فائدہ** بیبیو دین کا شوق ایسا ہوتا ہے تم کو بھی جو مسئلہ معلوم نہ ہوا کرے ضرور پرہیزگار عالموں سے پوچھ لیا کرو اگر کوئی شرم کی بات ہوئی اُن عالموں کی بیویوں سے کہدیا اُنہوں نے پوچھ لیا حضرتؐ کی بیبیوں اور بیٹیوں کے بعد یہانتک اُن پچیس ۲۵ عورتوں کے ذکر ہوئے جو حضرتؐ کے زمانہ میں تھیں اور بھی ایسی بہت بیبیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ نہ جاوے آگے اُن بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرتؐ کے پیچھے ہوئی ہیں۔

امام حافظ ابن عساکر کی استاد بیبیاں

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن اُستادوں سے اُنہوں نے یہ علم حاصل کیا ہے۔ اُن میں اسّی سے زیادہ عورتیں ہیں۔ **فائدہ** افسوس ایک یہ زمانہ ہے کہ عورتیں دین کا علم حاصل کرکے شاگردی کے درجہ کو بھی نہیں پہنچتیں۔

حفید بن زہر طبیب کی بہن اور بھانجی

یہ مشہور طبیب ہیں ان کی بہن اور بھانجی حکمت کا علم خوب رکھتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اس کے محلات کا علاج ان ہی کے سپرد تھا۔ فائدہ یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا نہ کرے کوئی حرام دوا نہ کھلاوے دین کے کاموں میں غفلت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے اب جاہل دائیاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں اگر علم ہوتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی جن عورتوں کے باپ بھائی میاں حکیم ہیں وہ اگر ہمت کریں تو اُن کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

امام یزید بن ہارون کی لونڈی

یہ حدیث کے بڑے امام ہیں اخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہوگئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے اُن کی یہ لونڈی اُن کی مدد کرتی خود کتاب میں دیکھکر حدیثیں یاد کرکے اُنکو بتلادیا کرتی۔ فائدہ سبحان اللہ اُس زمانہ میں لونڈیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں اب بیبیاں بھی اکثر جاہل ہیں خدا کے واسطے اس دھبہ کو مٹاؤ۔

ابن سماک کوفی کی لونڈی

یہ بزرگ اپنے زمانہ کے بڑے عالم ہیں اُنھوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے اُس نے کہا تقریر تو اچھی ہے مگر اتنا عیب ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو اُنہوں نے کہا کہ میں اسلئے بار بار کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں کہنے لگی جبتک کم سمجھ سمجھیں گے سمجھدار گھبرا چکیں گے۔ فائدہ کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہوسکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لونڈی عالم تھی بیبیو لونڈیوں سے تو کم مت رہو۔ خوب کوشش کرکے علم حاصل کرو گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو ہمت کرکے عربی بھی پڑھ لو پورا مزہ علم کا اُسی میں ہے۔ تم کو تو لڑکوں سے زیادہ آسان ہے کیونکہ کمانا دھمانا نہیں اطمینان سے اسی میں لگی رہو رہا سینا پرونا وہ ہفتوں میں سیکھ سکتی ہو ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو۔

ابن جوزی کی پھوپھی

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں اُن کی پھوپھی اُن کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لیجایا کرتیں بچپن ہی سے جو علم کی باتیں کانوں میں پڑتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہوگئے کہ عالموں کی طرح وعظ کہنے لگے۔

فائدہ دیکھو اپنی اولاد کیواسطے علم دین سکھلانے کا کتنا بڑا خیال تھا وہ بڑی بوڑھی ہوگئی خود رہ گئیں تم اتنا تو کر سکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی میں مت پھنساؤ بری صحبت سے روکو اس پر تنبیہ کرو مکتب اور مدرسے میں جانے کی تاکید کرو اب تو یہ حال ہے کہ اول تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا کہ میرا بیٹا تحصیلدار ہوگا۔ ڈپٹی ہوگا۔ چاہے قیامت میں دوزخ میں جاوے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لیجاوے یاد رکھو کہ سب سے مقدم دین کا علم ہے۔ یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں

امام ربیعۃ الرائے کی والدہ

یہ بھی بڑے عالم ہوئے ہیں امام مالکؒ اور حسن بصریؒ جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں ان ہی کے شاگرد ہیں ان کے والد کا نام فروخ ہے بنی امیہ کی بادشاہی کے زمانہ میں وہ فوج میں نوکر تھے بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں پر بھیجے گئے اُس وقت یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے اُن کو ستائیس برس اس سفر میں لگ گئے یہ پیچھے ہی پیدا ہوئے اور پیچھے ہی اتنے بڑے عالم ہوئے۔ چلتے وقت اُنکے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں اس عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں اُنکے پڑھانے لکھانے میں خرچ کردیں جب اُنکے باپ ستائیس ۲۷ برس پیچھے لوٹ کر آئے تو بی بی سے اشرفیوں کو پوچھا اُنہوں نے کہا کہ سب حفاظت سے رکھی ہیں۔ اس عرصہ میں حضرت ربیعہ مسجد میں جاکر حدیث سنانے میں مشغول ہوئے۔ فروخ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میرا بیٹا ایک جہان کا پیشوا ہو رہا ہے مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے جب گھر لوٹ کر آئے بی بی نے پوچھا بتلاؤ تیس ۳۰ ہزار اشرفیاں زیادہ اچھی ہیں یا یہ نعمت وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے جب انہوں نے کہا میں نے وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں اُنہوں نے نہایت خوش ہوکر کہا کہ خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں۔ **فائدہ** دیکھا کیسی بیبیاں تھیں علم دین کی کیسی قدر جانتی تھیں کہ تیس ہزار اشرفیاں اپنے بیٹے کے علم حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں بیبیو تم بھی خرچ کی پرواہ مت کرنا جسطرح ہو اولاد کو علم دین حاصل کرانا۔

امام بخاری کی والدہ اور بہن

امام بخاری کے برابر حدیث کا کوئی عالم نہیں ہوا ان کی عمر چودہ سال کی تھی جب اُنہوں نے علم حاصل کرنے کو سفر کیا تو اُن کی والدہ اور بہن خرچ کی ذمہ دار تھیں۔ **فائدہ** بھلا ماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ

ذمہ داری کا نہیں ہے اُنکو کیا غرض تھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور یہ اپنا مال و متاع
قربان کرنے کو تیار ہوگئیں۔ بیبیو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

قاضی زادہ رومی کی بہن

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں جب یہ روم کے استادوں سے علم حاصل کر چکے تو اُنکو باہر کے عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چپکے چپکے سفر کا سامان کرنا شروع کیا۔ اُنکی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سا زیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھدیا اور خود اُن سے بھی نہیں کہا۔ **فائدہ** کیسی اچھی بیبیاں تھیں نام سے کوئی غرض نہ تھی یوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے۔ بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا بڑا ثواب ہے جو دین کے مدرسے ہیں جسقدر آسانی سے مدد ممکن ہو ضرور خیال رکھو۔ حضرت کے زمانے کی بیبیوں کے بعد یہ اُن دس عورتوں کے قصے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا اب اُن بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے جنکا دل فقیری کی طرف تھا

حضرت معاذہ عدویہ رح کا ذکر

اِن کا عجیب حال تھا جب دن آتا کہتیں شاید وہ دن ہے جسمیں مر جاؤں اور شام تک نہ سوتیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی بات کہتیں اگر نیند کا زور ہوتا تو گھر میں دوڑی دوڑی پھرتیں اور نفس کو کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے مطلب یہ تھا کہ مر کر پھر قیامت تک سوئیو رات دن میں چھ سو نفلیں پڑھا کرتیں کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اُٹھاتیں جب سے اُنکے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹیں۔ یہ حضرت عائشہ رض سے ملی ہیں اور اُن سے حدیثیں سُنی ہیں۔
فائدہ بیبیو خدا کی محبت اور یاد ایسی ہوتی ہے ذرا آنکھیں کھولو۔

حضرت رابعہ عدویہ رح کا ذکر

یہ بہت رویا کرتیں اگر دوزخ کا ذکر سُن لیتی تھیں تو غش آجاتا کوئی کچھ دیتا تو پھیر دیتیں اور کہدیتیں کہ مجھ کو دنیا نہیں چاہیئے۔ اسّی برس کی عمر میں یہ حال ہوگیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہوتا تھا کہ اب گریں۔ کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور اُن کی عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں اور اُنکو

رابعہ بصریہ بھی کہتے ہیں۔ فائدہ بیبیو کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں

حضرت ماجدہ قریشیہ کا ذکر

یہ کہا کرتیں کہ جو قدم رکھتی ہوں یہ سمجھتی ہوں کہ بس اسکے بعد موت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے رہنے والوں کو کوچ کی خبر دیدی ہے اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی نے کوچ کی خبر سُنی ہی نہیں ہے یہیں رہینگے اور فرماتیں کوئی نعمت جنّت کی اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی کی بے محنت نہیں ملتی۔ فائدہ بیبیو کیسے کام کی نصیحتیں ہیں اپنے دل میں انکو جماؤ اور برتو۔

حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذِکر

ان کا رتبہ ناز کا تھا یہ یوں کہا کرتیں اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالا میں سب سے کہدونگی کہ میں اللہ کو ایک مانتی تھی پھر مجھ کو عذاب دیا ۱۴۵ھ میں انکا انتقال ہوا اور باب قرافہ مصر میں مزار ہے فائدہ بیبیو یہ رتبہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے اور جنکو ہوا ہے پوری تابعداری کی برکت سے ہوا ہے۔ اس کو اختیار کرو اور یاد رکھو کہ اللہ کو ایک ماننا پورا پورا یہ ہے کہ نہ اور کسی کو پوجے نہ کسی سے اُمید رکھے نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کے خوش کرنے کا خیال ہو نہ کسی کے ناراض ہونے کی پرواہ ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی بُرا کہے غم نہ کرے کوئی ستاوے تو اُس پر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ کو یونہی منظور تھا ہم بندہ ہوں ہر حال میں راضی رہنا چاہئے تو جو شخص اس طرح خدا کو ایک مانیگا اُس کو دوزخ سے کیا علاقہ یہ مطلب تھا ان بی بی کا گویا اللہ کے اس طرح ایک ماننے کی برکت اور بزرگی بیان کرتی تھیں۔

رباح قیسی کی بی بی کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب ایک پہر رات گذر جاتی تو شوہر سے کہتیں کہ اُٹھو اگر وہ نہ اُٹھتے تو پھر تھوڑی دیر کے بعد اُنکو اُٹھاتیں پھر آخر شب میں کہتیں اے رباح اُٹھو رات گذرتی ہے اور تم سوتے ہو۔ کبھی زمین سے تنکا اُٹھا کر کہتیں کہ خدا کی قسم دنیا میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے عشا کی نماز پڑھ کر زینت کے کپڑے پہنکر خاوند سے پوچھتیں کہ تم کو کچھ خواہش ہے اگر وہ انکار کر دیتے تو وہ کپڑے اُتار کر رکھدیتیں اور صبح تک نفلوں میں مشغول رہتیں۔ فائدہ بیبیو تم نے دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کی کیسی عبادت کرتی تھیں اور ساتھ ہی خاوند کا کتنا حق ادا کرتی تھیں اور خاوند کو دین کی رغبت بھی دیتی تھیں یہ ساری باتیں کرنے کی ہیں۔

حضرت فاطمہ نیساپوری کا ذکر

ایک بزرگ ہیں بڑے کامل ذوالنون مصری وہ فرماتے ہیں کہ ان بی بی سے مجھ کو فیض ہوا ہے۔ وہ فرمایا کرتیں جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہر وقت دھیان نہیں رکھتا وہ گناہ کے ہر میدان میں جا گرتا ہے جو منہ میں آیا بک ڈالتا ہے اور جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہے وہ فضول باتوں سے گونگا ہو جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے لگتا ہے اور حضرت ابو یزید رحمہ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رحمہ کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی اُنکو جس جگہ کی جو خبر دی وہ اُنکو پہلے ہی معلوم ہو جاتی تھی عمرہ کے رستے میں مکّہ معظّمہ میں ۲۲۳ھ میں اُنکا انتقال ہوا **فائدہ** دیکھو دھیان رکھنے کی کیا اچھی بات کہی اگر اسی کو نباہ لو تو سارے گناہوں سے بچ جاؤ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بی بی کو کشف ہوتا تھا اگرچہ یہ کوئی بڑا رتبہ نہیں ہے لیکن اگر اچھے آدمی کو ہو تو اچھی بات ہے۔

حضرت رابعہ یا رابعہ شامیہ بنت اسمٰعیل کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں اور فرماتیں کہ جب اذان سنتی ہوں قیامت کے دن کا پکارنیوالا فرشتہ یاد آجاتا ہے اور جب گرمی کو دیکھتی ہوں تو قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے۔ اور ان کے خاوند بھی بڑے بزرگ ہیں ابن ابی الحواری یہ اُن سے کہتیں مجھ کو تمہارے ساتھ بھائیوں کی سی محبت ہے مطلب یہ کہ میرے نفس کو خواہش نہیں ہے اور فرماتیں کہ جب کوئی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے عیبوں کی اسکو خبر دیتے ہیں اور جب اُس کو اپنے عیبوں کی خبر ہو جاتی ہے پھر وہ دوسروں کے عیبوں کو نہیں دیکھتا اور فرماتیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور مجھ کو حوریں نظر آتی ہیں۔ **فائدہ** بیبیو عبادت اس کو کہتے ہیں اور دیکھو تم جو دوسروں کے عیبوں کا ہر وقت دھندا رکھتی ہو اس کا کیا اچھا علاج بتلایا کہ اپنے عیبوں کو دیکھا کرو پھر کسی کا عیب نظر ہی نہ آویگا اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کشف بھی ہوتا تھا کشف کا حال اوپر کے قصہ میں آگیا ہے۔

حضرت ام ہارون کا ذکر

ان پر خدا کا خوف بہت غالب تھا اور بہت عبادت کرتیں اور روکھی روٹی کھایا کرتیں اور فرماتیں کہ رات کے آنے سے میرا دل خوش ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے غمگین ہوتی ہوں ساری رات جاگتیں اور تیس۳۰ برس سر میں تیل نہیں ڈالا مگر جب سر کھولتیں تو بال صاف اور چکنے ہوتے تھے ایک دفعہ باہر نکلیں کسی شخص نے خدا جانے کس کو کہا ہو گا کہ

پچھڑوا نکو قیامت کا دن یاد آگیا اور بیہوش ہو کر گر گئیں ایک دفعہ جنگل میں سامنے سے شیر آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر میں تیرا رزق ہوں تو مجھ کو کھالے وہ پیٹھ پھیر کر چلدیا۔ **فائدہ** سبحان اللہ خدا کی یاد میں کیسی چور تھیں اور خدا سے کس قدر ڈرتی تھیں اور شیر کی بات اُن کی کرامت ہے جیسا ہم نے کشف کا حال لکھا ہے وہی کرامت کا سمجھو بیبیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی آنیوالی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

حبیب عجمی کی بی بی حضرت عمرہ رح کا ذکر

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب اخیر رات ہوئی تو خاوند سے کہتیں قافلہ آگے چلدیا تم پیچھے سوتے رہ گئے ایکبار اُن کی آنکھ دُکھنے آئی کسی نے پوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اِس سے بھی زیادہ ہے۔ **فائدہ** بیبیو خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اس کے سامنے ہلکے ہوجاویں۔

حضرت امۃ الجلیل رح کا ذکر

یہ بڑی عابد زاہد تھیں ایکبار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ ولی کیسا ہوتا ہے سب نے کہا کہ آؤ امۃ الجلیل رح سے چلکر پوچھیں۔ غرض اُن سے پوچھا۔ فرمایا ولی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جس میں اُسکو خدا کے سوا کوئی اور دھندا ہو جو کوئی اسکو دوسرا دھندا بتلادے وہ جھوٹا ہے۔ **فائدہ** کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مردان سے ایسی باتیں پوچھتے تھے اور اُنہوں نے کیسی اچھی پہچان بتلائی۔ بیبیو تم بھی اسکی حرص کرو اور اپنے سارے دھندوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر

مالک بن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی اُن کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ اِن کا رتبہ رابعہ بصریہ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کو کہتے سنا کہ آدمی پورا متقی جبھی ہوتا ہے کہ جب اسکے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے پیارا ہو جاوے یہ سنکر غش کھا کر گر پڑیں۔ **فائدہ** خدا کے پاس جانیکا کیسا شوق تھا کہ ذکر سنکر غش آگیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سننا پسند نہیں اس کی وجہ صرف دنیا کی محبت ہے کہ جانے کو جی نہیں چاہتا اِس کو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہیگا۔

حضرت عفیرہ عابدہ رح کا ذکر

ایک روز بہت سے عابد لوگ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اتنی گنہگار

ہوں کہ اگر گناہ کرنے کی سزا میں آدمی گونگا ہو جایا کرتا تو میں بات بھی نہ کر سکتی یعنی گونگی ہو جاتی لیکن دُعا کرنا سنّت ہے اسلئے دعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دعا کی **فائدہ** دیکھو ایسی عابد زاہد ہو کر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں اب یہ حال ہے کہ ذرا دو تین تسبیحیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سینکڑوں عیب ہر حالت میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ اُنکو بھی دیکھو تو کبھی بڑائی کا خیال آوے

حضرت شعوانہ رح کا ذکر

یہ بہت روتیں اور یوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ اتنا روؤں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون روؤں اتنا کہ بدن بھر میں خون نہ رہے اُن کی خادمہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اُنکو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا حضرت فضیل رح بن عیاض بڑے مشہور بزرگ ہیں وہ اُنکے پاس جا کر دعا کراتے **فائدہ** خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت ہے اگر رونا نہ آوے رونے کی صورت ہی بنا لیا کرو اللہ میاں کو عاجزی پر رحم آجاویگا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیسا فیض ہوتا ہے جیسا اُنکی خادمہ نے بیان کیا۔ تم بھی نیک صحبت ڈھونڈا کرو اور بُرے آدمی سے بچا کرو۔

حضرت آمنہ رملیہ رح کا ذکر

ایک بزرگ ہیں بشر رح بن حارث وہ اُن کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشر رح بیمار ہو گئے یہ اُن کو پوچھنے گئیں احمد بن حنبل رح جو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آگئے معلوم ہوا کہ یہ آمنہ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمد رح نے بشر رح سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کراؤ بشر رح نے دعا کے لئے کہا اُنھوں نے دعا کی کہ اے اللہ بشر رح اور احمد رح دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں اِن دونوں کو پناہ دے۔ امام احمد رح کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اوپر سے گرا اُس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں۔ **فائدہ** سبحان اللہ کیسی دعا مقبول ہوئی بیبیو یہ سب برکت تابعداری کی ہے جو خدا کا حکم پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسکا سوال پورا کرتے ہیں۔ بس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

حضرت منفوسہ بنت زید بن ابی الفوارس کا ذکر

جب ان کا بچہ مر جاتا اُس کا سر گود میں رکھ کر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہتا

مطلب یہ کہ تو آگے جاکر مجھ کو بخشوا دیگا اور خود بھی (بچہ بھی) بخشا جاویگا اور اگر میرے پیچھے زندہ رہتا تو بھی سینکڑوں گناہ کرتا اور خدا جانے بخشوانے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرماتیں کہ میرا صبر بہتر ہے بیقراری سے اور فرماتیں کہ اگرچہ جدائی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی اس سے زیادہ خوشی ہے۔ فائدہ بیبیو کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں کہکر جی کو سمجھایا کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہیں۔

حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علی رضہ کے جو پوتے ہیں زید رض یہ اُنکی پوتی ہیں ۱۴۵ھ میں مکہ میں پیدا ہوئیں عبادت ہی میں اُٹھان ہوا امام شافعی رح بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو اُن کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ فائدہ بیبیو علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام ان کی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو۔ اُس پر عمل کرو تاکہ بزرگی حاصل ہو۔

حضرت میمونہ سوداء رح کا ذکر

ایک بزرگ ہیں عبدالواحد رح بن زید اُن کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی لے اللہ بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھ کو اُسے دکھلا دیجیے حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداء رح ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے جواب ملا وہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں میں نے وہاں جاکر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی بکریاں چرایا کرتی ہے میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ لے عبدالواحد اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے۔ مجھ کو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہوگیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے اُن میں اُلفت ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ میں بھیڑیے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کرلیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا۔ فائدہ ان بی بی کے کشف و کرامت دونوں اِس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری بجالانے کی ہے۔ بیبیو خدا کی تابعداری میں مستعد ہو جاؤ۔

حضرت ریحانہ مجنونہ رح کا ذکر

ابوالربیع ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن المنکدر اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایک دفعہ سب کے سب ریحانہ رح کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات سے پہلے اُٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہنے والی اپنے پیارے کیطرف جاتی ہے اور دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے جب آدھی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی لگانا نہ چاہئے جسکے دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آوے اور رات کو عبادت میں خوب محنت کرنا چاہیئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گذر گئی تو چلائیں ہائے لُٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جسمیں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے۔ **فائدہ** دیکھو رات کی انکو کیسی قدر تھی اور جسکو عبادت کا مزہ چاہتا ہوگا اُس کو رات کی قدر ہوگی بیبیو تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کے لئے مقرر کرلو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی بُرائی اُنہوں نے بیان کی تم بھی مال و متاع پوشاک زیور اولاد جائداد اور برتن مکان سے بہت جی مت لگاؤ۔

حضرت سری سقطی کی ایک مریدنی کا ذکر

ان بزرگ کے ایک مُرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مُریدنی تھی اُن کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا اُستاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا اُستاد کو خبر ہوئی اُس نے حضرت سری رح کے پاس جاکر خبر کی آپ اُٹھکر اُس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرماتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا اُنہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہکر اُٹھکر اس جگہ پہنچیں اور جا کر بیٹے کا نام لیکر پکارا۔ اے ظار اُس نے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکلکر چلا آیا حضرت سری رح نے حضرت جنید رح سے پوچھا یہ کیا بات ہے اُنہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس پر جو مصیبت آنیوالی ہوتی ہے اُسکو خبر کردیجاتی ہے اور اس کی خبر نہیں ہوئی تھی اس لئے اُس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ **فائدہ** ہر ولی کو جُدا درجہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جسکو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گذرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس کے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر پھر بھی بڑی کرامت ہے اور یہ سب برکت اس کی ہے کہ خدا و رسول کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہیئے پھر خدا تعالیٰ چاہیں یہی درجہ دیدیں چاہیں اس سے بھی بڑا دیدیں،

حضرت تحفہ رح کا ذکر

حضرت سری سقطی رح کا بیان ہے کہ میں نے ایکبار شفاخانہ میں کیا دیکھا کہ ایک لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے
اور محبت کی شعریں پڑھ رہی ہے۔ میں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سنکر وہ اور روئی اور کہنے
لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جس نے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے
ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اتنے میں اُس کا مالک آگیا داروغہ سے پوچھا تحفہ کہاں ہے اُسنے کہا اندر ہے اور حضرت
سری رح اسکے پاس ہیں اُسنے میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ یہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اِسکا یہ حال کیوں
کیا ہے کہنے لگا کہ میری ساری دولت اِس میں لگ گئی بیس ہزار روپیہ کی میری خرید ہے مجھ کو امید تھی کہ خوب نفع
سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے۔ میں نے کہا میرے ہاتھ اِس کو بیچ ڈال کہنے لگا آپ
فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دینگے میں نے گھر جاکر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا
جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپیوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا کہ تو کون ہے کہنے لگا میں احمد
ابن المثنیٰ ہوں مجھ کو خواب میں حکم ہوا کہ آپ کے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوا اور صبح کو شفاخانہ پہنچا اتنے میں مالک
بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کریں روپیہ لایا ہوں دوگنے نفع تک اگر مانگے گا دونگا کہنے لگا اگر ساری دنیا
بھی ملے نہ بیچونگا میں اُس کو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی
ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے
میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ بی بی تحفہ رح
کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی۔ تحفہ رح وہاں سے اُٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی
دور جاکر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہوگیا اور میں اور
وہ مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سنی پاس جاکر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ
بھول گئے میں تحفہ ہوں۔ میں نے کہا کہو کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اوروں سے اُٹھا دیا۔ میں نے
کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہوگیا کہنے لگیں اُس کو بڑے بڑے درجے ملے ہیں۔ میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے
اُنھوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتا کیا ہوں کہ مردہ ہیں۔ مالک نے جو یہ حال دیکھا بیتاب ہو کر گر پڑا ہلا کر دیکھا تو مردہ،

میں نے دونوں کو کفن دیکر دفن کر دیا۔ **فائدہ** سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں۔ بیبیو حرص کرو۔ اس قصہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب تحفۃ العشاق میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

حضرت جویرہ رح کا ذکر

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اُس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد ابو عبداللہ ترابی بزرگ ہیں اُن کی عبادت دیکھکر اُن سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اس کے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلے چلدیے۔ **فائدہ** بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے اُن کی بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھکر اُس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھکر پوچھا یہ کیا ہے لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کے لئے رکھلی یہ سنکر وہ اُلٹے پاؤں ہٹیں۔ لڑکے نے کہا میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہوگی۔ وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی سے ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھ کو باپ سے تعجب ہے کہ مجھ سے یوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے۔ بھلا جس کو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں رہونگی یا یہ روٹی رہے اُس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی اُس وقت وہ گھر میں بیٹھیں۔ **فائدہ** بیبیو یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی ہوس کم کرو۔

حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جا رہا تھا اُسکو پیاس لگی ان کا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکل پر گذر تھا سب خوش ہوئے اور گھر میں اُنکے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدا تعالیٰ تو ہر وقت

ہم کو دیکھتے ہیں۔ افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے۔ **فائدہ** کیسی سمجھ کی پکی تھی افسوس ہے کہ اب بوڑھیوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلانی سے نفع ہو جائیگا فلانا مدد کریگا خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو۔

حضرت ست الملوک کا ذکر

یہ ملکِ عرب کی رہنے والی ہیں اِن کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم اُن کی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئیں تھیں اُس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن عُلیس یمانی اُنکا بیان ہے کہ میں اُسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے گنبد تک ایک نور کا تار بندھ رہا ہے میں نے جاکر دیکھا تو اُس گنبد کے نیچے یہ بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار اُنسے ملا ہے۔ **فائدہ** یہ نور پرہیزگاری کا تھا دل میں تو سب پرہیزگاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے۔ بیبیو پرہیزگاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں اُن سے بچو۔

ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر

ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت داموں کو بکتی دیکھی جس کا رنگ تو زرد ہو گیا تھا اور پیٹ پیٹھ ایک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھ کو اُس پر ترس آیا میں نے مول لیلیا۔ میں نے کہا بازار میں جاکر رمضان کا سامان خرید لا کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آئی تو میں نے اسکے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا کہنے لگی تمہارے مزاج میں دُنیا کا بڑا بکھیڑا ہے پھر اپنی نماز میں لگ گئیں۔ ایک آیت پڑھی جسمیں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں۔ **فائدہ**۔ دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا تو ضرور ہو کہ گناہ سے رُک جایا کریں چاہے کسی طرح کا گناہ ہو ہاتھ پاؤں کا ہو یا دل کا ہو یا زبان کا ہو۔ **فائدہ** اس حصہ میں کُل سَو قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی اُمتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں بیٹیوں کے (۱۵) اور حضرتؐ کے زمانہ کی اور بیبیوں کے (۲۵) اور حضرتؐ کے زمانہ کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (۱۰) اور درویش بیبیوں کے (۲۵) یہ سب ملکر سَو ہو گئے۔ کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے اتنے ہی بہت ہیں۔

تمت

رسالہ کسوۃ النسوۃ

جزوے از حصہ ہشتم بہشتی زیور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور اُن ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے سبب اس کے جمع کا کہ اُسی سے غایت بھی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان ۱۳۳۵ھ میں حسب تحریک بعض احباب مخلصین کے مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز میزبان صاحب کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی سُنی ہیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا اُن کے کچھ حقوق بھی ہوں تو انکا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترہیبات ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ اُنکے ملحقات میں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات اُن سے زیادہ نافع ہوتی ہیں اُن سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادہ ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور اُمید ضعیف ہو جاتی ہے پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھونگا اس واقعہ کو دو ماہ گذرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل سُرخی نظر پڑی اُس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اُسی کا ترجمہ کر دیا جاوے اور اثنار تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آجاوے اُس کا بھی اضافہ کر دیا جاوے پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصہ ہشتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح نہیں نکلا۔ پس مناسب معلوم ہوا کہ اوّل ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون بعینہٖ پورا لیکر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات جمع کر دیجاویں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کسی قدر ترہیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجار کی تعدیل ہو جاتی ہے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہٖ لکھدیا جاوے بس اس رسالہ میں اصل مضمون ترغیب و فضائل ہے مگر ممزوج بترہیب عن الرذائل اور نام اس کا کسوۃ النسوۃ ہے یعنی عورتوں کا لباسِ تقویٰ واللہ الموفق۔

فصل اوّل بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون میں

نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجے قرآن اور حدیث سے

یہانتک نیک بیبیوں کے سَو قصّے لکھے گئے چونکہ اصلی مطلب اُن قصّوں سے اچھی خصلتوں کا بتلانا ہے اس واسطے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ و ترجمہ لکھدیا جاوے جنمیں اللہ و رسول نے خاص کر کے نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجہ کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہوگی کہ اُن میں تو اللہ و رسول نے ارادہ کر کے خاص ہمارا ہی بیان فرمایا ہے تو اُس سے اور دل بڑھیگا اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہوجائیگا اور مشکل بات آسان ہوجاویگی۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں اپنا دل نہیں جماتیں اور جو عورتیں تابعداری سے رہتی ہیں یعنی شیخی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت آبرو کو بچاتی ہیں یعنی کسی کے سامنے ہوجانیکا اور کسی کو آواز سُنانیکا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے ہنسنے بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بیشرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی اُن کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے بھی انکا نام لیتی رہتی ہیں ایسی عورتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں اُن میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعدار ہوتی ہیں اور خاوند گھر نہ بھی ہو جب بھی اپنی آبرو کا بچاؤ رکھتی ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور اُن کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کرلیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہوں اور روزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اُٹھکر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوارپنے کی حالت میں یا حمل میں بچہ جننے کے وقت یا چلّے کے دنوں میں مرجاوے اُسکو شہیدی کا درجہ ملتا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچّے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھکر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی۔ ایک عورت بولی یارسول اللہ اور جسکے دوہی بچّے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے ایک روایت میں ہو کہ ایک صحابی نے ایک بچّے کے مرنے کو پوچھا آپ نے اسمیں بھی بڑا ثواب تبلایا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حمل گرجاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لیجاویگا جبکہ ثواب سمجھکر صبر کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اُس کے دیکھنے سے خوش ہوجاوے اور جب خاوند کوئی کام اس کو بتلاوے تو حکم بجالاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو تھامے بیٹھی رہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں۔ ایک تو بچّے پر خوب شفقت کرتی ہیں۔ دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ **فائدہ** معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آجکل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اُڑاتی ہیں اور اولاد پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہو اُس سے زیادہ اُس کی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہئے نہیں تو ادھوری شفقت ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ اُنکی بول چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم و حیا کی وجہ سے بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور اُن کو تھوڑا خرچ دیدو تو خوش ہوجاتی ہیں۔ **فائدہ** معلوم ہوا کہ عورتوں میں شرم و لحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے

ابن ماجہ نے حضرت ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کے بعد مومن کیلئے دیندار بی بی سے زیادہ کوئی شے بہتر نہیں کہ اسکو کسی کام کا حکم دے تو وہ تعمیل کرے اور اسکی طرف دیکھے تو خوش ہو اور اسکے متعلق کوئی قسم کھا بیٹھے تو وہ سچا کر دے اور جو یہ کہیں چلا جائے تو اسکی غیبت میں اسکی جان و مال کے متعلق خیر خواہ رہے - ۱۲ -

چاہے داخل ہو جاؤ۔ فائدہ مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنیکی اُسکو ضرورت نہیں جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی تابعداری اور اولاد کی خدمت گذاری اور گھر کے بندوبست میں ملجاتا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اُس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جاویگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہوگئیں اُس کو دنیا اور آخرت کی دولت ملگئی۔ ایک تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرتا ہو۔ دوسری زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے بدن ایسا کہ بلا و مصیبت پر صبر کرے۔ چوتھے بی بی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا و فریب نہ کرے۔ فائدہ یعنی نہ آبرو کھووے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بیوہ ہو جائے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اُس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہانتک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہوکر الگ رہنے لگے یا مر گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہوگی جیسی شہادت کی انگلی اور بیچ کی اُنگلی۔ فائدہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ کا بیٹھا رہنا زیادہ ثواب ہے بلکہ یہ مطلب ہو کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہو جاویں گے اور اس عورت کا بناؤ سنگار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو تو اُس کا یہ درجہ ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاویگی پھر اُس شخص نے عرض کیا کہ فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یونہی کچھ پنیر کے ٹکڑے دے دلا دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جاویگی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اُس کے ساتھ دو بچے تھے ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئے تھی آپ نے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اوّل پیٹ میں بچہ کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر اُن کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر انکا برتاؤ خاوندوں سے بُرا نہ ہوا کرتا تو اِن میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز العمال کے ترغیبی مضمون میں

حدیث ارشاد فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہیئے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اُس سے راضی ہو تو اسکو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنیوالے کو اور جب اُسکو دردِ زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اسکی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اُسکے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اسکی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جسمیں اُسکو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اُسکو رات کو جاگنا پڑے اُسکو راہِ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنیکا اجر ملتا ہے اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ اُن سے فرماتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ) نیک ہیں ناز پروردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنیوالی ہیں۔ اپنے شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں (الحسن بن سفیان طس و ابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السیّد ابراہیم) حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اُس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے۔ بسبب اُس کے خرچ کرنے کے اور اُسکے شوہر کو بھی اسکا ثواب ملتا ہے بوجہ اُسکے کمانے کے اور تحویلدار کو بھی اسی کی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ) **ف** پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہونگی۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو تمہارا جہاد حج ہے (خ عن عائشہ) **ف** دیکھیے اُن کی بڑی رعایت ہے کہ اُنکو حج کرنے سے جسمیں جہاد کی برابر دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے زیادہ مشکل عبادت ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جبتک علی الکفایہ رہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (طص عن ابی قتادۃ) **ف** پھر دیکھیے گھر بیٹھے اُن کو کتنا ثواب ملجاتا ہے۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بیبیوں کو ساتھ لیکر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج تو کر لیا پھر اسکے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا (حم عن ابی ہریرۃ) **ف** مطلب یہ کہ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کیساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (فر عن علی) **ف** مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرے اور اُس کی منت سماجت کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزاء ہیں (حم عن عائشہ) **ف** چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ) پس اگر اُن کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے اُن ہی اعمال پر اُن سے ہے۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے (رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا) صبر کریگی اُس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن مسعود) **ف** دیکھئے ایک ذرا سے ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کار بیار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے (فر عن ابن عمر) **ف** دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانیکا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اُنہیں ثواب کا وعدہ فرمایا جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچاویگا۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہو کہ جب خاوند اس کی طرف نظر کرے تو وہ اس کو مسرور کر دے اور جب اُس کو کوئی حکم دے تو وہ اُس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اُس کو ناخوش کر کے اُس کی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ) **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرما دے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر (قطنی الافراد فی تاریخہ ہب عن ابی ہریرۃ) **ف** دیکھئے حالانکہ پائجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے کہ مثل امر طبعی کے ہے پہنا مگر اُس میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا لیلی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کی برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری ستتر اولیاء اللہ کی عبادت کے برابر ہے (ابو الشیخ عن ابن عمر) دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھرستی کا کام

کرنا جہاد کرنیوالوں کے جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (ع عن انس) ف کیا انتہا ہے اس عنایت کی
حدیث[14] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارہ میں
پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (فر عن انس) ف دیکھئے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی ہے نفس کی مگر اسمیں بھی
فضیلت اور ثواب ہے۔ حدیث[15] ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اسکے پاس
جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے
تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ اُس عورت کو خبر کردو کہ
وہ اللہ کے کام کرنیوالوں میں سے ایک کام کرنیوالی ہے اور اُسکو جہاد کرنیوالے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخرائطی
عن عبداللہ الوصافی) ف دیکھئے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اُسکو کتنا بڑا ثواب ملگیا۔ حدیث[16] اسماء بنت
یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی
ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج وعمرہ وحفاظت سرحد
اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کردے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے
بناؤ سنگار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ
اُن سب اعمال کی برابر ہے (کر عن اسماء) حدیث[17] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل
سے لیکر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت وثواب میں) ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی
کرنیوالا (جسمیں ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اس کو شہید کی برابر ثواب
ملتا ہے (طب عن ابن عمر) حدیث[18] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (وہی مضمون ہے جو اس فصل کی
سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ) فرمایا جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے
پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اسکے کندھے پر
(شاباشی سے) ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ (تیرے) پچھلے گناہ سب معاف ہوگئے اب آگے جو کرے از سرِ نو کر (اُن میں جو گناہ کا
کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جاویگا اور مراد اُس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہو جانا کیا تھوڑی بات ہے۔
حدیث[19] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے

جنت میں جاویگی پھر (جب شوہر جنت میں آوینگے تو) اُن عورتوں کو غسل دیکر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کردی جاوینگی سُرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور اُن کے ساتھ ایسے بچے ہونگے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابوالشیخ عن ابی امامہ) **ف** بیبیو اور کونسی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں کے پہلے تو پہنچ گئیں ہاں نیک بنجانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔ حدیث[۲۰] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اسکی حالت کی نگہبانی کرے اور بناؤ سنگار ترک کردے اور اپنے پاؤں کو مقید کردے اور سامان زینت کو معطل کردے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کرکے اُٹھائی جاویگی۔ پس اگر اُس کا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اُسکی بی بی ہوگی اور اگر اُس کا شوہر مومن نہ ہوا مثلاً خدانخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا) تو اللہ تعالیٰ اُس کا نکاح کسی شہید سے کردیگا (ابن زنجویہ وسندہ حسن) حدیث[۲۱] ابوالدرداء سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہل خانہ پر الخ (ابن جریر) **ف** جو لوگ باوجود وسعت کے بی بی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں)۔ حدیث[۲۲] مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہوجاوے کہ نہ اُسکی پرواہ رہے کہ اُس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اس کا خیال رہے کہ بھوک کی آگ کس چیز سے بجھائی (الدینوری) **ف** جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں بقول سعدی رح ؎

ببیں آں بے حمیت را کہ ہرگز	نخواہد دید روئے نیک بختی
تن آسانی گزیند خویشتن را	زن و فرزند بگذارد بہ سختی

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث[۲۳] ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہے[۱] الخ متفق علیہ **ف** یعنی اُس سے راستی و درستی

---

[۱] اس لئے مرد کو لازم ہے کہ عورت سے ملاطفت و نرمی کا برتاؤ کرے حق تعالیٰ فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف۔ کہ عورتوں سے خوبی کا برتاؤ کرو۔ ۱۲۔ عتیق۔

کامل کی توقع مت رکھو اس کی کج فہمی پر صبر کرو دیکھئے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔ **حدیث**[۲۴] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کریگا روایت کیا اس کو مسلم نے۔ **ف** یعنی یہ سوچ کر صبر کرے۔ **حدیث**[۲۵] عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہیئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ متفق علیہ **ف** یعنی پھر مروت کیسے گوارا کریگی۔ **حدیث**[۲۶] حکیم بن معویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے اُس کو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اُسکو بھی پہناوے اور اُسکے مُنھ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑ دی جاوے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر اُس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔ **حدیث**[۲۷] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن میں ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کیساتھ اچھے ہوں روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو حسن صحیح کہا ہے۔
ف یہ فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اوّل میں تیرہ[۱۳] تھیں سب ملاکر چالیس ہوگئیں گویا یہ مجموعہ فصلین فضائل نسار کی ایک چہل حدیث ہے۔

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت قرآن اور حدیث سے

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں بتلاچکے تو مناسب معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں اور اُنسے نیکی میں کمی آجاتی ہے اُن عیبوں پر جو اللہ و رسولؐ نے خاص کر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے اُسکا خلاصہ بھی لکھدیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت کھاکر بچیں جس سے پوری نیکی قائم رہے۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اوّل اُن کو نصیحت کرو اور

اس سے نہ مانیں تو اُن کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اور اسپر بھی نہ مانیں تو اُن کو مارو اس کے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو اُن کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈو۔ **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بُری بات ہے۔ اور[۲] فرمایا اللہ تعالیٰ نے چلنے میں اپنے پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جسمیں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جاوے۔ **فائدہ** باجے دار زیور تو پہننا بالکل درست نہیں اور جسمیں باجہ نہ ہو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اسکی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اس کے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہوگی۔

حدیثوں کا مضمون

فرمایا[۱] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے۔ عورتوں نے پوچھا اس کی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مار پھٹکار سب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو اور اس کی دی ہوئی چیز کو بہت ناک مارتی ہو۔ اور[۲] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو بُرا کہا آپ نے فرمایا کہ بخار کو بُرا مت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور فرمایا[۳] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونیوالی عورت اگر توبہ نہ کریگی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کیجاویگی کہ اسکے بدن پر کُرتے کی طرح ایک روغن لپیٹا جاویگا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کُرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہوگی یعنی اس کو دو تکلیفیں ہونگی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگیگی وہ الگ۔ اور[۴] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی کھری کیوں نہ ہو۔ **فائدہ** بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی ہیں طعنے دیا کرتی ہیں۔ اور[۵] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلّی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اُس نے اُس کو پکڑ کر باندھ دیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ **فائدہ** اسی طرح جانور پال کر اس کے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے

[۱] صحیحین میں حضرت ابوسعید خدری سے ایک طویل حدیث مروی جسمیں حضور نے عورتوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے جماعت زنان خیرات دو کیونکہ میں نے تمکو جہنم میں زیادہ دیکھا ہے عورتوں نے کہا اسکی کیا وجہ ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی احسان فراموش بنتی ہو۔ ۱۲۔ عتیق

اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت
کا وقت آتا ہے تو خلاف شرع وصیت کرکے دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں **ف** جیسے بعضوں کی عادت
ہوتی ہے یوں کہہ مرتے ہیں دیکھو میری چیز میرے نواسہ کو دیجیو بھائی کو نہ دیجیو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز
دوسری بیٹی سے زیادہ دیجیو یہ سب حرام ہے۔ وصیت اور میراث کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اس کے
موافق عمل کرے کبھی اُس کے خلاف نہ کرے، اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت
سے اس طرح نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اسکا حال اس طرح کہنے لگے جیسے وہ اسکو دیکھ رہا ہے۔ اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی آنے لگے
آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا کہ وہ تو اندھے ہیں آپ
نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم ان کو دیکھتی ہی ہو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
عورت اپنے خاوند کو دنیا میں کچھ تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند کو ملیگی وہ کہتی ہے کہ خدا
تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے پاس چلا آئیگا۔ اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو نہیں دیکھا یعنی میرے زمانہ سے پیچھے ایسی
عورتیں پیدا ہونگی کہ کپڑا پہنے ہونگی اور ننگی ہونگی یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا باریک اسقدر ہوگا کہ تمام
بدن نظر آویگا اور اترا کر بدن کو مٹکا کر چلینگی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دیکر بالوں کو لپیٹ کر اس طرح باندھینگی
جسمیں بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاوینگی بلکہ اس کی
خوشبو بھی اُنکو نصیب نہ ہوگی۔ **ف** یعنی جب پرہیزگار بیبیاں بہشت میں جانے لگینگی اُنکو اُنکے ساتھ جانا
نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جاویں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
عورت سونے کا زیور دکھلاوے کو پہنیگی اسی سے اسکو عذاب دیا جاویگا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک
سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سُنی جیسے کوئی کسی پر لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے
لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنی سواری کی اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کمی

سلہ ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے ۔ ۱۲۔

یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہدیا ہوگا تجھے خدا کی مار جیسا عورتوں کا دستور ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اسکے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اُتار دو اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے پھر اسکو کام میں کیوں لاتی ہے۔ ف خوب سزا دی۔ تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ ✣

آگے بقیہ ہے بہشتی زیور حصہ ہشتم کے مضمون کا،

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں یہاں پانچ آیتیں اور پچیس حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصے کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھدی ہیں جنکی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے سات حصوں میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھدی ہے جسکا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالے قیامت میں بڑے بڑے درجے پاؤگی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بُری عورتوں کا بُرا حال ہوگا۔ اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصّے ایسی بد دین اور بدذات اور بدعقیدہ اور بدعمل عورتوں کے تمکو معلوم ہونگے۔ اللہ ہمارا تمہارا نیکوں ہی میں گذر اور ان ہی میں خاتمہ اور ان ہی میں حشر کرے۔

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور حصہ ہشتم مسماۃ بہ بہشتی جوہر

جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاری اور پاکیزہ شمائل اور آپ کی عادتوں کا بیان

بیہقی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ حسین تھے[1] اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے اور نہ بہت لمبے تھے نہ پستہ قد تھے[2] ابن سعد نے اسمٰعیل بن عیاش سے بطریق صحیح مرسل روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ لوگوں کی ایذا پر صبر فرماتے تھے[3] ترمذی نے ہند بن ابی ہالہ سے ایک بڑی حدیث بسند حسن آپ کے شمائل میں روایت کی ہے جسمیں یہ بھی ہے کہ آپ جب چلنے کے لئے پاؤں اُٹھاتے تو قوت سے پاؤں اُکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ آگے کو جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے۔ چلنے میں گویا

[1] چہرۂ مبارک گندم گوں ملاحت لئے ہوئے تھا کہ چودھویں رات کے چاند پر عیب لگایا جا سکتا ہے مگر روئے انور میں کوئی داغ یا دھبہ نہ تھا ۱۲ - عتیق -
[2] بلکہ میانہ قد اور مستوی تھا ۱۲ - [3] بلکہ ان کے حق میں دعا فرمایا کرتے تھے ۱۲ - عتیق

کسی بلندی سے پستی میں اُتر رہے ہیں اور جب کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے (یعنے کن انکھیوں سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) نگاہ نیچی رکھتے زمین کی طرف آپ کی نظر بہت زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آسمان کے۔ اور صحابہ کے پیچھے آپ چلا کرتے تھے عموماً عادت آپ کی گوشۂ چشم سے دیکھنے کی تھی (مطلب یہ کہ غایت حیا سے پورا سر اُٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے) جو آپ کو ملتا تھا پہلے آپ ہی اس کو سلام کرتے تھے۔ ابوداؤدؒ نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کے کلام میں ترتیل ہوتی تھی (یعنی آپ ٹھہر ٹھہر کر بات چیت فرماتے تھے تاکہ مخاطب اچھی طرح سمجھ لے لیکن نہ اسقدر ٹھیر ٹھیر کر جس سے مخاطب گھبرا جائے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ایک بات کو تین بار فرمایا کرتے تھے غرض یہ ہے کہ آپ کلام کو نہایت عمدہ طریق سے ادا فرماتے تھے جیسا موقع ہوتا تھا اُس کا لحاظ فرماتے تھے بعضے مخاطب خوش فہم اور جلدی سمجھنے والے ہوتے ہیں وہاں پر ایک بات کو چند بار لوٹانا نامناسب ہے اور بعضے مخاطب دیر میں بات کو سمجھتے ہیں انکو کئی بار سنانا مناسب ہے، اور جہاں ہر قسم کے لوگ ہوں وہاں تین بار بات کو لوٹانا مناسب ہے، اسلئے کہ بعضے اعلیٰ درجہ کے فہیم ہوتے ہیں وہ اوّل ہی دفعہ سمجھ لینگے اور بعض اوسط درجہ کی سمجھ رکھتے ہیں وہ دو بار میں سمجھ لینگے اور بعضے غبی ہوتے ہیں وہ تین بار میں بخوبی سمجھ لینگے۔ اور اگر کہیں اس مقدار سے بھی زیادہ حاجت ہو تو خوش اخلاقی کی بات یہ ہے کہ اُس سے بھی دریغ نہ کرے خوب سمجھ لو اصل تو یہ ہے کہ خوش اخلاقی اور قواعد کی پابندی کا اعلیٰ مرتبہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا نہ کسی کو پہلے میسّر ہوا اور نہ آیندہ میسّر ہو۔ اور باوجود قواعد انتظامیہ کی پابندی کے خوش اخلاقی کا برتاؤ بہت بڑا کمال ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریف تھی کہ آپ اس کام میں جسکو خود انجام دیتے تھے خوب اچھی طرح قواعد کی پابندی فرماتے تھے اور دوسروں سے جو اِن امور میں غلطی اور کوتاہی ہوتی تھی تو زجر نہ فرماتے۔ ہاں اُنکی اصلاح کی غرض سے باقاعدہ اور نرمی سے نصیحت فرما دیتے تھے یہی طریقہ متبعین سنت کو اختیار کرنا چاہیے کہ قواعد انتظامیہ کی پابندی اور خوش اخلاقی کی عادت اختیار کریں اور دوسروں کو بھی رغبت دلادیں مگر محض اپنے نفس و غضب کی شفا کے لئے دوسروں کی کوتاہی کی گرفت نہ کریں ہاں اُنکی اصلاح کی غرض سے اگر ضرورت ہو تو سختی بھی محمود ہے خوب سمجھ لو۔ ابوداؤدؒ نے حضرت عائشہ رضؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام جدا جدا ہوتا تھا جو شخص اسکو سنتا سمجھ لیتا۔ بیہقیؒ نے حضرت عائشہ رضؓ

سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بُری عادتوں سے زیادہ جھوٹ ناگوار ہوتا تھا۔
بیہقی اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ آپ کو سب کپڑوں میں بہت محبوب یمنی چادر تھی جسمیں کئی رنگ ہوتے ہیں (اور عزیزی نے ابن رسلان سے اس کپڑے کے پسندیدہ ہونے میں یہ حکمت نقل کی ہے کہ وہ بہت زینت کا کپڑا نہیں ہے یعنی سادہ ہوتا ہے اور وہ میلا بھی کم ہوتا ہے۔ سبحان اللہ کیا شان مبارک تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ اپنی ذات مقدسہ کو دنیا میں مسافر سمجھتے تھے نہ دنیا کی رونق سے تعلق تھا نہ اُسکے مزخرفات کی طرف توجہ تھی مسلمانو تم کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ بقدر ضرورت ایسے کپڑے پہن لیا کرو جس سے ستر ڈھک جاوے اور جو سادے ہوں اور میلے کم ہوں تاکہ اُنکی زینت خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے سے مانع نہ ہو اور جلدی جلدی صاف کرنیکی حاجت نہ ہو کہ اسمیں وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اور بعضی روایتوں میں سفید کپڑوں کی بھی تعریف آئی ہے) بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عبادت زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے (یعنی نوافل وغیرہ اسقدر پڑھنے چاہئیں جنکو نباہ سکے یہ نہیں کہ ایک دن تو سب کچھ کرلیا اور دوسرے دن کچھ بھی نہیں تھوڑی عبادت جو ہمیشہ ہو سکے وہ اس سے بہتر ہو کہ بہت عبادت کی جاوے مگر کبھی ہو اور کبھی ناغہ ہو جاوے جیسا کہ بسند صحیح حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے۔
ابن السُّنّی رحؒ وغیرہ نے مرسلاً بسند حسن لغیرہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ آپ کو بکری کے گوشت میں اُسکا اگلا حصہ زیادہ تر پسند تھا۔ حاکم وغیرہ نے بسند حسن لغیرہ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ پینے کی چیزوں میں آپؐ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ مرغوب تھا، ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہو کہ آپ کو پینے کی چیزوں میں دودھ زیادہ پسند تھا۔ ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو شہد کا شربت پینے کی چیزوں میں بہت زیادہ محبوب تھا ابونعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام سالن سے سرکہ زیادہ محبوب تھا۔ مسلم نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ آپ کو پسینہ زیادہ آتا تھا اور عزیزی میں ہے کہ حضرت ام سلیم جناب رسول مقبولؐ کے پسینہ کو اکٹھا کرلیتی تھیں اور دوسری خوشبو میں ملالیتی تھیں کیونکہ وہ پسینہ خوشبودار ہوتا تھا اور یہ روایت مسلم میں ہے حضرت جابرؓ نے مسلم سے روایت کی ہے کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک کے بال زیادہ تھے ابن عدی وغیرہ نے حضرت عائشہؓ

اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ میوہ جات میں آپ کو خرمائے تر اور خرپزہ زیادہ محبوب تھا۔ ابو نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو شانہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے زیادہ محبوب تھا۔
امام احمد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت ابو واقد سے روایت کی ہے کہ جب آپ امام ہوتے تھے تو نماز بہت مختصر پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو بہت طویل پڑھتے تھے۔ آپ مقتدیوں کے ساتھ اسلئے مختصر نماز پڑھتے تھے کہ انکو تکلیف نہ ہو اور تنہا اسلئے تطویل فرماتے تھے کہ نماز آپ کی آنکھ کی ٹھنڈک تھی اسمیں آپ کو چین آتا تھا اور اس سے بڑھکر کیا چین ہوگا کہ محبوب حقیقی کے سامنے عاجزانہ کھڑا ہو کر اس سے التجا کرے (اس اختصار و تطویل کی مقدار اور حدیثوں میں تفصیل وارد ہوئی ہے۔ امام احمد اور ابوداؤد نے بسند حسن حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے دروازہ پر تشریف لیجاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے ہوتے بلکہ اسکے داہنے ستون کے سامنے کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم (یہ طریقہ سنت ہے کہ کہیں جاوے تو دروازہ کے مقابل نہ کھڑا ہو داہنے یا بائیں جانب کھڑا ہو اسلئے کہ اسطرح کھڑے ہونے میں کسی کی بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہوتا لیکن ہاں اگر دروازہ بند ہو تو دروازے کے سامنے کھڑا ہونا بھی مضائقہ نہیں اور گھر والے کو اپنے آنے کی اطلاع اس طرح سے کرے کہ السلام علیکم کہے اگر وہ پہلی بار نہ سُنے تو دوبارہ پھر یہی کہے خوب سمجھ لو) ابن سعدؒ نے طبقات میں حضرت عکرمہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی شخص آتا اور آپ اس کے چہرے پر بحالی اور خوشی دیکھتے تو اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے۔ (غرض یہ تھی کہ اس کو آپ کے ساتھ اُنسیت حاصل ہو)۔ ابن مندہؒ نے عتبہ بن عبد سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کے پاس کوئی شخص آتا تھا اور اس کا نام ایسا ہوتا جو آپ کو محبوب نہ ہوتا تو اس نام کو بدل دیتے تھے۔ امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا تھا (تاکہ آپ اُس کو موقع پر صرف کردیں) تو آپ فرماتے تھے اے اللہ فلاں شخص پر رحمت فرما (ہم کو بھی یہ طریقہ برتنا چاہیے کہ جب کوئی ہمارے ذریعہ سے صدقات تقسیم کرائے یا کسی چندہ میں روپیہ دلائے تو ہم اسکو یہی دعا دیں)۔ حاکم نے حضرت عائشہ رضہ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ اور جب ناگواری پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود سے

بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب لونڈی غلام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حصے میں (جہاد میں) آتے تھے تو آپ سب گھر والوں کو بانٹ دیتے تاکہ اُن گھروں میں باہم تفریق نہ ہو ـــــــــ یعنی اگر کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے تو اندیشہ ہے کہ ان لوگوں میں باہم رنجش پیدا ہو جاوے یہی طریق ہم لوگوں کو اختیار کرنا چاہئے کہ جب کوئی چیز تقسیم کریں تو ہر موقع پر اسکا خیال رکھیں کہ ایسا طریق نہ اختیار کریں جس سے باہم لوگوں میں رنجش پیدا ہو اور کوئی مفسدہ پیدا ہو خواہ برادری میں تقسیم کی جاوے یا اہل وعیال میں یا شاگردوں یا مریدوں میں۔ خطیب نے حضرت عائشہ رضؓ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کے پاس کھانا لایا جاتا تھا اور دوسرے لوگ بھی آپکے ساتھ کھاتے) تو آپ اپنے آگے سے کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس چھوہارے لائے جاتے تو ہر طرف سے تناول فرماتے تھے۔ ابن السنی وغیرہ نے بسند صحیح حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس پھل لایا جاتا تھا اسوقت کہ جب وہ اوّل ہی کھانے کے قابل ہوتا ہے تو آپ اسکو دونوں آنکھوں سے لگاتے پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ پھر بچوں کو دیدیتے تھے جو آپ کے پاس اُسوقت بیٹھے ہوتے تھے۔ ابن عساکر نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اور حضرت قاسم بن محمد سے بطریق مرسل صحیح روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ برتن لایا جاتا تھا جسمیں خوشبودار تیل وغیرہ ہوتا تو آپ اس تیل میں انگلیاں تر فرمالیتے پھر اسکو جہاں لگانا ہوتا ان انگلیوں سے استعمال فرماتے تھے۔ طبرانی رحہ نے حضرت ام المومنین حفصہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ جب سُونے کو لیٹتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ کو داہنے رخسارہ کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ شیرازی نے القاب میں حضرت عائشہ رضؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ آپ جب (سر میں) تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو بائیں ہاتھ کی ہتیلی میں اسکو رکھتے پھر بھوؤں سے لگانا شروع کرتے (یعنی بھوؤں کو اول لگاتے) پھر دونوں آنکھوں پر لگاتے پھر سر پر لگاتے اور عزیزی میں ہے کہ مناوی نے فرمایا ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ڈاڑھی میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو پہلے دونوں آنکھوں پر لگاتے تھے پھر ڈاڑھی میں لگاتے تھے۔ احقر کہتا ہے کہ یہ روایت میری نظر سے نہیں گذری۔ ابوداؤد اور ترمذی اور طیالسی نے حضرت انس رضؓ اور حضرت جابرؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ آپ پیشاب یا پائخانہ کیلئے بیٹھنے کا جب قصد فرماتے تھے تو اپنے کپڑے

کو نہ اُٹھاتے تھے جب تک کہ زمین (کی اس جگہ سے جہاں فراغت فرماتے) سے قریب ہو جاتا تاکہ بغیر ضرورت ستر نہ کھلے کیونکہ
ستر کھولنے کی ضرورت تو اسی وقت ہوتی ہے جب قضائے حاجت کے لئے آدمی بیٹھ جاوے سو پہلے سے ستر کھولنے کی
کیا حاجت ہے اسلئے آپ عین ضرورت کے وقت ستر کھولتے تھے، ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضؓ
سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب آپ جُنب ہونے کی حالت ہونے میں (بغیر غسل کئے) سونے کا قصد فرماتے
تھے تو وضو فرما لیتے تھے (پھر سوتے تھے) اور جب ایسی حالت (مذکورہ) میں کھانے یا پینے کا قصد فرماتے تھے
تو فقط دونوں ہاتھ (گٹوں تک) دھو لیتے تھے پھر کھاتے پیتے تھے حائض اور نفاس والی عورت جب پاک ہو تو
اسکے لئے بھی یہی سنت ہے۔ حاکم ابوداؤد نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت کی ہے کہ جب
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لشکر کو رخصت فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ
وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ (مناسب ہے کہ جب کسی کو رخصت کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو یہ اس شخص کی دین و دنیا کی فلاح
کے لئے دعا ہے جسکو رخصت کیا جاتا ہے) خطیب نے حضرت انسؓ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب
آپ نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کو پہنتے تھے۔ حکیم ترمذی نے حضرت عبداللہ بن کعبؓ سے نوادر الاصول میں بسند
حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مسواک کر چکتے تھے تو جو بڑا شخص ہوتا اسکو عنایت
فرمادیتے تھے اور جب کچھ پانی وغیرہ پیتے تو بچا ہوا اُس شخص کو عنایت فرماتے جو آپ کی داہنی جانب ہوتا (یہ
دونوں چیزیں آپ بوجہ سخاوت اور لوگوں کو برکت پہنچانے کے عطا فرماتے تھے) ابن السنی اور طبرانی نے بسند
حسن حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت کی ہے کہ جب بادِ شمالی چلتی تھی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا
پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ فِیْھَا (وجہ اس دعا کے پڑھنے کی یہ تھی کہ ایسی ہوا کبھی کسی قوم
پر بطریق عذاب بھیجی جاتی ہے کذا فی العزیزی تو آپ دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کے شر سے
جس کو آپ نے اس ہوا میں بھیجا ہے اور یہی ترجمہ ہے اس دعا کا۔ امام احمد اور حاکم نے بسند صحیح حضرت عائشہ رضؓ
سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت میں سے کسی کی نسبت یہ اطلاع
ہوتی کہ اُس نے ایک دفعہ بھی جھوٹ بولا ہے تو آپ برابر اس سے رنجیدہ اور ناراض رہتے یہانتک کہ وہ شخص توبہ کر لیتا اور جب توبہ
کر لیتا تو آپ بدستور اُس سے راضی ہو جاتے وجہ یہ تھی کہ جھوٹ چونکہ اسلام میں ایک بہت بڑا گناہ ہے اور گنہگار سے بغض

رکھنا لازم ہے اسلئے آپ ایسے شخص سے اعراض فرماتے تھے اور سب گنہگاروں سے آپ کا یہی برتاؤ تھا۔ شیرازی نے القاب میں بسند حسن لغیرہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غمگین ہوتے تھے تو ڈاڑھی مبارک ہاتھ میں لے لیتے تھے اور اس کو دیکھتے تھے اور ابن السنی اور نعیم نے حضرت عائشہ سے اور ابو نعیم نے نیز حضرت ابوہریرہ سے بھی بسند حسن یہ مضمون نقل کیا ہے کہ آپ جب غمگین ہوتے تھے تو بکثرت ڈاڑھی مبارک کو مس فرماتے تھے امام احمد نے بسند صحیح حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سُرمہ لگاتے تھے تو بعدد طاق سلائی آنکھوں میں پھیرتے تھے۔ دوسری حدیث میں جسکو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ مضمون ہے کہ ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے۔ مسلم اور امام احمد وغیرہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جب آپ کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیوں کو (جن سے کہ آپ کھایا کرتے تھے۔ کما فی روایۃ الحاکم) چاٹ لیا کرتے تھے (تاکہ حق تعالیٰ کی نعمت یعنی رزق ضائع نہ ہو) ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو سر مبارک کو آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے تھے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بسند صحیح حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تھے تو فرمادیتے تھے کہ خوش خبری سناؤ لوگوں کو یعنی ان سے خوش کن باتیں کرو دینی اور دنیاوی امور میں اور انکو نفرت نہ دلاؤ تاکہ وہ تم سے نفرت نہ کریں مگر حد شرعی کو ہر جگہ ملحوظ رکھنا چاہئے ایسی بشارتیں اور خوش کن باتیں نہ کرے جو دین کے خلاف ہوں اور آسانی کرو اور لوگوں پر سختی نہ کرو۔ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت صخر بن وداعہ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو روانہ کرنے کا قصد فرماتے تھے تو اوّل روز میں اُس کو روانہ فرماتے تھے (کیونکہ وہ برکت کا وقت ہے حاجت روائی کی ایسے وقت جانے سے زیادہ امید ہے)۔ ابوداؤد نے حضرت عائشہ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کو کسی شخص کی کوئی بُری بات معلوم ہوتی تھی تو آپ نصیحت کے (وقت) یہ نہیں فرماتے تھے کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے کہ وہ ایسا کام کرتا ہے یا ایسی بات کہتا ہے ولیکن یہ فرماتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے کہ۔ ایسی ایسی باتیں (یعنی بُری باتیں) کہتے ہیں اور ایسے ایسے (یعنی بُرے) کام کرتے ہیں سبحان اللہ کیا حسن اخلاق تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور

کیا دانائی تھی کہ نصیحت بھی اس طرح فرماتے تھے جس سے مقصود بھی حاصل ہوجائے اور وہ مجرم رسوا بھی نہ ہو اور اُسکو ندامت بھی نہ ہو بلکہ نصیحت کی قدر کرے اور اسپر عمل کرے۔ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کو کھانا کھالیتے تھے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھالیتے تھے تو صبح کو نہ کھاتے تھے۔ **فائدہ** مقصود یہ ہے کہ آپ دن میں ایک وقت کھانا کھاتے تھے کبھی صبح کو کبھی شام کو۔ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو دو رکعت نماز نفل (جس کا نام لوگوں نے تحیۃ الوضو رکھ لیا ہے) پڑھ لیتے تھے۔ جبکہ وقت مکروہ نہ ہوتا پھر نماز (فرض) پڑھنے (مسجد میں) تشریف لیجاتے تھے۔ خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب جاڑے کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو مکان کے اندر سونا شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے اور جب نیا کپڑا پہنتے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے تھے (یعنی الحمد للہ[1] یا مثل اسکے کوئی اور لفظ شکریہ میں فرماتے) اور دو رکعت نماز نفل شکریہ میں پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو عطا فرمادیتے۔ بیہقی اور خطیب نے بسند حسن حضرت حسن بن محمد بن علی سے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال آتا تھا سو اگر صبح کے وقت آتا تھا تو دوپہر تک نہ رکھتے تھے اور اگر شام کے وقت آتا تو رات تک نہ رکھتے تھے **ف** یعنی فوراً خرچ فرمادیتے تھے۔ محدث بغوی نے حضرت والد مرہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب زیادہ ہنسی آتی تھی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ **ف** اور ایسا اتفاق کبھی ہوجاتا تھا کہ آپ کو زیادہ ہنسی آئے ورنہ آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے۔ کما ورد بسند صحیح[2]

ابن السنی نے حضرت ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے اور بات چیت فرماتے تھے (اور) پھر وہاں سے اُٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو استغفار پڑھتے تھے دس سے لیکر پندرہ بار تک **ف** دوسری حدیث میں آیا ہے کہ وہ استغفار یہ تھی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

---

[1] عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر۔ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ص ۹۵ ج ۲۔ ۱۲۔ عتیق

[2] عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما کان یتبسم رواہ البخاری ۱۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۳۲ ج ۲۔ عتیق۔

اُحِبُّ الْفَتیٰ مُوْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کذا فی العزیزی لکن لم اقف علی سندہٖ۔ ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن سلام سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے اور باتیں کرتے تھے تو کثرت سے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھاتے تھے۔ امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت حذیفہ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز نفل پڑھتے تھے اس عمل سے ظاہری و باطنی دنیوی و اُخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے۔ ابن السنی نے حضرت سعید بن حکیم سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز عمدہ معلوم ہوتی تھی اور اس چیز کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَلَا تَضُرَّہٗ فائدہ آپ کی نظر سے بجز بھلائی کوئی برائی نہیں پہنچ سکتی تھی مگر باوجود اسکے آپ اس عمل کو امت کی تعلیم کے لیے فرماتے تھے تاکہ امت کے لوگ ایسا کریں کذا فی العزیزی۔ ابن سعد نے مجاہد سے بطریق حسن مرسل روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی عورت کو اپنے نکاح کا پیغام دیتے تھے اور وہ پیغام منظور نہ ہوتا تو دوبارہ اسکا ذکر نہ فرماتے تھے (یعنی اصرار نہ کرتے اگر پیغام منظور ہو جاتا نکاح فرما لیتے ورنہ خاموش رہتے اور اصرار کر کے ذلت اختیار نہ فرماتے تھے اور کسی پر دباؤ نہ ڈالتے تھے) اور آپ نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا اس نے انکار کیا پھر خود اس عورت ہی نے آپ سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے اب ہم کو حاجت نہیں رہی۔ ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جب آپ ازواج مطہرات سے خلوت فرماتے تھے تو بہت نرمی اور خوب خاطرداری اور بہت اچھی طرح ہنسنے بولنے سے پیش آتے تھے۔ ابن سعد نے حبیب بن صالح سے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ میں تشریف لیجاتے تھے تو جوتہ پہنکر جاتے تھے اور سر کو ڈھک لیتے تھے۔ بخاری نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تھے تو اس سے آپ یہ کہتے تھے لَابَاسَ طَھُوْرٌ اِنْشَاءَ اللہُ تعالیٰ۔ طبرانی نے بسند حسن حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو پہلے اپنے واسطے دعا فرماتے تھے (پھر اوروں کے لئے دعا کرتے تھے)۔ نسائی نے بسند حسن حضرت ثوبان سے روایت کی ہے کہ جب جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوف پیش آتا تھا تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَاشَرِیْکَ لَہٗ۔
ابن مندہ نے حضرت سہیل رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی بات یا کسی کام سے راضی ہوتے تھے تو سکوت فرماتے تھے ابونعیم نے حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کی آنکھ دکھتی تو آپ ان سے ہمبستری چھوڑ دیتے تھے آنکھ کے آرام ہونے تک۔
ابن المبارک و ابن سعد نے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ پر تشریف لیجاتے تھے تو بہت خاموشی فرماتے تھے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے (کیونکہ جنازہ عبرت کا مقام ہے اسکو دیکھکر اپنی موت کو یاد کرنا چاہیئے اور اس بیکسی کا خیال کرنا چاہیئے جو بعد موت پیش آئیگی اور عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔ حاکم اور ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو پست فرماتے تھے۔ مسلم اور ابوداؤد نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (نیک) کام شروع فرماتے تھے تو پھر اسکو ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے اور جب ایسے حال میں غصہ آتا تھا کہ آپ بیٹھے ہوتے تھے تو آپ لیٹ جاتے تھے (حالت بدل دینا علاج ہے غصہ فرو ہو جانے کا۔ ابوداؤد نے حضرت عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مُردہ کے دفن سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر کچھ دیر ٹھیرتے تھے اور آپ کے ہمراہی بھی ٹھیر جاتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اپنے مردہ بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لئے کہ اس وقت سے سوال کیا جاتا ہے (یعنی منکر و نکیر کے سوال کا وقت ہے اس لئے اس کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی اور جواب باقاعدہ دینے کی دعا کرو تاکہ مردے کو پریشانی نہ ہو۔ ترمذی نے حضرت ابوہریرہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کرتہ پہنتے تھے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے (یعنی اول داہنا ہاتھ اس میں داخل فرماتے تھے۔ کذا فی العزیزی۔
ابن سعد نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک

تھی کہ جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھیر جاتا آپ کے ساتھ تو آپ بھی ٹھیر جاتے اور جب تک وہ شخص چلا نہ جاتا آپ برابر ٹھیرے رہتے اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملاقات کرتا اور آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا تو آپ اُس کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے تھے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ اور ابن المبارک کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنا چہرہ اُس کے سامنے سے نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ اپنا چہرہ آپ کے سامنے سے نہ پھیر لیتا تھا اور جب صحابہ میں سے کسی سے ملاقات فرماتے تھے اور وہ صحابی آپ کے کان کے قریب ہونا چاہتے (سرگوشی کے لئے) تو آپ اُن کے قریب اپنا کان کر دیتے اور اپنے کان کو نہ ہٹاتے جب تک کہ وہ شخص فارغ ہو کر خود نہ ہٹ جاتے۔ نسائی نے حضرت حذیفہ رضؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صحابہ میں سے کوئی ملتا تھا تو آپ مصافحہ فرماتے تھے اور اُن کے لئے دعا فرماتے تھے۔ طبرانی نے حضرت جندب سے روایت کی ہے کہ جب آپ صحابہ سے ملتے تو مصافحہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ سلام (یعنی پہلے سلام کرتے تھے پھر مصافحہ فرماتے تھے)۔ ابن السنی نے روایت کی ہے ایک انصاری کی کنیزک سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو پکارنا چاہتے تھے اور اس کا نام یاد نہ آتا تھا تو یا ابن عبد اللہ کہکر پکارتے تھے (یعنی اے خدا کے بندہ کے بیٹے)۔ حاکم نے حضرت جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے تھے۔ ابوداؤد نے بعض آل ام سلمہ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ آپ کا بچھونا کفن کی شکل ہوتا تھا (یعنی جیسے کپڑے کا کفن دیا جاتا ہے اسی کی قسم سے بچھونا بھی تھا قیمتی اور تکلف کا نہ تھا) اور آپ کی مسجد آپ کے سرہانے تھی (یعنی جب آپ لیٹے تھے تو آپ کا سر آپکی مسجد کی جانب ہوتا تھا۔ کذا فی العزیزی۔ اور دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے بسند حسن حضرت حفصہ سے روایت کیا ہے یہ وارد ہوا ہے کہ آپ کا بچھونا ٹاٹ کا تھا۔ حاکم نے بسند صحیح حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کرتہ ٹخنوں سے اوپر ہوتا تھا (یعنی نصف پنڈلیوں تک جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے۔ کذا فی العزیزی بغیر ذکر سند الروایۃ۔ اور آپ کے کرتہ کی آستین انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں اور دوسری حدیث میں جس کو ابوداؤد اور ترمذی نے

بسند حسن روایت کیا ہے۔ آستین کی لمبائی ہاتھوں کے گٹوں تک وارد ہوئی ہے (غرض دونوں طرح آپ کا پہننا ثابت ہوگیا پس آپ کا کُرتہ کبھی گٹوں تک ہوتا تھا اور کبھی انگلیوں کی برابر۔ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بسند حسن حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں خرما کے درخت کی چھال بھری تھی۔ طبرانی نے نعمان بن بشیر سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت معمولی درجہ کے چھوہارے بھی اس قدر میسر نہ آتے تھے جس سے آپ شکم سیری فرما لیتے روئے زمین کے خزانے آپ کے پیروں تلے تھے مگر زہد اختیار کیا تھا اور لذات دنیا کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر آپ نے ایسے فقر کی حالت اختیار کی تھی اور جو آمدنی ہوتی تھی اُس کو کثرت سے آپ خیرات کرتے تھے اور چھوہارے اہل عرب کی معمولی غذا ہیں کیونکہ وہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ ترمذی نے بسند صحیح حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ (اپنے لئے) کل آئندہ کے واسطے کچھ جمع نہیں رکھتے تھے۔ طبرانی نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آپ چلتے تھے تو لوگوں کو آپ کے آگے سے نہ ہٹایا جاتا تھا اور نہ مارا جاتا تھا (جیسا کہ متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ خادم سڑک پر سے لوگوں کو ہٹاتا ہے جھڑکتا ہے تاکہ اُن کے لئے سڑک خالی ہوجاوے

ابن سعد نے بسند حسن حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ تین دن سے کم میں قرآن ختم نہیں کرتے تھے۔ ابن سعد نے محمد بن الحنفیہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ کسی کام (کے کرنے) کو (جو شرع میں جائز ہوتا تھا) منع نہیں فرماتے تھے۔ پس جب آپ سے کوئی سوال کیا جاتا اور آپ اس سوال کے پورا کرنے کا قصد کرتے تو فرماتے ہاں اور اگر ارادہ اس کے پورا کرنے کا (کسی مجبوری سے) نہ ہوتا تھا تو خاموش رہتے تھے ؛

تمّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
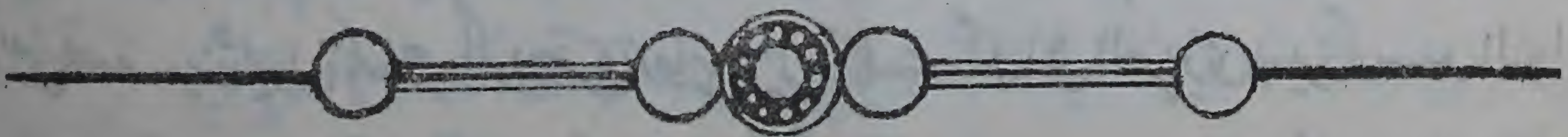
ضمیمۂ ثانیہ بہشتی زیور حصہ ہشتم

ماخوذ از اصلاح النساء

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ جب بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ لکھا جاتا تھا اسی کے جزو بنانے کی غرض سے جس طرح صالح بیبیوں کی کچھ حکایتیں جمع کی گئی تھیں اسی طرح بنظر عبرت و مصلحت تُعْرَفُ الْاَشْیَاءُ بِاَضْدَادِھَا بعض غیر صالح اور بعض تائب عورتوں کے بعضے قصے بھی جمع کیے گئے تھے مگر مجموعہ کی مقدار بڑھ جانے کے سبب سے صرف اوّل قسم کی حکایتوں کو جزو بنایا گیا اور دوسری قسم کی حکایتوں کی جگہ اس حصہ کے بالکل اخیر میں ایک جامع مضمون آیات و احادیث سے بعنوان "عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت" لکھنے پر اکتفا کیا اور ان حکایتوں کا مضمون حالت تسوید میں[سنہ ۱۳۲۵ھ] رکھا رہا کبھی کبھی اس پر نظر پڑتی تو اس کی اشاعت کے لئے موقع کا انتظار ہوتا تھا اتفاق سے اس اثنا میں میرے ایک محلہ دار تجربہ کار صاحب نے ایک یادداشت عورتوں کے بعضے عیوب کی لکھی ہوئی بغرض اطلاع اپنے تجربہ کے مجھ کو دی مطالعہ جو کیا تو اس کی مناسبت اُن حکایتوں سے پا کر خیال ہوا کہ اگر ان سب کو مجتمع کر کے بطور ضمیمہ حصہ ہشتم بہشتی زیور کے قرار دیکر اشاعت کر دی جاوے تو امید ہے کہ ایسی عورتوں کے لئے موجب عبرت ہو اور اس عبرت سے امید ہے کہ توفیق توبہ کی ہو جاوے اور چونکہ وہ یادداشت مذکور بوجہ اس کے کہ حالت غصہ میں لکھی گئی ہے کسی قدر تیز اور عنوان میں مطلق تھی اس لئے اس تیزی اور اطلاق کی تلافی کے لئے اس کے شروع میں بعنوان تنبیہ ایک منصفانہ فیصلہ میں نے اضافہ کر دیا ہے اور اس مجموعہ کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ اوّل حکایات شریر عورتوں کی پھر توبہ کرنیوالیوں کی پھر وہ تنبیہ جو میری اضافہ کی ہوئی ہے پھر وہ یادداشت لکھی گئی بس گویا یہ مجموعہ موجودہ بہشتی زیور کے حصے ہشتم کے آخیر اور جامع مضمون مذکور بالا کی شرح ہے اور نام اسکا اصلاح النساء رکھا گیا فقط اشرف علی تھانوی تحریر تاریخ ۱۵ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ +

ف مگر اس مرتبہ احقر شبیر علی عفی عنہ نے حسب خواہش حضرت قبلہ و کعبہ حکیم الامت دام ظلہم کے اسکو بھی حصہ بہشتی زیور کے ساتھ شامل کر دیا ۱۲ منہ

(۱) عنق کا ذکر

یہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی سب سے پہلے بُرا کام کرکے اِس نے اپنا منہ کالا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس کو یہ سزا دی کہ بڑے بڑے سانپ جو کہ ہاتھی کے برابر تھے اور بڑے بڑے بھیڑیئے جو کہ اونٹ کے برابر تھے اور بڑے بڑے کرگس یعنی گدھ جو کہ گدھے کی برابر تھے غیب سے پیدا کردیئے وہ اس کو آ لپٹے اور سب ملکر اس کو کھا گئے۔ ف دیکھو اس بُرے کام کا کیا نتیجہ ملا اور کوئی یوں نہ سمجھے کہ اب تو کسی کو بھی ایسی سزا نہیں ہوتی یاد رکھو یہ فقط ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہے جو دنیا میں ایسی سخت سزا نہیں ملتی لیکن آخرت میں سب اکٹھی سزا مل جاویگی اور جب آخرت کا آنا یقینی ہے پھر بے فکری کیسے ہوسکتی ہے اور کوئی یوں بھی نہ سمجھے کہ خاص مُنہ کالا کرنے ہی کو بُرا کام کہتے ہیں بلکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے کہ آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور دل سب سے بُرا کام ہوسکتا ہے تو اگر کسی نے غیر مرد کو یا دولہا کو یا برات کو جھانکا تاکا یہ آنکھ کا بُرا کام ہوگیا۔ اگر بدون لاچاری کے غیر مرد سے گھُل مِل کر باتیں بنائیں یہ زبان کا بُرا کام ہوگیا اگر جی خوش کرنے کو اسکی باتیں سنیں یا اس کی زبان سے کوئی غزل یا مناجات سُنی یہ کان کا بُرا کام ہوگیا اسی طرح جس سے شرع میں پردہ ہے اس سے ہاتھ ملانا یا اس کی کمر اور سر پر ہاتھ رکھدینا یہ ہاتھ کا بُرا کام ہے اور ایسے آدمی سے ملنے کو گھر سے جانا یا اس کے سامنے آنے کے لئے پاؤں اُٹھا کر چلنا یہ پاؤں کا بُرا کام ہے اور دل سے اس کو یاد کرنا اُس کے دھیان میں رہنا یہ دل کا بُرا کام ہے تو جو وبال اور گناہ بُرے کام کا ہوتا ہے وہ ان باتوں سے بھی ہوجاتا ہے خدا سے تعالیٰ کے قہر اور غضب سے ڈرنا چاہیئے اور ان سب باتوں سے بچنا چاہیئے۔

(۲) واعلہ کا ذکر

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی ہے مگر ایمان نہیں لائی جب طوفان شروع ہوا اور زمین سے پانی اُبلنے لگا اور نوح علیہ السلام ایمان والوں کو کشتی میں سوار کرنے لگے اپنے بیٹے کو اور اس عورت کو بھی ہر چند سمجھایا کہ ایمان قبول کرکے کشتی میں آجاؤ مگر نہ تو ایمان قبول کیا اور نہ کشتی میں آئے بلکہ خود طوفان ہی کا یقین نہ تھا اس لئے حضرت نوح پر ہنستے تھے غرض جب طوفان بڑھا اُسی میں دونوں ڈوب گئے۔ ف اس عورت کا ذکر قرآن شریف میں بھی اس طرح آیا ہے کہ باوجودیکہ ایک مقبول بندے کی بیوی تھی مگر چونکہ دین کی راہ پر نہ تھی اسلئے ان کی

بیوی بننا اس کے کچھ کام نہ آیا اور دوزخ میں بھیجدی گئی بیبیو خوب سمجھ لیجیو اور اپنے خاوند کے یا کسی باپ بھائی یا بیٹے کے بزرگ ہونے کے بھروسہ نہ رہو جب تک تمہارا دین ایمان درست نہ ہوگا تمہارے کسی رشتہ دار کا بزرگ ہونا تمہارے کام نہ آویگا۔

(۳) حضرت لوطؑ کی بیوی کا ذکر

یہ بھی کافر تھی اور بُری باتوں میں کافروں کو مدد دیتی تھی جب حضرت لوط علیہ السلام کی امت کے کافروں پر خدا کا عذاب آنے کو ہوا تو خدا نے فرشتوں کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اب صبح کو اس بستی پر عذاب آنیوالا ہے۔ آپ ایمانداروں کو اپنے ساتھ لیکر راتوں رات اس بستی سے باہر چلے جاویں اور کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے غرض حضرت لوطؑ حکم الٰہی کے موافق بستی سے نکلکر باہر کو چلے اس وقت یہ عورت بھی اپنی جان بچانے کو ساتھ ہولی جب وہ وقت آیا تو بستی والوں پر عذاب کے پتھر برسنا شروع ہوئے اور شور و غل مچنے لگا۔ سب ایماندار تو مارے خوف کے گردن جھکائے اپنی راہ چلے جارہے تھے اور کوئی اِدھر اُدھر نہ دیکھتا تھا مگر اس عورت کی ان کافروں میں رشتہ داری بھی تھی اور طریقہ بھی اس کا کافروں کا تھا اس واسطے اُس نے پیچھے پھر کر دیکھا کہ ان لوگوں پر کیا گذر رہی ہے بس پیچھا پھر کر دیکھنا تھا کہ ایک پتھر اس کے بھی آکر لگا اور کام تمام ہوا۔ **ف** قرآن شریف میں جس جگہ اور جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا ذکر آیا ہے جس کا بیان ابھی اوپر لکھا گیا ہے اسی جگہ اور اسی طرح اس عورت کا بھی ذکر آیا ہے کہ پیغمبر کی بیوی ہونے سے اس کو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ خود دین کی راہ پر نہ تھی۔ بیبیو اس بات کو پھر اچھی طرح سمجھ لو اپنا ہی دین و ایمان کام آتا ہے۔ بعضی عورتیں اپنے رشتہ داروں کی خاطر اپنے دین کو غارت کر لیتی ہیں اور بد دین رشتہ داروں سے علاقہ اور میل جول رکھتی ہیں دیکھو یہ عورت اپنے رشتہ داروں کی محبت میں برباد ہوگئی اور جان اور ایمان دونوں کھوئے، اور اگر ایمان لے آتی اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھتی تو سب بلاؤں سے بچی رہتی یاد رکھو جو خدا اور رسول کا نہ ہو تم بھی اس سے کچھ واسطہ مت رکھو۔

(۴) صدوف کا ذکر

حضرت صالح پیغمبرؑ کے زمانہ میں یہ ایک کافر عورت تھی اور اس کا چال چلن اچھا نہ تھا اور ایسی ہی ایک اور بھی تھی اور ان کے گھر بکریاں وغیرہ دودھ کے جانور بہت سے تھے حضرت صالحؑ کے معجزہ سے اللہ نے پتھر سے اونٹنی

نکالی اور اس گاؤں میں زیادہ پانی ایک ہی کنوئیں میں تھا سب جانوروں کو اسی سے کھینچ کھینچ کر پانی پلایا کرتے تھے جب سے یہ اونٹنی پیدا ہوئی خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس طرح باری مقرر ہوگئی کہ ایک دن تو سب جانوروں کے پانی پینے کے واسطے رہے اور ایک دن فقط یہ اونٹنی پیا کرے چونکہ وہ اونٹنی بہت زبردست تھی اتنا پانی پی جاتی تھی کہ اس کی باری کے دن میں دوسرے جانوروں کے لئے نہیں بچتا تھا یہ بات کافروں کو سب ہی کو ناگوار تھی اس میں ایک واہیات قصہ یہ ہوگیا کہ یہ دونوں عورتیں جن کا یہ ذکر ہورہا ہے چال چلن تو ان کا خراب ہی تھا ایسے ہی کمبخت دو مرد بھی تھے ان عورتوں نے ان سے شکایت کی کہ ہمارے گھر سب سے زیادہ جانور ہیں اور ایک دن سب کو پیاسا رہنا پڑتا ہے اس کا کچھ علاج کردو تو ہم تم سے خوش ہوں اور ہر طرح تمہاری تابعدار ہیں رہیں ان دونوں پاجیوں نے کیا کیا کہ اور بھی اپنے ساتھیوں کو لیکر اونٹنی کے رستے میں چھپ کر بیٹھ رہے وہ اونٹنی پانی پینے جارہی تھی جب اُن کے برابر پہنچی سب نے نکلکر تلواروں سے اسپر حملہ کیا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے اونٹنی گرگئی پھر اُنہوں نے تلواروں سے بالکل اس کا کام تمام کرڈالا اس پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور پہلے دن سب کافروں کا منہ زرد ہوگیا اور دوسرے دن سُرخ ہوگیا اور تیسرے دن کالا پڑگیا اور چوتھے دن اوّل بڑے زور سے بھونچال آیا اور آسمان سے آگ برسنا شروع ہوئی پھر حضرت جبرئیل نے ایسے زور سے ایک چیخ ماری کہ سب کے کلیجے پھٹ گئے اور جان نکل گئی اور اس آگ سے سب کی لاشیں راکھ ہوگئیں **ف** دیکھو دو عورتوں کی بدذاتی کا وبال سب پر پڑا اور اُن دونوں کو یہ شرارت مال کی محبت میں سوجھی، **بیبیو** مال ومتاع کی محبت دل سے نکالو اللہ بچاوے جانے کہاں سے کہاں اس کا وبال پہنچتا ہے اور ایسی بدذات عورتوں سے جہاں تک ہوسکے دل سے نفرت رکھنا چاہئے اور بولنے میں یا ملنے میں کبھی ایسوں کے ساتھ نرمی نہ کرنا چاہئے ایسوں کے ساتھ ڈھیلا پن کرنے سے یہ ڈر ہے کہ جو عذاب اور وبال اس بدذات پر آوے ویسا ہی اسپر بھی آجاوے اور اگر ناراضی اور نفرت رکھی تو گناہ سے اور خدا کے قہر سے حفاظت رہتی ہے

(۵) اربیل کا ذکر

حضرت الیاس پیغمبر علیہ السّلام کے زمانہ میں یہ عورت ایک بت پرست بادشاہ کی بیوی تھی اور یہ خود بھی بڑی ظالمہ وبے رحم تھی اور اس نے بہت سے پیغمبروں کو مارڈالا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک نیک بخت آدمی

رہتا تھا اس کے پاس ایک باغ تھا اُسی باغ سے اُس کا گذر تھا چونکہ وہ باغ بہت ہی اچھا تھا اور سب آدمی اسکی تعریف کیا کرتے تھے اس لئے یہ عورت جلتی تھی اور اسی فکر میں رہا کرتی تھی کہ کوئی بہانہ نکال کر یہ باغ اس شخص سے چھیننا چاہیئے اور اس شخص کو قتل کرنا چاہیئے اتفاق سے اس کا شوہر تو کسی بڑے دور کے سفر میں چلا گیا اور جب وہ کہیں جاتا تھا اپنی اس بیوی کو سب کام بادشاہی کے سپرد کر جاتا تھا اس دفعہ میں بھی اسی دستور کے موافق سب بادشاہی کے کام اس کے اختیار میں دیئے گئے اس نے یہ شرارت کی کہ کئی آدمیوں کو سکھلایا کہ تم دربار میں یہ جھوٹی گواہی دینا کہ اس شخص نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اور اس بادشاہ کا قانون تھا کہ جس شخص پر یہ بات ثابت ہوجاتی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں وہ شخص قتل کر دیا جاتا تھا، اس عورت نے اس نیکبخت آدمی کو گرفتار کر بلایا اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تو نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اُس نے انکار کیا، اُس نے ان ہی آدمیوں کو بلا کر گواہی دلوادی انہوں نے گواہی دیدی کہ اُس نے ان کو گالیاں دی ہیں، اس پر اس عورت نے اس بیچارے کو قتل کر ڈالا اور اُسکا وہ باغ ضبط کر لیا۔ جب سفر سے لوٹ کر آیا اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاسؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اس بادشاہ سے کہدو کہ ایک بےگناہ مسلمان پر اس قدر ظلم کیا گیا کہ اس کو مار ڈالا اور اس کا باغ چھین لیا اگر دونوں میاں بیوی توبہ کریں اور اُس کے وارثوں کو باغ لوٹا دیں تو بہتر ہے نہیں تو اُن کو ہلاک کر دوں گا جب حضرت الیاسؑ نے اس سے جا کر یہ بات کہی بڑا غصہ ہوا اور توبہ تو کیا کرتا اور اُلٹا حضرت الیاس علیہ السلام کا دشمن ہوگیا آخر حضرت الیاس علیہ السلام بحکم خدائے تعالیٰ وہاں سے اور کہیں چلے گئے تھوڑے دنوں میں اس بادشاہ کا ایک لڑکا بیمار ہو کر مر گیا یہ صدمہ ختم نہ ہوا تھا کہ ایک اور بادشاہ اُس پر چڑھ آیا اور ملک چھین لیا اور اس کو اور اس کی ساری قوم کافر کو تلوار کا لقمہ بنایا **ف** دیکھو ظلم کا کیا نتیجہ ہوا **بیبیو** کسی کی چیز پر نیت رکھنا یا کسی کو ناحق زبان سے کچھ کہنا یا کسی کو مارنا تکلیف پہنچانا یا طعن تشنیع سے کسی کا دل دکھانا یا کسی کی غیبت کرنا سب ظلم ہے اور ظلم کا وبال تم نے سن لیا ان سب باتوں سے ہمیشہ اپنے آپ کو خوب بچائیو۔

(۶) نائلہ کا ذکر

ایک قوم تھی جرہم جو مکہ میں سب سے پہلے آکر حضرت اسمٰعیل کے بچپن کے زمانہ میں آباد ہوئی تھی اُن میں ایک عورت نائلہ نام تھی اس کمبخت نے خاص کعبہ شریف کے اندر اپنا منہ کالا کیا خدائے تعالیٰ کا غضب دونوں مرد عورت پر

نازل ہوا اور دونوں پتھر کے ہوگئے اس مرد کا نام اساف تھا لوگوں نے دونوں کو اُٹھا کر صفا مروہ جو مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں ان پر ایک ایک کو رکھدیا تاکہ لوگ دیکھ کر خدا کے غضب سے ڈریں بہت دنوں تک دونوں وہاں رکھے رہے جب ایک زمانہ گذر گیا جاہل لوگوں نے بیوقوفی سے ان کو پوجنا شروع کر دیا اس واسطے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اُن کو اُٹھوا کر پھکوا دیا گیا تھا۔ **ف** خدائے تعالیٰ اپنے غضب سے بچائے خدا کی نافرمانی کا یہی انجام ہوتا ہے اگر یہاں کوئی بچ گیا تو آخرت میں کیسے بچیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پاک موقع میں گناہ کرنا اور زیادہ گناہ ہے اس طرح پاک وقت میں گناہ کرنا زیادہ گناہ ہے بعضے آدمی رمضان وغیرہ میں بھی گناہ کرنا نہیں چھوڑتے اس کا اور زیادہ وبال پڑتا ہے چاہے کوئی گناہ ہو غیبت اور ظلم کرنا، ناجائز پیسہ خرچ کرنا، گناہ میں یہ سب باتیں آگئیں۔

(۷) بلعم باعور کی بیوی کا ذکر

یہ شخص بڑا عابد زاہد تھا شام کے ملک میں رہتا تھا حضرت موسیٰ کی امت کے مسلمان خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت یوشع علیہ السلام کے ساتھ ملک شام میں بیت المقدس کو کافروں کے ہاتھ سے چھڑانے گئے وہاں کے لوگ اسکے پاس آئے اور کہا کہ تم ان مسلمانوں کے لئے بددعا کر دو کہ یہ ہار جائیں اس نے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر کے لئے اور جو پیغمبر کے ساتھ ہوں اُن کے لئے بددعا کرنی بڑی سخت بات ہے میں ہرگز ایسا نہ کروں گا لوگوں نے اس کی بیوی کو بہت مال و زر دیکر کہا کہ تو کسی ڈھب سے اپنے میاں کو بہکا اس ناپاک گندی نے لالچ میں آکر اس طرح میاں کو پٹی پڑھائی کہ وہ بددعا کرنے کو تیار ہوگیا اور جب بددعا شروع کرنے کا ارادہ کیا اُسی وقت ایمان تو جاتا ہی رہا تھا زبان بھی چھاتی پر آ لٹکی اور جب مسلمانوں کو فتح ہوئی بلعم باعور کو بھی قتل کر دیا گیا۔ **ف**۔ دیکھو لالچ کیسی بُری چیز ہے کہ مال اور زر کے لالچ میں آکر اس عورت نے اپنا بھی دین خراب کیا اور خاوند کو بھی برباد کیا کہ ایمان بھی گیا اور جان بھی گئی۔

بیبیو۔ اب بھی بہت عورتیں لالچ میں گرفتار ہو کر میاں سے رشوت لواتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ ہمارے پاس ایسا زیور ہے اتنا روپیہ ہے یہ نہیں سمجھتیں کہ میاں بیوی دونوں دوزخی بن رہے ہیں۔

(۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کرنیوالی عورت کا ذکر

اس زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اس کی بیوی کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے تھی جب وہ بیوی بڑھیا ہوگئی اسکو یہ خیال ہوا کہ شاید بادشاہ کو اور کسی طرف رغبت ہو جائے اس لئے اس نے یہ سوچا کہ اپنی اس لڑکی کو اپنے اس خاوند کی

جورو بنائے اور اس بدذات نے اپنی لڑکی کو بھی اس بات پر آمادہ کردیا وہ بے حیا بھی اس کی فکر کرنے لگی اور طرح طرح سے بادشاہ کا دل اپنی طرف کرنے لگی اس کمبخت کا بھی دل آگیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جو یہ خبر ہوئی انہوں نے اسکو منع کیا یہ سب ناپاک آپ کے دشمن ہوگئے یہاں تک کہ آپ کو گرفتار کرکے بُلایا اور سر مبارک تن سے جدا کردیا اور گناہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کٹا ہوا سر آواز دیتا تھا کہ کمبخت یہ تیرے لئے حلال نہیں مگر اس پاجی نے ایک نہ سُنی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک سے خون جوش کھانے لگا اور کسی طرح جوش تھمتا نہ تھا۔ اس زمانے کے عالموں نے کہا جب تک ان کے قتل کرنے والوں کا خون نہ بہایا جائیگا اس خون کا جوش کم نہ ہوگا اس زمانے میں کوئی اور نیک بادشاہ تھا اس کو جو یہ خبر پہنچی اُس نے اپنا لشکر لیکر چڑھائی کی اور یہ جتنے قتل میں شریک تھے ان سب کو اور ستر ہزار کافروں کو قتل کیا تب اس خون کو قرار ہوا **ف** اللہ بچائے شیطانی کام سے دیکھو نفس کی پیروی کرنے سے کہاں سے کہاں بات پہنچی، ایک پیغمبر قتل ہوئے پھر دوسرا گناہ کا کام ہوا اور پھر بھی نفس کی خوشی نصیب نہ ہوئی جلدی ہی ظلم کا نتیجہ مل گیا اور جتنے آدمی سُنکر خاموش ہوگئے تھے اور بادشاہ کی اس حرکت اور ظلم سے ناراض نہ ہوئے تھے وہ سب بھی اس وبال میں گرفتار ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ نفس کی صلاح پر عمل کرنا اور اسی طرح ظلم کرنا اور جو خلاف شرع کام کرتا ہو اس سے نفرت نہ کرنا یہ سارے کام بڑے سخت ہیں۔ ان سے بہت بچنا چاہیئے نفس جو ایسی صلاح دے کہ شرع کے خلاف ہو ہرگز اس کا کہنا مت مانو اور شرع کو مت چھوڑو اور کسی پر کسی طرح کا ظلم اور زیادتی مت کرو نہ تو ناحق کسی کا دل دُکھاؤ نہ کسی کی آبرو کو بٹہ لگاؤ نہ کسی کا کچھ حق دباؤ یہ سب ظلم ہے اور جو شخص خلاف شرع کچھ کام کرے اس سے دل میں نفرت رکھو اور اگر وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے تو ظاہر میں بھی اس سے کھچے جاؤ کیونکہ ایسے آدمی سے محبت اور میل جول رہنے سے ڈر ہے کہ یہ بھی اس کے وبال میں پکڑا جائے۔

(۹) شمسون کی بیوی کا ذکر

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے اُس زمانہ میں یہ شمسون ایک عابد زاہد آدمی تھے۔ اور خدائے تعالیٰ نے ان کو بہت زور دیا تھا اس وقت کوئی بادشاہ تھا کافر وہ اُن کا دشمن تھا اُس نے اُنکی بیوی سے کہلا بھیجا کہ اگر تو شمسون کو کسی طرح گرفتار کردے تو میں تجھ کو اپنے نکاح میں لے آؤں، اس

بدبخت نے جب یہ سو گئے ان کے ہاتھ باندھ کر کافروں کے حوالہ کر دیا وہ لوگ ان کو اس بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے منادی کرا دی کہ شمسون کو سولی پر چڑھایا جائے گا جس کو دیکھنا ہو آ کر دیکھے ہزاروں خلقت جمع ہو گئی اس وقت شمسون نے حق تعالیٰ سے دعا کی اس بادشاہ کا مکان گر پڑا اور بادشاہ دب کر مر گیا لوگ اس کے نکالنے میں لگ گئے شمسون صحیح سلامت اپنے گھر پہنچے اور اس بیوی کو طلاق دیدی **ف** اس کمبخت عورت کو دنیا کے لالچ نے گھیرا کیسے اچھے نیک خاوند کے ساتھ کیسی بے وفائی کی مگر مراد بھی پوری نہ ہوئی اور خاوند بھی چھوٹ گیا بداعمالی کی ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے۔ لالچ سے بہت بچنا چاہیئے۔

(۱۰) جریج کو تہمت لگانیوالی عورت کا ذکر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بزرگ آدمی تھے جریج انکا نام تھا تھوڑی سی عمر میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ گئے تھے اور خلقت سے الگ ہو کر جنگل میں ایک عبادتخانہ بنا لیا تھا ایک دفعہ وہ نفل نماز میں مشغول تھے اتنے میں ان کی والدہ نے دروازہ پر آ کر اُن کو پکارا یہ نماز کی وجہ سے نہ بول سکے اُن کی ماں کو یہ خبر نہ تھی وہ ان کے جواب نہ دینے سے ناراض ہوئی اور اُن کو یہ کوسنا دیا کہ الٰہی اس کو بدچلن عورتوں سے پالا پڑنا نصیب ہو چونکہ ماں باپ کا بڑا حق ہوتا ہے اور اسی واسطے یہ مسئلہ ہے کہ اگر نفل نماز میں ماں باپ پکاریں اور اُن کو اس نفل نماز پڑھنے کی خبر نہ ہو تو نفل نماز توڑ کر بول پڑنا چاہیئے مگر جریج عالم نہ تھے اس واسطے وہ نہیں بولے اور ماں کے حق میں کوتاہی ہوئی اس واسطے ماں کا کوسنا لگ گیا اور بیچارے پر یہ مصیبت پڑی کہ حسد کرنیوالے لوگوں نے ایک بدچلن عورت کو سکھلایا کہ کسی طرح جریج کو بدنام کرے۔ اس کو کہیں واہی تباہی پیٹ رہ گیا تھا اُس نے بچہ ہونے کے بعد غریب جریج کا نام لے دیا لوگ عبادت خانہ پر چڑھ آئے اور بالکل اس کو ڈھا گرایا اور جریج پر سختی کرنے لگے کہ دیکھ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ جریج نے اُس کے دودھ پیتے بچے کی طرف منہ کر کے کہا کہ بتلا تیرا باپ کون ہے اُس نے ایک چرواہے کا نام لیا پھر تو تمام لوگ بڑے معتقد ہوئے اور لگے ہاتھ پاؤں جوڑنے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں انہوں نے فرمایا کہ نہیں بس مٹی کا بنا دو جیسے پہلے تھا چنانچہ ویسا ہی بنا دیا **ف** دیکھو وہ عورت ایک نیک آدمی پر تہمت لگا کر کیسی ذلیل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو کیسا رُسوا کیا دیکھو کبھی کسی بے گناہ پر تہمت کسی طرح مت دھرنا بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ذرا سے شبہ میں کسی کو

بدچلنی کی تہمت لگادی کہیں کسی کے سر چوری رکھدی یہ سب باتیں بہت گناہ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد کو ہر وقت کوسنا اچھا نہیں جانے کونسی گھڑی قبولیت کی ہو پھر خواہ مخواہ اولاد کو بھی پریشانی ہو ان کی پریشانی دیکھکر اپنے کو بھی صدمہ ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کا بڑا حق ہے آجکل اس بات کا بہت کم خیال کرتے ہیں **بیبیو** اس میں کبھی غفلت اور کوتاہی مت کرنا۔

(۱۱) بنی اسرائیل کی ایک بیرحم عورت کا ذکر

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل میں کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ ایک عورت تھی اس نے ایک بلی کو پکڑ کر باندھ دیا نہ تو اس کو کچھ کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑ ہی دیا کہ چوہے وغیرہ کھا کر اپنا گذر کرتی وہ بلّی اس حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں داخل کیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دوزخ میں وہی بلّی اس عورت کی چھاتی پر سوار ہے اور ناخن اور پنجوں سے اس کو نوچ رہی ہے **ف** تم نے بے رحمی کا نتیجہ سُن بھی لیا کسی پر بیرحمی مت کرو چاہے آدمی ہو چاہے جانور ہو البتہ بلّی کتّا اگر بہت ستائے تکلیف دے تو اس کو مارنا درست ہے لیکن ترسانا بڑا گناہ ہے۔ بعضے سنگدل آدمی طوطا، مینا اور کوئی جانور پال لیتے ہیں اور پنجرے میں ڈالکر نہ اُن کے کھانے پینے کی خبر لیتے ہیں نہ اُن کے دھوپ اور سایہ میں رہنے کا خیال رکھتے ہیں نہ ان کو آزاد کرتے ہیں ایسے ترسانے کا انجام دنیا میں بھی بُرا ہے اکثر ایسے آدمی دنیا میں بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں گرفتار رہتے ہیں اُن کو چین نصیب نہیں ہوتا اور آخرت میں تم نے سُن ہی لیا کہ وہ عورت دوزخ میں پہنچی **بیبیو**! بے رحمی سے بہت بچتی رہو۔

(۱۲) پہلی امتوں کی ایک بدذات عورت کا ذکر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک شخص عابد زاہد تھا، ایک بدذات عورت اُس کے پیچھے پڑی اور اپنی ایک لونڈی کو اُس کے پاس بھیجا کہ ہمارا کسی سے لین دین کا کچھ معاملہ ہوتا ہے بڑا معاملہ ہے گواہوں کے رُوبرو کرنا ہے اللہ کے واسطے گواہ ہو جاتا ثواب کا کام ہے ذرا کھڑے کھڑے تم بھی ہو جاؤ یہ بیچارے سیدھے بھولے اسکے یہاں چلے گئے جب وہ گھر کے اندر ہو گئے اس لونڈی نے سب دروازے بند کر لئے۔ جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بدذات عورت بیٹھی ہے اور شراب بھی رکھی ہے اور ایک لڑکا بھی موجود ہے۔ اُس وقت اُس نے ظاہر کیا کہ

میں نے گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ تمہاری پرہیزگاری توڑنے کو بلایا ہے تم مجھ سے منھ کالا کرو یا شراب پیو یا اس لڑکے کو قتل کرو۔ آلودہ عابد بیچارہ جان کے خوف سے بہت پریشان ہوا اور اپنے جی میں ان تینوں باتوں میں شراب کو اوروں سے ہلکی بات سمجھ کر پی لی شراب پینا تھا کہ عقل گم ہوگئی اور اسی حالت میں وہ دونوں گناہ بھی اس سے ہوگئے **ف** گناہوں میں آپس میں کچھ ایسا علاقہ ہے کہ جہاں ایک گناہ ہوا پھر دوسرے گناہ بھی ہوتے چلے جاتے ہیں اس واسطے گناہ چاہے بڑا ہو یا چھوٹا سب سے بہت بچنا چاہیئے نہیں تو دوسرے گناہوں کا بھی دروازہ کھل جاتا ہے چنانچہ اکثر دیکھا ہے کہ کسی نے رسم و رسوم کے موافق اپنی اولاد کے بیاہنے کا ارادہ کیا اور یوں سمجھا کہ خلاف شرع تو ہے مگر کوئی زیادہ بھاری گناہ نہیں ہوگا اور جتنے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے وہ اپنے پاس بھی ہے اور ان سب باتوں کو سوچ کر کام شروع کر دیا اب ایسے ایسے پیچ آپڑتے ہیں کہ ضرور ہی اور گناہ بھی بڑے بڑے ہو جاتے ہیں کبھی تخمینہ سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے اور سودی قرض لینا پڑتا ہے کبھی نابالغ یتیم بچوں کا حق اپنے روپیہ میں ملا ہوا ہوتا ہے اس کو خرچ کر بیٹھی ہیں جس کا خرچ کرنا حرام ہے اور وہی حرام کھانا اپنے سب مہمانوں کو بھی کھلاتی ہیں۔ دیکھو کہاں سے کہاں گناہ کا اثر پہنچ گیا۔ اسی طرح سب گناہوں کا قاعدہ ہے۔

(۱۳) بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک حوض پانی سے بھروا کر اس میں کوئی ایسی دعا کر دی تھی کہ اس پانی میں یہ اثر ہو گیا تھا کہ اگر کوئی بدکار عورت وہ پانی پی لیتی تو اسی وقت اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور فوراً مر جاتی موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی اس حوض میں یہ تاثیر تھی کہ ایک دفعہ ایک شخص کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا اور وہ شبہ سچا تھا جب خاوند نے اس کا چرچا کیا اور اس زمانے کے حاکموں سے فریاد کی اور انہوں نے اسی پانی کا فیصلہ تجویز کیا اور اس عورت کو بلا بھیجا اس عورت کی ایک بہن تھی وہ دونوں بہنیں اس قدر ہمشکل تھیں کہ بڑی مشکل سے دونوں کی پہچان ہوتی تھی اس عورت نے کیا چالاکی کی کہ خدا جانے کیا جھوٹ سچ ملا کر اپنی اس بہن کو کسی طرح بہکا کر اپنی جگہ بھیج دیا اس نے جا کر سب کے سامنے پانی پی لیا وہ تو پاک تھی اسکو کچھ نہ ہوا لوگوں کو تعجب ہوا غرض وہ پانی پی کر جب اپنے گھر آئی اور اس ناپاک بہن سے ملی بس اس کا سانس لگنا تھا کہ اس کا تمام چہرہ سیاہ ہوگیا اور فوراً مر گئی اس وقت سب کو چالاکی کا حال معلوم ہوا۔ **ف** دھوکا اور چال چھپا نہیں رہتا اللہ تعالیٰ رسوا کر ہی دیتا ہے **بیبیو** بات میں اور برتاؤ میں دل کو صاف اور زبان کو سچا رکھنا چاہیئے

(۱۴) اُمّ جمیل کا ذکر

یہ ابولہب کافر کی بیوی ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس کی برائی سورہ تبت میں آئی ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک دشمنی رکھتی تھی کانٹے دار لکڑیاں جنگل سے لاکر رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں بچھادیا کرتی تھی تاکہ آتے جاتے آپ کے پاؤں میں چبھیں ایک دفعہ لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر لادے ہوئے آتی تھی اور اس کی رسی ٹھوڑی کے نیچے سے ہی نکال کر اٹکا رکھی تھی کہ گٹھا سنبھلا رہے اچانک وہ گٹھا پیچھے کو گر گیا اور وہ رسی اس نے گلے میں آگئی اور گلا گھٹ کر مرگئی **ف** اللہ بچائے دین اور دینداروں سے دشمنی کرنے کا انجام دنیا میں بھی برا اور آخرت میں بھی برا بعض عورتیں مولویوں کے مسئلوں کو جھٹلایا کرتی ہیں اور جو کوئی مسئلہ پر چلے اس کو طعنہ دیا کرتی ہیں خاصکر شادی غمی میں جو شرع کے موافق کرے یا کہے اس سے بہت برا مانتی ہیں۔ یہ بھی دین کے ساتھ دشمنی رکھنا ہے اور اس دشمنی کا وبال دونوں جہان میں جو کچھ ہوگا ابھی سن چکی ہو ان سب باتوں سے توبہ کرو اور بچو۔

(۱۵) جو عورتیں مکہ کے فتح ہونیکے دن ماری گئیں ان کا ذکر

مکہ شریف پہلے کافروں کے قبضہ میں تھا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کافروں کو نکالا اس کو مکہ کا فتح ہونا کہتے ہیں۔ ان کافروں میں کئی عورتیں ایسی تھیں جو دین اسلام کی ہجو اور برائی کے گیت گایا کرتی تھیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان عورتوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو ان میں سے یہ چار ماری گئیں۔ فرشتہ اور فرتنا اور اریبہ اور ام سعد **ف** ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول تو رحیم کریم بڑے تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے لڑائی میں بھی منع فرمایا ہے مگر ان عورتوں نے برائی ہی اتنی بڑی کی تھی جس سے خدا تعالیٰ کا حکم انکے قتل کا ہوگیا کیونکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدوں خدا کی اجازت کے کوئی کام نہ کرتے تھے اور وہ برائی یہی تھی کہ دین کو برا کہتی تھیں اور اس کے گیت جوڑ رکھے تھے۔ اب بھی بعض عورتوں میں یہ روگ ہے کہ شرع کو جو چاہتی ہیں کہدیتی ہیں اور بعض عورتیں مولویوں کی برائی میں گیت بھی جوڑ لیتی ہیں۔ ان کو ڈرنا چاہیئے۔

(۱۶) زینب بنت حارث کا ذکر

ایک بستی تھی خیبر وہاں کافر یہودی رہتے تھے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی لڑائی ہوئی تھی اور مسلمانوں کی فتح ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں ٹھیرے ہوئے تھے کہ ایک یہودی عورت جسکا نام زینب تھا ہمارے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے کچھ کھانا لائی اس کمبخت نے زہر ملا دیا تھا آپ نے اور آپ کے بعضے صحابیوں نے کھا لیا پھر خدائے تعالیٰ کی قدرت سے آپ کو معلوم ہوا آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور سب کو منع کر دیا لیکن ایک صحابی تو اسی میں ختم ہو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدت کے بعد اس کا اثر ہوا اور وفات کی بیماری اسی کے اثر سے تھی۔ بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب اُن صحابی کا انتقال ہو گیا تو اس عورت سے پوچھا اُس نے اقرار کیا اور سزا میں وہ بھی قتل کی گئی۔ **ف** اس کمبخت عورت کو بھی دینِ اسلام کی دشمنی نے غارت کیا۔ بیبیو دین اسلام اور شرع کی بات سے کبھی دل میں بُرائی مت لاؤ خوشی خوشی اس کو مان لیا کرو۔

(۱۷) لبید یہودی کی بیٹیوں کا ذکر

ان سب نے صلاح کر کے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کو جادو کیا تھا ہلاکت کے صدمے سے تو آپ بچے رہے لیکن اتنا اثر ہوا کہ آپ کے مزاج میں کچھ بھول سی ہو گئی وہ بھی دین کی باتوں میں نہیں بلکہ کھانے پینے اور اُٹھنے بیٹھنے کی عادتوں میں پھر اللہ تعالیٰ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونوں سورتیں اُتاریں انکی برکت سے اس جادو کا اثر بالکل جاتا رہا **ف** ان لوگوں کو بھی دین کی دشمنی نے خراب کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کا ارادہ کیا دین والوں سے کبھی دل میں رنج اور دشمنی مت رکھنا۔

(۱۸) سلمیٰ بنت مالک کا ذکر

یہ پہلے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہو گئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ یہ مسلمان نہیں رہیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حضرت کی وفات ہو گئی اسکو حکومت کا خبط سوجھا اور دین سے پھر گئی اور بہت سے گمراہ آدمی اسکی حکومت میں آ گئے آخر مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچا اور اس عورت کا اور اسکے ساتھیوں کا تلوار سے مار کر خاتمہ کر دیا **ف** جیسے مال کی محبت بُری چیز ہے اسی طرح سردار بننے کی بھی ہوس آدمی کو غارت کرتی ہے۔ دیکھو اس عورت کی دنیا اور دین دونوں خراب ہوئے۔ بیبیو اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھو اور عاجزی اختیار کرو اسی سے خدا تعالیٰ تمکو دونوں جہان میں بڑائی بخشیں گے

(۱۹) قطامہ کا ذکر

یہ ایک گروہ ہے وہ خارجی کہلاتے ہیں یوں تو مسلمان ہیں مگر ان کے بہت سے عقیدے دین کے خلاف ہیں وہ لوگ حضرت علیؓ کے وقت میں شروع ہوئے ہیں اور حضرت علیؓ سے انکی بڑی بڑی لڑائیاں بھی ہوئی ہیں۔ اس واسطے حضرت علیؓ کے بڑے

دشمن تھے اسی گروہ کے تین آدمی ایک دفعہ مکہ میں اکٹھے ہوگئے حضرت علیؓ اس زمانہ میں شہر کوفہ میں رہا کرتے تھے ان تینوں میں یہ صلاح ٹھیری کہ حضرت علی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی اور تھے ان دونوں کو بھی قتل کر دینا چاہیئے حضرت علیؓ کے قتل کرنے کے واسطے ایک شخص تیار ہوا اس کا نام عبدالرحمن ابن ملجم تھا اور اس ارادہ سے کوفہ کو چلا وہاں یہ عورت کمبخت مل گئی اس کی صورت شکل دیکھ کر اس نے اس عورت کو نکاح کا پیغام دیا اس عورت نے کہا کہ اگر میرا مہر دے سکو تو نکاح منظور ہے اس نے مہر پوچھا، اس نے کہا کہ مہر یہ ہے کہ علیؓ کو قتل کر دو وہ عورت بھی خارجی تھی اور حضرت علیؓ کے ہاتھ سے اُس کا باپ اور بھائی اور چچا اور خاوند لڑائی میں مارے گئے تھے یہ سب خارجی تھے اس لئے اس نے یہ فرمائش کی، غرض اس شخص نے اس بات کو قبول کیا اور صبح کی نماز سے پہلے مسجد کے دروازہ میں چھپکر کھڑا ہوگیا جب حضرت علیؓ نماز کے واسطے مسجد کے اندر آنے لگے اُس نے ایکبارگی نکلکر آپ کے سر پر ایک تلوار کا ہاتھ مارا اور بھاگا اسی زخم سے حضرت علیؓ نے وفات فرمائی۔ اور وہ نالائق پکڑا گیا اور مارا گیا ف دیکھو ایسی عورت کو دین سے محبت ہوتی تو اپنے بد دین رشتہ داروں کی وجہ سے حضرت علی سے دشمنی نہ کرتی مگر خود بھی بد دین تھی اس واسطے اتنا بڑا گناہ سمیٹا۔ **بیبیو** دین کی محبت دل میں پیدا کرو نہیں تو بڑے بڑے گناہ بد دینی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۲۰) جعدہ بنت اشعب کا ذکر

یہ حضرت امام حسنؓ کی بیوی ہے یہ ایسی ڈوبی کہ یزید جو حضرت امام حسنؓ کا دشمن تھا اس کے بہکانے سے اپنے ایسے پیارے مقبول خاوند کو زہر دیا اس کمبخت نے اس بد بخت عورت کو یہ چقمہ دیا تھا کہ تجھ سے نکاح کر لوں گا اور ایک لاکھ درم دونگا جس کی قیمت قریب تیس ہزار روپیہ کے ہوتی ہے جب زہر دیا گیا اس کی تیزی سے امام حسنؓ کی آنتیں اور کلیجہ کٹ کٹ کر دستوں کی راہ نکل گیا اور چالیس روز یہی تکلیف اُٹھا کر انتقال فرمایا۔ اس وقت اس عورت نے یزید کو کہلا بھیجا کہ اب وہ وعدہ پورا کرو اُس نے صاف جواب دیا کہ میں تجھ کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا غرض بد نصیب کو گناہ کا گناہ ہوا اور دنیا کی مراد بھی پوری نہ ہوئی۔ **بیبیو** یہ ساری خرابی دنیا کے لالچ سے ہوئی لالچ میں جو کچھ بھی ہو جائے تھوڑا ہے اس بیماری کو دل سے نکالو اور مال و متاع زیور پوشاک کی ہوس اور محبت سے دل کو پاک کرو۔ یہ بیبیں ۲ قصے بُری عورتوں کے تھے اب چند قصے اُن عورتوں کے لکھتے ہیں جو اول بُری راہ پر تھیں پھر خدائے تعالیٰ نے اُن کو نیک ہدایت کی۔

(۲۱) بی بی زُلیخا کا ذکر

انکی شادی اول مصر کے وزیر سے ہوئی تھی اس نے یوسف علیہ السلام کو مول لیکر اُن کے سپرد کیا تھا کہ اولاد کی طرح ان کو رکھو ان کو بُرے بُرے خیال پیدا ہو گئے مگر یوسف علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے بچایا پھر اسی وزیر نے مصلحت سمجھ کر یوسف علیہ السلام کو قید کر دیا پھر ایک مدت کے بعد جب یوسف علیہ السلام کو مصر کے بادشاہ نے قید خانہ سے چھوڑ دیا تو یوسف علیہ السلام نے اس سے کہلا بھیجا کہ اول میرا حال عورتوں سے پوچھ لو پوچھنے پر زلیخا نے کہا وہ پاک ہیں میری ہی خطا تھی آخر جب یوسف علیہ السلام

مصر کے بادشاہ ہوگئے اور وہ وزیر مر گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا اور ان سے دو لڑکیاں افرائیم اور میشا ئیم پیدا ہوئیں فـ دیکھو سچ کیسی اچھی چیز ہے جس زمانہ میں انہوں نے جھوٹی تہمت یوسف علیہ السلام پر لگائی اُس کا یہ وبال ہوا کہ اُن کی پریشانی اور مصیبت بڑھتی رہی اور جب انہوں نے سچ بولدیا اللہ تعالیٰ نے اُن کی مصیبت کاٹ دی اور اُنکی مراد حاصل ہونیکا سامان اس طرح ہوگیا کہ اُن کا خاوند مرا یوسف علیہ السلام کو بادشاہی ملی اور ان سے نکاح کر لیا۔ بیبیو ہمیشہ سچ بولو اگر کوئی خطا قصور ہو جائے توبہ کر لو اور اس پر اڑ و مت اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شیخی مت کرو۔

(۲۲) قارون کی بہکائی ہوئی عورت کا ذکر

حضرت موسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں قارون ایک بڑا مالدار اور بخیل تھا۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے جو اس کو زکوٰۃ دینے کو فرمایا اس کو بہت ناگوار ہوا اور آپ کا دشمن ہوگیا اور کمبخت نے یہاں تک ارادہ کیا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی آبرو کا لاگو ہوگیا اور ایک بدچلن عورت کو بہت کچھ مال زیور جواہرات دیکر بہکایا کہ توبہ توبہ تو حضرت موسٰی علیہ السلام پر اپنے ساتھ تہمت دھر دے وہ بیہودہ راضی ہوگئی۔ ایک دفعہ حضرت موسٰی علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے یہ مسئلہ بھی بیان کیا کہ جو کوئی بُرا کام کرے اسکو ایسی ایسی سزا ہوگی کمبخت قارون اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا کام کریں تو کیا ہو آپ نے فرمایا کہ میری بھی یہی سزا ہو اس پر وہ نالائق بولا کہ فلانی عورت آپ کا نام اپنے سے لگاتی ہے وہ عورت بھی وہاں موجود تھی آپ نے اس کو قسم دیکر فرمایا کہ سچ بولنا وہ خدا سے ڈر گئی اور کہنے لگی اے نبی اللہ کے آپ پاک ہیں اور اُس نے مجھ کو اتنا زیور اور مال دیکر سکھلایا تھا کہ آپ کا نام لے دوں اب میں توبہ کرتی ہوں اور مسلمان ہوتی ہوں اُس وقت آپ کو بہت غصہ آیا اور حق تعالیٰ سے بد دعا کی قارون اپنے مال و دولت سمیت زمین میں دھنس گیا اور جہنم رسید ہوا ف خدائے تعالیٰ جب ہدایت دیتا ہے توبہ کرنیکا اور نیک راہ اختیار کرنے کا یوں ہی سامان ہو جاتا ہے اور ہدایت اور توبہ کی جڑ خدائے تعالیٰ کا ڈر ہے۔ بیبیو اس کو دل میں پیدا کرو سب کام درست ہو جائیں گے۔

(۲۳) اپنے گناہ کے اقرار کرنیوالی عورت کا ذکر

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی شیطان کے بہکانے سے کہیں اس سے بُرا کام ہوگیا تھا شرع میں یہ مسئلہ ہے اگر کسی کے میاں یا بیوی سے ایسی حرکت ہو جائے تو پتھروں سے مار مار کر اس کو بالکل مار ڈالتے ہیں وہ عورت یہ مسئلہ جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ میری جان نہ رہے گی لیکن آخرت کے عذاب کا ڈر ایسا غالب ہوا کہ آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو سارا قصہ بیان کر دیا تاکہ سزا دیکر پاک کر دیں شرع کا یہ بھی حکم ہے کہ جو اپنی زبان سے اقرار کرے اُس کو ٹالدینا چاہیئے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو ٹالا بھی لیکن ایسی ہمت کی بی بی تھی کہ پھر بار بار آکر اقرار کیا اور چاہا کہ سزا دیدی جائے اس وقت وہ حاملہ تھی اس واسطے بچہ ہونے تک اُس کو مہلت دی گئی بچہ جنکر بے بُلائے پھر آموجود ہوئی اور چاہا کہ اب سزا کر دیجائے آخر وہی سزا شرع کے موافق اس کو دی گئی کسی نے اُس کو کچھ بُرائی کی بات کہدی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اس کی توبہ اللہ کے نزدیک اتنی بڑی ہے کہ اگر ستر گناہ گار آدمیوں میں بانٹ دی جائے تو سب کی بخشش ہو جائے بھلا اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنی جان دیدی ف۔ حقیقت میں خدائے تعالیٰ کا ذر عجیب نعمت ہے اللہ اکبر کتنی بڑی تکلیف کی اس بی بی نے سہار کی اللہ تعالیٰ ہم کو بھی گناہوں کے چھوڑنے کی اور توبہ کرنے کی توفیق دیں۔ اب شرع کی عملداری نہیں ہے جو گناہ خدا کے ہیں خدا کے سامنے توبہ کر لینا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی توبہ کرلے پھر اس کو حقیر نہ سمجھے اس کو پرانی باتوں کا طعنہ نہ دے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۴ چوری سے ایک توبہ کرنیوالی عورت کا ذکر

حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ دیا تھا پھر وہ عورت ہمارے گھر آیا کرتی اور جو بات حضرت سے کہنا چاہتی میں اس کی طرف سے کہہ سن دیا کرتی غرض اس نے دل سے اچھی طرح توبہ کرلی تھی۔ ف۔ دیکھو کیسے اچھے دل کی تھی کہ اتنی بڑی تکلیف اُٹھا کر شرع سے اور حضرت سے اس کا جی برا نہ ہوا ایسی ایمان اور توبہ ایسی ہو جانا چاہیئے کہ شرع کے حکم سے دل پر بیل نہ لائے اگر گناہوں کی سزا میں کوئی وبال آجائے تو خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ ہو اپنی خطا کو یاد کر کے شرمندہ ہونا چاہیئے۔

۲۵ سجاح کا ذکر

اس کو بیٹھے بٹھلائے یہ خبط سوجھا کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبی ہونیکا دعویٰ کر بیٹھی اور بہت سے بیوقوف اسکے ساتھ ہو گئے اس کے بڑے بڑے قصے ہوئے آخر مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ سے عاجز ہو کر پھر مسلمان ہو گئی اور اپنے اس خبط سے توبہ کی ف سبحان اللہ توبہ بھی کیا چیز ہے بھلا پیغمبری کے جھوٹے دعوے کرنے سے بڑا کونسا گناہ ہوگا مگر جب توبہ کر کے مسلمان ہو گئی وہ بھی معاف ہو گیا۔ بیبیو توبہ میں دیر مت کیا کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا بڑی آفت کی چیز ہے اسی روگ نے تو پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرایا تھا کہ بہت سے آدمیوں پر میری سرداری ہو جائیگی اللہ بچائے بس اپنے کو سب سے کم سمجھنا اسی میں خیر ہے فقط۔ یہ توبہ کرنے والیوں کے پانچ قصے ہوئے اور بد عورتوں کے بیس ہوئے تو یہ سب ملا کر پچیس ۲۵ ہوئے اب آگے تنبیہ مع یادداشت کے جس کا ذکر دیباچہ میں ہے لکھی جاتی ہے:

تنبیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ حال جو اس یادداشت میں لکھا گیا ہے سب عورتوں کا نہیں بلکہ شریر عورتوں کا ہے ان ہی کے مقابلہ میں بفضلہ تعالیٰ وہ عورتیں بھی ہیں جو اس آیت کی مصداق ہیں مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ الآیۃ اسی طرح بعض مرد ظلم اور سنگدلی اور اتلاف حقوق اور آوارگی اور بیہودگی میں طاق ہوتے ہیں اور ان کی بیبیاں عفت کے ساتھ صبر کرتی ہیں اور

مقصود	خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد	نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد	خاموش محض رہتی ہیں غرض یہ ہے کہ

اس تجربہ کار کی تحریر نقل کرنے سے یہ ہے کہ اگر کسی عورت میں یہ عیب ہیں تو وہ متنبہ ہو کر اپنی اصلاح کرلے یا مرد خوش تدبیری سے اصلاح کرے کیونکہ اصلاح کے لئے اطلاعِ مرض ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔ اب وہ تحریر نقل ہوتی ہے۔

یادداشت

عورتوں کی بے عقلی کے متعلق جو حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے جس کا مجھے بخوبی تجربہ ہوا ہے بطور نصیحت اُنکے گوش گذار کرنے کو لکھتا ہوں زیادہ اُن کی پردہ دری کو اس موقع پر مناسب نہیں سمجھتا ہوں بطور نمونہ کے ان کے کانوں تک پہنچانیکو لکھتا ہوں (۱) ایسی عورتوں نے بالعموم ایک ہو کر یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جہاں تک ہو مرد کی آبرو و وقعت کو اپنے مقابلہ میں کم کریں اور اپنا اس قدر زور مرد پر ڈالتی ہیں کہ گویا مرد بجائے عورت اور عورتیں بمنزلہ مرد کے ہو رہی ہیں (۲) عورتیں شادی کے دن سے یہ ارادہ دعوے کے ساتھ مضبوط کر لیتی ہیں کہ ہم تو علیحدہ ہو کر رہیں گے آتے ہی ساس خسر نند وغیرہ سے فساد کا بیج بو دیتی ہیں اور خود رات دن ایسی ایسی فکریں کرتی ہیں کہ جس سے گھر میں لڑائی جھگڑا پیدا ہو (۳) بیچارے ساس سسرے جو ہزار ہا آرزو و تمنا سے بہو کو شادی کر کے لاتے ہیں اُن کی آرزو کا وہ خون کرتی ہیں کہ اُنکو اُنکی کرتوت یعنی شادی کرنیکا مزہ جلد چکھا دیتی ہیں (۴) اس نیکبخت بہو کو یہ صبر نہیں ہے کہ کہیں موقع وقت تو آنے دوں موقع وقت سے جدا ہونا ہی پڑے گا اگر دنیا میں جدا نہ ہوتے تو یہ شہر گاؤں کہاں سے ہو جاتے مگر اس کو اتنی عقل اور تمیز ہی نہیں ہے کہ موقع اور وقت کی منتظر رہ کر بسر کرے یہ تو جو کچھ ہونا ہو آج ہی کرا کر رہتی ہے (۵) مرد کو ایسے ایسے طور سے دق کرتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد کو کہاں تک اترنہ کرے ہر دم ساس سسرے نند جو کوئی گھر میں ہیں ان کی برائی طرح طرح سے کرتی ہیں یہ جھگڑا دانستہ کرتی ہیں کہ کسی طرح ہماری مرضی کے موافق علیحدگی ہو جائے چنانچہ عورت کی حسب خواہش علیحدگی بھی جلد ہو جاتی ہے کیونکہ فساد کا رفع کرنا ہر شخص مناسب سمجھتا ہے (۶) مرد کو عورت ہر دم ایسے ایسے الفاظ کہتی ہے کہ اُس کو سن کر عرق آجاتا ہے مگر سوائے خاموشی کے اور کیا کرے اگر زبان سے، آنکھ سے، ہاتھ سے کچھ عورت کی شان میں نکل جائے تو پھر دیکھو کیسا تماشہ گھر والے اور محلہ والے دیکھتے ہیں اور عورت رو کر تمام گھر محلہ کو فراہم کر کے سب کو تماشہ مرد کا دکھلاتی ہے (۷) عورتیں اگر شادی کے روز سے گھر کے آدمیوں اور اپنے خاوند کی رضا مندی اور ساس سسرے کی اطاعت و فرماں برداری میں حاضر رہیں تو کون سے عیب کی بات ہے مگر مرد کو طرح طرح سے دق کیا جاتا ہے مرد مصلحت سمجھ کر ٹال کر اگر باہر چلا جاتا ہے عورتیں بے عقل سمجھتی ہیں کہ ہم سے ڈر گیا پھر آئندہ کو اور زیادہ پیر نکالتی ہیں (۸) مرد کو اللہ تعالیٰ نے مرد میدان، توپ تلوار کا سامنا کرنے والا بنایا ہے بھلا وہ عورتوں سے کب ڈرتا ہے مگر مصلحت وقت سمجھ کر ٹال جاتا ہے تو عورتوں کو اس کی بھی کچھ پرواہ نہیں ہے اُن کا تو وہی جوش وخروش اور فساد اور جھگڑا جو شادی کے روز سے شروع ہوتا ہے ترقی پذیر رہتا ہے (۹) یہ بے رحم عورتیں کبھی خیال نہیں کرتیں کہ مرد نہ معلوم کس مشکل سے کما کر اور طرح طرح کی مصیبت اُٹھا کر ہمارے سامنے لا کر رکھتا ہے

اس کی ہم کو قدر کرنی چاہیئے ہرگز کبھی بھول کر بھی ایسا خیال دل میں نہیں آتا ہے غور کرنیکی جگہ ہے (۱۰) مرد عورتو نکی
کم عقلی اور بیجا برتاؤ سے جب کوئی علاج عورت کی خوش اسلوبی کا نہیں دیکھتا ہے دق ہو کر فوراً پردیس کا راستہ
لیتا ہے پھر کبھی بھول کر بھی برسوں گھر کے آنے کا نام نہیں لیتا ہے عورت کی طرف سے تو اُس کا دل پتھر کا ہو چکا ہے
پردیس میں جہاں اُس کا روزگار روپیہ نوکر چاکر موجود ہیں اپنی طبیعت کے موافق ذریعہ خوشنودی طبیعت کا پیدا کر لیتا
ہے اب عورت گھر میں بیٹھی ساس سسرے سے لڑا کرتی ہے اور یہ لڑائی صرف اس وجہ سے کرتی ہیں کہ ہم کو خاوند کے
پاس پہنچا دیا جائے اور یہ معلوم نہیں کہ ہمارا ہی نکالا ہوا تو گیا ہے اپنی بے عقلی پر کبھی نادم نہیں ہوتی (۱۱) اگر عورتیں
شادی کے دن مرد کی ہاں میں ہاں ملادیں اور ساس سسرے کی اطاعت کریں تو اُن کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ بہو کسی وقت
ہم سے علیحدہ ہو جائے گی تو سارے گھر کو یہ اپنا غلام بنالیں اور اگر فرض کرو کہ خاوند میں یا ساس سسرے میں کوئی
عیب عورت کے مزاج کے برخلاف ہو تو سہولت و آہستگی سے خوشامد سے ایسے طور سے اصلاح کرے کہ اُن کو معلوم
بھی نہ ہو وہ عیب ضرور چھوٹ جائیگا اور زور ڈالنے اور زد کرنے سے کبھی نہیں چھوٹے گا بلکہ مرد تو اور زیادہ ضد سے
کریگا ان عورتوں کو تو مرد کا دل ہی رکھنا نہیں آتا پھر بتلایئے قصور کس کا ہے (۱۲) بعض عورتیں کمبخت یہ بھی سمجھی ہوئی
ہیں کہ ہم بڑے امیر گھر کی ہیں جہیز وغیرہ سامان طرح طرح کا لیکر آئے ہیں، خاوند ساس سسرے وغیرہ کی خوشامد اور اطاعت
میں ہماری کسر شان ہے یہاں تک کہ بعض اپنے مرد سے بھی سیدھے منہ نہیں بولتی ہیں خدمت کرنا تو در کنار سوائے
اس کے کہ تکیہ لگائے تمام دن سوتی یا بیٹھی رہا کریں یا منہ چڑھائے رکھیں اور کوئی کام نہیں (۱۳) یہ بھی اس
زمانہ کی عورتوں نے ایک طریقہ نزاکت اور امیری کا نکال رکھا ہے کہ بیماری کا حیلہ کر کے تکیہ سے سر ہی نہیں اُٹھاتی
ہیں کہتی ہیں کہ سر ہلتا ہے، ساس سسرے وغیرہ کو دق کر رکھا ہے صدہا روپیہ کی دوائیں چاندی کے ورق آنولہ کا مربّہ
مقوی ادویہ کھا جاتی ہیں غرضکہ سر کے درد کو کبھی آرام ہی نہیں ہوتا ہے کبھی کبھی نظر بھوت بھی لپٹا لیا جاتا ہے (۱۴) مرد
کو یہ عورتیں وہ ناچ نچاتی ہیں کہ اس کے عقل و ہوش کھو کر کاٹ کا اُلو بنا کر کسی کام کا نہیں رکھتیں سوائے اس کے
کہ عورت کے حکم میں جی ہاں جی ہاں کرتا رہے یا قارورہ کا کٹورہ ہاتھ میں لئے پھرا کرے جو کچھ اس کی رضامندی ہو
اُسکی فوراً تعمیل کیا کرے اور ہر دم کمر بستہ رہے تب خیر ہے (۱۵) یہ کم عقل عورتیں اپنی عادت مزاج کی تیزی سے
اور طرح طرح کے جھگڑوں سے گھر کی خیر و برکت کھو دیتی ہیں مرد سے وہ دشمن بن کر برتاؤ کرتی ہیں کہ توبہ بھلی اس زمانہ
کی بعض عورتوں سے تو مرد بغیر عورت کے ہی آرام سے بسر کریں جب گھر سے خط آتا ہے اُس میں سوائے آپس کے جھگڑوں
قصوں اور ساس سسرے اور گھر والوں کی شکایت کے کچھ درج نہیں ہوتا یا خرچ کی طلبی درج ہوتی ہے اور ایسے
ایسے جھوٹے الفاظ تکلیف کے لکھے جاتے ہیں کہ مرد کئی وقت تک پوری روٹی بھی نہیں کھاتا اور خط کو فوراً چاک کر ڈالتا
ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی غیر شخص دیکھ لے اور خط بھی بیرنگ ہوتا ہے (۱۶) صدہا روپیہ مرد کما کر آئے دن بھیجا کرتے ہیں مگر
عورتوں کو تو ہمیشہ قرض ہی مرد پر ظاہر کرنا اور جھوٹا حساب لکھ لکھ کر روپیہ طلب کرنے سے غرض ہے نیکبخت اتنا نہیں
سمجھتی ہیں کہ مرد کہاں سے کس طرح کر کے کس مصیبت سے روپیہ ہم کو بھیجتا ہے گھر کے خرچ کی آخر اُسی کو فکر ہے ہم کیوں

پردیس میں خواہ مخواہ اُس پر تقاضا کر کے اُس کو فکر میں مبتلا کریں نہ معلوم پردیس میں کس مصیبت سے گذر کر کے ہمکو منی آرڈر پارسلیں طرح طرح کی اشیاء اپنے سارے عیش پر خاک ڈالکر بھیجتا ہے اگر مرد عیش کیا کریں تو تم کو آئے دن یہ گلچھرے اڑانیکو روپیہ کیسے پہنچا کریں (۱۷) یہ بے قدر عورتیں کبھی بھول کر بھی مرد کا شکریہ زبان سے بیان نہیں کرتیں یا مرد کے عزیز اقارب دوست دشمن کے سامنے اپنے مرد کی تعریف کبھی نہیں کرتیں ہاں ہزار ہا جھوٹے الزام اور تہمتیں گھر کی نہ ہوئی بات اور تنگدستی کی شکایت ساری برادری میں اپنے اور غیر کے سامنے بیان کرتی ہیں غرض مرد کی آبرو کو کسی طرح سے برقائم نہیں رہنے دیتیں ہیں کوئی ایسی عورت نہیں کہ مرد نے بیحد روپیہ کما کر گھر کو بھیجا ہو اور وہ کبھی وطن آیا ہو تو عورت نے اس روپیہ میں سے باقی بچا کر اور سب گھر کا خرچ خوبصورتی سے دکھلا کر پسماندہ روپیہ رکھا ہوا آتے ہی مرد کے روبرو رکھدیا ہو کہ آپ کی امانت میں سے یہ بچا کر رکھا ہے (۱۸) برعکس اس کے مرد پر اس کے پردیس سے گھر میں آتے ہی قرض کا تقاضا کرتی ہیں اور صبح ہی قرضخواہ کو دشمن کی طرح مرد کے سامنے پیش کر دیتی ہیں کہ جس کے باعث مرد کو گھر جا کر بڑی ندامت اور افسوس کرنا پڑتا ہے اور دل میں نادم ہوتا ہے کہ میں کیوں اس مصیبت میں پڑنے کے لئے آیا ہوں (۱۹) بلکہ بہت سی عورتیں ایسی موجود ہیں جو مردوں سے قرض کا بہانہ کر کے روپیہ منگا کر علیحدہ رکھتی ہیں اور مرد کو اپنی گٹھڑی جمع کرنے کیلئے ساری عمر پردیس میں نکالے رکھتی ہیں (۲۰) اب ان عورتوں نے عام طور سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ کچھ ہو ضرور کر کے روپیہ جمع رکھو اور جب اپنے باپ بھائی رشتہ داروں میں چاؤ خفیہ طور سے نقد روپیہ سے ان کے ساتھ مدد کر دو کہ جو ساس سسرے کنبے والوں کو خبر بھی نہ ہو غرضکہ خاوند کی قدر و منزلت جسکی کمائی کی سب رونق ہے کچھ نہیں ہے مرد تیلی کے بیل کی طرح تمام عمر پردیس میں ہی کسی دن مرجاتا ہے مگر عورتیں اُسکو آرام سے گھر میں چین نہیں لینے دیتی ہیں (۲۱) مرد کو پردیس رہنے کی وجہ سے یہ معلوم نہیں کہ میرے گھر میں کون کون کپڑا زیور نقد موجود ہے کیونکہ یہ تو پردیسی ہے کبھی بطور مہمان کے وطن میں آنکلتا ہے اور عورت گھر کا سامان کپڑا زیور اپنے بھائی بندوں کو جس کو اُس کا دل چاہے دیتی ہے کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے (۲۲) جو اشیاء کپڑا زیور وغیرہ مرد پردیس سے لاتے ہیں یہ عورتیں اسکو دیکھ کر ناک چڑھا کر دس عیب نکالتی ہیں اور اگر بر تقدیر پسند بھی آگیا تو اُس کو لیکر کبھی مرد کے سامنے یا اس کے عزیزوں کے سامنے خوشی یا شکریہ نہیں کرتیں اور فوراً ہی قفل میں بند کر کے رکھدیتی ہیں اور جس وقت جو جی چاہتا ہے کرتی ہیں (۲۳) مرد کو عورتیں اس وقت دباتی ہیں کہ جس وقت اُس کے باہر کے عزیز رشتہ دار آئے ہوئے بیٹھے ہوں اور خواہ مخواہ کا نہ ہوا جھگڑا اُٹھا کر اُن غیر آدمیوں کے سامنے ساس سسرے، خاوند وغیرہ کو نادم کرتی ہیں گویا یہ عورتیں اسوقت دشمن بن جاتی ہیں (۲۴) مرد اگر بر تقدیر کوئی چیز پردیس کی اپنے بھائی عزیز، پیر فقیر کے واسطے لے آتا ہے تو عورت ہرگز نہیں دینے دیتی ہے اور کہتی ہے کہ بغیر میری رضامندی کے کیوں کسی کو دیجائے پھر دیکھو اس بات پر کیا کیا ہوتا ہے اور محلہ والے خوب تماشہ دیکھتے ہیں اور عورتیں کئی کئی دن غصہ کے سبب گھر والوں کو اور خاوند کو اچھی طرح سزا دیتی ہیں (۲۵) پردیس سے جو مردوں کے پاس سے روپیہ پہنچتے ہیں یہ بیقدر عورتیں ان کے پہنچتے ہی اسی روز عمدہ عمدہ زیور پارچہ، گوٹا وغیرہ اپنی حیثیت اور مقدور سے بہت زیادہ کہ جو امیر اور نوابوں کو زیبا ہے خرید کر لیتی ہے اور دوسرے ہی دن مرد کو یہ لکھ کر کہ خرچ مرسلہ سب قرضخواہوں کو دیدیا ہے اب ہمارے پاس کھانے کو بالکل نہیں ہے جلد خرچ بھیجدو۔ پھر

پریشان کرتی ہیں (۲۶) اس زمانہ کی عورتوں میں یہ بھی عیب ہو رہا ہے کہ شادی کے ہوتے ہی ذرا ذرا سی بات جھوٹی سچی سسرال والوں کی ماں باپ سے جا کر بیان کرتی ہیں اور والدہ ان کی تمام برادری میں ایک بات کی دس بیان کرتی ہیں اگر برادری سسرال والوں سے مقابلہ پڑ جاتا ہے تو بیٹی کی طرف ہو کر خوب لڑائی جھگڑے کرتی ہیں کہ جسکی وجہ سے برادری میں خوب مشہور ہوتا ہے بلکہ چھوٹ چھٹاؤ کی بھی نوبت آ جاتی ہے (۲۷) کوئی ان عورتوں سے دریافت کرے کہ تمہارے متعلق بھی کوئی مرد کی خدمت اور اس کی دلداری و چاپلوسی وغیرہ سے ہرگز ہرگز نہیں ہے وہ تو خاوند کی سرتاج حکمران ہیں ممکن نہیں کہ عورتوں کا حکم ٹلجائے یا اس کی خواہش کے بموجب کوئی کام نہ ہو مرد اپنی خواہش سے کوئی کام تو کرے پھر دیکھو کیسے تماشے ہوتے ہیں (۲۸) عورتیں مردوں سے اُن کے دل کا حال دریافت کر لیتی ہیں اور مرد بھی اپنی عورت کو رازدار سمجھ کر بلا سوچے سمجھے اپنے دل کا حال عورت سے کہدیتے ہیں پھر یہ عورتیں مرد پر اچھی طرح زور پکڑ جاتی ہیں اور مرد کا وقار بالکل اُٹھا دیتی ہیں ہر طرح عورتوں کو مردوں کا زیر کرنا اور جوتی کے نیچے رکھنا بہت ضروری امر ہو رہا ہے (۲۹) یہ عورتیں مرد کے عزیز رشتہ دار بہن بھائی وغیرہ سے خود بخود نفرت کرتی ہیں اور ان کی شکایت جھوٹی سچی کرتی رہتی ہیں اور اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان سے خلا ملا نہ رہے اور ہمیشہ کو قطع تعلق کرا دیتی ہیں (۳۰) ایسی عورتوں نے مرد کو اچھی طرح سے کاٹھ کا اُلّو بنا کر ان کی ناک میں نکیل ڈال رکھی ہے جس طرح چاہتی ہیں اپنی عالی حوصلگی سے مردوں کے ساتھ پردیس میں دُم کی طرح لگی پھرتی ہیں۔ ریل کے تماشے، باہر کے ملکوں کی آب و ہوا طرح طرح کی حسب خواہش خوشیاں اور سب سے زیادہ یہ ہوس کہ مرد باہر عیش کرتے ہیں اور کما کما کر خوب روپیہ اُڑاتے رہتے ہیں چلکر انتظام کریں تاکہ سب روپیہ ہمارے ہاتھ میں آئے اور مرد کو کسی قابل بھی ان عورتوں نے نہیں چھوڑا اور مردوں سے بغیر عورت کے پاس رہے نوکری ہی کرنا مشکل ہو گیا ہے گویا عورتیں ہی نوکری کرتی ہیں ایسا کوئی جادو تعویذ مردوں پر عورتوں نے ڈالا ہے کہ سارے ہی مرد اُن کے جال میں پھنسکر مرید ہو گئے (۳۱) جب برادری میں شادی غمی کی تقریب میں عورتیں فراہم ہوتی ہیں آپس میں بیٹھ کر اپنے اپنے مردوں کی بُرائیاں کچے پکے حالات بیان کرتی ہیں وہ عورتیں اپنے اپنے خاوند سے جا کر کہتی ہیں اور خاوند اپنے یار دوستوں میں مذاق اُڑاتے ہیں غرض کہ نہ ہوئی بات بھی عورتیں نکالتی ہیں (۳۲) یہ عورتیں اپنے خاوند کے واسطے تعویذ گنڈے کراتی ہیں اور باہر پھرنے والی عورتیں جو گھر میں آتی ہیں ان سے یہ بھی درخواست ہوتی ہے کہ کوئی تعویذ میرے خاوند کے واسطے لاوے اور گھر میں جو کچھ آٹا دال قبضے میں آتا ہے وہ ساس سسرے سے پوشیدہ اُس کو دیا جاتا ہے مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ بعض عورتیں اُلّو کی زبان کی تلاش میں رہتی ہیں تاکہ اپنے مرد کو کھلائیں گو مرد کیسا ہی تابعدار ہو (۳۳) مردوں نے جو اپنا وقار کھو کر عورتوں کو عادی بنا رکھا ہے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مردوں کے ہمراہ بحالت سفر رہ کر دلیر ہو جاتی ہیں اور مرد کے مزاج پر اچھی طرح قابو پا جاتی ہیں جب دل میں آتا ہے دن بھر میں کئی کئی دفع مرد کو ڈانٹ دیا جاتا ہے اور یہ جی ہاں جی ہاں کرتا ہے بلکہ ہنسکر زیادہ خوشامد کرتا ہے (۳۴) اوپر لکھے ہوئے امور کی شکایت غریب لوگوں کی عورتوں میں اور دیہات میں کم ہیں کیونکہ نہ تو اُن میں اتنی عقل ہے اور نہ ان کو گھر کے کاروبار سے اتنی فرصت ہے کہ وہ نہ ہوئے جھگڑے اُٹھائیں بلکہ وہ سب کی سب اچھے طور سے بسر اوقات کرتی ہیں

اور جن میں خود رائی، خود پسندی، خوش خوراکی حکومت، عیش و آرام کا مادہ بھرا ہوا ہے اور ہر قسم کا سامان بھی میسر ہے وہ طرح طرح کے جھگڑے قائم رکھتی ہیں کیونکہ اُن کو تو کوئی کام ہی نہیں ہے جس کا انصرام کریں لڑیں نہ تو کیا کریں (۳۵) اگر ایسی عورت خواندہ ہے تو بعض وقت اُس کا چال چلن بھی خراب ہو جاتا ہے آجکل کے شوقین لوگ پکار کر زور ڈال کر کہہ رہے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کی طرح پڑھنے کی تعلیم دیجائے جس سے یہ سارا سبق آوارگی کا پیدا ہو جس کے مضر ہونیکا بہت کچھ تجربہ ہو چکا ہے (۳۶) کوئی عورت ایسی نہیں الا ماشاء اللہ کہ اپنے مرد کو نصیحت کرتی ہو کہ ہم کو سوائے حلال آمدنی کے اور کوئی پیسہ لینا منظور نہیں اگر ایسا ہو تو مرد کبھی رشوت اور ناجائز آمدنی ہرگز گھر میں نہ لائے بلکہ عورتیں طعنے اور تقاضے کر کے لینے کی ترغیب دیتی ہیں بلکہ یہ لفظ بھی کہتی ہیں کہ تم میں کمانے کھانے کی کوئی لیاقت ہی نہیں، فلاں شخص تو تمہارے برابر ہی تنخواہ میں ہے لیکن تمہارے پاس کچھ بھی نہیں اس کے پاس تو سب کچھ موجود ہے وغیرہ وغیرہ باتیں ترغیب کی کہی جاتی ہیں ایسی عورتوں کی خواہش سے مرد ذلیل و خوار ہو کر جیلخانہ تک پہنچتے ہیں (۳۷) عورتیں زیور سامان قابل زکوٰۃ لئے بیٹھی ہیں یہ کبھی خیال نہیں کہ مواخذہ خداتعالیٰ کے یہاں ہم پر ہوگا ہم یہ فرض خدا تعالیٰ کا ادا کر دیں اگر مرد ادا کرنے کا ارادہ کرے تو یہ ہرگز نہیں کرنے دیتیں کہ ہماری جمع اور گٹھڑی کم ہوتی ہے جہاں تک ان کو وہ وہ سب تھوڑا ہے (۳۸) مرد تو ہمیشہ پردیس میں رہتے ہیں عورتیں جو گھروں پر ہیں وہ اتنی آزاد اور آرام طلب ہو جاتی ہیں کہ مرد کبھی پردیس سے آتا ہے تو اس کی خدمت گزاری اور وقت پر گرم کھانا دینے کو معیوب سمجھتی ہیں بلکہ یہ بھی کہہ گذرتی ہیں کہ مرد تو پردیس کے واسطے ہوتے ہیں گھر پر آ کر کیوں بیٹھ گئے (۳۹) ہائے افسوس اس زمانہ کے بعض مردوں میں وضعداری، غیرتِ مردانگی کا طنطنہ اس زمانے کی عورتوں کے سامنے سارا ہی جاتا رہا اور کیسے کمزور ہو گئے ہیں (۴۰) اگر ایسی عورت خواندہ ہو اور اُس کے پاس کوئی شخص خفیہ تحریر بھیجدے تو کیا وہ اس کا جواب نہیں دے گی اگر جواب بھی نہ دے گی تو اس تحریر کو غور سے تو دیکھ ہی لے گی اور آگے کو خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہو کر سب ہی کچھ باتیں پھر تو پیدا ہو جائیں گی (۴۱) آجکل اس نئے زمانہ کی عورتیں جو خواندہ ہیں وہ بازار سے بڑے بڑے ناول منگا کر دن رات انکو دیکھتی ہیں اور اسی شوق میں دن رات مبتلا رہتی ہیں کہ کوئی ناول ہاتھ آجائے فقط

التماس

اس یادداشت کے آغاز پر مضمون بعنوان تنبیہ اضافہ کیا گیا ہے اس کو آخر میں مکرر ملاحظہ فرمائیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ع

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

حصہ ہشتم بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ و جدیدہ تمام ہوا

فہرست مضامین حصہ نہم

ضمیمہ حصہ نہم مسماۃ بہ بہشتی جوہر ۱۲۰ صفحہ

بہشتی زیور کا نواں حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ بندہ ناچیز کمترین غلامان اشرفی محمد مصطفٰی[1] بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی عرض رسا ہو کہ احقر نے حسب ارشاد سیدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس نویں حصہ بہشتی زیور میں عورتوں اور بچوں کے لئے صحت کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع[2] امراض[3] کے علاج درج کئے ہیں اور اس میں چند باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔

(۱) ان امراض کا علاج لکھا گیا ہے جن کی تشخیص[4] اور علاج میں چنداں لیاقت کی ضرورت نہیں معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی ان کو سمجھ سکتی ہیں اور جن امراض کے علاج میں علمی قابلیت درکار ہے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ بہت جگہ تصریح کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے کہ اس کے علاج کی جرأت نہ کریں بلکہ طبیب[5] سے علاج کرائیں۔

(۲) نسخے مجرب اور سہل الحصول[6] لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی رعایت رکھی گئی ہے کہ ایسی دوائیں ہوں کہ اگر تجویز[7] میں غلطی ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو نقصان نہ کریں۔

(۳) عبارت ایسی سہل رکھی گئی ہے کہ بہت معمولی لیاقت والا بھی بخوبی سمجھ سکے۔

(۴) نظر ثانی میں جبکہ امداد المطابع میں یہ کتاب چھپی تھی کچھ نسخے بڑھائے تھے ان کو بھی اپنے موقعوں پر بطور حاشیہ کے لکھ دیا تھا اور اس مرتبہ نظر ثالث میں بھی بعض نسخے اور مضامین اضافہ کئے ہیں جن کو انکے موقعوں پر صفحہ کے نیچے بطور حاشیہ علیحدہ لکھا ہے۔ تاکہ جن کے پاس پہلا طبع شدہ حصہ موجود ہو وہ بھی ان نسخوں کو اس میں نقل کر سکیں اور جو نسخے اور مضامین اس نظر ثالث میں بڑھائے گئے ہیں ہر ایک کے آگے یہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا ہے تاکہ جنکے پاس نظر ثانی کی کتاب ہو وہ بھی ان کو نقل کر لیں۔

اطلاع: مجھلی کا کانٹا گلا نکی ترکیب جو خاتمہ کے قریب طبع اول میں درج تھی غلط ثابت ہوئی اس کی جگہ نظر ثانی میں دوسری ترکیب جو بالکل صحیح ہے درج کی گئی ہے۔

اطلاع: بعض لوگوں کو کسی نسخہ کے متعلق کچھ پوچھنا ہوتا ہے تو وہ حضرت مولانا کو لکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ احقر سے دریافت کریں اور حضرت مولانا کا حرج اوقات نہ کریں پتہ احقر کا یہ ہے۔ "میرٹھ۔ محلہ کرم علی مکان نمبر ۹ محمد مصطفٰی[10]"

---

[1] یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت ہے۔ [2] جو بیماریاں زیادہ واقع ہوتی ہیں۔ [3] یہ مرض کی جمع ہے بہت سی بیماریوں کو کہتے ہیں [4] مرض کا جانچنا [5] یعنی حکیم [6] وہ دوائیں جو سہولت سے ملتی ہیں۔ [7] وہ دوائیں جو حکیم نے متعین کی ہیں۔

مقدمہ

اس میں تندرستی حاصل کرنے اور اس کے قائم رکھنے کی کچھ ضروری تدبیریں ہیں جن کے جاننے سے عورتیں اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت اور احتیاط کر سکیں۔ تندرستی ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا دل خوش رہتا ہے تو عبادت اور نیک کام میں خوب جی لگتا ہے کھانے پینے کا لطف حاصل ہوتا ہے تو دل سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔ بدن میں طاقت رہتی ہے تو اچھے کام اور دوسروں کی خدمت خوب کر سکتا ہے، حقداروں کا حق اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے اس واسطے تندرستی کی تدبیر کرنا ایسی نیت سے عبادت اور دین کا کام ہے خاص کر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں اور وہ اپنا نفع و نقصان کچھ نہیں سمجھتے تو جو عورتیں ان باتوں کو نہیں جانتیں ان کی بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں اگر وہ پڑھنے کے قابل ہوئے تو ان کے علم میں بھی حرج ہوتا ہے پھر یہ کہ بچوں کی بیماری میں یا خود عورتوں کی بیماری میں مردوں کو الگ پریشانی ہوتی ہے۔ دوا دارو میں انہیں کا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوا اور پرہیز کو پسند فرمایا ہے اسواسطے تھوڑا تھوڑا بیان ایسی ضروری باتوں کا لکھدیا ہے۔

ہوا کا بیان

(۱) پوروا ہوا جو کہ سورج نکلنے کی طرف سے آتی ہے چوٹ اور زخم کو نقصان کرتی ہے اور کمزور آدمی کو بھی سستی لاتی ہے چوٹ اور زخم والے اور مسہل میں اس سے حفاظت ضرور رکھیں دوہرا کپڑا پہن لیا کریں۔

(۲) جنوبی ہوا یعنی جو ہوا دکن کی طرف سے چلتی ہے گرم ہوتی ہے مسامات کو ڈھیلا کرتی ہے جو لوگ ابھی بیماری سے اٹھے ہیں ان کو اس ہوا سے بچنا چاہئے ورنہ بیماری کے لوٹ آنیکا ڈر ہے

(۳) گھر میں جگہ جگہ کیچڑ نہ کرو اس سے بھی ہوا خراب ہوتی ہے، اور یہ بھی خیال رکھو کہ پاخانہ اور غسلخانہ

ف چند امور ایسے ہیں کہ ان کے بغیر زندگی غیر ممکن ہے پہلا امر ان میں سے ہوا ہے سب سے عمدہ ہوا وہ ہے کہ جس میں بھاپ اور دھواں نہ ملا ہو۔ ہوا کا مزاج ہر فصل میں بدلتا رہتا ہے اور فصلیں چار ہیں صیف خریف۔ شتا۔ ربیع فصل ربیع میں ہوا کا مزاج گرم و تر ہوتا ہے۔ گرمی میں گرم خشک اور خریف میں سرد و خشک اور جاڑے میں سرد و تر ہوتا ہے۔ دوسرا امر کھانا پینا ہے تیسرا امر سونا اور جاگنا۔ چوتھا امر احتباس و استفراغ ہے پانچواں امر ستہ ضروریہ سے پانچ اعراض نفسانی ہیں۔ اول غصہ۔ دوسرا خوشی۔ تیسرا خوف چوتھا غم۔ پانچواں خجالت۔ چھٹا امر ستہ ضروریہ میں سے حرکت و سکون بدنی ہے۔

اور برتن دھونے کی جگہ یہ سب مقام اپنے اُٹھنے بیٹھنے کی جگہ سے جہاں تک ہو سکے الگ اور دور رکھو بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو کسی جگہ پاؤں پر بٹھلا کر ہگا متا لیا پھر بڑی احتیاط کی تو اس جگہ کو لیپ دیا یہ بالکل بے تمیزی اور نقصان کی بات ہے اول تو اس کے لئے جگہ مقرر رکھو نہیں تو کم سے کم اتنا کرو کہ کوئی برتن اس کام کے لئے علیحدہ ٹھیرالو اور اس کو فوراً صاف کر لیا کرو

(۴) کبھی کبھی گھر میں خوشبودار چیزیں سلگا دیا کرو جیسے لوبان، اگر، کافور وغیرہ اور وبا کے موسم میں گندھک یا لوبان گھر کے ہر کمرے میں سلگاؤ اور کواڑ بند کر دو تاکہ اچھی طرح ان چیزوں کا اثر ہو جائے

(۵) سوتے وقت چراغ ضرور گل کر دیا کرو خاص کر مٹی کا تیل جلتا چھوڑنے میں زیادہ نقصان ہے ہوا میں خشکی غالب ہو جاتی ہے اور دماغ اور آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے بعض وقت موت کی نوبت آگئی ہے۔

(۶) بند مکان میں دھواں کر کے ہرگز نہ بیٹھو بعضی جگہ ایسا ہوا ہے کہ اس طرح سے تاپنے والوں کا یکلخت دم گھٹ گیا اور اتنی فرصت نہ ملی کہ کواڑ کھول کر باہر نکل آئیں وہیں مر کر رہ گئے۔

(۷) جاڑے کے دنوں میں سردی سے بچو اگر نہانے کا اتفاق ہو تو فوراً بال سکھالو اگر مزاج زیادہ سرد ہے تو چار پانچ یا دو تولہ شہد اور پانچ ماشہ کلونجی چاٹ لو۔

(۸) جس طرح ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لُو سے بھی بچو موٹا دوہرا کپڑا پہنو گرمی میں آنولوں سے سر دھویا کرو۔

کھانے کا بیان

(۱) کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اس کا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

(۲) ربیع کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور ربیع کے دن وہ کہلاتے ہیں جب کہ جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔

لہ وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون متفق علیہ مشکوٰۃ باب تغطیہ الاوانی ص ۳۱ وعن ابی موسیٰ قال احترق بیت بالمدینۃ علی اہلہ من اللیل فحدث بشانہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذہ النار انما ہی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوہا عنکم متفق علیہ ص ۳۱ مشکوٰۃ ۱۲ قال ابن عباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطان یدل مثل ہذہ علی ہذا فتحرقکم ۱۲ ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۱۲ -

ملہ جس غذا کے کھانے سے خون رقیق پیدا ہوا سکو غذائے لطیف کہتے ہیں اور جس غذا سے خون غلیظ پیدا ہو اس کو غذائے کثیف اور جس غذا سے خون صالح پیدا ہو اسکو محمود الکیموس اور جس غذا سے خون غیر صالح پیدا ہو اس کو ردی الکیموس اور جس سے خون بہت پیدا ہو اس کو قلیل الغذا کہتے ہیں ۱۲

ملہ تاکہ ہضم ہونے میں بوجہ ورنج ضعف معلوم ہو ۱۲

(۳) گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی غذائیں استعمال کرو جیسے کھیرا، ککڑی، ترئی وغیرہ اور اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی دوا بھی ٹھنڈی تیار رکھو اور بچوں کو اور بڑوں کو ضرورت کے موافق دیتے رہو جیسے شربت نیلوفر، شربت عناب وغیرہ فالودہ بھی عمدہ چیز ہے اس سے نئے اناج کی گرمی بھی نہیں ہوتی اور صرف تخم ریحان پھانک لینا بھی بہت نفع رکھتا ہے اس موسم میں گرم و خشک غذائیں بہت کم کھاؤ جیسے ارہر کی دال اور آلو وغیرہ۔

(۴) خریف کے دنوں میں ایسی چیزیں کم کھاؤ جس سے سودا پیدا ہوتا ہے جیسے تیل، بینگن، گائے کا گوشت وغیرہ اور خریف کے دن، وہ کہلاتے ہیں جس کو برسات کہتے ہیں۔

(۵) جاڑے کے دنوں میں جسکو مقدور ہو مقوی غذائیں اور دوائیں استعمال کرے تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت رہے جیسے نیم برشت انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ اور گاجر کا حلوا اور نیم برشت انڈا اس کو کہتے ہیں کہ اندر سے پورا جما نہ ہو ترکیب اس کی یہ ہے کہ انڈے کو ایک باریک کپڑے میں لپیٹ کر کھولتے پانی میں سو دفعہ غوطہ دیں یا انڈے کو کھولتے پانی میں ٹھیک تین منٹ ڈال کر نکال لیں اور تین منٹ ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھیں اس کی صرف زردی کھانا چاہئے سفیدی عمدہ چیز نہیں۔

(۶) جبتک زیادہ ضرورت نہ ہو دوا کی عادت مت ڈالو، چھوٹے موٹے مرض میں غذا کے کم کر دینے سے یا بدل دینے سے کام نکال لیا کرو۔

(۷) آجکل غذائیں بہت بے ترکیبی ہو گئی ہے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں اس لئے عمدہ اور خراب غذائیں لکھی جاتی ہیں۔

عمدہ[۱] غذائیں یہ ہیں۔ انڈا نیمبرشت، کبوتر کے بچوں کا گوشت، گائے کے بچوں کا گوشت، بکری کا گوشت، مینڈھے کا گوشت، لوا، بٹیر، تیتر، مرغ، اکثر جنگلی پرند، ہرن، نیل گائے اور دوسرے شکاروں کا گوشت، مچھلی، گیہوں کی روٹی، انگور، انجیر، انار، سیب، شلجم، پالک، خرفہ، دودھ، جلیبی، سری پائے لیکن سری پایوں سے خون گاڑھا پیدا ہوتا ہے اور خراب[۲] غذائیں یہ ہیں۔ بینگن[۳]، مولی[۴]، لاہی کا ساگ یعنی سیاہ پتوں کی سرسوں کا ساگ، سینگرے

[۱] ان عمدہ غذاؤں میں بعض کا موسم سرما میں استعمال مناسب ہے اور بعض کا موسم گرما میں اور بعض دونوں موسم میں مشترک ہیں ۱۲

[۲] ان خراب غذاؤں کے استعمال کے وقت انکا مصلح اور بدل ہمراہ لیا جائے تو بہتر ہے ۱۲

[۳] سودا پیدا کرتا ہے، قولنج لاتا ہے مصلح اس کا گوشت، روغن سرکہ ہے قلیل الغذا کثیر الفضول ہے ۱۲

[۴] گرم تر نفاخ ہے مصلح اس کا نمک زیرہ ہے۔ اور بدل شلجم ہے۔ ہاضم غذا ہے اور خود دیر ہضم ہے ۱۲

بوڑھی گائے کا گوشت، بطخ کا گوشت، گاجر، سکھایا ہوا گوشت، لوبیا، مسور، تیل، گڑ، ترشی اور ان غذاؤں کے خراب ہونیکا یہ مطلب نہیں کہ بالکل نہ کھادیں بلکہ بیماری کی حالت میں تو بالکل نہ کھادیں اور تندرستی میں بھی اپنے مزاج وغیرہ کو دیکھ کر ذرا کم کھادیں، البتہ جن کا مزاج قوی ہے اور ان کو عادت ہے ان کو کچھ نقصان نہیں۔ بعضی جگہ دستور ہے کہ زچہ کو مختلف قسم کی غذائیں کہیں ماش کی دال، کہیں گائے کا گوشت اور ثقیل ثقیل ترکاریاں ضرور کرکے دیتی ہیں یہ بری رسم ہے ایسے موقعوں پر احتیاط رکھنے کے لئے خراب غذاؤں کو لکھدیا گیا۔ اب تھوڑا سا بیان ان غذاؤں کی خاصیت کا بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح معلوم ہو جائے بیگن[1] گرم خشک ہے اس میں غذائیت بہت کم ہے خون برا پیدا کرتا ہے بواسیر والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو بہت نقصان[2] کرتا ہے اگر اس میں گھی زیادہ ڈالا جائے اور سرکہ کے ہمراہ کھایا جائے تو کچھ اصلاح یعنی درستی ہو جاتی ہے مولی گرم خشک ہے اس کے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سر کو اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہوتی ہیں، بواسیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے مگر گرم ہے اگر اس میں سرکہ کا بھگویا ہوا زیرہ ملا دیا جائے تو اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں۔ تلی کیلئے مفید ہے خاصکر سرکہ میں پڑی ہوئی۔ لاہی کا ساگ گرم ہے گردہ کے مریض کو بہت نقصان کرتا ہے اور حمل کی حالت میں کھانے سے بچّے کے مرجانیکا ڈر ہے سینگرے بھی گرم ہیں، گائے کا گوشت گرم خشک ہے اس سے خون گاڑھا اور بری قسم کا پیدا ہوتا ہے، سودا زیادہ پیدا کرتا ہے، خارش والوں کو اور بواسیر والوں کو اور مراق اور تلی والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتا ہے اگر پکتے میں خربوزہ کا چھلکا اور کالی مرچ ڈالدی جائے تو نقصان کم ہو جاتا ہے البتہ محنتی لوگوں کو زیادہ نقصان نہیں کرتا بلکہ بکری کے گوشت سے زیادہ موٹا تازہ کرتا ہے لیکن بیماری میں احتیاط لازم ہے بطخ کا گوشت گرم خشک ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے مگر پودینہ ڈالنے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے اور دریائی بطخ کا گوشت اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا کہ گھریلو بط کا کرتا ہے گاجر گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے البتہ تبخیر کو روکتی ہے اور فرحت دیتی ہے اس لئے لوگ اس کو ٹھنڈی کہتے ہیں گوشت میں پکانے سے اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں اور مربّہ اس کا عمدہ چیز ہے رحم کو تقویت دیتا ہے اور حاملہ عورتیں گاجر کھانے سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے لوبیا گرم تر ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے اس سے خواب پریشان نظر آتے ہیں سرکہ اور دارچینی ملانے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے لیکن حاملہ عورتیں ہرگز نہ کھائیں مسور خشک ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتی ہے اور جن کا معدہ ضعیف ہو اور سوداوی

[1] نفاخ اور دیر ہضم ہے [illegible]

[2] [illegible]

مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے زیادہ گھی ڈالنے سے یا سرکہ ملا کر کھانے سے اس کی کچھ اصلاح ہوجاتی ہے **تیل** گرم ہے سودا پیدا کرتا ہے اور سوداوی بیماریوں میں نقصان کرتا ہے۔ ٹھنڈی ترکاریاں ملانے سے کچھ اصلاح ہوجاتی ہے۔ گڑ گرم ہے سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ **کھٹائی** زیادہ کھانا پٹھوں کو نقصان کرتا ہے اور جلد بوڑھا کرتا ہے عورتیں بہت احتیاط رکھیں اور حمل میں اور زچہ ہونے کی حالت میں اور زکام میں زیادہ احتیاط لازم ہے اگر ترشی میں میٹھی چیز ملا دی جائے تو نقصان کم ہوجاتا ہے۔

(۸) بعضی غذائیں ایسی ہیں کہ الگ الگ کھاؤ تو کچھ ڈر نہیں لیکن ساتھ کھانے سے نقصان ہوتا ہے یعنی جب تک اس میں سے ایک چیز معدہ میں ہو دوسری نہ کھاویں اکثر مزاجوں میں تین گھنٹہ کا فاصلہ دینا کافی ہوتا ہے۔ حکیموں نے کہا ہے کہ دودھ کے ساتھ ترشی نہ کھائیں اسی طرح دودھ پی کر پان نہ کھائیں اس سے دودھ کا پانی معدہ میں الگ ہوجاتا ہے دودھ اور مچھلی[۱] ساتھ نہ کھائیں اس سے فالج اور جذام یعنی کوڑھ کا ڈر ہے۔ دودھ چانول[۲] کے ساتھ ستو نہ کھائیں۔ چکنائی کھا کر پانی نہ پئیں، تیل یا گھی بے قلعی کے برتن میں نہ رکھیں، کسیا یا ہوا کھانا نہ کھاویں، مٹی کے برتن کا پکایا ہوا کھانا سب سے بہتر ہے، امرود[۳] کھیرا[۴] ککڑی خربزہ[۵]، تربوز اور دوسرے سبز میوں پر پانی نہ پئیں، انگور کے ساتھ سری پائے نہ کھائیں۔

(۹) کھانا بہت گرم نہ کھاؤ، گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے

(۱۰) موٹا آٹا میدے سے اچھا ہے اور لقمہ کو خوب چبانا چاہئے اور کھانا جلدی جلدی کھا لینا چاہئے بہت دیر سے کھانے میں ہضم میں خرابی ہوتی ہے۔

(۱۱) بہت بھوک میں نہ سوؤ اور نہ کھانا کھاتے ہی سوؤ کم سے کم دو گھنٹہ گذر جائیں تب سوؤ۔

(۱۲) جب تک کھانا ہضم نہ ہوجائے دوبارہ نہ کھاؤ کم سے کم دو گھنٹہ گذر جائیں اور طبیعت ہلکی ہلکی معلوم ہونے لگے اس وقت مضائقہ نہیں۔

فائدہ اگر کبھی قبض ہوجائے تو اس کی تدبیر ضرور کرو آسان سی تدبیر تو یہ ہے کہ روٹی نہ کھاؤ ایک

---

[۱] مچھلی کے انڈے کھانا اعضا کو قوت دیتے ہیں۔ باہ زیادہ کرتے ہیں۔ گرمی پیدا کرتے ہیں جریان کو نافع ہیں۔ ۱۲

[۲] ایسے ہی چانولوں کے ساتھ سرکہ اور دہی کے ساتھ مولی اور انار کے ساتھ ہریسہ اور سرکہ کے ساتھ مسور نہ کھانا چاہیے

[۳] ضعیف المعدہ کو مضر ہے مصلح سونٹھ ہے سوزش مثانہ و تشنگی کو نافع ہے۔ ۱۲

[۴] صفرا اور خون کی گرمی پیٹ کی آنتوں کی سوزش کو تسکین دیتا ہے پیاس کو بھی تسکین دیتا ہے۔

[۵] چانول کھا کر خربوزہ نہ کھانا چاہئے۔ ایسے ہی برعکس ۱۲

دو وقت، صرف شوربا ذرا چکنائی کا پی لو اگر اس سے دفع نہ ہو تو بازار سے لو ماشہ حب القرطم یعنی کیرٹے کے بیج اور اڑھائی تولہ انجیر ولایتی منگا کر آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر دو تولہ شہد ملا کر پی لو اس دوا میں غذائیت بھی ہے (۲) اگر پاخانہ معمول سے زیادہ نرم آئے تو روکنے کی تدبیر کرو اور چکنائی کم کر دو بھونا ہوا گوشت کھاؤ اور اگر دست آنے لگیں یا معمولی قبض سے زیادہ قبض ہو جائے تو حکیم کو خبر کر دو۔ (۳) کھانا کھا کر فوراً پاخانہ مت جاؤ اور جو بہت تقاضا ہو تو مضائقہ نہیں۔ (۴) پیشاب پاخانہ کا جب تقاضا ہو ہرگز مت روکو اس طرح سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی

بہشتی زیور

پانی کا بیان

(۱) سوتے اٹھکر فوراً پانی نہ پیو[ا] اور نہ یکلخت ہوا میں نکلو اگر بہت ہی پیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پیکر ذرا دیر تک ناک پکڑے رہو سانس ناک سے مت لو اسیطرح گرمی میں چلکر فوراً پانی مت پیو[ب] خاصکر جسکو لو لگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اسیوقت مرجاتا ہے اسی طرح نہار منہ پینا نہ چاہئے یا پاخانہ سے نکلکر فوراً پانی نہ پینا[ج] چاہئے۔ (۲) جہانتک ہوسکے پانی ایسے کنوئیں کا پیو[د] جس پر بھرائی زیادہ ہو کھاری پانی اور گرم پانی مت پیو، بارش کا پانی سب سے اچھا ہے مگر جسکو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پئے اور کسی کسی پانی میں تیل سا ملا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ پانی بہت برا ہے۔ اگر خراب پانی اچھا بنانا ہو تو اس کو اتنا پکائیں کہ سیر کا تین پاؤ رہ جائے پھر ٹھنڈا کر کے چھانکر پیئیں۔

(۳) گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو بلکہ پینے کے برتن کے منہ پر باریک کپڑا بندھا رکھو تاکہ چھنا ہوا پانی پینے میں آئے[ھ]۔

(۴) برف گردہ کو نقصان کرتا ہے خاصکر عورتیں اس کی عادت نہ ڈالیں اس سے بہتر شورے کا جھلا ہوا پانی ہے۔

(۵) کھاتے پیتے میں ہرگز نہ ہنسو اس سے اچھنے وقت موت کی اذیت آجاتی ہے۔

ا؎ بلغم کو چھانٹتا ہے اور براہ دست نکالتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے باہ بینائی کو قوت دیتا ہے تو لنج خارش زکو مفید ہے ۱۲ ب؎ اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے ۱۲ ج؎ اس سے زکام اور جسم میں درد پیدا ہو جاتا ہے ۱۲ د؎ ایسے ہی بعد دوڑنے اور جماع اور غسل اور میوہ ترش خربوزہ اور تربوز وغیرہ کھانے کے بھی مضر ہے۔ ۱۲ ہ؎ کہ باعث ضعیفی اور اکثر امراض کا ہے ۱۲ - ملفہ پانی چوس چوس کر تین سانس میں پینا چاہیے ھ؎ پانی پینے کے وقت احتیاط واجب ہے بدروں دیکھے اور صاف کرنے کے نہ پیو - ۱۲

آرام اور محنت کا بیان

(۱) نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے سُستی چھا جائے ہر وقت پلنگ پر دکھلائی دو گھر کے کاروبار دوسروں ہی پر ڈال دو کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے گھر کا بھی نقصان ہے اور بعضی بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں اور نہ اتنی محنت کرو کہ بیمار ہو جاؤ بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں اور سارے بدن سے بیچ کی راس سے محنت کا کام ضرور لینا چاہیئے اسکے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو سُستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ضرور ٹہل[۱] لیا کرو دو چار مرتبہ اگر بے پردگی نہ ہو تو کوٹھے پر چڑھ اُتر لیا کرو اور چرخہ اور چکی کا ضرور تھوڑا بہت مشغلہ رکھو ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اس سے پیسے کماؤ اول تو اس میں بھی کوئی عیب کی بات نہیں لیکن اپنی تندرستی کا قائم رکھنا تو ضروری چیز ہے اس سے تندرستی خوب رہتی ہے دیکھو جو عورتیں محنتی ہیں کوٹتی پیستی ہیں کیسی قوی اور تازی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منھ کو لگا رہتا ہے ایسی محنت کو ریاضت[۲] کہتے ہیں، کھانا کھا کر جب تک تین گھنٹے نہ گذر جائیں اس وقت تک ریاضت نہ کرنا چاہیئے اور جب ذرا ذرا پسینہ آنے لگے یا سانس زیادہ پھولنے لگے ریاضت موقوف کر دینا چاہیئے۔

(۲) بچوں کے لئے جھولا جھولنا اچھی ریاضت ہے۔

(۳) صبح کو سویرے اُٹھنے کی عادت رکھو بلکہ ہمت کر کے تہجد کو اُٹھا کرو اس سے تندرستی خوب ہی رہتی ہے۔

(۴) دوپہر کو بے ضرورت[۳] نہ سوؤ اور اگر کچھ تکان یا نیند کا غلبہ ہو تو اور بات ہے۔

(۵) دماغ سے بھی کچھ کام لینا ضروری ہے اگر اس سے بالکل کام نہ لیا جائے تو دماغ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور ذہن کند ہو جاتا ہے اور جو حد سے زیادہ زور ڈالا جائے ہر وقت فکر اور سوچ میں رہے تو خشکی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس واسطے انداز سے محنت لینا مناسب ہے پڑھنے پڑھانے کا شغل رکھو قرآن شریف روزمرہ پڑھا کرو، کتاب

---

[۱] ایسے ہی کھانے کے بعد ٹہلنا کھانے کو قعر معدہ میں پہنچاتا ہے یعنی کھانا ہضم جلدی ہو جاتا ہے ۱۲

[۲] ریاضت عام یہ ہے کہ سارے بدن کے اعضا کو حرکت ہو ایسی ریاضت کیمیا ہے بدن ہے اعضا کی ہیئت کو درست اور امراض کو دفع اور فضلات کو تحلیل اور مزاج کو قوت اور بدن کی صحت کی حفاظت کرتی ہے ۱۲

[۳] دوپہر کو بعد کھانے کے تھوڑی دیر ذرا لیٹ جانا چاہیئے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل ہو جائے قیلوا فان الشیطان لا یقیل او کما قال قیلولہ کے لئے سونا شرط نہیں ہے ۱۲

دیکھا کرو باریک باتوں کو سوچا کرو، نہ اتنا غصہ کرو کہ آپے سے باہر ہو جاؤ، نہ ایسی بردباری کرو کہ کسی پر بالکل روک ٹوک نہ رہے، نہ ایسی خوشی کرو کہ خدا کی بے نیازی اور اس کی قدرت کو بھول جاؤ کہ وہ ایک دم میں چاہیں تو ساری خوشی کو خاک میں ملا دیں۔ نہ اتنا رنج کرو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہی بالکل یاد نہ رہے اور اسی غم کو لیکر بیٹھ جاؤ اگر کوئی زیادہ صدمہ پہنچے تو اپنی طبیعت کو دوسری طرف بناؤ کسی کام میں لگ جاؤ ان سب باتوں سے بیماری کا بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے۔ اگر کسی کو بہت خوشی کی بات سُنانا ہو اور وہ دل کا کمزور ہو تو یکلخت نہ سُناؤ پہلے پوچھو کہ اگر تمہارا یہ کام ہو جائے تو کیسا ہے پھر کہو دیکھو ہم کوشش کر رہے ہیں شاید ہو جائے اور امید ہے کہ ہو جائے پھر اسی وقت یا دو چار گھنٹہ کے بعد سُنا دو کہ تمہارا یہ کام ہو گیا۔ اسی طرح غم کی خبر یکلخت نہ سُناؤ[1] کسی کی موت کی خبر سُنانی ہو تو یوں کہو کہ فلاں شخص بیمار تھا اس کی حالت تو غیر تھی ہی اور موت سب کے واسطے ہے کبھی نہ کبھی آئے گی، قضائے الٰہی سے اس نے انتقال کیا۔

فائدہ بیماری کی حالت میں اور پیٹ میں جب بچہ میں جان پڑ جائے میاں کے پاس سونے سے نقصان ہے۔

[1] اکثر یکلخت خوشی یا غم کی بات سُنانے سے قلب کی حرکت بند ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

معمولی معمولی بیماریوں میں دوا کرنے سے عادت پڑ جاتی ہے پھر چلنے پھرنے سے یا ہوا کی تبدیل سے یہ معمولی معمولی بیماریاں نہیں جاتیں اس لئے چھوٹی موٹی بیماریوں کو چل پھر کر ہی دفع کر دینا چاہئیے ۱۲

علاج کرانے میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

(۱) چھوٹی موٹی بیماری میں دوا نہ کرنا چاہئیے۔ کھانے، پینے، چلنے، پھرنے، ہوا کے بدلنے سے اس کی تدبیر کرلینا چاہئیے جیسے گرم ہوا سے سر میں درد ہو گیا ہو تو سرد ہوا میں بیٹھ جائیں یا کھانا کھانے سے پیٹ میں بوجھ ہو گیا ہو تو ایک دو وقت فاقہ کرلیں، یا نیند کی کمی سے سر میں درد ہو گیا تو سو رہیں یا زیادہ سونے سے سُستی ہو گئی تو کم سوئیں یا دماغ سے زیادہ کام لیا تھا اس سے خشکی ہو گئی ذرا محنت کم کریں اس کو آرام و فرحت دیں۔ جب ان تدبیروں سے کام نہ چلے تو اب دوا کو اختیار کریں۔

(۲) مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو گھبراؤ مت اس سے علاج کا انتظام خراب ہو جاتا ہے

خوب استقلال اور اطمینان سے علاج کرو۔

(۳) مسہل اور قے اور فصد کی عادت نہ ڈالو یعنی بلا سخت ضرورت کے ہر سال مسہل یا قے یا فصد نہ لیا کرو اگر مسہل کی عادت پڑ جائے تو اس کے چھوڑنے کی تدبیر یہ ہے کہ جب موسم مسہل کا قریب آئے غذا کم کر دو، ریاضت زیادہ کرو کوئی ایسی دوا کھاتے رہو جس سے پاخانہ کھلکر آتا ہے جیسے ہڑ کا مربہ یا جوارش مصطگی یا گلقند وغیرہ پھر اگر مسہل کے دنوں میں طبیعت کچھ میلی بھی رہے کچھ پرواہ نہ کرو اور مسہل کو ٹالدو اس طرح سے عادت چھوٹ جائے گی۔

(۴) بدوں سخت ضرورت کے بہت تیز دوائیں نہ کھاؤ[1] ایسی دواؤں میں یہ خرابی ہے کہ اگر موافق نہ آئیں تو نقصان بھی پورا کریں گی خاصکر کشتوں سے بہت بچو کیونکہ یہ جب نقصان کرتے ہیں تو تمام عمر روگ نہیں جاتا البتہ رانگ اور مونگے کا کشتہ بہت ہلکا ہوتا ہے اس میں چنداں خوف نہیں اور ہڑتال اور سنکھیا اور زہریلی دواؤں کے کشتوں کے پاس نہ جاؤ اور حرام[2] اور نجس دوا نہ کھاؤ نہ لگاؤ۔

(۵) جب کوئی دوا ایک مدت دراز تک کھاتا ہو تو کبھی کبھی ایک دو دن کو چھوڑ دیا کرو یا اسی کی جگہ اور دوا بدلدیا کرو کیونکہ جس دوا کی عادت ہو جاتی ہے اس کا اثر نہیں ہوتا۔

(۶) جب تک غذا سے کام چلے دوا کو اختیار نہ کرو مثلاً مسہل کے بعد طاقت آنیکے لئے جوان آدمی کو یخنی کافی ہے اس کو مشک وعنبر وغیرہ کی ضرورت نہیں البتہ بوڑھے آدمی کو یخنی قبض کرتی ہے اسکے ہضم کرنے کیلئے بھی طاقت چاہیئے ایسے شخص کو کوئی معجون وغیرہ بنا لینا بہت مناسب ہے۔

(۷) دوا کو بہت احتیاط[3] سے ٹھیک تولکر نسخہ کے موافق بناؤ اپنی طرف سے مت گھٹاؤ بڑھاؤ۔

(۸) دوا پہلے حکیم کو دکھلاؤ اگر بری ہو اس کو بدلواؤ۔

(۹) دل اور جگر اور دماغ اور پھیپھڑا اور آنکھ وغیرہ جو نازک چیزیں ہیں ان کے لئے ایسی دوائیں استعمال مت کرو جو بہت تیز ہیں یا بہت ٹھنڈی یا بہت تحلیل کرنے والی ہیں یا زہریلی ہیں۔ ہاں جہاں سخت ضرورت ہولاچاری ہے مثلاً جگر پر اکاس بیل نہ رکھیں کھانسی میں سنکھیا کا کشتہ نہ کھائیں آنکھ میں نرا کافور نہ لگائیں بلکہ جبتک آنکھ میں باہر کی دوا سے کام چل سکے اندر دوا نہ لگائیں۔

[1] بہت تیز دوائیں خلو معدہ پر استعمال کرنا مناسب نہیں کیونکہ معدہ کو ضعیف کرتی ہیں ۱۲ [2] اکثر چیزیں تبدیل ماہیت کے بعد مباح ہوجاتی ہیں طبی جوہر میں تفصیل مذکور ہے ۱۲ [3] ایسی ہی ہمیشہ دوا کو ڈھانک کر رکھنا چاہیئے کیونکہ بعض دواؤں کی خوشبو پر بعض جانور عاشق ہوتے ہیں جیسے کیوڑہ کی خوشبو پر سانپ اور بادرنجبویہ اور سنبل الطیب کی خوشبو پر بلی۔ اگر دوا کھلی ہوگی تو ضرور منھ ڈالدیں گے ۱۲

(۱۰) علاج ہمیشہ ایسے طبیب سے کراؤ جو حکمت کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو علاج غور اور تحقیق سے کرتا ہو بے سوچے سمجھے نسخہ نہ لکھ دیتا ہو مسہل دینے میں جلدی نہ کرتا ہو۔ کسی کا نام مشہور سُن کر دھوکے میں نہ آؤ

(۱۱) بیماری میں پرہیز کو دوا سے زیادہ ضروری سمجھو اور تندرستی میں پرہیز ہرگز نہ کرو فصل کی چیزوں میں سے جس چیز کو دل چاہے شوق سے کھاؤ مگر یہ خیال رکھو کہ پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ اور پیٹ میں گرانی پاؤ تو فاقہ کرو۔

(۱۲) یوں تو ہر بیماری کا علاج ضرور ہے خاصکر ان بیماریوں کے علاج میں ہرگز غفلت مت کرو اور بچوں کے لئے تو اور زیادہ خیال کرو۔ زکام، کھانسی، آنکھ دکھنا، پسلی کا درد، بدہضمی، بار بار پاخانہ جانا، پیچش، آنت اُترنا، حیض کی کمی یا زیادتی، بخار جو ہر وقت رہتا ہو یا کھانا کھا کر ہو جاتا ہو۔ کسی جانور یا آدمی کا کاٹ کھانا، زہریلی دوا کھا لینا، دل دھڑکنا، چکر آنا، جگہ جگہ بدن پھڑکنا، تمام بدن کا سُن ہو جانا اور جب بھوک بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا نیند بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے، یا پسینہ بہت آنے لگے، یا ریاح بالکل نہ آئے یا اور کوئی بات اپنی ہمیشہ عادت کے خلاف پیدا ہو جائے تو سمجھو کہ بیماری آتی ہے جلدی حکیم سے خبر کر کے تدبیر کرو اور غذا وغیرہ میں بے تمیزی نہ ہونے دو۔

(۱۳) نبض[1] دکھلانے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ نبض دکھلانے کے وقت پیٹ نہ بھرا ہو نہ بہت خالی ہو کہ بھوک سے بے تاب ہو، طبیعت پر نہ زیادہ غم ہو نہ زیادہ خوشی ہو نہ سو کر اُٹھنے کے بعد فوراً دکھلائے، نہ بہت جاگنے کے بعد نہ کسی محنت کا کام کرنے کے بعد، نہ دور سے چلکر آنے کے بعد نبض دکھلانے کے وقت چارزانو ہو کر بیٹھو یا چارپائی پر یا پیڑھی پر یا پاؤں لٹکا کر بیٹھو۔ کسی کروٹ پر زیادہ زور دیکر مت بیٹھو نہ کوئی سا ہاتھ ٹیکو، تکیہ بھی نہ لگاؤ۔ جس ہاتھ کی نبض دکھلاؤ اس میں کوئی چیز مت پکڑو نہ ہاتھ کو بہت سیدھا کرو نہ بہت موڑو بلکہ بازو کو پسلیوں سے ملا کر ڈھیلا چھوڑ دو، سانس بند نہ کرو، طبیب سے نہ ڈرو اس سے نبض میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اگر لیٹ کر نبض دکھلانا ہو تو کروٹ پر مت لیٹو، چت لیٹ جاؤ۔

[1] کیونکہ جنبش نبض کی مرکب اور بسیط ہوتی ہے اس کا پہچاننا نہیں سمجھوں پر بھی دشوار ہے بتدریں کا تو ذکر ہی کیا اس لئے حاذق تجربہ کار کو دکھلانا مناسب ہے ۱۲

قارورہ[1] رکھنے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ قارورہ ایسے وقت کیا جائے کہ آدمی عادت کے موافق نیند سے اُٹھا ہوا بھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو، سبز ترکاری کے کھانے سے قارورہ میں سبزی آجاتی ہے، زعفران اور املتاس سے زردی آجاتی ہے اور مہندی لگانیسے سُرخی آجاتی ہے روزہ رکھنے اور نیند نہ آنے سے اور زیادہ تکان سے اور بہت بھوک اور دیر تک پیشاب روکنے سے زردی یا سُرخی آجاتی ہے، کبھی بہت جاگنے سے قارورہ قابلِ اعتبار نہیں رہتا، غذا کھانے سے بارہ گھنٹے بعد کا قارورہ پورے اعتبار کے قابل ہے جب صبح کو قارورہ دکھلانا ہو تو رات کو بہت بھر کر نہ کھائیں، زچہ کا قارورہ قابلِ اعتبار نہیں رات کو اگر کئی بار پیشاب کیا تو صبح کا قارورہ قابلِ اعتبار نہیں اور اگر قارورہ چھ گھنٹے رکھا رہا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا اور بعضے قارورے اس سے بھی کم میں خراب ہو جاتے ہیں غرض جب دیکھیں کہ اسکے رنگ اور بو میں فرق آگیا تو دکھلانیکے قابل نہ رہا

(۱۵) جلدی جلدی بے ضرورت حکیموں کو نہ بدلو حکیم کو خوش رکھو اس کے خلاف مت کرو، اگر فائدہ نہ ہو تو اس پر الزام مت دو اس کو دے کر احسان مت جتلاؤ۔

(۱۶) مریض پر سختی مت کرو اس کی سخت مزاجی کو جھیلو اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے اس کو نا امیدی ہو جائے چاہے کیسی ہی اس کی حالت خراب ہو مگر اس کی تسلی کرتے رہو

[1] قارورہ کے معنی لغت میں شیشی کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس شیشی کو کہتے ہیں جس میں پیشاب کیا جائے جس شیشی یا برتن میں قارورہ لیا جائے وہ بہت صاف ہونی چاہئے

۱۲

بعض طبّی اصطلاحوں کا بیان

نسخوں میں بعض الفاظ اصطلاحی لکھے جاتے ہیں اور بعضے علاج جنکے خاص خاص نام ہیں انکو مختصراً یہاں لکھا جاتا ہے

مُدِر بول۔ پیشاب اُتارنے والی دوا۔

مُدِر حیض۔ حیض جاری کرنے والی دوا۔

مُدِر لبن۔ دودھ اُتارنے والی دوا۔

مُدمِل۔ زخم بھرنے والی دوا۔

منضج۔ وہ دوا جو مادہ کو نکلنے کیلئے تیار کرے۔

مسہل۔ دست لانے والی دوا۔

مفتّت حصاۃ۔ پتھری کو توڑنے والی دوا۔

مقیّ۔ قے لانے والی دوا۔

ملیّن۔ بہت ہلکا مسہل۔

آبزن خالی پانی میں یا پانی میں کوئی دوا پکا کر اس میں بیٹھنا

انکباب۔ بھپارہ لینا۔

بخور۔ دوا سلگا کر دھونی لینا بعض وقت رحم کے اندر

کسی دوا کا دھواں پہنچانا ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو آگ پر ڈالکر ایک کونڈا سوراخ دار سپر ڈھانک کر اس سوراخ پر بیٹھ جائیں۔

پاشویہ ۔ دوا کے پانی سے پیروں کو دھارنا اسکی مفصل ترکیب بخار کے بیان میں مذکور ہے۔

تبرید ۔ ٹھنڈی دوا دینا مسہل کے بعد جو دوا دی جاتی ہے اُس کو تبرید اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دوا اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے اور مسہل کے نقصانات دور کرنیکے لئے دیجاتی ہے کیونکہ مسہل سے آنتوں وغیرہ کو ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہنچتا ہے، فالج وغیرہ ٹھنڈے امراض میں تبرید کبھی معتدل بلکہ گرم بھی ہوتی ہے۔

حقنہ، احتقان ۔ پاخانہ کے مقام سے بذریعہ پچکاری دوا پہنچانا

حمول ۔ رحم میں دوا کا رکھنا ۔

فرزجہ ۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

قطور ۔ کان وغیرہ میں دوا ٹپکانا۔

لخلخہ ۔ تدبیر سنگھانا اسکی ترکیب بھی بخار کے بیان میں ہے

نطول ۔ دھارنا اسکی ترکیب یہ ہے کہ جن دواؤں سے دھارنا ہو ان کو پانی میں پکا کر جب نیم گرم رہجائے ایک بالشت اونچے سے دھار باندھ کر ڈالیں[۱]۔

تولنے کے باٹ

آٹھ چاول کی	ایک رتی
آٹھ رتی کا	ایک ماشہ
بارہ ماشہ کا	ایک تولہ
پانچ تولہ کی	ایک چھٹانک
سولہ چھٹانک کا	ایک سیر
پانچ سیر کی	ایک دھڑی
چالیس سیر کا	ایک من
درہم	ساڑھے تین ماشہ

دانگ	پونے چار رتی
رطل	۳۴ تولے ساڑھے چار ماشہ
مثقال	ساڑھے چار ماشہ
دام پختہ	بیس ماشہ

انگریزی باٹ

گرین	آدھی رتی
ڈرام	تیس رتی
اونس	۷ ڈرام یا ½۲ تولے
پونڈ	۱۶ اونس یا آدھ سیر

بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج

ان علاجوں کے لکھنے سے یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی حکیم بن جائے بلکہ اتنی غرض ہے کہ ہلکی ہلکی معمولی شکایتیں اگر اپنے آپ کو یا بچوں کو ہوجائے اور حکیم دور ہو تو ایسے وقت میں جیسے اکثر عورتوں کی عادت ہے کہ سُستی کی وجہ سے نہ حکیم کو خبر کرتی ہیں اور ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی کوئی تدبیر نہیں کر سکتیں آخر کو وہ مرض یونہی بڑھ جاتا ہے پھر مشکل پڑجاتی ہے تو ایسے موقع کے واسطے اگر عورتوں کو کچھ واقفیت ہوجائے تو ان کے کام آئے اور دوسرے بعض بیماریوں کے پرہیز اور

[۱] شموم اُس دوا خشک و تر کو کہتے ہیں جو سونگھی جائے۔ سعوط اُس دوا کو کہتے ہیں جو ناک میں ڈالی جائے۔ تکمید مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی چیز گرم کر کے اُس سے بدن کو سینکدیں۔ سنون وہ دوا ہے جس کو پیسکر دانتوں میں ملیں۔ ۸ خشخاش کا ایک چاول۔ ٹانک چار ماشہ کا جیسے جو کا شیرہ یعنی جو دو چاول ہر یا چار رائی کی برابر قراط۔ جو بیر سرخ گھونگچی کو کہتے ہیں تین جو ہر ہوتی ہے ۱۲

بعض بیماریوں سے بچنے کے طریقے معلوم ہو جائیں گے تو اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کر سکیں گی تیسرے بعض دواؤں کا بنانا اور حکیم کے بتلائے ہوئے علاج کے برتاؤ کا طریقہ اور مریض کی خدمت کرنا اور اس کو آرام دینے کا سلیقہ آجائے گا اس واسطے تھوڑا تھوڑا لکھدیا ہے اور اسمیں ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان تدبیریں بتلائی ہیں اور ایسی طرح لکھا ہے کہ عورتیں اگر ذرا بھی سمجھ رکھتی ہوں تو سمجھ لیں اور بیماریاں وہی لکھی گئی ہیں جو اکثر ہوا کرتی ہیں اور دوائیں ایسی لکھی گئی ہیں جو کسی حال میں نقصان نہ کریں اور کہیں قیمتی نسخہ لکھا گیا ہے تو اس کے ساتھ سستا بھی لکھدیا ہے جو فائدہ میں قیمتی کے قریب ہے لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے یا مرض اچھی طرح نہ پہچانا جائے یا مرض بھاری ہو تو ہرگز دوا خود مت دو حکیم کو خبر کر دو، اور اگر دور ہو یا وہ نذرانہ چاہتا ہو یا دوا قیمتی بتلائے اور خدائے تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو خرچ کی کچھ پرواہ مت کرو جان سے بہتر مال نہیں ہے اور بالکل گنجائش نہ ہو تو خدائے تعالیٰ سے دعا کرو ان کو بڑی قدرت ہے کچھ دوا دارو پر حصر نہیں دوا سے ذرا نفس کو تسلی ہوتی ہے اور شفا دینے والے اور خود دوا میں اثر دینے والے خود وہی ہیں وہ اگر چاہیں دوا سے بھی اچھا نہ ہو اور اگر چاہیں بے دوا بھی اچھا کر دیں چنانچہ دونوں باتیں رات دن نظر آتی ہیں، اب بیماریوں کے نام اور انکی دوائیں لکھی جاتی ہیں اور یاد رکھو کہ تم کو جو دوا کہ بازار سے منگوانا ہو جس طرح کتاب میں اس کا نام لکھا ہے اسی طرح خوب صاف خط سے لکھ کر یا لکھوا کر بازار بھیجو وہ پنساری دیدے گا۔

سر کی بیماریاں

سر کا درد۔ یہ کئی طرح کا ہوتا ہے[۱] اور ہر ایک کا علاج جدا ہے مگر یہاں ایسی دوائیں لکھی جاتی ہیں کہ کئی طرح کے دردِ سر میں فائدہ دیتی ہیں اور نقصان کسی طرح کا نہیں کرتیں۔

دوا۔ تین ماشہ بنفشہ، تین ماشہ گل مکھن، تین ماشہ گل نیلوفر پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں دوسری دوا۔ تین ماشہ آڑو کی گٹھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور تین ماشہ تخم کاہو الگ، خشک

[۱] کبھی کسی غذا یا پیچ کے سبب سے ہوتا ہے کبھی آگ یا آفتاب کی گرمی یا گرم دواؤں کے کھانے سے ہو جاتا ہے اور کبھی سرد ہوا یا سرد پانی کے نہانے سے یا سرد دواؤں کے کھانے سے بھی ہو جاتا ہے ۱۲ دوا کیفین سائٹریس پارٹی فی لش ٹین ۲ ½ رتی دونوں کو خوب باریک پیسکر ملا لیں اور پانی سے کھلا دیں یہ ایک خوراک ہے فوراً درد دور ہو جائیگا ۱۲

پیس لیں پھر دونوں کو ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر لیپ کر دیں بہت مؤثر یعنی اثر والی ہے اور اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیسکر اس میں ملائیں ۔

تیسرا نسخہ ۔ جو ہر قسم کے درد سر کے لئے مفید ہے خواہ نیا ہو یا پرانا مادہ سے ہو یا بلا مادہ کے رسوت، خطمی کے پھول، گل سرخ، بنفشہ، صندل سرخ، صندل سفید سب تین تین ماشہ، گل بابونہ ایک ماشہ، پوست خشخاش ایک ماشہ، املتاس ایک تولہ ہری مکو کے پانی میں پیسکر لیپ کریں ۔

دماغ کا ضعف ہونا ۔ اگر مزاج گرم ہے تو خمیرہ گاؤزبان کھائیں اور اگر مزاج سرد ہے تو خمیرہ بادام کھائیں ان دونوں خمیروں کی ترکیب سب بیماریوں کے بیان ختم ہونے کے بعد لکھی ہوئی ہے وہاں دیکھ لو اور بھی لمبے لمبے نسخے سب اسی جگہ ساتھ ہی لکھدیئے ہیں بیچ بیچ میں جہاں ایسے نسخوں کا نام آئیگا اس جگہ اتنا کہہ دیا جائے گا کہ اس کو خاتمہ میں دیکھو تم خاتمہ کا یہی مطلب سمجھ جانا ۔

آنکھ کی بیماریاں

آئینہ یا کوئی چمکدار چیز آفتاب کے سامنے کر کے آنکھ پر اس کا عکس ہر گز مت ڈالو اس سے کبھی کبھی دفعتاً بینائی جاتی رہتی ہے ۔

دوا ۔ جس سے آنکھ کی بہت بیماریوں سے حفاظت رہے اور نگاہ کو قوت ہو، انار شیریں انار ترش کے دانے اور دانوں کے بیچ کے پردے اور گودا الیکر کچلیں اور کئی تہ کپڑے میں چھان لیں جو عرق نکلے وہ آب انار کہلاتا ہے، یہ عرق ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں شہد چھٹانک بھر ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آنچ پر پکائیں اور جھاگ اتارتے رہیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی اپنے اور اپنے بچوں کی آنکھ میں لگایا کریں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور بینائی میں ضعف نہ آئیگا ۔

دوسری دوا ۔ کہ وہ بھی آنکھ کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے، تازے آنولے یعنی آنولے لیکر کچلکر پانی نچوڑ یں اور چھان کر لوہے کے برتن میں پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے ۔ پھر

لہ آنکھ افضل اعضاء ہے امراض آنکھ میں سستی و غفلت نہ کرنی چاہیئے آنکھ کو بخارات دھوئیں اور ایسی ہوا سے جس میں اعتدال نہ ہو بچانا چاہیئے ایسے ہی بہت رونا اور اور بہت بھوکا رہنا اور پیٹ بھرے پر اکثر سونا اور زیادہ فصد کھلانا اور بہت نشہ پینا، چمکدار چیزوں کا بہت دیکھنا، اکثر جماع اور برگ سویا یا مسور اور جو چیزیں قابض ہیں ان کو کثرت سے کھانا آنکھ کے لئے مضر ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۃ ۃ ۃ

شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

رگڑا جو کہ گھانجنی یعنی انجن ہاری اور پڑوال اور پلکوں کی خارش اور موٹاپن اور آنکھ کی سرخی کے لئے بہت مفید ہے، سفید جست ۲ تولہ، سمندر جھاگ اور کونپل نیم کی اور پھٹکری کچی اور اقلیمیائے ذہب نو، نو ماشہ اور لونگ ۶ ماشہ اور افیون اور چراغ کا گل پانچ پانچ ماشہ اور نیلا تھوتہ کھیل کیا ہوا دو ماشہ اور رسوت ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سرمہ کی طرح پیسکر سرسوں کے ۶ تولہ خالص تیل میں ملا کر کانسی کے کٹورہ میں نیم کے سونٹے سے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایکسو بار ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں اور کسی صاف برتن میں گرد سے بچا کر رکھ لیں پڑوالوں کو اکھاڑ کر جڑوں پر لگائیں دو چار دفعہ کے لگانے سے نکلنے بند ہو جاتے ہیں اور گھانجنی پر چالیس دن لگائیں تمام عمر نہ نکلیں اور بھی آنکھ کے بہت سے امراض کو مفید ہے، چراغ کا گل یہ ہے کہ روئی کو تیل میں بھگو کر جلائیں جب بجھنے کے قریب آئے تو ڈھانک دیں کہ ٹھنڈی ہو جائے

آنکھ دکھنے آنا یہ جو مشہور ہے کہ جب آنکھ دکھنے آئے تو تین دن تک دوا نہ کرے یہ بالکل غلط ہے، بلکہ پہلے ہی دن سے غور سے علاج کرو البتہ شروع میں کوئی تیز دوا نہ لگاؤ بلکہ آخیر میں بھی نہ لگاؤ جب تک کہ کوئی بڑا ہوشیار تجربہ کار حکیم نہ بتلاوے۔

دوا۔ اگر اول دن آنکھ دکھنے میں لگائی جائے تو مفید ہو اور کسی حال میں مضر نہ ہو یعنی نقصان نہ کرے ذرا سی رسوت گلاب میں یا مکوہ کے پانی میں گھسکر لیپ کریں۔

دوسری دوا پوٹلی کی۔ تین تین ماشہ پھٹکری سفید اور زیرہ سفید اور پوست کا ڈوڈہ اور ایک ماشہ افیون اور چار ماشہ پٹھانی لودھ اور چھ ماشہ املی کے پتے اور ڈھائی عدد نیم کے پتے سب کو پیس کر دو تین پوٹلی بنا لے کوری پیالی میں پانی بھر کر اس میں چھوڑے رکھے اور آنکھوں کو لگایا کرے، اگر سردی کے دن ہوں تو ذرا گرم کر لے۔

تیسری دوا۔ آنکھ دکھنے کے شروع سے لیکر آخر تک لگا سکتے ہیں اور ہوں اور چھوٹے موٹے زخم اور آنکھ کی بہت سی بیماریوں کو فائدہ مند ہے۔ آنکھ میں بالکل نہیں لگتی، چاکسو کی گری ۹ ماشہ

ل۱ آنکھ سے آنسو بلا قصد بہنا اس کو ہندی میں ڈھلکا کہتے ہیں علاج بعد نضج کے اول تنقیہ ضروری ہے پھر دوا استعمال کریں۔ یہ دوا اگر قبل تنقیہ بھی کرے تو کچھ مضائقہ نہیں مغز تخم ہلیلہ زرد دو حصہ مغز بلیلہ تین حصہ مغز تخم آملہ ایک حصہ پیسکر گولی بنا لیں پھر بوقت ضرورت ایک گولی پانی میں گھسکر یا پیسکر لگائیں ۱۲

اور مصری مدبر کی ہوئی انزروت اور نشاستہ تین تین ماشہ سرمہ کی طرح پیسکر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی یا تین تین سلائی سوتے وقت چاہے صبح و شام لگائیں اور اگر اسکو لگا کر اوپر سے دو پھایہ روغن گل یا گھی میں بھگو کر تھوڑی دیر ٹھنڈے گھڑے پر رکھکر جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں پھر ان پھایوں کو آنکھ پر رکھ کر مٹی کی دو ٹکیاں جو پانی میں گوندھ کر بنائی ہوں رکھکر پٹی باندھ دیں تو بہت جلدی نفع ہو، چاکسو کی گری نکالنے کی ترکیب ابھی موتیا بند کے بیان میں آتی ہے اور انزروت اس طرح مدبر ہوتی ہے کہ انزروت کو باریک پیسکر بکری یا گائے یا بھینس کے دودھ میں گوندھکر جھاؤ کی لکڑی پر لپیٹ کر بہت ہلکی آنچ پر سکھالیں پھر لکڑی پر سے اتار کر کام میں لائیں اور انزروت آنکھ میں کبھی بدون مدبر کئے ہوئے نہ لگا دیں ورنہ نقصان دے گی۔

فائدہ جہاں بچوں کی آنکھیں دکھنے کا بیان آوے گا وہاں کچھ ضروری چیزیں کھانے پینے کے متعلق لکھی ہیں، بڑے آدمی بھی ان کا خیال رکھیں اور کچھ نسخہ بھی اور لکھے ہیں۔

آنکھ کا باہر نکل آنا۔ اس کو عربی میں جحوظ العین کہتے ہیں **دوا** دو ماشہ گل خطمی، تین ماشہ گل سرخ، تین ماشہ صندل سرخ، دو ماشہ ہلیلہ سیاہ، ایک ماشہ زربسی ان سب کو ہری مکوہ اور ہری کاسنی کے پانی میں پیسکر نیم گرم یعنی ہلکا ہلکا سہاتا گرم کیے لیپ کریں **دوا** جس کو اگر تندرستی میں لگا دیں تو اکثر امراض سے حفاظت رہے اور اگر آنکھ دکھ کر اچھی ہونیکے بعد لگا دیں تو ایک عرصہ تک نہ دکھے اور معمولی جالے تک کو کاٹ دے اور بینائی کو نہایت تیز کرے سوکھے آنولے پاؤ بھر لیکر آدھ سیر پانی میں اوٹالیں، جب پاؤ بھر پانی رہجائے تو ملکر چھان کر یہ پانی رکھ لیں پھر چھوٹی ہڑ بارہ عدد اور چھوٹی پیپل بارہ عدد اور کالی مرچ اڑھائی عدد کھرل میں یا سل پر ڈالکر پیسنا شروع کر دیں اور وہ آنولے کا پانی ڈالتے جائیں اور یہانتک پیسیں کہ سارا پانی جذب ہو جائے پھر اس دوا کی گولیاں بناکر رکھ لیں اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر سلائی سے لگا دیں۔

موتیا بند۔ اسکا نام عربی میں نزول الماء ہے آجکل یہ مرض بہت ہونے لگا ہے اور اسمیں آنکھ کے تل میں پانی

ل مگر وہ سل نمک مرچ والی نہ ہو ۱۲ ؎ یہ ایک قسم کی رطوبت ہے کہ تھوڑی تھوڑی یا ایکبارگی سر سے آنکھ میں اُتر آتی ہے اسلئے ابتدا ہی میں اسکی طرف توجہ کرنی چاہیے شروع میں اگر ہڑ کی گٹھلی کا مغز صاف پانی میں تیس پہر کھرل کر کے گولیاں بنا کر آنکھ میں لگائیں تو نزول ماء کے لئے اطبا مفید کہتے ہیں۔ ایسے ہی سفید گھنگچی کا عرق کاغذی لیموں کے عرق میں ملا کر صبح کے وقت آنکھ میں لگانا بھی مفید کہتے ہیں ۱۲

اتر آتا ہے اور رفتہ رفتہ بینائی بالکل جاتی رہتی ہے[1] اور گو اس کا پہچاننا مشکل ہے مگر ایسی تدبیریں
لکھی جاتی ہیں کہ پہچان میں غلطی بھی ہو تو نقصان نہ کرے شروع علامت یعنی پہچان اسکی یہ ہو کہ آنکھ
کے سامنے مکھی بھنگے ترمرے سے معلوم ہوتے ہوں اور چراغ کی لو صاف نہ معلوم ہو بلکہ ایسا معلوم
ہو کہ لو کے آس پاس ایک بڑا سا حلقہ ہے اس وقت یہ سرمہ بنا کر لگائیں اگر موتیا بند نہ ہوگا تو آنکھ کی
دوسری بیماریوں کو بھی فائدہ دے گا۔ سوا تولہ سفیدہ کاشغری اور آٹھ ماشہ ببول کا گوند اور آٹھ ماشہ
اقلیمیائے نقرہ اور چار ماشہ سنگ رانج اور چار ماشہ سچا سیپ اور چھ ماشہ شادنج عدسی جو پانی
سے مغسول کیا گیا ہو یعنی خاص ترکیب سے دھویا گیا ہو اور وہ ترکیب ابھی بتلا دی جائیگی اور دو ماشہ مر
اور دو ماشہ چاندی کے ورق اور تین ماشہ چھلے ہوئے چاکسو ان کے چھیلنے کی بھی ترکیب ابھی بتلا دی
جائیگی اور ایک ماشہ نشاستہ ان سب کو سرمہ کی طرح پیسکر رکھ لیں اور ایک سلائی صبح و شام لگایا کریں
یہ سرمہ آنکھ سے پانی بہنے اور ضعف بصارت کو بھی مفید ہے۔ شادنج کے مغسول کرنیکی ترکیب یہ
ہے کہ شادنج کو سرمہ کی طرح باریک پیسکر بڑے سے برتن میں پانی میں ڈالدیں ایک منٹ کے
بعد اوپر کا پانی علیحدہ کرلیں اس علیحدہ کئے ہوئے پانی میں جو کچھ شادنج نیچے بیٹھ جائے وہ
نکال لیں یہ مغسول ہے اور اس بڑے برتن میں جو شادنج رہ گیا ہو پیسکر اسی طرح دھولیں اور
چاکسو[2] کے چھیلنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ڈھیلی پوٹلی میں باندھکر نیم کے پتوں کیساتھ
جوش دیں جب خوب پھول جاویں ملکر چھلکے دور کریں اور اندر کا مغز لے لیں اور موتیا بند
والے کو یہ گل لگانا بھی چاہئے۔ ترکیب اسکی یہ ہے کہ چار ماشہ سفید صندل اور دو ماشہ انزروت
اور چار رتی ببول کا گوند اور چار رتی افیون اور چار رتی زعفران سب کو باریک پیسکر انڈے کی
سفیدی میں ملاکر روپیہ کے برابر کاغذ کی دو ٹکیاں تراش کر اس میں سوئی سے بہت سے سوراخ
کرکے ان دونوں کاغذوں پر یہ دوا لگاکر دونوں کنپٹیوں پر چپکا دے اور صبح و شام بدلدیا کرے
یہ گل لگانا بھی کسی حالت میں نقصان نہیں کرتا اور رات کو ہر روز اطریفل کشنیزی ایک تولہ
کھایا کریں اور کبھی چھٹے ساتویں دن ناغہ بھی کردیا کریں تاکہ عادت نہ ہو جائے اگر موتیا بند ہوگا

[1] اس موتیا بند کی کئی قسمیں اطبا نے لکھی ہیں اس لئے پہلے طبیب سے حال بیان کرکے اس کے مشورہ سے یہ ادویہ استعمال کریں۔ ۱۲

[2] بینائی کو قوت دیتی ہے آنکھ کے ڈھلکے اور جالے کو مفید ہے آشوب چشم کو دفع کرتی ہے۔ ۱۲

ان تدبیروں سے نفع ہوجائیگا۔ اور اگر موتیا بند نہ ہوا جب بھی ان میں کسی طرح کا نقصان نہیں، جب آنکھ میں ذرا بھی دھند پائیں یہ تدبیر ضرور کریں اور کم سے کم تین مہینے نباہ کر کریں۔ جب پانی زیادہ اتر آتا ہے تو بینائی جاتی رہتی ہے پھر سوائے شگاف دینے کے کوئی علاج نہیں جس کو آنکھ بنوانا کہتے ہیں بلکہ بننے کے بعد بھی آنکھ کمزور رہتی ہے۔[1]

کان کی بیماریاں

فائدہ۔ پیٹ بھر کر کھانا کھا کر فوراً سو رہنے سے کان جلدی بہرے ہوجاتے ہیں جبتک کھانے کے بعد دو گھنٹہ نہ گذر جائیں ہرگز مت سویا کرو۔

فائدہ۔ اگر بچپن سے عادت رکھیں کہ کبھی کبھی کان میں روغن بادام تلخ پانچ پانچ بوند نیمگرم ٹپکا لیا کریں تو امید ہے کہ آخیر عمر تک کبھی سننے میں فرق نہ آئے۔

دوا۔ جس[1] سے کان کا میل نکلجاتا ہے۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا خوب باریک پیسکر تھوڑا سا کان میں ڈالیں اور اوپر سے کاغذی لیمو کا عرق نیم گرم پانچ چھ بوند ٹپکا دیں اور جس کان میں یہ دوا ڈالیں اسی طرف کی کروٹ پر سو رہیں دو تین دن میں میل بالکل صاف ہوجائیگا اور سلائی وغیرہ سے میل نکلوالنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

فائدہ۔ اگر کان میں کوئی دوا ڈالو خواہ تاثیر میں گرم ہو یا سرد ہمیشہ نیمگرم ڈالو۔

دوا۔ جس سے مچھر یا اور کوئی جانور جو کان میں گھس گیا ہو نکل جائے۔ تین ماشہ آڑو کے پتے یہ باغوں میں بہت ملتے ہیں اور تین ماشہ ہرے پودینے کے پتے اور تین ماشہ سقمونیا سب کو باریک پیس کر چھان کر کان میں نیمگرم ٹپکا دیں اس سے وہ جانور مر جائیگا جب اس کا چلنا پھرنا کان میں معلوم نہ ہو اس وقت روغن بادام نیم گرم خوب بھر دو اور کان کے سوراخ میں روئی لگا کر کان کو جھکائے رکھو تھوڑی دیر بعد روئی نکال لو وہ جانور بھی تیل کیساتھ نکل آئیگا اور فقط تیل کان میں خوب بھر دینے سے بھی جانور مر جاتا ہے۔

[1] بعض مرتبہ سفر کرنے سے آنکھ بسبب گرمی آفتاب کے درد کرتی ہے اس کے لئے یہ دوا بھی مفید معلوم ہوتی ہے۔ ہلیلہ کلاں زرد ۲ تولہ اور ڈیڑھ تولہ نیب کی پتی باہم ان کو کوٹیں بعدہ چکنی مٹی میں رکھکر آگ میں رکھیں جب مٹی سرخ ہوجاوے اس وقت دوا کو نکالکر رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت تھوڑی سی آنکھ میں لگا دیں ۱۲ [1] سرسوں یا آم کے پتوں کا عرق نکالکر کان میں دو تین بوند ٹپکانا بھی کان کے بہنے کو اور درد کو مفید ہے ۱۲

کان کا درد۔ خواہ کسی قسم کا ہو اس کیلئے یہ روغن مفید ہے اور کسی وقت میں نقصان دینے والا نہیں
اگر گھر میں ہمیشہ تیار رہے تو بہتر ہے، چھ ماشہ بنفشہ اور چھ ماشہ افسنتین رومی اور تین ماشہ
اسطوخودوس اور چھ ماشہ گل بابونہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں صبح کو اتنا جوش دیں
کہ پانی آدھا رہ جائے پھر ملکر چھان کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ سرکہ ملا کر اتنا اوٹائیں کہ
پانی اور سرکہ جلکر صاف تیل رہ جائے پھر چار رتی کافور اور ایک ماشہ مصطگی رومی اور ایک
ماشہ انزروت باریک پیسکر اس تیل میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو نیمگرم کان میں ٹپکائیں۔

ناک کی بیماریاں

فائدہ۔ اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جائے تو اس کو مت[1] بند کرو البتہ اگر بہت زیادہ ہو تو بند
کر دینا چاہیئے۔ نکسیر۔ اگر خفیف جاری ہو تو امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں چڑھانے سے
بند ہو جاتی ہے **دوسری دوا** جسکی بہت قوی تاثیر ہے اول ٹھنڈا پانی سر[2] پر ڈالو پھر تین ماشہ
مازو اور تین ماشہ پوست انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ چھلکے انزی مسور اور پندرہ ماشہ
رسوت ان سب کو باریک پیسکر گلاب اور خرفہ کے پتوں کے پانی میں ملاکر پیشانی اور سر پر لیپ
کرو مگر یہ دوا بہت بوڑھے آدمیوں کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

تیسری دوا۔ جو ہر طرح کی نکسیر کو مفید ہے اور ہر عمر میں استعمال کر سکتے ہیں تین ماشہ سفید صندل
اور تین ماشہ رسوت اور تین ماشہ گلنار اور چار رتی کافور ان سب کو چھ تولہ گلاب میں پیسکر اسمیں
کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں۔

زکام اور[3] نزلہ۔ آجکل یہ بہت ہونے لگا ہے۔ اس کو ہلکا مرض نہ سمجھو بلکہ شروع ہوتے ہی
فکر کر کے علاج اور پرہیز کرو، یہ مشہور ہے کہ تین دن تک دوا نہ پیو یہ بات پہلے زمانہ میں
تھی جس وقت طبیعتیں قوی ہوتی تھیں اور بیماری کو خود دفع کرتی تھیں اب طبیعتیں کمزور
ہو گئیں اب اس بات کے بھروسہ پر نہ رہیں زکام اگر ہمیشہ رہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر

[1] ایسے ہی تپ گرم یا بحران کے دن کہ چوتھا اور ساتواں اور گیارھواں اور چودھواں ہے نکسیر جاری ہو تو اس کو بند نہ کرنی چاہیئے کیونکہ طبیعت خود اسے دفع کرتی ہے مگر جب افراط ہو تو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ دونوں رانیں اور پاؤں کھینچ کے باندھنے سے بھی بند ہو جاتی ہے ۱۲

[2] ٹھنڈے پانی سے منہ دھونا غرغرہ کرنا بھی مفید ہے ۱۲

[3] دماغ کے فضلات نتھنوں کی طرف بہیں تو اسکو زکام کہتے ہیں اور حلق کی طرف سے گریں تو نزلہ کہتے ہیں بس اگر اس رطوبت کے وقت خراش اور آنکھوں میں سوزش ہو تو گرمی کے سبب سے ہے ورنہ سردی کے سبب سے ہے جماع اور اوندھے لیٹنے اور ترشی اور دودھ سے اس مرض میں پرہیز کرنا چاہیئے اور سر کے نیچے پتلا تکیہ رکھیں۔ پانی کم پینا چاہیے زکام حار ہو یا بارد۔ دوا کلونجی بھنی ہوئی دو ماشہ نوشادر دو ماشہ سونٹھ تین ماشہ کوٹ کر پوٹلی باندھ کے سونگھنا بھی مفید ہے اور بعض اس میں سرکہ بھی اضافہ کرتے ہیں ۱۲

بند ہو جائے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، یہانتک کہ کبھی جنون ہو جاتا ہے۔ جس طرح کا زکام ہو فوراً حکیم سے کہکر علاج کرنا چاہئے اور غذا زکام میں مونگ کی دال رکھو چکنائی اور مٹھائی اور دودھ دہی اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھو اور شروع زکام میں سر پر تیل نہ ملو آخیر میں مضائقہ نہیں اور شروع زکام میں چھینک لینے کیلئے کوئی ہلاس نہ سونگھو اس سے بعض اوقات آنکھ میں پانی اتر آتا ہے اور بینائی جاتی رہتی ہے۔ اور جب زکام بالکل اچھا ہو جائے تو کوئی دوا دماغ کی طاقت[۱] کی ضرور کھایا کرو یہ حریرہ بہت اچھا ہے نزلہ نہیں ہونے دیتا ترکیب یہ ہے کہ نو دانے بادام شیریں کا مغز اور چھ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں اور پانچ ماشہ تخم خشخاش سفید پانی میں خوب باریک پیسکر چار ماشہ نشاستہ ملاکر چار تولہ گھی میں حریرہ پکاکر چار تولہ مصری سے میٹھا کرکے پئیں۔ یا نو ماشہ خمیرہ گاؤزبان میں دو چاول مونگے کا کشتہ ملاکر کھاویں اور خمیرہ اور کشتہ کی ترکیب خاتمہ پر آئے گی۔

زبان کی بیماریاں

قلاع یعنی منہ آجانا اگر سفید رنگ ہو تو یہ دوا کریں ایک ایک ماشہ کباب چینی اور بڑی الائچی کے دانے اور سفید کتھا باریک پیسکر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکادیں تاکہ لعاب یعنی رال نکل جائے اور اگر سرخ رنگ ہے تو یہ دوا کرو ایک ایک ماشہ گلاب، زیرہ، اور تخم خرفہ اور طباشیر اور بنسلوچن خوب باریک پیسکر منہ میں چھڑکیں اور اگر گہرا سرخ نہ ہو بلکہ سرخ زردی مائل ہو تو یہ دوا لگائیں تین ماشہ مصری اور ایک ماشہ کافور پیسکر منہ میں ملیں اکثر سرسام اور تیز بخار میں ایسا قلاع ہوتا ہے اور اگر سیاہ رنگ ہو تو اس کی تدبیر کسی حکیم سے پوچھو۔

دوا۔ جو منہ آنے کی اکثر قسموں کو نافع ہے ایک ایک ماشہ گاؤزبان سوختہ یعنی گاؤزبان کی جلی ہوئی چھال اور کتھا سفید اور طباشیر اور گل ارمنی اور گلنار اور بڑی الائچی کے دانے اور کباب چینی پیسکر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکادیں۔

[۱] صرف بادام نو دانہ شکر سفید کے ہمراہ سوتے وقت کھالینا بھی مفید ہے اگر قبض کی شکایت ہو تو ہمراہ مویز منقیٰ کے کھانا چاہیئے۔

[۲] اگر خون کے غلبہ کی وجہ سے منہ آئیگا تو آبلوں کا رنگ سرخ ہوگا اور اگر صفرا کے سبب سے آئیگا تو زرد رنگ ہوگا اور بلغمی سے سفید ہوگا اور سوداوی سے سیاہ ہوگا مگر یہ سب سے بدتر ہے۔

دانت کی بیماریاں[1]

فائدہ گرم چیز جیسے زیادہ گرم روٹی، جلتا سالن وغیرہ کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی مت پیو اس سے دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے، اور دانت سے کوئی سخت چیز مت توڑو اس سے دانت اور آنکھ دونوں کو صدمہ پہنچتا ہے، برف کثرت سے چبانا بھی مضر ہے۔

منجن۔ جو کہ عورتوں کے لئے بہت مفید ہے دو تولہ بادام کے چھلکے جلے ہوئے اور چھ ماشہ زرد کوڑی کی راکھ اور چھ ماشہ رومی مصطگی سب کو باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

دوسرا منجن۔ بہت آزمایا ہوا، سات ماشہ بارہ سنگے کا جلا ہوا سینگ اور سات ماشہ چھوٹی مائین اور سات ماشہ ناگر موتھا اور سات ماشہ گل سرخ اور سات ماشہ بائچھڑ اور پونے دو ماشہ نمک لاہوری باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

تیسرا منجن۔ دانت کیسے ہی کمزور ہوں اور ہلنے لگے ہوں اس منجن سے جم جاتے ہیں مسوڑھوں سے اگر خون بہتا ہو اس کو بھی مفید ہے، رومی مصطگی، پھٹکری، خام لوبان، سنگ جراحت طباشیر، لوہے کا برادہ، سیاہ مرچ، سفید گول مرچ، گتیس[2]، اتیس، چھالیہ، مازو، سیلکھری[3] اور جھڑبیری کی چھال، جامن کی چھال، گوندنی کی چھال یہ سب ایک ایک ماشہ لیکر باریک پیس کر رکھ لیں اور رات کو ملکر پان کھا کر سو رہیں صبح کو ایک شاخ کھجور کی پانی میں جوش دیکر کلی کریں، اگر یہ کلی نہ بھی کریں تو مضائقہ نہیں۔

چوتھا منجن۔ جو دانتوں کے درد اور داڑھ نکلنے کے لئے مفید ہے، مصطگی رومی عاقرقرحا نمک لاہوری، تمباکو، سب تین تین ماشہ لیکر باریک پیس کر ملیں اور منہ لٹکا دیں۔

حلق[4] کی بیماریاں

گلا دکھنا[5] شہتوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں بہت فائدہ ہوتا ہے اور بیماریوں میں حکیم سے پوچھیں

[1] نرکچور منہ میں رکھنے سے دانتوں کی حفاظت رہتی ہے ۱۲۔ [4] اگر حلق میں جونک لگ جائے یا ہڈی یا کانٹا چبھ جائے تو جوشاندہ نانخواہ سے غرغرہ کرنا مفید ہوتا ہے اگر بعد میں حلق میں خراش معلوم ہو تو لعاب یا حریرہ پلائیں ۱۲ [5] گلے کے غدود میں ٹھنڈی دوا کا لیپ نہ کرنا چاہئے ۱۲ [3] سنگھری کی طرح ایک دوا ہوتی ہے ۱۲

سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا۔ اگر زکام کھانسی کی وجہ سے ہے تو زکام کھانسی کا علاج کرنا چاہیے اور اگر یونہی بیٹھ گئی تو یہ دوا کرئیں، ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام مقرض اور پانچ ماشہ بیخ سوسن اور چار ماشہ اصل السوس مقشر یعنی ملٹھی چھلی ہوئی اور نو دانہ سپستان یعنی لسوڑہ اور دو تولہ مصری ان سب کو جوش دیکر چھان کر چائے کی طرح گرم گرم پئیں۔

دوا گاڑھے اور جمے ہوئے بلغم کو نکالنے والی، چار ماشہ اصل السوس مقشر اور چار ماشہ گاؤزبان اور ایک عدد ولایتی انجیر اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ سپستان اور دو تولہ مصری ان سبکو پانی میں جوش دیکر چھان کر اور سات دانہ بادام شیریں کا شیرہ نکالکر اس میں ملا کر نیمگرم پیویں اور یہ چٹنی چاٹیں اس سے بھی بلغم نکلجاتا ہے رب السوس، کتیرا، صمغ عربی، کاکڑا سینگی، نشاستہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ اور ایک دانہ مغز بادام شیریں ان سب کو باریک پیسکر دو تولہ شربت بنفشہ میں ملا کر رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی چاٹیں اور اگر کھانسی میں کف پتلا نکلتا ہے تو یہ دوا کرو چار ماشہ اصل السوس مقشر اور پانچ دانہ عناب اور پانچ ماشہ تخم خطمی اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ مویز منقےٰ پانی میں بھگو کر چھان کر مصری ملا کر پیویں۔

گولی۔ ہر طرح کی کھانسی کو مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی کاکڑا سینگی باریک پیسکر پانی میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کر ایک ایک گولی منہ میں رکھیں اور اگر کھانسی میں خون آنے لگے تو جلدی کسی حکیم سے کہو ایسا نہ ہو کہ پھیپھڑہ میں زخم ہو گیا ہو جسکو سل کہتے ہیں اور اس کی اگر شروع میں تدبیر نہ کی جائے تو لاعلاج ہو جاتا ہے اور شروع میں یہ دوا بہت مفید ہے تین ماشہ برگ نونکھا اور ایک ماشہ تخم خشخاش سفید اور ایک تولہ مغز کدوے شیریں پانی میں پیسکر چھڑک کر دو تولہ مصری ملا کر گیرو، کتیرا، صمغ عربی سب ایک ایک ماشہ لیکر باریک پیسکر چھڑک کر پئیں ایک ہفتہ برابر پئیں اور ترشی اور دودھ دہی وغیرہ سے

ملہ کبھی نزلہ کے سبب سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور کبھی بلغم کی کثرت سے اور کبھی سوء مزاج مرطوب کے سبب سے اگر نزلہ کی وجہ سے ہوا ہے تو لعجان خراسانی پانی میں جوش دیکر غرغرہ کرنا مفید ہے اور اگر بلغم کی کثرت سے ہوا ہے تو نئی گوندنی کی جڑ یا گیہوں یا ببول کی کونپل آہستہ آہستہ چبا کر لعاب نگلنا بھی مفید ہے اور اگر رطوبت کے سبب سے ہوا ہے تو انیسون، سونف، صعتر، پودینہ ایرسا پانی میں جوش دیکر غرغرہ کرنا مفید ہے ۱۲

ملہ کھانسی کے اسباب مختلف ہوتے ہیں کبھی ذات الجنب کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی ذات الصدر یا ذات الریہ یا ورم جگر یا سل وغیرہ کی وجہ سے ہو جاتی ہے نیز کھانسی کبھی خشک ہوتی ہے اور کبھی تر خشک کھانسی میں مرطوب چیزیں مفید پڑتی ہیں اور تر کھانسی میں اخراج بلغم کی دوا کافی ہے ۱۲

بالکل پرہیز کریں انشاء اللہ تمام عمر سل نہ ہوگی، کھانسی کا ایک لعوق دمہ کے بیان میں آتا ہے، خشک کھانسی تر سے زیادہ بری ہے حکیم سے علاج کراؤ۔

گولی۔ سرد اور گرم کھانسی کے لئے مفید ہے اور بلغم کو آسانی سے نکالتی ہے ۳ ماشہ رب السوس اور ۳ ماشہ مویز منقیٰ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور مغز کدوئے شیریں چاروں چیزیں ایک ایک ماشہ اور پانچ ماشہ قند سفید پیسکر بہیدانہ کے لعاب میں گوندھکر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھیں۔

پسلی کا درد۔ یہ لیپ اس کے لئے مفید ہے، تخم کتان چھ ماشہ اور تخم حلبہ چھ ماشہ اور مکوہ خشک چھ ماشہ اور بنفشہ چھ ماشہ پانی میں بھگو کر جوش دیکر ملکر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر جوش دیں جب پانی جلکر تیل اور موم رہجائے تو تین ماشہ مصطگی رومی اور تین ماشہ لوبان باریک پیسکر ملالیں لیکن اگر بخار تیز ہو تو اس لیپ میں لوبان مت ملائیں اور اگر درد بہت ہی زیادہ ہو تو ایک ماشہ زعفران اور ملالیں اور نیمگرم مالش کریں

دمہ[1]۔ اس بیماری کی جڑ تو کم جاتی ہے لیکن تدبیر کرنے سے دورے ہلکے پڑتے ہیں جب دورے کے آثار معلوم ہوں تو ایک وقت کھانا نہ کھائیں اور جب دورہ پڑے تو جو دوا اور چٹنی کھانسی میں لکھی ہے وہ کریں اور کشتہ یا اور کوئی چیز زیادہ گرم خشک نہ کھائیں اور چکنائی نہ کھائیں البتہ مکھن اور مصری دورے کے وقت چاٹنا بہت مفید ہے۔ اور اگر کوئی خاص غذا تجربہ سے فائدہ مند ہو برابر کھاویں۔

لعوق۔ کھانسی کیلئے بہت مفید ہے اور اس سے دمہ کے دورے بھی کم پڑتے ہیں اور قبض بھی رفع ہوتا ہے، چار تولہ دو ماشہ مغز املتاس پانی میں بھگو کر ملکر چھان لیں پھر اسی پانی میں دس ماشہ مغز بادام شیریں پیس لیں پھر بیس تولہ قند سفید ملا کر شربت سا ذرا گاڑھا قوام کرلیں پھر کتیرا، صمغ عربی، آرد باقلہ تینوں چیزیں سات سات ماشہ پیس کر ملالیں اور دو تولہ روغن بادام اس میں ملا کر رکھ لیں اور تین تولہ روز چاٹیں۔

[1] یہ مرض نہایت شدید ہے اکثر بڑھاپے میں ہوجاتا ہے اسباب اس کے کئی مختلف ہیں کبھی غلبۂ بلغم کے سبب سے ہوجاتا ہے پہچان اسکی یہ ہے کہ کھانسی کیساتھ بلغم نکلے اور سینہ میں خرخرہ رہیگا اور کبھی دل سے جو بخارات اٹھتے ہیں ان سے ہوجاتا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ نبض میں سرعت اور سانس میں گھبراہٹ اور پیاس کی شدت ہوگی اور کبھی فقط گرمی کے سبب سے ہوجاتا ہے پہچان اس کی یہ ہے کہ نبض جلدی چلے اور تشنگی ہوگی اور کبھی بسبب استرخاء عضلوں سینہ کا ہوتا ہے پہچان یہ ہے کہ نبض نرم ہوگی اور ورم دیر آئیگا اور کبھی خشکئ پھیپھڑے سے ہوتا ہے اس میں بھی پیاس ہوتی ہے تر چیزیں مفید ہوتی ہیں اور کبھی سردی پھیپھڑے سے ہوجاتا ہے جب ٹھنڈی چیزیں کھائی جاویں تو زیادہ ہوجاتا ہے اور کبھی امتلاء معدہ سے ہوجاتا ہے۔ غرض اسکے اسباب بہت ہیں جو کتب طب میں مذکور ہیں اس میں غفلت نہ کرنی چاہئے جب ابتداء اس بیماری کا محسوس ہو فوراً کسی اچھے حکیم سے علاج کرائیں۔ دوا نوشادر ایک ماشہ، سہاگہ ایک ماشہ مرچ سیاہ ۴ ماشہ۔ دار فلفل ۲ ماشہ رب السوس ۸ ماشہ مویز منقیٰ دو تولہ مغز چلغوزہ ایک تولہ باریک پیسکر شہد میں ملالیں اور پھر روز ایک ماشہ سے تین ماشہ تک حسب برداشت کھایا کریں۔ دمہ اور کالی کھانسی کے لئے عجیب چیز ہے۔

دل کی بیماریاں

ہول دلی اور غشی یعنی بیہوشی جب دل میں کسی وجہ سے ضعف بڑھ جاتا ہے تو ہول دلی پیدا ہو جاتی ہے اور جب زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو غشی ہو جاتی ہے اور جب غشی جلدی جلدی ہونے لگتی ہے تو کسی وقت آدمی دفعتاً مر جاتا ہے۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے لیکن یہ دوا کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور اکثر حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ ایک عدد مربائے آملہ پانی سے دھو کر ایک ورق چاندی کا لپیٹ کر اول کھا کر پانچ ماشہ گل سیوتی اور پانچ ماشہ تخم کاسنی اور چار ماشہ گل گاؤزبان اور تین ماشہ برگ بادرنجبویہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ شربت سیب ملا کر پی لیں اور اگر عرصہ تک صرف آملہ کا مربہ ہی کھاتے رہیں تو خفقان یعنی دھڑکن کو کھو دیتا ہے اور جب کسی کو غشی آئے تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارو دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

فائدہ معدہ کی صحت کا بڑا خیال رکھو بے بھوک ہرگز نہ کھاؤ اور جب بھوک لگنے کے بعد کھاؤ تو تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور یوں نہ سمجھو کہ تھوڑا کھانے سے طاقت نہ آئیگی بلکہ زیادہ کھانے سے ہضم میں فتور ہوتا ہے وہ قوت نہیں بخشتا اور تھوڑا کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور کھانے میں زیادہ تکلف نہ کرو اور عمدہ اور نرم غذا کھانے کی ہمیشہ عادت نہ ڈالو بلکہ ہر قسم کی غذا کی عادت رکھو جب خاص چیز کی عادت ہو جاتی ہے تو پھر اور غذا نقصان کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی نفل روزہ رکھ لیا کرو اس میں ثواب بھی ملتا ہے اور پیٹ کی کثافت بھی تحلیل ہوتی ہے اور بہت بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے **فائدہ**، تربوز، کھیرا، ککڑی وغیرہ ہلکی چیزیں

۱؎ دل کی بیقراری کا نام خفقان ہے اعتدال طبعی سے زیادہ دھڑکنا جب زور کرتا ہے تو غشی لاتا ہے یہ مرض دو طرح سے ہوتا ہے یا اسکا سبب دل ہی میں ہو دوسرے جو کسی اور عضو کی شرکت سے ہو مثل معدہ، جگر، دل، دماغ وغیرہ ان کی شرکت سے دل بھی آفت میں آجاتا ہے اور کبھی کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے بھی قلب پر اثر ہو کر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اگر یہ اختلاج قلب بسبب مزاج بارد کے ہو تو الجھ شیریں کی تین پتیاں اور دو بھولدار لونگیں پیسکر پلانا مفید ہوتا ہے خفقان حار کے واسطے خمیرہ صندل نفع کرتا ہے اور سیاہ منقی کی گنڈیریاں کیوڑے میں بسا کر رات کو شبنم میں رکھ کر صبح کو کھانا بھی مفید ہوتا ہے ۱۲

۲؎ معدہ ہی کے ذریعہ سے غذا تمام اعضا میں پہونچتی ہے حافظ معدہ کو چاہئے کہ معدہ کو اجتماع غذا اور اغذیہ دیر ہضم اور مفسدات اشتہا سے بچائے جب کبھی درد معلوم ہو اور وہ چلتا پھرتا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ درد ریح کا ہے اس کیلئے چھوٹی الائچی گلاب میں جوش دیکر پینا مفید ہے۔ گرم پانی بوتل میں بھر کر سینکنا بھی مفید پڑتا ہے اور کبھی کھٹی ڈکاریں آنے لگتی ہیں اسکے لئے آدھا رطل شکر قوام کر کے پانچ ماشہ کلیجن ملا کر استعمال کرنا بھی مفید ہے ۱۲

پیٹ بھرے پر نہ کھاؤ اور نہ نہار منہ کھاؤ بلکہ ایسے وقت کھاؤ کہ نہ بہت بھوک ہو اور بالکل پیٹ بھرا ہو بہت بھوک میں ان چیزوں کے کھانے سے بعضی دفعہ یہ چیزیں بالکل صفرا یعنی پت بن جاتے ہیں اور ہیضہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور بھرے پیٹ پر کھانیسے دوسری غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں ہونے دیتیں۔

فائدہ۔ چکنائی زیادہ کھانے سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔

فائدہ۔ حتی الامکان مسہل کی عادت نہ ڈالو اس سے معدہ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے

فائدہ۔ معدہ بالکل بیچ پیٹ میں ہے، اگر کوئی دوا لگانا ہو تو بیچ پیٹ میں ناف تک لگاؤ

قے کرانے کا بیان۔ اگر کبھی زیادہ کھانیسے یا اور کسی ضرورت سے قے کرنا ہو تو اس دوا سے قے کرو۔ ڈیڑھ تولہ مولی کے بیج اور ڈیڑھ تولہ سویہ کے بیج ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیکر چار تولہ سرکہ کی سکنجبین ملا کر نیم گرم پئیں اور انگلی حلق میں ڈالکر قے کر دیں یہ دوا بہت تیز نہیں ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور قے کی حالت میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو ورنہ آنکھ پر بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور قے کے بعد جبتک طبیعت بالکل نہ ٹھیر جائے پانی ہرگز نہ پیو ورنہ بائے گولہ کے درد کا اندیشہ ہے، بلکہ قے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھو ڈالو اور اگر مزاج سرد ہے تو نیم گرم پانی سے کلی کر دو اور اگر مزاج گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے کلی کر دو۔

قے روکنے کا بیان۔ بعض وقت مسہل پینے سے متلی ہونے لگتی ہے اس کا دفعیہ یہ ہے کہ بازو خوب کس کر باندھو اور ٹہلاؤ اور الائچی اور پودینے کے پتے چباؤ اگر اس سے طبیعت نہ ٹھیرے تو فم معدہ یعنی کوڑی پر یہ لیپ کرو تین ماشہ گلاب زیرہ اور ایک ماشہ صندل سفید اور ایک ماشہ طباشیر ان سب کو دو تولہ گلاب اور تین ماشہ سرکہ میں پیسکر کوڑی پر مالش کرو یہ دوا لگا کر تھوڑی دیر کے بعد جو دوا چاہو پلاؤ قے نہیں ہوتی۔

ہیضہ کا بیان۔ یہ سخت بیماری ہے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے جلد کرانا چاہئے یہاں دو نسخے ایسے لکھے جاتے ہیں جو کسی حالت میں نقصان نہ کریں خواہ دست بند کرنی

ف۵ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں کبھی اختلاف فصلوں کے سبب سے ہوا کا مزاج اور عوام کی طبیعت میں تغیر ہوتا ہے کبھی غذا معدہ میں رہکر ہضم نہیں ہوتی بلکہ سم ہو جاتی ہے جب غذا معدہ میں فاسد ہو جائے اس کو قے اور اسہال سے نکالیں اور جب تک طعام فاسد نہ نکلجائے بند نہ کریں۔ جب پیاس کی شدت اور مزاج میں گرمی یا جھوٹے ہو ہرگز گرم دوائیں نہ کھائیں پانی کے عوض گلاب یا عرق بادیان یا عرق کدو پر اکتفا کریں اس مرض میں بہتر تدبیر سونا ہے اور نہ کھانا ہے اس مرض کیلئے یہ گولی مفید ثابتی ہے۔ دوا۔ مدار کی جڑ سیاہ گول مرچ مساوی وزن ادرک کے پانی میں مرچ کی برابر گولی بنا کر کھانا مفید ہوتا ہے مگر طبیب کی رائے اس مرض میں مقدم ہے ۱۲

ہوں یا جاری رکھنے ہوں ایک نسخہ تو یہ ہے کہ چھ ماشہ گل سرخ تین چھٹانک گلاب میں جوش دیں جب آدھا رہجائے تو دو تولہ انار شیریں ملا دینا چاہئے اور چھ رتی ناریل دریائی اور ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی، عرق بید مشک میں گھسکر بغیر چھانے ملا دیا جائے اور تین دفعہ میں پلائیں اس کے پینے سے اگر پیٹ میں کچھ مادہ ہو تو ایک دو دست ہو جاتے ہیں اگر کچھ مادہ نہیں تو اسی سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

دوسرا نسخہ۔ عرق کافور نہایت مفید چیز ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک تولہ کافور پیکر اس میں تین تولہ سرکہ ملا کر شیشی میں بند کر کے تیس روز دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلا دیا کریں بعد تیس روز کے چھان کر کاک لگا کر نیلا کاغذ یا نیلا کپڑا لپیٹ کر احتیاط سے رکھ لیں جب ہیضہ میں پیاس زیادہ ہو تو دس دس بوند دو دو تولہ گلاب میں ملا کر پلائیں نہایت مفید ہے اور اگر وبا کے موسم میں تندرست آدمی بھی اسی عرق کو ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈالکر یا بتاشہ میں لیکر پیئے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہیضہ[1] سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچّے اس کو تندرستی میں نہ پییں اور ہیضہ میں پئیں تو مضائقہ نہیں اور عرق کافور کتّے کے کاتے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق سونف بس آدھ پاؤ عرق گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں۔ اس سے کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا ہیضہ کے مریض کو خوا مخواہ پانی سے نہ ترساویں اور ہیضہ والیکو جب تک ایسی بھوک نہ ہو جس سے بیقرار ہو جائے تب تک غذا نہ دو اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین تولہ شوربا یا اسی قدر آش جو لیمو کاغذی کا عرق ڈالکر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ یک لخت پیٹ بھر کر نہ دو ورنہ پھر بچنا مشکل ہے اور اگر ہیضہ والے کو نیند آجائے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی علامت ہے اور بخار آجانا بھی اچھی علامت ہے اور پیشاب[2] بند ہو جانا بری علامت ہے نبضیں چھوٹ جانا

[1] ایسے ہی پیاز ۲ ماشہ اور چند دانے سیاہ مرچ کے پانی میں پیس کے پلانا بھی بہت مفید ہے ۱۲

[2] بسکھپرہ کے پتوں کا عرق تھوڑے سے دودھ میں ملا کر پینا بھی مفید ہے اور ریوند چینی سونف کے عرق میں پیس کر ناف کے گرد لگانا بھی مفید ہے ۱۲

چنداں بری علامت نہیں علاج کئے جاؤ۔

ہضم میں فتور ہونا یا قبض ہونا۔ یہ چورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے اگر قبض ہو تو دست لاتا ہے، چار تولہ آٹھ ماشہ اناردانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زنجبیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور بیس ماشہ تربد سفید یعنی نسوت اور بیس ماشہ زیرہ سیاہ اور بیس ماشہ تتریک یعنی سماق اور بیس ماشہ پوست ہلیلہ زرد اور بیس ماشہ پوست ہلیلہ اور چار تولہ دو ماشہ نمک لاہوری ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات ماشہ ہر روز نہار منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پاخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہے تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو ماشہ نہار منہ یا کھانا کھانیکے بعد کھاویں

نمک سلیمانی[1]۔ کہ نہایت ہاضم ہے اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے اگر سات رتی نہار منہ ہر روز کھاویں وبینائی تیز کرتا ہے اگر بھڑ یعنی بھرن رتیئے زنبور کے کاٹے پر خوب مل دیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اس کے لئے بھی آزمایا ہوا ہے ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد ملا کر اوپر سے اسکو چھڑک دیں تو فائدہ دے، اگر نیم برشت انڈے کے ساتھ اسکو کھاویں تو بہت قوت دے اور اس سے حافظہ بہت قوی ہوتا ہے رنگ نکھرتا ہے، جتنا پرانا ہوتا ہے اثر زیادہ ہوتا ہے۔

نسخہ نمک سلیمانی۔ نمک لاہوری بریاں پچھتر تولہ ۲ ماشہ۔ نمک سانبھر آٹھ تولہ پونے چار ماشہ، نوشادر آٹھ تولہ پونے چار ماشہ، تخم کرفس دو تولہ گیارہ ماشہ، مرچ سیاہ اکیس ماشہ مرچ سفید (یعنی دکھنی مرچ) اکیس ماشہ اذخر (یعنی مرچیا گند) سوا اکیس ماشہ، افتیمون ولایتی ساڑھے دس ماشہ، ہینگ ساڑھے دس ماشہ، زیرہ سیاہ سرکہ میں بھگویا ہوا ساڑھے دس ماشہ، دارچینی قلمی سات ماشہ، حب القرطم سات ماشہ، سونٹھ سات ماشہ، انیسون رومی

[1] یہ نسخہ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے نمک سلیمانی کے قریب قریب ہے معدے کی اصلاح کو نافع ہے اور مقوی معدہ ہے ہچکی کو دور کرتا ہے ہاضم طعام ہے۔ نسخہ
نمک لمعالہ - نمک لاہوری نمک سیاہ - ہر ایک تین مثقال - پودینہ - زنجبیل ہر ایک پانچ مثقال - پوست ہلیلہ زرد - پوست بہیڑہ آملہ - پیپل - سیاہ مرچ پیچ - سونٹھ - سیاہ نمک سرخ ہر ایک نو مثقال دھنیا آٹھ درم - سونف اجوائن خوردنی ہر ایک بیس درم کوٹ چھانکر ادرک کے عرق میں گوندھکر خشک کرلیں پھر آملہ خشک کے پانی میں ملا کر خشک کریں پھر کوٹ چھان کر عرق لیموں میں بیر کی برابر گولیاں بنالیں بوقت ایک گولی کھائیں۔

سات ماشہ، ملٹھی سات ماشہ، زیرہ سفید ساڑھے دس ماشہ۔

ترکیب۔ نمک لاہوری کے ٹکڑے کر کے ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر گرم تنور میں رکھ دیں جب تنور کی آگ سرد ہو جائے تو نکال لیں اور کوٹ لیں اور ہر دوا کو الگ الگ کوٹ کر وزن کے موافق تول کر ملا لیں اور سبز رنگ کی بوتل میں رکھ کر چند روز جَو میں دفن کر دیں اور اگر بلا دفن کئے بھی کام میں لا دیں تو کچھ حرج نہیں خوراک ایک ماشہ کھیرے، ککڑی وغیرہ کو اس کے ساتھ کھا دیں تو نقصان نہ ہو۔

گولی ہاضم۔ نمک سیاہ اور مرچ سیاہ اور آکھ کے سربند پھول جو کھلے نہ ہوں اور خشک پودینہ ان سب کو ایک ایک تولہ لیکر خوب کوٹ چھان کر عناب کے برابر گولیاں بنا لیں اور کھانے کے بعد ایک گولی کو کھا لیا کریں اور ہیضہ کے دنوں میں ایک گولی ہر روز نہار منہ کھا لیا کریں تو بہت مفید ہے۔

دوا جس سے قبض دفع ہو، دو ماشہ گل سرخ اور دو ماشہ سنا کی گھی سے چکنی کی ہوئی کوٹ چھان کر ایک تولہ اطریفل کشنیزی میں ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اطریفل کشنیزی کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ۔ جو پیٹ کی سختی کیلئے مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتا تین ماشہ مصطگی پیسکر دو تولہ روغن گل میں ملا کر گرم کر کے ملیں اور ایک لیپ رحم کی بیماریوں میں لکھا گیا ہے جس کا پہلا جزو گل بابونہ ہے۔

پیٹ کا درد۔ اس پوٹلی سے سینکو گیہوں کی بھوسی اور باجرہ اور نمک سانبھر سب دو دو تولہ لیکر تحلیل کر دو پوٹلیوں میں باندھ کر چھ تولہ گلاب کیوڑہ میں آگ پر رکھ کر وہ پوٹلیاں ڈال دو اور ایک ایک سے سینکو اگر گلاب فوراً نہ ملے تو خشک پوٹلیوں کو گرم کر کے سینکو اور یہ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے اور اس میں کسیطرح کا نقصان نہیں اگر اس سے اچھا نہ ہو تو حکیم سے پوچھو۔

ف۱ جو چیز مادے کو رگوں اور اعضاء سے کھینچ لاوے اس کو مسہل سے تعبیر کرتے ہیں اور فضائے معدہ اور اس کے اطراف میں جو مادہ ہو اس کو دفع کرنے والی کا نام تلیین ہے۔

مسہل کا بیان

فائدہ۔ بدون کسی حکیم کی رائے کے مسہل ہرگز مت لو۔

فائدہ۔ مسہل میں املتاس کو جوش نہ دو۔

فائدہ۔ املتاس کے ساتھ بادام یا کوئی چکنی چیز ملالیں تاکہ انتڑیوں میں پیچ نہ کرے۔

فائدہ۔ اگر مسہل میں سنا ہو تو اسکو گھی سے چکنا کرکے بھگو و ورنہ پیٹ میں پیچ ہوگا۔

فائدہ۔ مسہل لیکر سومت ورنہ دست نہ آویں گے اور نقصان ہوگا۔

فائدہ۔ مسہل کے زمانہ میں اور مسہل کے پندرہ بیس روز بعد تک غذا نرم اور بھوک سے کم کھاؤ۔

فائدہ۔ مسہل کی دواؤں کو بہت مت ملو ہلکے ہاتھ سے ملکر چھان لو بہت گاڑھی دوا دست کم لاتی ہے مسہل کے دن کوئی لیپ مت کرو البتہ اگر دست نہ آویں اور پیٹ پر کوئی لیپ دست لانے والا کیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں مسہل کے اگلے دن ٹھنڈائی ضرور پیو اور پے درپے مسہل نہ لو، ٹھنڈائی کے لئے کوئی نسخہ مقرر نہیں حکیم کی رائے پر ہے۔

جگر کی بیماریاں

جگر کلیجہ کو کہتے ہیں یہ پیٹ میں داہنی پسلیوں کے نیچے ہے جب جگر پر کوئی دوا لگانا ہو تو داہنی پسلیوں کے نیچے لگاؤ جب بیمار کے منہ یا ہاتھ پیروں پر ورم سا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اسکے جگر یا اس کے آس پاس کسی چیز میں ضعف آگیا ہے علاج میں دیر نہ کرو اور جبتک اچھا حکیم نہ ملے معجون دبید الورد پانچ ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ پاؤ عرق مکوہ اور دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پیتے رہو اور لعاب دار چیزوں سے پرہیز کرو معجون دبید الورد اور شربت بزوری بارد کا نسخہ خاتمہ میں لکھا ہے۔

استسقا[۱] یعنی جلندر کی بیماری۔ اس کا علاج حکیم سے کراؤ اور مکوہ کی بھوجی اس میں بہت فائدہ دیتی ہے اور سب غذاؤں کی جگہ اسی کو کھایا جائے تو بہت بہتر[۲] ہے۔

---

[۱] جب تک مسہل کا عمل باقی رہے کچھ غذا وغیرہ مت کھاؤ اور مسہل کو زیادہ میٹھا بھی نہ کرنا چاہیے مسہل کے دن ٹھنڈا پانی اور ہوا اور سردی سے پرہیز ضروری ہے۔ مسہل کو سانس بند کرکے اور کپڑے دھو کر پینا باعتبار طب کے مناسب ہے اور اگر پینے کے بعد طبیعت مالش کرے تو الائچی اور پودینہ لونگ کے ساتھ چبانے سے قے نہیں آتی ۱۲

[۱] اس کی ابتدا کو سوء القنیہ کہتے ہیں سبب اس کا یہ ہو کہ مادہ سرد خارجیہ تمام اعضا میں آجاتا ہو اس کی تین قسمیں ہیں۔ لحمی۔ زقی طبلی۔ ہر ایک کے اسباب جدا جدا ہیں جو کتب طب میں مذکور ہیں ۱۲

[۲] اگر صاحب استسقا کو نہانے کی ضرورت ہو جائے تو دریائے شور کے پانی سے نہانا بہت مفید ہے ۱۲

تلی کی بیماریاں

تلی پیٹ میں بائیں پسلیوں کے نیچے ہے اگر اسمیں کوئی دوا لگانا ہو تو بائیں پسلیوں کے نیچے لگاؤ

تلی بڑھ جانا۔ چونہ پانی میں ڈال دو جب وہ نیچے بیٹھ جائے اوپر کا صاف پانی لیکر اس پانی میں بیس عدد انجیر ولایتی جوش دے لو جب انجیر خوب پھول جائیں نکالکر صاف کپڑے پر پھیلا دو جب پانی خشک ہو جائے پاؤ بھر عمدہ سرکہ میں ڈالدو اور نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا دو اور پندرہ بیس روز کے بعد ایک انجیر روز کھانا شروع کرو۔[1]

گولی۔ بڑھی ہوئی تلی کیلئے نہایت مفید ہے، چودہ ماشہ بیج سوسن اور سات ماشہ دکھنی مرچ کوٹ چھان کر اور سات ماشہ اشق کو ایک تولہ سرکہ میں ملا کر پھر اس میں سب دوائیں ملا کر چنے کی برابر گولیاں بنالیں اور سات ماشہ ہر روز دو تولہ سکنجبین سادہ کے ساتھ کھائیں آزمائی ہوئی ہے سکنجبین سادہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے ببول کا گوند اور کتیرا اور زراوند مدحرج یہ سب چیزیں ڈھائی ڈھائی ماشہ اور اشق ڈیڑھ تولہ ان سب کو آدھ پاؤ سرکہ میں خوب پیسکر مرہم سا بنا کر ایک کپڑا تلی کی برابر کاٹ کر اس پر یہ مرہم لگا کر تلی پر چپکا دیں جتنی تلی کم ہوتی جائیگی کپڑا چھوٹا جائیگا اتنا کپڑا کترتے جاویں اگر تلی بڑھی ہوئی ہو اور تیز بخار بھی ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

[1] حجارۃ الطحال یعنی پتھری کا پڑنا تلی میں اس کیلئے انجیر کھانا اور اسی کا لیپ کرنا مفید ہے ۱۲ [2] فرائی سلفاس ۵ ماشہ کونین سلفاس ۱۰ ماشہ ایسڈ سلفیورک ڈائیلوٹ ۲ ڈرام۔ میگنشیا سلفارس ۳ اونس سب چیزوں کو بوتل میں ڈال کر بوتل کو پانی سے بھر دیں اور خوب ملا جلا کر رکھدیں خوراک آدھی آدھی چھٹانک صبح دوپہر شام ۱۲

انتڑیوں کی بیماریاں[2]

دست آنا۔ اگر زیادہ کھانے سے یا اتفاقیہ دست آنے لگیں تو پیٹ کی بیماری میں اس کے علاج دیکھ لو۔ اگر زیادہ دست آئیں یا عرصہ تک آتے رہیں یا دورہ کے طور پر آئیں تو علاج میں غفلت نہ کرو کسی ہوشیار حکیم سے رجوع کرو۔

قولنج[1] - ایک انتڑی کا نام قولون ہے اس کے درد کو قولنج کہتے ہیں اور عام لوگ اس کو پیٹ کا درد کہتے ہیں اور یہ ناف کی برابر داہنی طرف نیچے کو ہوتا ہے اس میں ارنڈی کا تیل چار تولہ پی لینا بہت مفید ہے ایک دو دست آ کر درد جاتا رہتا ہے۔

قولنج کی اور دوا - بچھ، سونٹھ، السی، تخم میتھی، ہینگ، تخم سویا، سب چھ چھ ماشہ لیکر کوٹ چھان کر پاؤ بھر ماش کے آٹے میں ملا کر سونف کے عرق سے گوندھ کر دو ٹکیہ پکائیں ایک طرف سے کچی رکھیں اور کچی کی طرف چھ ماشہ ارنڈی کا تیل یا چھ ماشہ روغن گل لگا کر ایک کو نیم گرم باندھیں جب وہ ٹھنڈی ہو جائے دوسری بدل دیں، یہ روٹی درد گردہ کو بھی مفید ہے

فائدہ - قولنج والے کو جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا مت دو اور دودھ سے پرہیز کراؤ البتہ اگر اس کو دودھ کی عادت ہو اور کچھ نقصان نہ کرے تو گرم گرم دیدو لیکن حکیم سے پوچھ لینا چاہیے

پیچش[2] **فائدہ** - پیچش میں تیز نہ چلو اور اونچے نیچے میں پاؤں نہ ڈالو، بلکہ زیادہ چلو اور پھرو بھی نہیں اگر معمولی پیچش ہو تو یہ دوا کرو، ریشہ خطمی، تخم کنوچہ، کھوئے خشک، گل بنفشہ یہ سب چیزیں پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی لو۔

دوسری دوا - چھ ماشہ چار تخم کو آدھ پاؤ عرق مکو یا پانی کے ساتھ پھانک لو مونگ کی کھچڑی یا ساگو دانہ پانی میں پکا کر غذا رکھو کوئی سخت چیز نہ کھاؤ اور اگر پیچش میں خون آنے لگے تو یہ دوا کرو - ریشہ خطمی، تخم کنوچہ، بیل گری، مکو خشک، گل بنفشہ سب پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پیو اگر اس سے خون بند نہ ہو تو اسی دوا پر تخم بارتنگ مسلم چھڑک لو اگر پھر بھی بند نہ ہو تو تخم بارتنگ کو کسی قدر بھون کر چھڑکو اور شربت انجبار کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اور اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو یا زچہ خانہ میں پیچش ہو گئی ہو یا ہاتھ پاؤں پہ ورم یا بخار بھی ہو تو کسی حکیم کا علاج کراؤ اور یہ خیال رکھو کہ زیادہ لعاب دار دوائیں نہ دو اور اگر حمل کی حالت میں پیچش ہو تو لعاب دار دوائیں نہ دو بلکہ وہ دوا دو جو تدابیر حمل میں آتی ہیں

پیٹ کے کیڑے یعنی کدو دانے اور کیچوے - اس کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے لال زیادہ

---

[1] غلبۂ رطوبات یا بلغم غلیظ کے سدہ پڑ جانے سے امعاء قولون میں درد پیدا ہوتا ہے اس میں ریح اور پاخانہ کا خروج بدشواری ودرد سے ہوتا ہے ۱۲

[2] پیچش کی دو قسمیں ہیں صادق - کاذب صادق میں ادویات قابضہ کا استعمال مفید ہے اور کاذب میں جب تک مسہل نہ دیں اور سدہ رفع نہ ہو جائے قابضات کا استعمال نہ کرائیں ۱۲

نکلے اور ہونٹ رات کو تر رہیں اور دن کو خشک ہوں اور سوتے میں دانت چابے اور کھانا کھانے کے بعد متلی اور پیٹ میں بے چینی ہو۔

لیپ۔ اس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں چھ ماشہ کلونجی اور دو ماشہ تخم حنظل اور چھ ماشہ ایلوا کریلے کے پانی میں پیسکر پیٹ پر اور ناف سے نیچے لیپ کریں دوا ہر قسم کے کیڑوں کو نکالنے والی ہے، نیم کے پتے، باؤ بڑنگ، کمیلہ تینوں چیزیں تین تین ماشہ باریک پیسکر شہد دو تولہ میں ملاکر کھائیں یہ ایک خوراک ہے دوا اس سے چنہنے مرجاتے ہیں دو تولہ کمیلہ ایک چھٹانک میٹھے تیل میں ملاکر پاخانہ کے مقام میں لگائیں پرہیز ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں نہ کھاویں کر بلہ اکثر کھانے سے کیڑے مرجاتے ہیں۔ فائدہ کیڑوں کے مریض کو دوا پلاتے وقت یہ نہ بتائیں کہ یہ کیڑوں کی دوا ہے ورنہ بالکل اثر نہ ہوگا۔

بواسیر۔ خون میں جب سودا بڑھ جاتا ہے تو پاخانہ کے مقام پر خارش ہوا کرتی ہے اور سوزش رہتی ہے اگر خون بھی آئے تو خونی بواسیر ہے اور خون نہ آئے تو بادی ہے اس میں ایسی تیز دوا نہ لگانی چاہئے جس سے خون بالکل بند ہوجائے نہیں تو اور بہت سی بیماریوں کا ڈر ہے جیسے سل جنون وغیرہ اور بواسیر میں اکثر قبض بھی رہتا ہے اس قبض کیلئے ہمیشہ مسہل لینا بُرا ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ جب قبض ہو تو سوتے وقت ایک ہڑ مربّہ کی کھالیا کریں یا کبھی یہ اطریفل کھالیا کریں۔ اس سے بواسیر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر سے جو قبض ہو اسکو بھی فائدہ دیتا ہو ترکیب یہ ہے۔ ساڑھے سات تولہ گوگل، اور ساڑھے سات تولہ مغز املتاس سبز گندنے کے پانی میں گھولیں اور اگر گندنا نہ ملے تو مولی کے پانی میں یا سونف کے عرق میں اس کو گھولیں اور چھان کر تین پاؤ شہد خالص ملاکر قوام کرکے پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، پوست بلیلہ آملہ، افتیمون، اسطوخودوس، سب ڈھائی ڈھائی تولہ کوٹ چھان کر پانچ تولہ گائے کے گھی میں چکنا کرکے قوام میں ملالیں اور دس پندرہ روز گیہوں یا جو میں دبائے رکھیں اور سوتے وقت ایک تولہ کھالیا کریں اور جس کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو بجائے گوگل کے رسوت ڈالیں

لہ حب یعنی گولی بواسیر کیلئے نافع اور بہتر ہے ہارسنگار کے بیج مقشر ایک تولہ سیاہ مرچ تین ماشہ کوٹ چھان کر گولیاں بنائیں خوراک تین ماشہ سرد پانی کے ساتھ استعمال کریں ۱۲

دوا جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے چھ ماشہ گیندے کے پتے اور چھ ماشہ ہارسنگار کے پھول پانی میں پیسکر دو تولہ شربت انجبار ملا کر ایک ماشہ ملتانی مٹی باریک پیسکر چھڑک کر پئیں۔ غذا مسور کی دال کھائیں اور اگر بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر سوزش زیادہ ہو تو یہ دوا لگائیں۔ کتھا سفید، سفیدہ کاشغری، رسوت، مردار سنگ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ ان سب کو پیسکر دو تولہ روغن گل میں ملا کر پاخانہ کے مقام پر ملیں اور کبھی بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر ورم آجاتا ہے اور ایسی جلن ہوتی ہے کہ پاخانہ نہیں ہوتا اگر ایسی حالت ہو تو دو تولہ بھنگ کے پتے[1] سوا پاؤ دودھ میں جوش دیکر اول بھپارہ دو پھر وہی پتے گرم گرم باندھ، دو اگر مسے کٹوانیکا اتفاق ہو تو ایک مسہ رہنے دو تاکہ کچھ نکلتا رہے۔

گردہ[2] کی بیماری

گردے ہر شخص کے دو ہوتے ہیں اور کوکھ کے مقابل کمر میں ان کی جگہ ہے جب کوئی دوا گردے میں لگانا ہو تو کوکھ سے کمر تک لگاؤ اور کبھی قولنج اور درد گردہ میں شبہ ہو جاتا ہے ان دونوں کی پہچان یہ ہے کہ قولنج کا درد اول پیٹ سے شروع ہوتا ہے اور درد گردہ کمر میں ایک جگہ معلوم ہوتا ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں سانس لینے کے ساتھ ایک چبک سی گردہ تک ہو جاتی ہے پورا سانس نہیں آتا دوا اگر گردہ کے درد کو مفید ہے، چھ ماشہ تخم خربزہ اور چھ ماشہ خارخسک اور نو ماشہ حب القرطم اور پانچ پانچ ماشہ بیخ کاسنی، زیرہ سیاہ، حب کاکنج پانی میں جوش دیکر چھان کر دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر ایک ایک ماشہ حجر الیہود سنگ سرماہی خوب باریک پیسکر ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں اگر بخار ہو تو اسی میں سات دانہ آلو بخارا بڑھا لیں اگر معمولی دواؤں سے آرام نہ ہو تو چار تولہ کسٹر آئیل یعنی ارنڈی کا تیل تین چھٹانک سونف کے عرق میں ملائیں اسکے پینے سے دست بھی آجاتے ہیں اور پیشاب بھی

[1] آنبہر کے سبز پتے لیکر بعوض تمباکو کے حقہ میں پینا بھی مفید ہے بواسیر خونی ہو یا بادی ۱۲

[2] سبب اس کا ریح ہوتی ہے یا ضعف گردہ یا ورم یا پتھری یا زخم۔ ظاہر ہے کہ علاج اس کا رفع سبب ہے تجربہ کار حکیم سے علاج کرانا چاہئے۔

کھلکر آجاتا ہے اور گردہ میں سے مادہ نکل جاتا ہے نہایت مفید ہے۔

روٹی درد گردہ کیلئے مفید۔ قولنج کے درد کے بیان میں گذر چکی ہے جسمیں سویہ میتھی کے بیج ہیں لیپ جس سے گردہ کے درد اور گردہ کے آس پاس کے درد کو فائدہ ہوتا ہے تین ماشہ دار چینی قلمی اور تین ماشہ مصطگی رومی باریک پیسکر چار تولہ روغن گل میں ملاکر گرم گرم مالش کریں اور اوپر سے رُوڈلینی پرانی روئی گرم کرکے باندھیں۔

سینک درد گردہ کے لئے مفید۔ تیز گرم پانی بوتل میں بھرکر کاگ لگاکر درد کی جگہ پر بوتل کو پھرائیں اگر بوتل کی گرمی ناگوار ہو تو اس پر ایک کپڑا لپیٹ کر پھرائیں۔

غذا۔ گردہ کے مریض کیلئے سب سے بہتر شوربا ہے اگر ضعف زیادہ ہو تو مرغ کا شوربا ورنہ بکری کا شوربا کافی ہے، چاول گردہ کے مریض کے لئے نہایت مضر ہے۔

مثانہ یعنی پھکنی کی بیماریاں

جس جگہ پیشاب جمع رہتا ہے اس کو مثانہ کہتے ہیں اس کی جگہ پیڑو میں ہے اگر پیشاب بند ہو یا اور کسی وجہ سے دوا مثانہ پر لگانا ہو تو پیڑو پر لگاؤ۔

پیشاب میں جلن ہونا۔ بروزہ کا تیل دو بوند بتاشہ پر یا روٹی کے ٹکڑے پر ڈالکر کھائیں آزمایا ہوا ہے خاتمہ میں اس تیل کی ترکیب لکھی ہے۔

دوسری دوا۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ پانچ ماشہ، شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ پانی میں نکالکر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملاکر ایک ایک ماشہ طباشیر، کتیرا باریک پیسکر چھڑک کر پئیں۔

پیشاب کا رک جانا۔ ٹیسو کے پھول دو تولہ سیر بھر پانی میں پکاکر گرم گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارو اور دھارنے کے بعد ان پھولوں کو ناف کے نیچے گرم گرم باندھ دو۔

مثانہ کا کمزور ہونا۔ اور بار بار پیشاب آنا اور بلا ارادہ پیشاب خطا ہو جانا اور بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا اس کے لئے یہ معجون نفع دیتی ہے ترکیب یہ ہے۔

ل۵ بھینس کے کان کا میل اگر مریض کی ناف پر ملیں تو فوراً پیشاب آجاتا ہے ۱۲

ع۲ اس مرض کو بول الفراش کہتے ہیں علاج اس کا گرمی دینا اور سستی عضلہ کا علاج کرانا چاہئے رات کو اول تو نہ کھانا پینا بہتر ہے لیکن اگر ہو سکے تو بہت قلیل مقدار میں کھائے اور پانی کی جسقدر کمی کر سکے کرے اور زیرہ و کندر و تخم و حب الآس پانچ پانچ مثقال شہد خالص چالیس مثقال باہم ملالیں اور دو دو درم کھائیں ۱۲

فلفل سیاہ، پیپل، سونٹھ، خرفہ، دارچینی، خولنجان یہ سب دوائیں دو دو ماشہ تودری سرخ تودری سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید، بوزیدان، اندرجو شیریں، ناگرموتھہ، بالچھڑ یہ سب چیزیں چھ چھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر پندرہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں بڑے آدمی ایک تولہ روز کھایا کریں اور بچوں کو چھ ماشہ کھلائیں۔

پیشاب میں خون آنا۔ اس کے لئے یہ دوا بہت آزمائی ہوئی ہے چھ ماشہ برادہ صندل[ل] سفید رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان کر دو تولہ شربت بزوری معتدل ملالیں پہلے تین ماشہ چاکسو چھلے ہوئے باریک پیس کر پھانکیں اوپر سے یہ دوائی پی لیں اور اگر خون کسی اور وجہ سے آتا ہے تو حکیم سے علاج کراؤ شربت بزوری کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

رحم کی بیماریاں

عورتوں کے جسم میں ناف کے نیچے تین چیزیں ہیں سب[۲] اوپر مثانہ اس کے نیچے دبا ہوا رحم جس میں بچہ رہتا ہے اس کے نیچے دبی ہوئی انتڑیاں، جب رحم پر کوئی دوا لگانا ہو تو ناف کے نیچے لگائیں، اگر رحم کے امراض سے حفاظت منظور ہو تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں (۱) حیض میں اگر ذرا کمی یا زیادتی پائیں تو فوراً علاج کریں (۲) دائیاں آجکل بالکل اناڑی[۳] ہیں اس لئے فقط ان کی رائے سے علاج نہ کریں بلکہ طبیب سے پوچھ لیں (۳) معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے بچیں پینے کی دوا اور لیپ سے کام نکالیں (۴) زچہ خانہ میں چاہے عورت تندرست ہو اس کی بھی دوا اور غذا حکیم سے پوچھ کر کریں ورنہ ہمیشہ کیلئے تندرستی خراب ہو جائیگی (۵) اگر ورم ہو تو پیٹ بلا اجازت طبیب کے ہرگز نہ ملوائیں اس سے بعض اوقات سخت نقصان پہنچتا ہے (۶) بچہ گرانے کی تدبیر ہرگز نہ کرائیں۔

حیض کم ہونا۔ یہ دوا نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد ہے کسی کو نقصان نہیں کرتی تخم خربزہ تخم خیارین، خارخسک، پوست بیخ کاسنی، سب چھ چھ ماشہ، پرسیاؤشاں[۳] پانچ ماشہ گرم پانی میں

[ل] سبب اس کا کھل جانا یا پھٹ جانا گردہ کی رگ کا نشان اس کا صاف لہو کا نکلنا اور درد اور پیپ کا نہ ہونا وہ جو قطرہ قطرہ آئے نشان اس کا ہے کہ رگ کا منہ کھل گیا ہے اور جو بہت آئے نشان اس کا یہ کہ رگ پھٹ گئی ہے بغیر حکیم کے مشورہ کے کوئی دوا نہ کرو ۱۲

[۲] ناتجربہ کار ۱۲

[۳] بعض جگہ اس کو ہنسراج بھی کہتے ہیں ۱۲

بھگو کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بار دملا کر پیا کریں۔

دھونی۔ حیض کھولنے والی گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اوپر ایک طباق سوراخ دار ڈھانک کر سوراخ پر بیٹھیں اور اس طرح دھونی[1] لیں کہ دھواں اندر پہنچے۔

فائدہ۔ مسور کی دال اور مسور اور آلو اور سٹھی کے چاول اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں۔ **استحاضہ** یعنی عادت سے پہلے یا بہت زیادہ خون آنے لگنا اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو یا گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہو اور منہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون پتلا ہو گیا اور رگوں میں نہیں رک سکا اس کی دوائیں یہ ہیں **ایک دوا** ٹھنڈا پانی ناندھ میں بھر کر بیٹھیں اور کمر اور ناف کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھاریں **دوسری دوا** انار کے چھلکے انار کی کلی مازو سب دو دو تولہ کچل کر بیس سیر پانی میں جوش دیکر ناندھ میں بھر کر بیٹھیں بیٹھتے وقت پانی نیمگرم ہو اور اتنی دیر بیٹھیں کہ پانی ٹھنڈا ہو جائے **تیسری دوا** صندل سفید، گل سرخ، سماق، انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ گلاب میں پیسکر ناف کے نیچے نیمگرم لیپ کریں اور شربت انجبار بھی اسمیں مفید ہے اور غذا مسور کی دال میں سرکہ ملا کر کھانا مفید ہے اور استحاضہ کی ایک قسم یہ ہے کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جائے پہچان اس کی یہ ہے کہ یک لخت بہت سا خون آتا ہے **علاج** اول ایک عدد قرص کہربا کھا کر پانچ پانچ ماشہ تخم خرفہ اور حب الآس اور تخم بارتنگ پانی میں پیسکر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پئیں اور شربت انجبار اور قرص کہربا کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اور یہ دوائی ایسے استحاضہ کے استعمال کیلئے مفید ہے دو تولہ مازو دو تولہ انار کے چھلکے کچلکر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب چھٹانک بھر رہ جاوے اس پانی میں روئی بھگو کر تین تین ماشہ سرمہ اور سنگ جراحت اور گل ارمنی باریک پیسکر اس بھیگی ہوئی روئی پر اچھی طرح لگا کر آٹھ انگل کی بتی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹے کے بعد بدل دیں اور ابھی جو دوا اوپر لکھی گئی ہے جسمیں انار کی کلی ہے ایسے استحاضہ کو وہ بھی مفید ہے اور بیمار کو حتی الامکان چلنے پھرنے سے اور ہر قسم کی حرکت کرنے سے

[1] گندہ بیروزہ کی دھونی بھی ادرار حیض کے لئے اطباء مفید لکھتے ہیں ۱۲ سفوف ادرار حیض کے لئے۔ تخم مولی۔ تخم گاجر۔ تخم میتھی کوٹ چھان کر ایک کفدست کی پھنکی گرم پانی سے لیں مفید ہے۔ ۱۲۔ جوارشش تمو بنیز یعنی کلونجی بیتا ہے ادرار حیض کے لئے مفید ہے اور رحم کے درد کو مفید ہے۔ ۱۲۔

روکیں اور بغل سے لیکر پہنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں جس وقت تکلیف ہونے لگے کھولدیں اور پھر ہاتھ باندھیں اور ایسے استحاضہ کا غریبی علاج یہ ہے کہ جس وقت خون شدت سے جاری ہو تو دو تولہ پنڈول مٹی لیکر ستھی کے چاولوں کی پتلی پیچ میں گھولکر تھوڑی تھوڑی پلائیں اور ملتانی مٹی کے ٹکڑے پانی میں ڈال رکھیں اور پینے کو یہی پانی دیں اور گلاب میں کپڑے کی بتی بھگو کر اور بتی پر سرمہ خوب لپیٹکر اندر رکھیں اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو حکیم سے علاج کراؤ

رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا۔ یہ مرض رحم کی کمزوری سے ہوتا ہے یہ دوا اسکے لئے بہت مفید ہے اور معدہ اور دماغ اور دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور بھوک خوب لگاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور خفقان یعنی ہول دلی اور بواسیر کو بھی بہت سا فائدہ دیتی ہے دو تولہ مربے کی ہڑ اور چھ ماشہ دانہ الائچی خورد اور چھ ماشہ دھنیہ ان سب کو چھ تولہ کیوڑہ کے عرق میں پیسکر چھ تولہ قند سفید ملاکر اور تھوڑا پانی ملاکر قوام معجون کا کریں جب تیار ہو جائے پانچ عدد چاندی کے ورق اور ایک ماشہ مونگے کا کشتہ اور چار رتی رانگ کا کشتہ ملاکر رکھیں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہر روز کھایا کریں اور ان دونوں کشتوں کی ترکیب خاتمہ میں آئے گی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی بہت مفید ہے۔

لڈو۔ کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر میدے کو ایک سیر گھی میں بھون کر نکال لیں اور گھی علیحدہ رکھ لیں پھر میدے کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کرکے ملالیں پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل دھاوا اور ایک تولہ کتیرا اور ڈیڑھ تولہ ببول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سونٹھ اور نو تولہ بسباسہ اور ایک تولہ جوتری اور ایک تولہ جبیٹھ اور ایک تولہ ڈھاک کا گوند اور دو تولہ سمندر سوکھ اور ایک تولہ کمرکس اور ایک تولہ جوز الطیب اور ایک تولہ لونگ اور ایک تولہ گل نارنج اور ایک تولہ مال کنگنی اور ایک تولہ آملہ خشک اور ایک تولہ گوکھرو خرد (جو دوا نہ ملے نہ ڈالیں) اور دو تولہ تالمکھانہ اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائین اور چار ماشہ بڑی مائین ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیسکر قوام میں ملالیں پھر آدھ پاؤ

ملہ اس کا علاج تنقیہ ہر اور خشکی کی تدبیر کرنی ساتھ رعایت گرمی کے دسری مزاج کے رحم سے کبھی رطوبت اور کبھی منی بہتی ہے فرق رطوبت و منی میں یہ ہے کہ رطوبت بدبودار ہوتی ہے اور منی سپید اور گاڑھی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت رطوبت کے۔ ۱۲

مغز بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز اخروٹ اور اڑھائی تولہ چرونجی اور آدھ سیر چھوارہ خوب پھلکر ملالیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بنالیں اور ایک لڈو روز کھایا کریں اور اگر گرمی کے دنوں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سونٹھ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو سے قبض ہو تو دو تولہ منقیٰ کسی وقت یا ایک مربے کی ہڑ سوتے وقت کھالیا کریں اور کبھی یہ بیماری حمل گرجانے سے یا بچے جلدی جلدی پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ حمل گرنے کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو دوا یا غذا کھائیں حکیم کی رائے سے کھائیں دائیوں کے کہنے پر نہ رہیں دائیاں ہر زچہ کو گوند سونٹھ کھلا دیتی ہیں اور کچھ نہیں سمجھتیں کہ اب یہ چیزیں سب کو موافق نہیں آتیں۔

رحم میں خارش اور سوزش ہونا۔ کسی خراب مادہ سے یا کوئی گرم چیز کھانے سے کبھی اندر خارش[1] ہو جاتی ہے کبھی دانے بھی نکل آتے ہیں اور بیقراری ہونے لگتی ہے اسوقت یہ دوا کریں، رسوت، مردار سنگ، صندل سرخ، صندل سفید، سفیدہ کاشغری، گیرو، چھالیہ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ، ہرے دھنیہ کے پانی میں پیسکر اندر لگائیں۔ **دوسری دوا** چھ ماشہ رسوت کو دو تولہ گلاب اور دو تولہ ہری مہندی کے پانی میں گھول کر اندر لگائیں۔ **تنبیہ**۔ اس بیماری میں جاہل دائیوں کے کہنے سے سنبھالو کے پتے اور بلیس اور گرم دوائیں نہ برتیں بعض دفعہ دانے پک کر بیماری بڑھ جاتی ہے اور جو دوائیں لکھی گئی ہیں اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو طبیب سے رجوع کریں۔

رحم میں ورم ہو جانا۔ ورم بہت طرح کا ہوتا ہے اسلئے حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے یہاں ایک ہلکی سی دوا لکھی جاتی ہے جو سب طرح کے ورموں میں فائدہ دیتی ہے پانچ ماشہ معجون دبید الورد اول کھا کر اوپر سے عرق مکوہ آدھ پاؤ اور شربت بزوری بارد دو تولہ اور عرق مکوہ کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چار تولہ ملا کر پئیں۔ دبید الورد کا نسخہ خاتمہ میں آویگا لیکن اگر کھانسی زیادہ ہو تو یہ معجون نہ دیں۔

[1] اس کا علاج تنقیہ اور تعدیل ہے اور مرہموں سے دوا کرنی چاہئے اور طبیب کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے ۱۲

لیپ۔ اس سے رحم کے ورم اور معدہ کے ورم اور تلوں کے ورم کو فائدہ ہوتا ہے گل بابونہ اکلیل الملک، تخم خطمی، ناگرموتھ، مکوہ خشک، صندل سرخ، بالچھڑ، چھڑیلا، ایلوا، افسنتین رومی بنفشہ مصطگی رومی، اذخر، یہ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر اور دو تولہ املتاس ہری مکوہ کے پانی میں گھول کر اس میں وہ سب دوائیں ملا کر پھر اس میں روغن گل، روغن بابونہ، ارنڈی کا تیل چھ چھ ماشہ ملا کر نیم گرم لیپ کریں صبح کا کیا ہوا لیپ شام کو دھو ڈالیں اور نیا لیپ کر دیں یہ لیپ اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جائے تو کچھ حرج نہیں کچھ مفید ہی ہے **اختناق الرحم**[1] اس میں یک لخت دل گھبرانے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر گرنے لگتے ہیں اور رنگ زرد ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے اور بُرے بُرے خیال آنے لگتے ہیں پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اٹھتی ہے اور دل و دماغ تک پہونچکر پریشان کرتی ہے حواس جاتے رہتے ہیں اور اکثر مریضہ چیخنے لگتی ہے۔ پھر بیہوشی ہو جاتی ہے اور یہ مرض مرگی کے اور غشی کے یعنی غش آنے کے بہت مشابہ ہے لیکن مرگی میں منہ میں جھاگ آیا کرتے ہیں اور اس میں نہیں آتے اور غشی میں خوشبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے اور اس میں خوشبو سونگھانے سے نقصان ہوتا ہے البتہ بدبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے ان پہچانوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے اور یہ مرض حیض کے رکنے سے اکثر ہو جاتا ہے جب ایسا دورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اسقدر کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور نمک اور رائی پیسکر تلوؤں کو ملو اور کوئی چیز بدبودار جیسے ہینگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ[2] اور خوشبو کی چیز ہرگز نہ سونگھاؤ، نہ پلاؤ نہ چھڑکو اور پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے البتہ جن لڑکیوں کو یا بیواؤں کو شادی نہ ہونیکی وجہ سے یہ مرض ہو تو سب سے بہتر تدبیر شادی کر دینا ہے۔

فائدہ۔ بعد ختم ہونے حیض کے مشک استعمال کرنیسے یعنی اس جگہ تھوڑا مشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق نہیں ہوتا۔

---

[1] اس مرض میں بیہوشی شدت سے ہوتی ہے اور زیادہ تر تڑپن بھی نہیں ہوتی ۱۲

[2] یا گندک و گوگل ناک کے سامنے رکھیں اور جلاویں اور رحم کو گدگدانا بھی مفید ہے اور بعض جماع کو بھی لکھتے ہیں ۱۲

رحم کا کمزور ہو جانا۔ اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے اور ناف کے نیچے کبھی ابھار سا ہو جاتا ہے، کبھی اندر پانی سا بولتا ہے کبھی ریاح کی گڑ گڑ آواز آتی ہے اس کیلئے جوارش کوئی چھ ماشہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے اس جوارش کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور رحم سے رطوبت جاری رہنے کی بیماری کے بیان میں ایک لڈو کی ترکیب لکھدی ہے وہ بھی اسمیں مفید ہے

اندر کا بدن چر جانا۔ کبھی بالغ ہونے سے پہلے شادی کر دینے سے کبھی اور کسی صدمہ سے ایسا ہو جاتا ہے اس کو عربی میں شقاق الرحم کہتے ہیں حکیم سے یہ لفظ کہدینا کافی ہے زیادہ بے شرم بننے کی ضرورت نہیں اس کیلئے یہ مرہم بھی فائدہ مند ہے، موم سفید اور بکری کی گردے کی چربی اور گائے کی نلی کا گودا سب دو دو تولہ لیکر پگھلاویں اور چار چار ماشہ سنگ جراحت اور مردار سنگ باریک پیسکر اس میں خوب ملا کر دو تین روز لگاویں نہایت مجرب ہے۔

سلہ جدوار پانی میں پیسکر نیم گرم پشت پر لیپ کریں اور دھوپ کی سینک دیں ۱۲ سلہ درد مفاصل کا سبب اگر سوء مزاج سادہ ہو خواہ گرم خواہ سرد خواہ خشک اس کا نشان یہ ہے کہ آہستہ آہستہ درد پیدا ہوتا ہے علاج اس کا اصلاح مزاج ہے خواہ دوا کھلانے سے خواہ لگانے سے ۱۲

کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد

کمر کا درد۔ کبھی سردی پہنچ جانے سے ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں دو تولہ شہد آدھ پاؤ سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اور چھ ماشہ کلونجی دو تولہ شہد میں ملا کر چاٹا کریں اور کوکھ کے درد کیلئے بھی یہی علاج فائدہ مند ہے اور کبھی کمر میں درد اس لئے ہونے لگتا ہے کہ سردی کے دنوں میں بچہ پیدا ہوا تھا اور غذا اچھی طرح نہیں ملی اس صورت میں گوشت کی یخنی گرم مصالحہ ڈال کر پینا اور انڈا کھانا بہت مفید ہے اور اگر انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ کھائیں تو زیادہ مفید ہے اور کبھی گردہ میں بیماری رہنے سے کمر میں درد ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ گردہ کا علاج کریں اور بعض دفعہ حیض آنے سے پہلے کمر میں درد ہوتا ہے اس کے لئے یہ معجون اور یہ شربت مفید ہے معجون کا نسخہ یہ ہے تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ، تخم حلبہ دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اور مغز تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور بادیان نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت نو ماشہ اور مجیٹھ نو ماشہ ان سب کو پانی میں جوش دیکر چھان کر اس میں ساڑھے بائیس تولہ

قند سفید ملا کر قوام کر کے معجون بنالیں اور ایک تولہ کھا کر اوپر سے دو تولہ شربت بزوری ایک چھٹانک عرق مکوہ میں ملا کر پی لیں یہ دوا حیض سے دو تین روز پہلے سے شروع کر دیں اور جب درد موقوف ہو جائے چھوڑ دیں اور اگر حیض کے ایام میں بھی کھاتے رہیں تب بھی مفید ہے اور شربت کا نسخہ یہ ہے تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ اور تخم حلبہ ساڑھے اکیس ماشہ اور تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور سونف ۹ ماشہ اور انیسون رومی ۹ ماشہ اور تخم شبت یعنی سویہ کے بیج نو ماشہ ان دواؤں کو کچلکر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دیکر چھان کر پاؤ تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اس شربت کو سات خوراک کریں نیم گرم پانی یا سونف کے عرق میں گھول کر حیض سے پہلے جب کمر میں درد شروع ہو پینا شروع کریں۔

لیپ۔ کمر کے درد اور کوکھ کے درد اور بہت سے دردوں کو مفید ہے چھ ماشہ میتھی کے بیج اور چھ ماشہ السی کے بیج پانی میں بھگو کر لعاب لیکر، گوگل، گل بابونہ، اشق تین تین ماشہ پیسکر ملا کر دو تولہ ارنڈی کا تیل اس میں ڈالکر نیم گرم ملیں۔ لڈو جنکی ترکیب رحم سے رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی ہے وہ بھی اس درد کو فائدہ دیتے ہیں جو کمزوری سے ہو۔

گھٹنوں اور کہنیوں اور جوڑوں میں درد[51] ہونا۔ ان دردوں کیلئے اور بھی اکثر دردوں کیلئے یہ دوا مفید ہے تین ماشہ سورنجان شیریں باریک پیسکر چھ ماشہ شکر سرخ ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ سونف کا عرق اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ اس میں ملا کر کھائیں یہ دوا ہر جگہ کے درد[52] کو مفید ہے خمیرہ بنفشہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور بازار میں بھی ملتا ہے۔

دوسری دوا۔ کہ ہر قسم کی گٹھیا اور ہر جگہ کے درد[53] کو فائدہ دے اور کسی حال میں نقصان نہ کرے تین تین ماشہ سورنجان تلخ اور قسط تلخ پیسکر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ موم زرد میں ملا کر ملیں۔ تیل کم خرچ بدن کے درد کو مفید جس میں کسی طرح کا نقصان نہیں سوا تولہ گھونگچی سرخ کچلکر اس کی دال نکال لیں اور دال کچلکر ایک رات دن پانی میں تر رکھیں پھر سوا پاؤ تیل تل کا اسی پانی میں ملا کر جوش دیں کہ پانی جل جاوے اور گھونگچی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے

[51] پاؤں کے تلوے میں اگر درد ہو تو مسور سرکہ میں ملا کر لیپ کرنا بھی مفید ہے ۱۲

[52] اگر بوجہ سردی مونڈھوں میں درد ہو تو کرنجوہ جوش دے کر بھپارا لیں اور بیٹھے ہاتھ جھلیں مگر ہوا سے پرہیز کریں ۱۲

[53] درد کمر اور درد مفاصل کو کہ گرمی کے سبب سے ہو نافع ہے دھنیا ایک درم قند تین درم ملا کر کھائیں ۱۲

تب چھانکر اس میں ساڑھے چار ماشہ نمک سانبھر اور آدھ پاؤ کنویں کا تازہ پانی ملاکر لوہے کے برتن میں پھر جوش دیں کہ پانی اور نمک جل جاوے اس کا خیال رکھیں کہ تیل نہ جلے پھر احتیاط سے بوتل میں رکھ لیں نہایت آزمایا ہوا ہے۔

فائدہ۔ گٹھیا کے علاج میں بہت سے قضیے کرنے پڑتے ہیں اس واسطے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے کرانا چاہئے۔ **فائدہ**۔ گٹھیا میں خربزہ اور پھوٹ بقدر ہضم فائدہ مند[1] ہے۔

فائدہ۔ گٹھیا میں شوربا چپاتی عمدہ غذا ہے۔ **فائدہ**۔ مشہور ہے کہ گٹھیا کے درد میں ٹھنڈی دوا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے یہ غلط ہے بعض اوقات کافور تک گٹھیا میں استعمال کیا جاتا ہے طبیب سے رائے لیلو۔ **نقرس** پیر کے انگوٹھے اور پنجے اور گٹے کے درد کو کہتے ہیں۔

وجع الورک[2] و عرق النساء۔ ایک درد کولے میں پیدا ہوتا ہے اس کو وجع الورک کہتے ہیں اور جب وہ بڑھ کر پیر میں نیچے تک پھیل جائے اس کو عرق النساء کہتے ہیں۔

فائدہ۔ ان تینوں دردوں میں بہت ٹھنڈی چیزوں کا لیپ نہ کرو۔

فائدہ۔ کریلہ ان تینوں دردوں میں اکثر مفید ہے علاج ان کا طبیب سے کراؤ۔

بخار کا بیان

اس کی سینکڑوں قسمیں ہیں اور اس کے علاج کے لئے بڑے علم اور ہوشیاری کی ضرورت ہے اس جگہ صرف بعضی باتیں چھوٹی چھوٹی کام کی بخار کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔

(۱) بخار کا علاج ہمیشہ یونانی حکیم سے کرانا چاہئے اور دیر اور غفلت نہ کرنا چاہئے۔

(۲) جاڑہ بخار میں باری کے وقت بیمار کو گرم جگہ میں نہ رکھنا چاہئے لیکن ہوا سے بچادیں اور لرزہ کے وقت کپڑا اُڑھادیں اور بدن کو دبائیں اور لرزہ اترنے کے بعد اگر پسینہ نہ ہو تو ہوا کا کچھ ڈر نہیں

(۳) ہاتھ پیروں کی مالش کرنا ہر طرح کے بخار[3] میں مفید ہے خواہ نمک سے ہو یا کسی اور دوا سے یا صرف کپڑے سے لیکن کپڑا ذرا کھردرا اور موٹا ہونا چاہئے اور پیروں کی مالش ایڑی کیطرف سے

---

[1] روغن تانخواہ گٹھیا کو نافع ہے اجوائن پیسکر میٹھے تیل میں ملاکر ملیں اسیطرح روغن ریحان گھٹنے کے درد کو نافع ہے

[2] وجع مفاصل جوڑوں کے درد کو کہتے ہیں اور نقرس پانوں کی انگلیوں کے درد کا نام ہے اور وجع الظہر پیٹھ اور کمر کے درد کا نام ہے اور عرق النساء کہ ہندی میں لنگھن کہتے ہیں یہ بیماریاں پے درپے منضج اور مسہل کے بدون نہیں جاتی ہیں اس لئے طبیب کی طرف رجوع کرنا چاہئے ۱۲

[3] جو تپ بخار کیواسطے ہینگ دو ماشہ نمک دو ماشہ ایک سیر پانی میں پکادیں جب ۵ تولہ رہ جائے مریض کو قدرے قدرے استعمال کرائیں ۱۲ ٭

انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور جس چیز سے مالش کریں جب وہ گرم ہو جائے تو بدل دیں

(۴) مالش سے زیادہ فائدہ مند سینگیاں کھچوانا ہے اور اس سے فائدہ کی چیز پاشویہ کرنا ہے اسکا بیان بھی آئیگا بعض آدمی جو کہا کرتے ہیں کہ بیماری میں سینگیاں یا پاشویہ کی طاقت کہاں ہے یہ واہیات بات ہے اس سے تو اور طاقت آتی ہے جب سینگیاں کھینچ چکیں تو پیروں کو ران سے لیکر ٹخنوں تک کس کر باندھ دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد کھول ڈالیں لیکن آہستہ آہستہ کھولیں ایک دم نہ کھولدیں رانوں کی طرف سے لپیٹنا شروع کردیں اور کھولنے کیوقت ٹخنوں کی طرف سے کھولنا شروع کریں۔ پاشویہ کے بعد بھی اسی طرح باندھیں، اسیطرح جب پیروں کی مالش کرچکیں تو باندھیں۔

(۵) پاشویہ[۵۱] اس کو کہتے ہیں کہ کچھ دوائیں پانی میں اوٹا کر گرم گرم پانی پیروں پر ڈالیں اور ہاتھ سے پنڈلیوں کو سونتیں۔

پاشویہ کا نسخہ جو بخار کی اکثر قسموں میں کام آتا ہے۔ بیرٹی[۵۲] کے پتے چھٹانک اور گیہوں کی بھوسی ایک چھٹانک اور کھاری نمک دو تولہ اور خوبکلاں ایک تولہ اور بنفشہ دو تولہ اور خطمی[۵۳] ایک تولہ اور گل نیلوفر ایک تولہ ان سب کو ایک پوٹلی میں باندھ کر بیس سیر پانی میں جوش دیں جب جوش ہو جائے پوٹلی نکال ڈالیں اور پانی سے اس طرح پاشویہ کریں کہ بیمار کو چارپائی یا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بٹھلادیں اور پیروں کے نیچے ایک ناندھ یا بڑا دیگچہ خالی رکھدیں اور بیمار کے منہ پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ پانی کی بھاپ منہ کو نہ لگے اور گرمی دماغ کو نہ پہنچے، پھر دو آدمی دونوں پیروں پر گھٹنے سے انھیں دواؤں کا ذرا اچھا گرم پانی آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کریں اور دو آدمی گھٹنوں سے ٹخنوں تک پیروں کو اس طرح سونتیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس خالی ناندھ یا دیگچہ میں جمع ہو جائے پھر اسی کو لوٹے میں بھر کر اسی طرح ڈالیں اور سونتیں ایک گھنٹہ تک یا جب تک مناسب ہو اس طرح پاشویہ کریں پھر فوراً پیروں کو پونچھکر دولانبے کپڑوں سے باندھیں جیسا کہ سینگیوں کے بیان میں لکھدیا ہے۔

---

[۵۱] پاشویہ درد سر کو مادی ہو یا سادہ نہ نافع ہوتا ہے ۱۲

[۵۲] بعض اطبا پیٹھی بیری کے پتوں کو لکھتے ہیں ۱۲

[۵۳] تخم خطمی اور برگ خطمی دونوں کو لکھتے ہیں ۱۲

پاشویہ کا دوسرا نسخہ۔ بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک اور خوبکلاں دو دو تولہ اسیطرح بیس سیر پانی میں جوش دے کر پاشویہ کریں۔

فائدہ۔ بخار میں سر کی طرف سے گرمی روکنے کیلئے لخلخہ بھی عمدہ چیز ہے، لخلخہ اس کو کہتے ہیں کہ کوئی خوشبو تسکین دینے والی سنگھائی جائے۔

نسخہ۔ تین ماشہ صندل سفید، چھ تولہ گلاب میں گھس کر تین ماشہ دھنیہ گھلکر اس میں ڈالیں اور خس جس کی ٹٹیاں بنتی ہیں تین ماشہ اور کدو یعنی لوکی کے ٹکڑے یا کھیرے کے ٹکڑے دو دو تولہ گل ارمنی تین ماشہ روغن گل ایک تولہ اور سرکہ تین ماشہ ملالیں پھر دو برتنوں میں کرکے ایک ایک سے سونگھائیں اسی طرح خس کو پانی سے چھڑک کر یا پنڈول کو چھڑک کر یا کھپرا گڑی سونگھنا بھی مفید ہے اگر گرمی بہت زیادہ ہو تو لخلخہ میں کافور بھی ملالیں۔

غفلت[لہ] دور کرنے کی ایک تدبیر یہ ہے کہ مونگ کی ٹکیہ پکائیں جو ایک طرف سے کچی ہو اسی کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر باندھیں جب گرم ہو جائے دوسری بدل دیں اسی طرح دودھ کا ماوا روغن گل چپڑ کر سر پر باندھنا ہوش میں لانے کیلئے مفید ہے۔ اگر مریض کو کسی طرح ہوش نہ ہو تو ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی آلائش دور کرکے فوراً اس طرح پر رکھیں کہ سر پیٹ کے اندر آجائے غفلت خواہ کسی وجہ سے ہو ایک دفعہ کو ضرور ہوش آہی جاتا ہے

(۶) باری اور بحران کے دن غذا نہ دیں اگر دینا ہو تو باری آنے سے تین چار گھنٹہ پہلے دیں گرم بخاروں میں آش جو نہایت عمدہ غذا ہے ترکیب اس کی خاتمہ میں ہے (۷) جب کسی کو بخار آئے تو خیال کرکے بخار کے آنیکا وقت اور دن یاد رکھو اسکی ضرورت یہ ہے کہ بیماری میں بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں طبیعت بیماری کو ہٹانا چاہتی ہے اور بیماری طبیعت کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور ان دنوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اس کو بحران[ٹ] کہتے ہیں سو علاج میں حکیم لوگ بحران کے دنوں کا خیال رکھتے ہیں اگر تمکو بیماری کے شروع ہونیکا دن اور وقت یاد ہوگا تو حکیم کو بتلادوگے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بحران کے دنوں میں

لہ غفلت ہونے کے اسباب بہت ہیں مثل ضعف دل اور پہنچنے بخارات ردیہ اور بدبو وغیرہ کے قلب کی طرف سرد پانی منہ پر چھڑکنا خوشبو سونگھنا مفید ہے۔ اور اگر غشی مزاج کی حرارت سے ہو تو گلاب یا پانی سے مٹی تر کرکے سونگھانا مفید ہے اور اگر سردی سے ہو تو مشک سونگھانا اور پاؤں ملنا مفید ہے اور کھپرا تراش کر سونگھانا بھی مفید ہے ۱۲

ٹ بقراط کے نزدیک بعد چالیس روز کے بحران نہیں ہوتا اور بحران کئی طرح ہوتا ہے کبھی نکسیر پھوٹتی ہے کبھی دست آتے ہیں کبھی قے ہوتی ہے کبھی ادرار ہوتا ہے اور کبھی پسینا نکلتا ہے بحران اور باری کے دن مسہل نہ دینا چاہئے کہ بہت برا ہے۔ قطعہ

بالیقین بحران جید کے یہی بارہ ہیں دن ٭ اہل طب کو چاہئے فقط اسکا رکھنا برزبان ٭ روز چوتھا ساتواں پھر گیارھواں اور چودھواں ٭ بیسواں اکیسواں چوبیس و ستائیسواں ٭ بعد ازاں اکتیسواں چونتیسواں سینتیسواں ٭ خاتمہ کا روز ہے چالیسواں اے دوستاں ٭ پانچ ہیں ایام واقع وسط جسمیں کبھی ٭ کلفت بحران نہیں ہوتی کبھی ہوتی عیاں ٭ تیسرا دن پانچواں دن پھر نواں پھر تیرھواں ٭ اور سترھواں بقول حاذق قانون داں ٭ قطعہ بیان ان دنوں کا میں کرتا ہوں اب ٭ کہ جن میں برائی ہو بحران کی ٭ چھٹا آٹھواں اور دس بارھواں ٭ گنو پندرہ اور سولہ کو بھی ٭ پھر اٹھارھواں اور انیسواں ٭ ان آٹھوں میں بحران کا ہونا بدی ٭

تیمارداروں کو بھی بعضی باتوں کا انتظام رکھنا پڑتا ہے تو اگر دن اور وقت یاد ہوگا تو سب انتظام آسان ہوگا سو اس میں کئی باتیں سمجھ لو اول یہ کہ اگر دوپہر سے پہلے بخار آیا ہو تو اسکو پہلا دن گنو اور اگر دوپہر سے پیچھے آیا ہو تو تیسرے دن کی باری والے بخار میں تو اس کو پورا دن گنو اور ہر وقت والے بخار میں اور روز کی باری والے بخار میں چاہے جاڑے سے آتا ہو چاہے بے جاڑہ آتا ہو اس دن کو نہ گنو بلکہ اگلے دن کو پہلا دن گنو، دوسرے یہ سمجھو کہ بیس دن تک اس کے یاد رکھنے کی زیادہ ضرورت ہے ان دنوں میں دسواں اور بارھواں اور سولھواں اور انیسواں دن بحران سے بالکل خالی ہوتا ہے اور ساتواں اور گیارھواں اور چودھواں اور سترھواں اور بیسواں دن تیز بحران کا ہے اور اٹھارواں دن ہلکے بحران کا ہے اور آٹھواں اور تیرھواں دن اکثر تو خالی ہوتا ہے اور کبھی بحران بھی ہو جاتا ہے اور تیسرا اور نواں دن اکثر بحران کا ہوتا ہے اور چوتھا اور پانچواں اور چھٹا اور پندرھواں دن ایسا ہے کہ اس میں کبھی بحران ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جن بخاروں کی باری تیسرے دن پڑتی ہے ان میں ساتواں اور گیارھواں دن نہایت سخت بحران کا ہے اکثر گیارھویں دن تک بحران ختم ہو جاتا ہے اگر اسدن بحران نہ ہوا تو پھر کوئی اندیشہ نہیں رہتا تیسرے یہ سمجھو کہ اگر رات کو بحران پڑنے والا ہے تو دن میں اس کی نشانیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور اگر دن کو پڑنے والا ہے تو رات میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں۔ بےچینی زیادہ ہونا، کروٹیں بدلنا، کبھی ہوش میں آنا اور پھر دفعتاً غفلت ہو جانا، پریشان باتیں کرنا، گردن میں درد ہونا، چکر آنا، آنکھوں کے سامنے کچھ صورتیں نظر آنا، کمر میں درد ہونا، اور دنوں سے زیادہ تکان ہونا، بدن ٹوٹنا، کانوں میں شور ہونا، کبھی سب نشانیاں ہوتی ہیں کبھی بعض بعض، پھر جب غفلت بڑھ جائے اور نیند میں چونکے یا اٹھ اٹھ کر بھاگے اور مارنے پیٹنے لگے تو سمجھ لو کہ یہ بحران ہے پھر جب ہوش کی باتیں کرنے لگے یا پسینہ آ کر بدن ہلکا معلوم ہونے لگے تو سمجھ لو کہ بحران ختم ہو گیا چوتھے یہ سمجھو کہ بحران کے دن تیمارداروں کو جن باتوں کا

انتظام رکھنا ضرور ہے وہ یہ ہیں کہ اس روز بیمار کو آرام دینا چاہئے کوئی تیز دوا ہرگز نہ دیں نہ تو دستوں کی نہ باری روکنے کی نہ پسینے کی بعض دفعہ ایسی دوائیاں دینے سے بیمار کی موت آگئی ہے البتہ حواس اور ہوش قائم رکھنے کی یا دل کو طاقت دینے کی ہلکی ہلکی تدبیر کریں تو مضائقہ نہیں جیسے سینگیاں کھچوانا یا دل پر صندل گلاب میں گھسکر کپڑا بھگوکر رکھنا اس سے زیادہ جو کرنا ہو حکیم سے پورا حال کہکر جو وہ کہے کرو، پانچویں یہ سمجھو کہ اگر بحران میں نکسیر جاری ہو جائے یا دست آنے لگیں یا قے آنے لگے یا پیشاب یک لخت جاری ہو جائے یا پسینہ آئے تو درد اور روکنے کی کوشش نہ کرو یہ اچھی نشانی ہے البتہ اگر ان چیزوں میں بیحد زیادتی ہونے لگے تو حکیم سے پوچھ کر بند کرنے کی کوشش کرو (۸) اگر لرزہ اسقدر سخت ہو کہ سہارا نہ ہو سکے تو بازو سے لیکر پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور رانوں سے لیکر ٹخنوں تک دونوں پاؤں باندھ دو یا پانی خوب پکاکر چارپائی کے نیچے رکھ کر بھپارہ دو۔ چارپائی پر کچھ بچھانا نہ چاہئے تاکہ بھاپ بدن کو لگے اور چاہے اُس پانی میں پانچ چھ تولہ سویہ کے بیج اوٹالیں بخار میں پیاس زیادہ ہو یا زبان خشک ہو یا نیند نہ آتی ہو تو سر پر روغن کدو یا روغن کا ہو اور کوئی ٹھنڈا تیل اس قدر ملیں کہ جذب نہ ہو سکے اور کانوں میں بھی ٹپکائیں اگر کھانسی نہ ہو تو منہ میں آلو بخارا رکھیں اور اگر کھانسی ہو تو بہدانہ یا عناب کا ست رکھدیں اور اگر بخار میں دردسر زیادہ ہو یا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو پیروں کی مالش نمک سے کرکے کپڑے سے لپیٹ دیں (۱۰) اگر بخار میں گھبراہٹ اور بےچینی زیادہ ہو تو صندل گلاب میں گھسکر کپڑا بھگوکر دل پر رکھیں دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے (۱۱) بخار کا مادہ کبھی رگوں کے اندر ہوتا ہے کبھی رگوں کے باہر معدہ یا جگر یا کسی اور عضو میں جب مادہ رگوں کے باہر ہوتا ہے تو باری کے ساتھ جاڑہ آتا ہے اور جب اندر ہوتا ہے تو جاڑا نہیں آتا صرف بخار کا دورہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ جو بخار جاڑے کے ساتھ ہو اس میں اتنا اندیشہ نہیں جتنا صرف بخار میں ہے کیونکہ رگوں کے اندر کا مواد کا نکلنا مشکل ہے (۱۲) تیسرے دن کا دورہ اکثر صفراوی بخار کا ہوتا ہے اور بہدنہ

لہ اسی طرح اگر باری کے دن کھانے پینے سے احتیاط رکھیں تو بہت مفید ہوتا ہے اسی طرح وہ میوے اور وہ چیزیں جن سے ریاح پیدا ہوں اور وہ اشیاء جو گرم اور خشک ہیں ان سے بہت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ مرض میں زیادتی ہو جانیکا بہت اندیشہ ہے اطبا سخت ممانعت کرتے ہیں ۱۲ منہ۔ لہ چار چیزوں سے جسم انسانی قائم ہے جن کو اخلاط اربعہ کہتے ہیں وہ یہ ہیں بلغم، خون، صفرا، سودا جبکہ ان چاروں سے کوئی زیادہ یا کم ہوتا ہے بدن انسان میں بیماری پیدا ہو جاتی ہے خون کی طبیعت گرم و تر ہے صفرا کی طبیعت گرم و خشک اور بلغم کا مزاج سرد و تر اور سودا کا مزاج سرد و خشک اسی طرح جب کوئی خلط بڑھ جاتا ہے تو بخار پیدا ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

بلغمی کا چوتھے دن سوداوی کا، صفراوی بخار بہت دنوں تک نہیں رہتا مگر تین دن اندیشناک بہت ہوتا ہے اور چوتھیا اگرچہ برسوں تک آئے مگر اندیشناک نہیں ہوتا ۱۲ ۔ یہ دوائیں بخار کے لئے مفید ہیں۔

گولی باری کو روکنے والی۔ ست گلو ایک تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد ایک تولہ اور زہر مہرہ خطائی ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور کنین تین تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں پھر ایک گولی باری سے ۳ گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے کھائیں نہایت مجرب ہے اور کسی حال میں مضر نہیں۔ بچہ کو ایک یا دو گولی دیں طاعون کے موسم میں ایک دو گولی روز کھائیں تو طاعون سے انشاء اللہ امن میں رہیں اور اگر صحت کے بعد چند روز کھالیں تو مدتوں بخار نہ آئے۔

دوا بخار کے علاج کے بعد۔ اگر بدن میں کچھ حرارت رہ گئی ہو تو تین تولہ کاسنی کا منقطر یعنی ٹپکایا ہوا پانی، دو تولہ شربت بزوری ملا کر پینا نہایت مفید ہے اس کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور آب مروق یعنی پھاڑا ہوا پانی اور چیرمہ ہے اس کی ترکیب بھی خاتمہ میں ہے

کمزوری کے وقت کی تدبیر کا بیان

بعض وقت عرصہ تک بخار آنے سے یا اور کسی بیماری میں مبتلا رہنے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے اس وقت بعض لوگ اس کو جلد طاقت آنے کیلئے بہت سی غذا یا میوے وغیرہ کھلا دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں یہاں ایسے وقت کی مناسب تدبیریں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) یاد رکھو کہ کمزوری[۲] میں ایک دم زیادہ کھانے سے یا بہت طاقت کی دوا کھا لینے سے فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ بعض وقت نقصان پہنچ جاتا ہے فائدہ اسی غذا سے اور اتنی ہی مقدار سے پہنچتا ہے جو بآسانی ہضم ہو جائے اور اگر غذا مقدار میں زیادہ کھالی یا زیادہ مقوی ہوئی تو مریض کو اسکی برداشت نہ ہوگی اور ہضم میں قصور ہوگا تو ممکن ہے کہ مرض پھر لوٹ آئے اور پیٹ میں سُدے

[۱] الائچی کلاں اور مرچ سیاہ اور مصری بقدر ضرورت پیسکر کھلادیں اور خشخاش ۶ تولہ مصری ۳ تولہ پیسکر جوش دیکر پینا مفید ہو مگر طبیب کی رائے سے دینی چاہئے ۱۲

[۲] کمزوری زائل ہونے کے بعد جب بدن میں قوت آجائے اور مرض کا قطعی طور پر کوئی اثر باقی نہ رہے پھر بھی کھانے میں احتیاط کی ضرورت ہے بے اشتہائے صادق ہرگز نہ کھاوے اور غذا چابنے میں مبالغہ کرے تاکہ جلد ہضم ہو اور بھوک سے کم کھاوے تاکہ وقت ہضم کے ثقل اور نفخ معدہ میں نہ ہو اور جبتک کھانا ہضم نہ ہو حرکت قوی مثل جماع اور ریاضت دوڑ وغیرہ نہ کرے ۱۲

بڑھ جائیں یا ورم ہو جائے، لہٰذا کمزوری کی حالت میں آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاؤ اگر ایک دو چمچہ شوربا ہی یا ایک انڈا[1] ہی ہضم ہو سکتا ہے تو یہی دو زیادہ نہ دو اگرچہ مریض بھوک پکارے بھوکا رہنے سے نقصان نہیں ہوتا اور زیادہ کھا لینے سے نقصان ہو جاتا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دو دو چمچہ کر کے شوربا دیں دن میں تین چار دفعہ لیکن یہ خیال رکھو کہ دو مرتبہ میں تین چار گھنٹہ سے کم فاصلہ نہ ہو تاکہ پہلی غذا ہضم ہو چکے تب دوسری غذا پہنچے ورنہ تداخل اور بدہضمی کا اندیشہ ہے غرض ہر کام میں آہستہ آہستہ زیادتی کریں غذا دینے میں، گھی دینے میں، چلنے پھرنے، بولنے، چالنے، لکھنے پڑھنے میں اور مریض کو خوش رکھیں کوئی بات رنج دینے والی اس کے سامنے نہ کہیں نہ اس کو بالکل اکیلا چھوڑیں نہ اس کے پاس خلاف مزاج مجمع کریں نہ بہت روشنی میں رکھیں نہ بہت اندھیرے میں بہتر یہ ہے کہ دوا اور غذا اور جملہ تدبیریں طبیب معالج کی رائے سے کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اب مرض نکلگیا اب حکیم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے (۲) کمزور آدمی کو اگر بھوک خوب لگتی ہے اور خوراک خوب کھا لیتا ہے لیکن طبیعت اٹھتی نہیں اور پاخانہ پیشاب صاف نہیں ہوتا اور طاقت نہیں آتی تو سمجھ لو کہ مرض ابھی باقی ہے اور یہ بھوک جھوٹی ہے۔ (۳) کمزور آدمی کو دوپہر کا سونا اکثر مضر ہوتا ہے۔ (۴) کمزور آدمی کو اگر بھوک نہ لگے تو سمجھ لو کہ مرض کا مادہ اس کے بدن میں ابھی باقی ہے (۵) کمزوری میں زیادہ دیر تک بھوک اور پیاس کو مارنا بھی نہیں چاہیے اس سے ضعف[2] بڑھ جاتا ہے۔ جب بھوک اور پیاس غالب ہو کچھ کھانے پینے کو دیدیا جائے۔ (۶) پتلی اور سیال غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے گو اس کا اثر دیرپا نہیں ہوتا جیسے آش جو شوربا چوزہ مرغ یا بٹیر کا یا بکری کے گوشت کا اور خشک اور گاڑھی غذا ذرا دیر میں ہضم ہوتی ہے گو اس کا اثر بھی دیر تک رہتا ہے جیسے قیمہ، کباب، کھیر وغیرہ۔ (۷) کمزوری میں بہت ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہیے اور نہ ایک دم بہت سا پانی پینا چاہیے اس سے بعض وقت موت تک نوبت آگئی ہے۔ (۸) کمزور آدمی کو کوئی دوا بھی طاقت کی حکیم معالج کی رائے

[1] انڈے کی زردی زیادہ مناسب ہے یا تو کھولتے ہوئے پانی میں بیضہ کو ڈالدیا جائے اور تین منٹ کے بعد بیضہ کو پانی سے نکال کر محض زردی علیحدہ کر کے اسمیں سیاہ مرچ اور نمک چھڑک کر کھاوے یا تھوڑا سا گھی پہلے کسی کرچھے یا فرائی پان میں ڈال دیا جائے پھر انڈے کو توڑ کر اسمیں مع سفیدی و زردی کے ڈالدیا جائے جب سفیدی جم جائے فوراً اتار کر اسمیں کی زردی کھالے ۱۲۔ [2] اور اشتہائے صادق میں غذا سے باز رہیں کہ اس پر صبر کرنے سے مواد خامہ معدہ میں گرتے ہیں۔ ۱۲

سے بنوالینی مناسب ہے تاکہ جلد طاقت آجائے، جیسے ما، اللحم۔ نوشدارو۔ خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرہ مروارید۔ دوا، المسک وغیرہ ان سب کی ترکیبیں بھی خاتمہ میں ہیں۔

تنبیہ۔ اس بیان سے زچہ کے متعلق جو کچھ غذا وغیرہ کی ابتری آجکل رواج میں ہے معلوم ہوگئی ہوگی زچہ کا مزاج بخار والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور معدہ وغیرہ سب مسہل والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اچھوانی وغیرہ ایسی چیزیں دیجاتی ہیں کہ تندرست عورت بھی ان کو ہضم نہیں کرسکتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے اور آنتوں میں سدے پڑ جاتے ہیں اور تمام بدن کی رگوں میں مواد بھر جاتا ہے نلوں میں اور رحم میں اکثر ورم ہو جاتا ہے اس حالت میں اگر بخار ہو جاتا ہے تو وہ ہڈیوں میں ٹھیر جاتا ہے پھر آرام نہیں ہوتا ہے زچہ خانہ کی تدبیریں آگے لکھدی ہیں ان کے موافق عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ تندرستی ٹھیک رہے گی (نظر ثالث)

ورم[1] اور دنبل وغیرہ کا بیان

تین جگہ کے ورم تو ہرگز نہ روکنا چاہئے ایک کان کے پیچھے، دوسرا بغل کا، تیسرا جنگاسہ یعنی چڈے کا ان جگہوں کے ورم پر کوئی ٹھنڈی دوا جیسے اسپغول وغیرہ ہرگز نہ لگاؤ بلکہ جب بغل میں کھکرالی یعنی کچرالی نکلے تو پیاز بھون کر یعنی بھلبھلا کر نمک ملا کر باندھو تاکہ پک جائے پھر بہنے کی تدبیر کرو روکنا ہرگز نہ چاہئے خاصکر جب طاعون کا چرچا ہو کیونکہ طاعون میں اکثر انھیں تینوں جگہ گلٹی نکلتی ہے، بٹھلانے کی دوا دینا بالکل موت ہی

ورم کی کچھ دواؤں کا بیان

دوا جو سخت ورم کو نرم کردے۔ صبح و شام مرہم داخلیون لگاویں اور اگر اسی مرہم کو کپڑے پر لگا کر دنبل پر رکھیں اور اوپر سے میدہ کی پلٹس یا السی کی پلٹس دودھ میں پکا کر باندھیں تو بہت جلد پکا دیتا ہے نسخہ مرہم کا یہ ہے السی اور میتھی کے بیج اور اسپغول

[1] ورم پھولنا اور غلیظ ہونا عضو کا ہے کہ عضو پر مادہ گرنے سے پیدا ہوا اور یہ ورم اور خلط اخلاط اربعہ یا ماہیت یا ریاح سے ہوتا ہے۔ پیپل کی چھال پیسکر ضماد کرنے سے ورم پک کر آلائش نکل جاتی ہے اور بغل کے پھوڑوں کیواسطے نافع ہے کہ سونٹھ اور رینڈی دونوں پانی میں پیسکر نیمگرم ضماد کریں ۱۲

اور تخم خطمی اور تخم کنوچہ سب چھ چھ ماشہ لیکر پانی میں بھگو کر جوش دیکر خوب ملکر لعاب کو چھان لیں پھر مردار سنگ دو تولہ خشک پیسکر اس کو پانچ تولہ روغن زیتون میں پکائیں اور چلاتے رہیں کہ سیاہ اور کسی قدر گاڑھا ہوجائے پھر چولھے سے اتار کر وہ لعاب تھوڑا تھوڑا اس میں ڈال کر خوب رگڑیں کہ مرہم ہوجائے یہ مرہم داخلیون کہلاتا ہے اگر روغن زیتون نہ ملے یا قیمت کم لگانا ہو تو بجائے اس کے تل کا تیل ڈالیں یہ مرہم ہر ایک سختی کو نرم کرنے والا ہے رحم کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دوا جو دنبل کو پکا دے۔[1] السی اور میتھی کے بیج اور املی کے بیج اور کبوتر کی بیٹ یہ سب دوائیں دس دس ماشہ کوٹ چھان کر اڑھائی تولہ پانی اور اڑھائی تولہ دودھ میں پکائیں کہ گاڑھا ہوجائے پھر نیمگرم باندھیں اور پیپل کے تازہ پتے اور پان گرم کرکے باندھنا بھی پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔

فائدہ بعض دفعہ ران وغیرہ پر پلٹس یا اور کوئی پکانے والی دوا رکھنی ہوتی ہے اور باندھنے کا موقع نہیں ہوتا کیونکہ پٹی ٹھیرتی نہیں اس کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چھ ماشہ موم اور دو تولہ بروزہ اور دو تولہ رال لیکر ان تینوں چیزوں کو گلا کر مرہم سا بنالیں پھر ایک بڑے سے پھایہ کے کناروں پر اس کو لگائیں اور جو دوا یا پلٹس پھوڑے پر رکھنی ہے اس کو رکھکر اوپر سے یہ پھایہ رکھکر کنارے اس کے بدن پر خوب چپکا دیں یہ ایسا چپک جائیگا کہ نہ خود چھوٹے گا اور نہ پلٹس کو گرنے دیگا اور یہ مرہم خود بھی پکانے والا ہے اور جب الگ کرنا ہو تو تھوڑا تیل یا گھی کناروں پر لگاؤ اور آہستہ آہستہ علیحدہ کردو، پھر جب پھوڑا پک گیا تو اس کو توڑنے کی تدبیر کرو۔ اور پکنا شروع ہونے کی پہچان یہ ہے کہ چیس اور لپک پیدا ہوجائے اور جگہ سرخ اور گرم ہو اور پورے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ لپک موقوف ہوجائے اور درد بھی کم ہوجائے اور رنگ سرخ نہ رہے اور اگر خالص پیپ نہ نکلتی ہو اور کناروں میں سرخی ہو تو سمجھ لو کہ پھوڑا پورا نہیں پکا پھر پلٹس باندھو دوا جس سے بے نشتر دیئے ہوئے پھوڑا

[1] تخم رواسن پیسکر نیمگرم طلا کرنے سے ورم پک کر خود بخود پھوٹ کر مواد نکل جائیگا اسی طرح اگر چونا روغن میں ملا کر لگائیں دنبل کو بڑھنے نہ دیگا برگ گنگھی برگ املی چاول ہر ایک تھوڑا لیکر جوش دیں اور پیسکر پھوڑے پر لگائیں ایک روز میں پکا دے گا اسیطرح اسبغول نیمکوب کرکے ضماد کرنا بھی مفید ہے ۱۲

ٹوٹ جائے تین ماشہ بے بجھا چونہ اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی دونوں کو ملا کر پھوڑے پر رکھیں، پھر جب پھوڑا پھوٹ جائے تو اس کے بہنے اور صاف کرنے کی تدبیر کی جائے اس کیلئے یہ دوا مفید ہے پیاز کو نیم کے پتوں میں رکھ کر کپڑا لپیٹ کر چولھے میں بھون لیں پھر دونوں کو کچلکر ذرا سی ہلدی چھڑک کر باندھیں اور صبح و شام تبدیل کریں اور دونوں وقت نیم کے پانی سے دھویا کریں۔

دوسری دوا جو نہ پکے ہوئے پھوڑے کو پکا دے اور صاف بھی کر دے بنولہ اور تخم السی اور تل کی کھلی تینوں کو دو دو تولہ لیکر خوب کوٹ کر دودھ میں پکا کر نیم گرم باندھیں یہ دوا زیادہ گرم نہیں اور ہر قسم کے پھوڑے کو مفید اور مجرب ہے، پھر جب پھوڑا خوب صاف ہو جائے اور کنارے ہلکے ہو جائیں سرخی بالکل نہ رہے تو بھرنے کی تدبیر کرو اور اس کے لئے مرہم رسل لگانا بہت مفید ہے اس کا نسخہ یہ ہے کہ پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ راتینج اور ایک ماشہ جاؤشیر اور ایک ماشہ گندہ بروزہ اور سوا پانچ ماشہ اشق اور تین ماشہ گوگل ان سب کو پانچ تولہ روغن زیتون میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب یہ سب گل کر ایک ہو جائیں تو نیچے اتار کر ایک ایک ماشہ زنگار اور مرمکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ زراوند طویل اور کندر اور تین ماشہ مردار سنگ خوب باریک پیسکر ملا دیں اور اسقدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جائے پھر پھایہ پر لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے تعریف یہ ہے کہ اگر زخم میں کچھ مادہ فاسد رہگیا ہے تو اس کو کاٹ دیتا ہے اور اچھے گوشت کو پیدا کرتا ہے، طاعون میں بھی نہایت کار آمد ہے، ترکیب استعمال طاعون کے بیان میں لکھی جائے گی اگر راتینج نہ ملے بروزہ کا وزن بڑھا دیں یعنی گیارہ ماشہ کر دیں اور اگر قیمت کم کرنا چاہیں بجائے روغن زیتون کے روغن گل یا تل کا تیل ڈالیں۔ **دوسرا مرہم غربی۔** زخموں کو بھر لانیوالا[۱] ساڑھے سات تولہ تل کا تیل خالص کڑھائی میں آگ پر چڑھائیں اور ہلکی آنچ دیں جب تیل میں دھواں اٹھنے لگے پانچ تولہ سفیدہ کاشغری چھنا ہوا پاس رکھ لیں اور چمچہ سے اٹھا کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور لکڑی

[۱] روغن نیب زخم کو نافع ہے نیب کی پتیاں پیسکر ٹکیا بنا کر روغن میں جلائیں جب سیاہ ہو جائے صاف کر کے رکھ لیں اور یہ روغن سادہ ہے کان کے درد کو بھی فائدہ دیتا ہے اور اگر زخم پر چھکائیں تو کیسلہ کتھ ہر ایک ایک تولہ باریک پیسکر ملائیں تاکہ زخم کو بھرے اور اگر آلائش نکالنا منظور ہو تو تھوڑا توتیا ڈالیں ۱۲

سے چلاتے رہیں تیل میں اول بلبلے اٹھیں گے جب یہ بلبلے ٹوٹنے لگیں تو دیکھیں کہ تیل میں چپکاہٹ آگیا یا نہیں جب چپکنے لگے اور رنگ سیاہ ہوجائے لیکن جلنے نہ پائے تو آگ پر سے اتار کر کڑاہی کو ٹھنڈے پانی میں رکھدیں اور خوب گھونٹیں پھر نکال کر احتیاط سے رکھدیں اور زخم کو نیم کے پانی سے دھوکر پھایہ رکھیں اور ناسور میں بتی بنا کر رکھیں بہت مجرب ہے

اگر زخم میں کیڑے پڑجائیں۔ تو ان کے مارنے کی یہ تدبیر کرو۔ کچھ باریک پیسکر یا تارپین کا تیل یا دونوں کو ملاکر زخم میں ڈالیں اور اوپر سے آٹے سے منہ زخم کا بند کردیں اندر کیڑے مرجاویں گے اور کیڑے اکثر زخم کو صاف نہ رکھنے سے اور مکھی سے حفاظت نہ کرنیسے پڑجاتی ہیں صفائی کا بہت خیال رکھیں **فائدہ** جس کے ہر سال دنبل نکلتے ہوں تو دو تین سال تک موسم پر مسہل وغیرہ لیکر مادہ کی خوب صفائی کرلیں نہیں تو ڈھیٹ کا ڈر ہے۔

اگر گرمی سے چھالے یا پھوڑے پھنسی نکل آئیں تو اس کے لئے یہ مرہم لگاؤ، سنگ جراحت اور مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری اور سوکھی مہندی اور رسوت اور کمیلہ اور کتھ پاپڑیا یہ سب دوائیں چھ چھ ماشہ لیکر سب کو کوٹ چھان کر نو تولہ گائے کے گھی کو ایک سو ایک بار دھوکر اس میں یہ دوائیں ملاکر خوب گھونٹیں اور رکھ لیں اور لگایا کریں برسات میں بچوں کیلئے عمدہ دوا ہے اس کی جتنی گھوٹائی زیادہ ہوگی مفید ہوگا اگر اس میں توتیا ایک ماشہ ملالیں تو مکھی نہ بیٹھے **دوسری دوا۔** رسوت ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پتوں کے تین تین تولہ پانی میں ملاکر لگائیں، اس دوا میں چکنائی نہیں کپڑے خراب نہ ہوں گے۔

خشک اور تر خارش کیلئے۔ یہ دوا مفید ہے نیم کی چھال اور رسوت اور برگ شاہترہ سب ایک ایک ماشہ باریک پیسکر دو تولہ روغن گل میں ملاکر لیپ کریں اور مکھن کثرت سے ملنا بھی ہر قسم کی خارش کیلئے نہایت مجرب ہے اور تر خارش کے لئے یہ دوا اکسیر ہے، بابچی اور اجوائن خراسانی اور صندل سرخ اور گندھک آملہ سار اور چوکھا سب ایک ایک تولہ اور نیلا تھوتھا چھ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ عدد خوب باریک پیسکر کڑوے

ف ہر زخم کسی قسم کا ہو نیم کے پانی سے روزانہ دھونے سے کیڑے نہیں پڑتے اور نیم کا پانی کسی حال میں نقصان نہیں کرتا پانی کو ذرا نیم گرم کرکے دھوویں نیم کے پانی سے دھوکر اگر کاربالک تیل ذرا سا لگادیں تو پھر زخم میں نہ کیڑے پڑتے ہیں نہ مکھی بیٹھتی ہے مگر مناسب ہے کہ طبیب سے مشورہ کرے۔ ۱۲

تیل میں ملاکر سر اور منہ کو چھوڑ کر رات کو تمام بدن کو ملے اور رات کو مالیدہ کھاوے اور صبح کو گرم پانی سے غسل کر ڈالے اگر کچھ رہ جائے تو پھر دوسرے اور تیسرے بار ایسا ہی کرے کنٹھ مالا[1] یہ مرض جاتا تو نہیں ہے لیکن اس دوا کے لگانے سے ایک عرصہ کیلئے زخم خشک ہوجاتے ہیں، مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی لیں اور صبح کے وقت تین تولہ بکری کا دودھ بے مرچ کی سل پر ڈال کر اس میں مردار سنگ کی ڈلی اتنی گھسیں کہ چھ ماشہ گھس جائے پھر اس دودھ میں روئی بھگو کر گلٹیوں پر خوب رگڑیں چالیس دن اسی طرح کریں بعض جگہ اس سے بالکل آرام[2] ہوگیا۔ اور اس کیلئے مرہم رسل بھی فائدہ مند ہے اسکی ترکیب اس جگہ آتی ہے جہاں زخم بھرنے کی دواؤں کا بیان ہے طبیب[3] کی رائے سے مسہل وغیرہ لینے چاہئیں۔

سرطان جسکو ڈھیٹ کہتے ہیں یہ ایک بری قسم کا پھوڑا ہے اور اکثر کمر پر نکلتا ہے اس میں بہت سوراخ ہوتے ہیں اور بہت تکلیف ہوتی ہے کسی ہوشیار آدمی سے علاج کرانا چاہئے اور بعض لوگوں کو اس پر دوب گھاس کی جڑوں کا لیپ کرنا بہت مفید ہوا ہے۔

پتی اچھلنا۔ افتیمون پوٹلی میں باندھکر اور برگ شاہترہ اور بیخ کاسنی سب پانچ پانچ ماشہ اور آلو بخارا سات دانہ اور مویز منقی نو دانہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر اس میں دو تولہ گلقند آفتابی ملاکر پئیں اور اگر حل ہو تو یہ دوا پئیں، پانچ دانہ عناب اور نو دانہ مویز منقی اور منڈی اور چرائتہ پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ گلقند آفتابی ملاکر پئیں۔

پتی پر ملنے کی دوا۔ یہ دوا پتی پر ملیں، خربوزہ کے چھلے ہوئے بیج گیہوں کی بھوسی اور گیرو سب دو دو تولہ پیسکر خشک ملیں اور کمبل اوڑھنا بھی مفید ہے۔ داد ایک تولہ رسکپور سرمہ کی طرح پیسکر پانچ تولہ سرکہ میں ملاکر رکھیں اور صبح و شام لگایا کریں نہایت مفید ہے اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی اور اگر لہسن کا عرق لگائیں یہ لگتا تو بہت ہے لیکن دو ہی تین دفعہ میں صحت ہوجاتی ہے اس کے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لہسن کا عرق[4] داد پر لگائیں جب تیزی زیادہ کیے تو ذرا سی چکنائی تیل یا گھی ملدیں[5]۔

---

[1] جو ورم گلے میں پیدا ہو اسکو کنٹھ مالا اور خنازیر بھی کہتے ہیں علاج بعد نضج کے بلغم کا تنقیہ کریں تخم سن تخم مولی۔ تخم سہجنہ بو سر سوں السی مساوی وزن لیکر کوٹ چھان کر ضماد کریں مفید ہے ۱۲

[2] اطبا لکھتے ہیں کہ بعد تنقیہ کے جبتک مرض دفع نہ ہو چار ماشہ ہلیلہ زنگی کوٹ چھان کر رات کو ہمیشہ پھانکا کریں اور یہ مرہم لگائیں گوگل اندر سیاہ مرچ تین ماشہ سرکہ میں پیسکر مرہم بنائیں اور خنازیر پر لگاتے رہیں ۱۲

[3] تمام امراض میں خصوصاً امراض مہلکہ اور سخت میں بغیر طبیب کی رائے کے کچھ دوا نہ کرنی چاہئے ۱۲

[4] املی کے بیج عرق لیموں میں پیسکر ضماد کریں مفید ہے ۱۲

[5] اپجور پانی میں پیسکر تھوڑا سا کھاری نمک ملاکر ضماد کرنا جتون اور داد کے لئے مفید ہے ۱۲

چھلوری جس کو بعض آدمی انگل بیڑ کہتے ہیں جب یہ نکلتی معلوم ہو تو تھوڑا تخم ریحان پانی میں بھگو کر باندھیں اور نکل آئی ہو تو یہ دوا نہایت مفید اور مجرب ہے سینڈ و ربکری کے پتے میں بھر کر مع پتے کے پانی کے انگلی پر چڑھائیں اکثر ایک ہی دفعہ کا چڑھایا ہوا کافی ہو جاتا ہے اگر کافی نہ ہو تو تیسرے دن اور بدل ڈالیں لیکن اس سے نماز درست نہیں ہوگی نماز کے وقت اس کو اتار کر انگلی کو دھو ڈالیں اور اگر کسی طرح نہ جائے تو ایک جونک تازی اور ایک باسی لگادیں مہانسہ[1] کتھی سفید دو تولہ اور ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک تولہ باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں۔

پڑے پڑے کھال چھل جانا۔ گلاب میں مردار سنگ گھس کر لگائیں اور اوپر سے سفیدہ کاشغری چھڑک دیں اور نرم بستر پر لٹائیں۔

آگ یا اور کسی چیز سے جل جانیکا بیان

آگ سے جلنا۔ فوراً لکھنے کی روشنائی لگائیں یا چونہ کا پانی ڈالیں یا بروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں ملا کر لگائیں۔

نفسل وریٹاس اور بارود[2] اور گرم تیل اور گرم پانی اور چونہ وغیرہ سے جل جانا۔ تل کا تیل اور چونہ کا صاف پانی ملا کر لگائیں ایک عورت کی آنکھ میں کڑاہی میں سے گرم تیل کی چھینٹ جا پڑی آنکھ میں زخم ہو گیا ایک ماشہ کافور اور تین ماشہ نشاستہ پیس کر اسپغول کے لعاب میں ملا کر ٹپکایا گیا آرام ہو گیا۔ مرہم جو ہر قسم کے جلے ہوئے کیلئے اکسیر ہے روغن گل دو تولہ اور موم چھ ماشہ گرم کریں جب دونوں حل جائیں سفیدہ کاشغری تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ باریک پیس کر اور انڈے کی سفیدی ایک عدد ملا کر لگائیں۔

[1] مہانسہ اور وہ دانے ہیں کہ سن شباب میں زیادتی اور جوشش خون سے چہرہ پر نکلتے ہیں اگر بہت نکلیں اور چہرہ کو تکلیف دیں فصد سر رکھوائیں اور بعد تنقیہ کے دوائیاں سرد طلاءً و ضماداً استعمال کریں۔ درخت املتاس کی چھال انار بودہ آبنہ ہلدی ناگر موتھا برابر پیس کر مثل بٹنے کے منہ پر ملیں اور خشک ہو جانے کے بعد دھو ڈالیں اور جو اسہ پانی میں جوش دے کر منہ اس سے دھوئیں ۱۲

[2] ہینگ پانی میں حل کر کے لگانا مفید ہے ۱۲

[3] رال باریک پیس کر میٹھے تیل گرم میں ڈالیں جب گھل جاتے لیپ کریں بہت مفید ہے ۱۲ :

بال کے نسخوں کا بیان

دوا بال اُگانے والی :۔ ایک جونک لائیں اور چار تولہ تل کا تیل آگ پر چڑھا دیں جب خوب جوش آجاوے۔ اسوقت[1] جونک کو مار کر فوراً تیل میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جونک جل جاوے۔ پھر اُس کو اُسی تیل میں رگڑ لیں اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد بال جم آئینگے ماش کی دال اور آنولہ سے سر کا دھونا بھی بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے اس سے بال سیاہ رہتے ہیں اور مقوی دماغ بھی ہے۔ دوا بال اُڑانے[2] والی :۔ چھ ماشہ بے بجھا ہوا چونہ اور چھ ماشہ ہڑتال پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر جہاں کے بال اڑانا منظور ہوں اس جگہ لگائیں بال صاف ہو جاویں گے۔ دوا بالوں کو بڑھانے[3] والی :۔ ہنسراج اور طباشیر اور سماق اور گلاب زیرہ اور گلنار اور مصطگی اور انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست ہلیلہ کابلی ایک ایک تولہ اور پوست بلیلہ اور مازو ڈیڑھ تولہ اور آنولہ اڑھائی تولہ اور شہتوت کے پتے چھ تولہ لیکر سب کو کوٹ کر سوا سیر پانی میں ایک رات دن تر کر کے جوش دیں جب آدھا رہ جاوے مل کر چھان کر پچیس پچیس تولہ روغن گل اور تل کا تیل پھر آگ پر رکھیں جب پانی بالکل جل جاوے اور تیل رہ جاوے اتار کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں اس سے خراب بال گر کر سیاہ اور اچھے جمتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے اور اگر کسی کو اس تیل سے صرع ہی ہو تو بال چھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھا لیں۔

بالوں میں لیکھ یا ڈھک یا جم جوئیں پڑ جانا[4] :۔ چھڑیلہ اور کنیر سفید کے پتے اور میعہ سائلہ اور دکھنی مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لیکر پانی میں اوٹا کر اس پانی سے اس جگہ کو دھوئیں اس سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ جم جوئیں ایسی جوؤں کو کہتے ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چپٹی رہتی ہیں اور مشکل سے معلوم ہوتی ہیں۔ کبھی اس کے لئے مسہل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

---

[1] اور اگر کبھی جونک کے زخم پکس جائیں تو تخم خشخاش پیس کر لیپ کرنا چاہیئے نفر رابع
[2] اگر لعاب اسپغول سرکہ میں ملا کر ملیں تو بال نہ جمیں اور اگر تھوڑا سا کف دریا ملالیں تو بہت فائدہ رکھتا ہے ۱۲
[3] نہاتے وقت سیاہ تل کی پتیوں سے بالوں کو دھوئیں بال لمبے اور نرم کرتا ہے اور اگر تر و تازہ جھاؤ کی جڑ خوب کوٹ کر اتنے ہی تل کے تیل اور دونوں کے برابر پانی میں جوش دیں جب سب پانی اور نصف روغن جلجائے لیکر گاڑھا گاڑھا سر پر لگائیں چند روز میں سفید بال بھی سیاہ ہو جائیں اور سفید نہ نکلیں۔ ۱۲
[4] بالوں میں جوؤں کی کثرت اس کا سبب فضلات کا بدن میں زیادہ ہونا ہے اگر سبب یہی ہو تو بدن کو مسہلات سے پاک کریں۔ ۱۲

چوٹ لگنے کا بیان

سر کی چوٹ :۔ ایک پارچہ گوشت کا لیکر اس پر ہلدی باریک پیس کر چھڑک کر نیم گرم کر کے باندھو نہایت مفید ہی اور اگر سر کی چوٹ میں بیہوشی ہو جاوے تو فوراً ایک مُرغ ذبح کر کے اُس کے پیٹ کی آلائش نکال کر کھال سمیت گرم گرم سر پر باندھو بہت جلد ہوش آجاویگا۔ آنکھ کی چوٹ :۔ ایک تولہ میدہ اور پٹھانی لودھ پیسکر ایک تولہ گھی میں ملاکر گرم کر کے اُس سے آنکھوں کو سینکیں پھر اسی کو گرم کر کے باندھیں اگر اس سے چوٹ نہ نکلے تو گوشت کے پارچہ پر تھوڑی ہلدی اور پٹھانی لودھ چھڑک کر باندھیں۔ لیپ :۔ جو سر کے سوا اور جگہ کی چوٹ کو مفید ہے اور سر کی چوٹ کو بھی کچھ ایسا نقصان نہیں کرتا مگر یہ دوائیں تیز ہیں تل کی کھلی اور ہالوں اور تل مالکنگنی اور میدہ لکڑی اور لوٹہ اور سجی اور ہلدی سب دو دو تولہ لیکر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر اسمیں سے تھوڑی سی دوا لیکر دو پوٹلی باندھ کر دودھ اور تل کا تیل اور پانی تینوں چیزیں برابر ملاکر آگ پر رکھیں اور پوٹلی کو اس میں ڈال کر گرم گرم سے سینکیں جب ایک ٹھنڈی ہو جاوے دوسری سے سینکیں ایک گھنٹہ تک سینک کر پوٹلی کی دوا نکال کر لیپ کر دیں اور پرانی روئی باندھ دیں۔ موچ :۔ انڈے کی زردی پانچ عدد اور گھی یا میٹھا تیل چھٹانک بھر اور ہلدی دو تولہ ملاکر موچ پر مالش کریں پھر خوب موٹی روئی کا گودا گرم گرم رکھ کر باندھیں رات کو باندھکر صبح کو کھولکر میٹھے تیل کی مالش کریں اور رگ کو سیدھا کریں ایک دو دن اس طرح کرنیسے رگیں بالکل درست ہو جاتی ہیں فائدہ چوٹ کے لئے مومیائی عمدہ دوا ہے ہڈی تک جڑ جاتی ہے آجکل اصلی نہیں ملتی مگر بنی ہوئی بھی فائدہ میں اصلی سے کم نہیں اس کا نسخہ خاتمہ میں آتا ہے

زہر کھالینے کا بیان

سنکھیا یا اور کوئی زہر کھالینا :۔ اس دوا سے قے کرا دیں۔ دو تولہ سویہ کے بیج آدھ سیر پانی میں

ف جرائیھو آدھے ماشہ سے ایک ماشہ تک کھانا مثل مومیائی کے فائدہ دیتا ہے صابون اور ہلدی پانی میں پیسکر ضماد کرنا بھی مفید پڑتا ہی ۱۲ ف تل کی کھلی کوٹ کر گرم پانی میں ڈالیں جب خوب گھل جائے باریک کپڑے پر ملاکر کے موضع موچ پر ضماد کریں موچ اور چوٹ کو بھی مفید ہے ۱۲ ف اول عضو کو نیم گرم پانی سے دھوئیں پھر انڈے کی زردی اور تھوڑا گیرو ملاکر نیم گرم ضماد کریں اور عضو کو آگ سے سینکیں تاکہ دوا خشک ہو جائے موچ کو جلد آرام دیتی ہے ۱۲ ف یہ گولی چوٹ کے واسطے بہت مفید ہے یہاں تک کہ چار پائے کی چوٹ کو نافع ہے گیہوں جلاکر اس کے برابر گڑ ملاکر خوب پیسکر تھوڑا تھوڑا گھی میں ملائیں خوراک ڈیڑھ تولہ تک تین روز کھانے سے چوٹ اور درد بالکل زائل ہو جاتا ہے اور اس دوا کو مومیائی ہندی کہتے ہیں۔

ف محض شنجرف کھالینا معدہ کے لئے نہایت مضر ہے اور سخت اسہال پیدا کرتا ہے ایسے ہی محض سداب کھالینا اس سے سوزش پیدا ہوتی ہے اور تپ دق لاتا ہے۔ بیش ہلاک ہے اگر آدمی جانبر بھی ہوا تو دق یا سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جندبیدستر صرف کھالینے سے سرسام کی تولید ہوتی ہی۔ بلادر اس کے کھانے سے حلق میں ورم ہوتا ہی اور آبلے پڑتے ہیں۔ زنجار۔ تپ دق اور سوزش امعا جراحت معدہ اور قے پیدا کرتا ہی۔ سم الفار۔ قولنج اور اعنتان اور منہ میں خشکی

اوٹائیں اور چھان کر پاؤ سیر تِل کا تیل یا گھی اور ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں جب خوب قے ہو جاوے دودھ خوب پیٹ بھر کر پلائیں اگر دودھ سے بھی قے آئے تو نہایت ہی اچھا ہے برابر دودھ پلاتے رہیں اور اگر دودھ سے قے نہ آئے تب بھی زہر کو مار دیتا ہے اور مریض کو سونے ہرگز نہ دیں خواہ کوئی سا زہر کھایا ہو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو اور یہ دوا ہر طرح کے زہر کو مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔ گلِ مختوم اور حب الغار اور ایرسا یعنی بیخ سوسن سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی سے چکنا کر کے اٹھارہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب کوئی زہر کھالے یا شبہ ہو جاوے تو چھ ماشہ کھلائیں اگر زہر نہیں کھایا تو قے نہ آوے گی اور اگر کھایا[۱] ہے تو جب تک زہر نہ نکل جاویگا قے بند نہ ہوگی اگر بیخ سوسن نہ ملے تو نہ ڈالیں اور شہد بارہ تولہ کر دیں اس دوا کو تریاق گلِ مختوم کہتے ہیں اگر گلِ مختوم نہ ملے گل داغستانی ڈالیں اگر یہ بھی نہ ملے تو ہارے درجے گل ارمنی بھی

مردار سنگ[۲] کھالینا

تین عدد انجیر اور ایک تولہ سویہ کے بیج سیر بھر پانی میں پکا کر ایک تولہ بورہ ارمنی یا نمک ملا کر گرم پئیں اس سے قے ہوگی قے ہونے کے بعد اس دوا کو چار خوراک کر کے کھائیں ساڑھے دس ماشہ مرمکی اور سات ماشہ بالچھڑ کوٹ چھان کر چار تولہ شہد میں ملا کر اس کی چار خوراک کر لیں اور غذا گوشت کا شوربہ کھائیں۔ پھٹکری کھالینا:۔ اس کا اُتار دودھ ہے بعض آدمی کھیل کی ہوئی پھٹکری[۴] بخار کی باری روکنے کو کھالیتے ہیں لیکن اسمیں نفع سے زیادہ نقصان[۵] ہے۔ افیون کھالینا:۔ ایک تولہ سویہ کے بیج اور ایک تولہ مولی کے بیج اور چار تولہ شہد سیر بھر پانی میں اوٹا کر اسمیں نمک ملا کر نیم گرم پلائیں اور قے کرا دیں اور قے ہونے کے بعد بڑے آدمی کے لئے دو ماشہ ہینگ دو تولہ شہد میں ملا کر اور بچہ کے لئے چار رتی ہینگ یا اس سے بھی کم چھ ماشہ شہد میں ملا کر پانی میں حل کر کے پلائیں اور نالی کے ساگ کا چھٹانک بھر پانی افیون خوردہ کو پلانا اکسیر ہے۔ نالی کا ساگ مشہور ہے۔ پانی کے اوپر بیل پھیلتی ہی۔ دھتورہ کھالینا:۔ اس کا اُتار وہی ہے جو افیون کا تھا۔

[۱] جس نے زہر کھالیا ہو فی الفور قے کرا دیں اور جبکہ خوب قے آوے اس کے بعد دودھ تازہ گائے کا جس قدر پلا سکیں پلا دیں بعد اگر اس سے اور قے ہو تو بہتر ہے اور مسکہ اور روغن بھی ایسا ہی ہے اور تریاق کبیر زہر کے دفع کے لئے اکسیر ہے۔ بیمار کو سونے نہ دیں ۱۲۔

[۲] اس کے کہانے سے سارے بدن میں ورم اور اس قدر دست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ ۱۲

[۳] اگر شیر کا بال کہایا گیا نشانی اسکی یہ ہے کہ بیٹھنے کے وقت پیٹ میں درد کرے اور اگر رینڈی کے پتے پر پیشاب کرے پتا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے علاج چاہیئے کسونڈی کوٹ کے شیرہ اس کا پیالہ بھر کے تین روز پلا دیں بال گھلکر پانی ہو جاوے گا۔ دیگر جھینگا مچھلی تین چار عدد کہلا دیں بال معدہ میں یا آنت میں سے دوسرے یا تیسرے روز مچھلی کے کہانے سے پیٹ سے نکل آوے گا فضلہ وغیرہ کے ساتھ ۱۲۔

[۴] اس کے کہانے سے اس شدت سے کہانسی ہوتی ہے جس سے سل کی نوبت پہنچتی ہے ۱۲ [۵] اصلی نفع کے بجائے نقصان زیادہ ہے ۱۲

اسپغول کوٹ کر چبا کر کھالینا:۔ افیون کے بیان میں جو دوا قے کی لکھی ہے اُس سے قے کرکے پانچ ماشہ تخم خرفہ پانی میں پیسکر پانچ ماشہ چار تخم چھڑک کر مصری ملاکر پئیں۔ فائدہ:۔ اگر انجان پن میں بے پہچانے کوئی زہر کھالیا ہو اور معلوم ہو کہ کونسا زہر تھا یا زہر کھانے والا بیہوشی کی وجہ سے بتلا نہ سکتا ہو تو ان نشانیوں سے پہچان ہو جاتی ہے، سنکھیا کھانے سے پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے اور گلا گھٹ جاتا ہے اور خشکی بیحد ہوتی ہے اور مردار سنگ کھانے سے بدن پر ورم آجاتا ہے اور زبان میں لکنت اور پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے یا اسقدر دست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑجاتے ہیں اور پھٹکری کھانے سے کھانسی بیحد ہوتی ہے یہاں تک کہ پھیپھڑے میں زخم ہو کر سل ہو جاتی ہے اور افیون سے زبان بند ہونے لگتی ہے۔ آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں۔ ٹھنڈا پسینہ آتا ہے دم گھٹنے لگتا ہے اور منہ سے افیون کی بو آیا کرتی ہے اور دھتورہ[۲] سے اوّل چکر آتا ہے پھر بالکل غفلت ہو جاتی ہے اور اسپغول سے بےچینی اور دم رکتا ہے اور نبض ساقط ہونا اور بیہوشی اور بدن ٹھنڈا پڑجانا یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے[۳] جانوروں کے کاٹنے کا بیان

چاہے کوئی زہریلا جانور کاٹے یا کاٹنے کا شبہ ہو گیا ہو سب کے لئے یاد رکھو کہ کاٹنے کی جگہ سے ذرا اوپر فوراً بند لگا دو یعنی خوب کس کر باندھ دو اور کاٹنے کی جگہ افیون کا لیپ کر دو تاکہ وہ جگہ سن ہو جائے اور زہر پھیلے نہیں پھر اس جگہ ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو چوس لیں اور ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو اتار دیں اور مریض کو سونے نہ دو۔ دوا زہر کو چوسنے والی:۔ پیاز چولھے میں بھون کر نمک ملا کر باندھیں، دوسری دوا:۔ بے بجھا چونہ چھ ماشہ۔ اور شہد دو تولہ اور روغن زیتون دو تولہ سب کو ملا کر لیپ کریں اور ہر گھڑی لیپ بدلتے رہیں یہ سانپ اور بڑے زہریلے جانوروں کے زہر کو چوس لیتا ہے۔ تیسری دوا:۔ اس جگہ بھری سنگیاں یا جونکیں لگوا دیں۔ چوتھی دوا:۔ کاشک یا گندک کا تیزاب لگا دیں اس سے زخم ہو جاتا ہے اور زخم ہو جانا زہر کے

---

[۱] غشی و زیادتی قے نشہ بھنگ کو مفید ہے ادرک و نمک سنگ و عرق لیموں پلا دیں فوراً النفع دے ۱۲۔

[۲] اگر پتی دھتورہ کی یا پھول دھتورے کے یا بیج اس کے کھائے ہوں مطابق اس کے جڑ بنولہ کی یا پھول بنولہ کے یا بیج بنولہ کے کھلا دیں بنولہ کا فاد زہر دھتورے کا ہے۔

[۳] ایک ماشہ دریائی ناریل پیسکر پلانا زہر کی سب قسموں کے لئے مفید ہے ۱۲۔

[۴] جنگل اور دریا میں کاٹنے والے جانور بہت ہوتے ہیں ان کے کاٹنے سے مزاج میں عارضے ظاہر ہوتے ہیں اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ زہر کو جذب کریں اور جب تک امراض سے خلاصی نہ ہو زخم کو بھرنے نہ دیں اور فاد زہر اور جدوار اور وہ ادویہ کہ زہر کو دفع کریں کھانے اور پینے اور لگانے کی استعمال کرتے رہیں دوا اگرم زہر کی سب قسموں کو نافع ہے چولائی کی جڑ اگر تازہ ہو تو ایک تولہ اور اگر خشک ہو تو چھ ماشہ پانی میں پیسکر گائے کے گھی کے ساتھ کھائیں ۱۲۔